بعونہ تعالیٰ

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفۃ الاخیار ہی مجموعہ احادیث و آثار نبویہ کا

موسوم بہ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

جسکے

جزائل تعریف اور جلائل توصیف مانند خورشید نصف النہار کے [illegible]

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۰ع

اطلاع ۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مکمل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمین بعض کتب حدیث و تفسیر و فقہ وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

(تفاسیر قرآن مجید)

عرائس البیان فی حقائق القرآن ۔ مع تفسیر عکی بر حاشیہ تفسیر عرائس معروف بہ تفسیر روزبہان از حضرت سلطان الاولیا ابو محمد رکن الدین شیرازی متوفی سنہ ۶۰۶ھ و اور تفسیر عکی از محی الدین بن العربی خاتم الاولیا متوفی سنہ ۶۳۸ھ بہت معروف و مقبول ہے کامل دو جلدمین خوشخط و صحیح آیات قرآنی ہر جگہ بقلم ممتاز ہیں ۔ (۱) جلد اول ۔ پارہ الم سے تا سورۂ بنی اسرائیل پندرہ پارہ (۲) جلد دوم سورہ کہف سے تا تمامی قرآن ۔

تفسیر سواطع الالہام ۔ مسمی بہ تفسیر بے نقاط فیضی فیاضی محررہ منشی اشرفعلی صاحب خوشنویس جواہر رقم یہ نایاب تفسیر کلام مجید کی بے نقاط ہے جسکی تعریف و توصیف مین زبان ثنا عاجز ہے اور لطف یہ ہے کہ باوصف ایسی قبیح سخت صنعت بے نقاط ہونے کے کوئی لفظ خالی فصاحت سے نہین ہے

تفسیر جلالین مع کمالین ۔ پنجشی جدید ۔

تفسیر سراج المنیر ۔ چار جلدین کامل مصنفہ شیخ محمد بن احمد شربینی خطیب دمشق نقل از چھاپہ مصر ۔

تبیان ۔ فی اعراب القرآن معروف بہ خلاصۃ الکشاف مولفہ حضرت عبد اللہ بن حسین عکبری محدث مفسر نحوی متوفی سنہ ۶۱۶ہجری اس فن مین نہایت نایاب ہے

ترجمہ توریت شریف ۔ عربی ۔ فارسی ۔ اردو ۔ نقل از زبان عبرانی جو حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور ترجمہ اردو بصرف زر کثیر مطبع اودھ اخبار کی طرف سے اضافہ ہوا ۔

تفسیر اتقان فی علوم القرآن ۔ مصنفہ شیخ الامام جلال الدین ۔

در النظیم ۔ مصنفہ قاضی ابو الحسن صاحب درباب آیات سورہ ہاے قرآن شریف ۔

تفسیر الاجلالین فی شرح الجلالین ملقب بہ تفسیر غفاری یعنی تفسیر پارہ عم کی مصنفہ حاجی مولوی تراب علی صاحب ۔

احادیث

(اہل سنت)

تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبد الرحمن بن علی یمنی متوفی سنہ ۹۴۴ ہجری مجموعہ احادیث صحاح ستہ و کتاب رزین کی تلخیص مستند و معروف ہر دو جلدین ۔

جامع ترمذی ۔ از شیخ ابو عیسے محمد بن عیسی ترمذی

سنن ابی داود ۔ ہر چہار جلد کامل در ۱ مصنفہ ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی

زاد السبیل الی الجنۃ و السلسبیل مصنفہ

بعونہ تعالی

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفۃ الاخیار ہے مجموعۂ احادیث و آثار نوربار

موسوم بہ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

جسکے

جو اکمل تعریفہا و اجلائل توصیفہا مانند خورشید نصف النہار کے مستغنی عن الاظہار ہیں

مطبع منشی نول کشور لکھنو مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۹ع
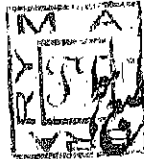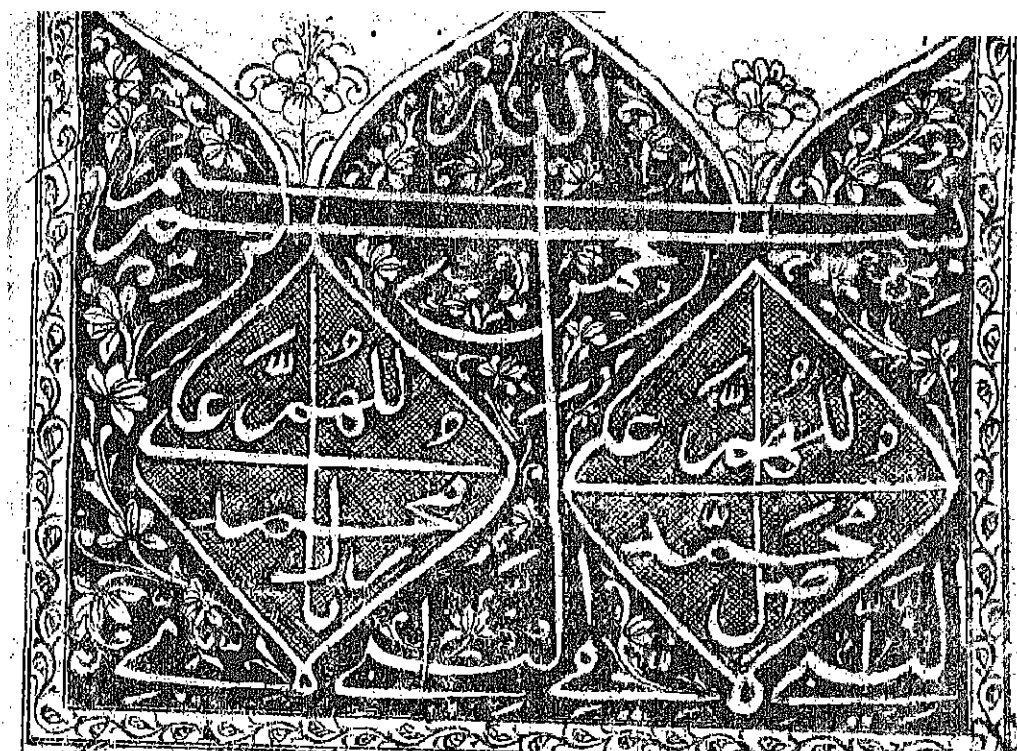
الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی آله وصحبه اجمعین

حمد و نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اُسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اُسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اُسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہی اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اُردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہی اور اُسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اُسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰة کے کہ اُسمین ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی ہین سو الحمد للہ کہ بارہ سو چھپن ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین **مقدمہ** اس مین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو اور ترقی رہے

فصل اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اُسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اُسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اُسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اُسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اُسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک وغیرہ نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا کثیر لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اُنکے جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز

وہ ہی جسکو ہر زمانے مین ہر اوپون سے کم نے روایت نہ کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے
ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی
صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اسپر عمل واجب
ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول
آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت
کیا ہو نہ اسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری
اور صحیح مسلم دونون مین ہو اسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم
مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر
ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اسکو صحیح بتایا ہو حسن اس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی
طرح ہو لیکن اسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے
نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے [illegible] **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین [illegible] ضعیف
حدیث اسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا [illegible] ہو سو اگر ابتدا سند سے راوی
ساقط ہو اسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اسکو
معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹا ہو تو اسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اسپر جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو
اسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو
اسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول
صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سواے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون
مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ انکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت
کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی انکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا کھرا روپیہ اشرفی
پرکھ لیتے ہین بدون انکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی
اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر
مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا [illegible]
صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی
امام بخاری اور مسلم ایسے استاد کامل ہوے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقہ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب
اور مہتاب ہین اور حق تعالے نے انکے فضائل اور کمالات کو اور انکی کتابون کو ایسی شہرت دی ہی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن مجمل انکا
حال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا واقفون کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل
بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایک سو چورانوے ہجری مین پیدا ہوے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے انکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھوں میں روشنی عنایت
کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا میں حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک
اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب میں علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے
فضائل اصحاب اور تابعین میں تصنیف شروع کی آخرش سب مجموعے کو مدینے میں حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ
بخاری بنائی حاشد بن اسمعیل محدث سے روایت ہے کہ میں اور بخاری استادوں سے ساتھ ہی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز
میں نے بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس دوات قلم نہیں تم احادیث کو نہیں لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تم کو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہے
سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تم نے مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور میں اس مدت تک
پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا انہی سب حدیثوں کو بخاری نے مجھکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ میں نے اپنی حدیثوں کو انکے سبب سے
صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہے اسی روز میں جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہے
اسکے برابر کوئی نہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنیکا یہ سبب ہے کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ اگر کوئی
صرف صحیح حدیثوں کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اسپر عمل کریں بخاری کے دل میں یہ بات اثر کر گئی
چھ لاکھ حدیثیں انکے پاس تھیں انکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبے میں ثابت تھی اسکو لکھتے اور
باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ
کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے میں حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی
قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا
سب حدیثیں صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہیں اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہیں انکی خوش نیتی کے سبب سے
یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ انکی حیات میں ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ ان سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت
ہے کہ فرماتے تھے کہ مجھکو یہ امید ہے کہ قیامت میں مجھسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی
اسی کلام سے انکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے جب بخاری بخارا میں آئے تو وہاں کے حاکم نے کہا کہ تم
اپنی تصنیفات میرے مکان میں آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہے اسکو میں ذلیل نہیں کرتا اگر تجھکو
غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان پر بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہیں وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا تو جب میرا بیٹا آوے
تو اور کوئی طالب علم تمہارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دینگے ہم نہیں
چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہے اسمیں
تمام امت محمدی شریک ہے اسمیں کسیکی خصوصیت نہیں ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوشامدی
عالموں نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کر کے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہو کر نکلے اول نیشاپور میں
گئے وہاں کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہاں سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ
ہوگئی اب مجھکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری میں وہیں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہراوال بخاری ختم ہوا

کردم از ثقات + صدق ١٩٤ تاریخ تولد و نور ٢٥٦ تاریخ وفات عبدالواحد طوسی اُس زمانے مین بڑے دل کامل تھے اُنھون نے خواب مین
دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین
فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا
کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کیا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھا مین نے
کہا کہ یا رسول اللہ آپکی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسیطرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے
شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ کے باب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین اتبک
معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہے
فائدہ امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ہجری مین
انتقال ہوا تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین انکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی
اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین انکی تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب رنگا رنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ
اہل حدیث انکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب
احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم
رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا انکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کے
میرے واسطے مباح کردیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مرگئے تو کسی نے انکو خواب
مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے نجات کی انھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وہ جزو صحیح مسلم
کے تھے فائدہ کتاب مشارق الانوار اور اسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن
حسن صغانی ہے چغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوئے بغداد و مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت
یعنی ساتویں سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین استاد بے نظیر تھے تصنیفات انکی بہت ہین منجملہ
کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفے اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب در وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض
اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اسکی اصلاح کی اور جو لغات
کہ اسمین نہ تھے انکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے
اسکے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے فائدہ مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب
اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہے حدیث
فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ انکے اصول حدیث کو لایا
شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بسبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس

دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہیں اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب
صحت اور متانت مین میرے اور خدا کے درمیان حجت ہو وہی خوب جانتا ہے کہ کس قدر محنت مینے اسمین اٹھائی ہے اور اس
کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین
بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہے دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہے لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون
کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوٰۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہے
مثلاً جن حدیثون کے سرے پر مَن ہے اول باب مین لایا اور اِنّ کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن پر لا ہے انکو تیسرے
باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہے جیسے لغت کی کتابون مین ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین
ترتیب لفظی ہے عجب محنت اور استادی کی ہے کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اسکو غور سے دیکھے وہ اسکا
لطف پاوے ہرچند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا انکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی
ترتیب مین بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ
کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ ہے جسکی ہر تحریر نو بکر نگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے
یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کو درست ہے بشرطیکہ
معنے مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح کازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار
مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہے اول یہ کہ
مصنف نے اختصار کیواسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول
راوی ہے مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے
واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہے کہ حضرت نے
یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین سے لے دیا ہے تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اسواسطے
کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہے مرادی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے
حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہے کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک
کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اسواسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ
نہین کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ نتھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور
کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مین نے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف
دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت
تھی وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور
جو دونون مین متفق ہو اسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا
اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین

یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے
فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اسواسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدہ مین اُسکا پورا قصہ لکھدیا اور جہان مطلب
مجمل اور مشکل تھا اُسکو مفصل کردیا اور چارون امامون کے مذہب جابجا مناسب مقامون مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل
بدعت کے شبہات جابجا مجملا دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کیواسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے
دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اُٹھاے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کیواسطے
کافی ہین ہمارے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اُڑ سکے مثنوی

کیا کھیے کہون حدیث کیا ہی	دردانہ درج مصطفے ہی	صوفی عالم حکیم دینی	کرسے ہی اسکی خوشہ چینی
پایا کے یہان سے کون لایا	جسنے پایا یہین سے پایا	یہ شاہرہ محمدی ہی	گنجینۂ راز احمدی ہی
مشعل فروز راہ سنت	برہم زن شیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوتے مصطفے کی گفتار	ست دیکھ کسیکا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی	پان وہم و خطا کا دخل کیا ہی	اب زیادہ تو تجھسے کہ کیا کل	خود شیشہ کے آگے کیا ہو مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل	اُسنے تھا کیا کہان سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	تابع تھے اور کچھ ہوس نہ رکھ	قرآن و حدیث کا جو سب ہی ترجمہ
حق ہوگا حدیث خوان سے محروم	اور شاد رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اس سے غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم	ہو ترجمہ اس سبب سے مرقوم	مقبول ہو یہ کتاب یا رب	مشتاق ہون اُسکے اہل مذہب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر منْ ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ
وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ
وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اُسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا
اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اُسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اُسنے خدا کی راہ مین جہاد
کیواسطے چھوڑا ہو یا اُسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ صحابہ نے
عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو
درجے ہین کہ خدا نے غازیون کیواسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجہ مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین ہی جب تم خدا سے مانگو فردوس
مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اُسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنے
ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کیواسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست کرو کہ صرف نجات پر قناعت
کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر
اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اسواسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو اُنکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث

مین اُنکا بیان موجود ہی اور نماز روزہ کے ساتھہ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی تمام پر
نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور
نیکی درست نہین ۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اُسکو نہ پہنچوائے ف بھولے
بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی
علامت ہی یعنے بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح
کازرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور اس راقم نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے
اُسمین بعضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی ق ۳ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى
يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اُسکو
نہ بیچے جب تک اُسکو تول کر قبضے مین نہ لا وے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا
قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب
مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ
جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ۴ ابْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ
يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو کا بھا پیوند کرنے کے بعد اُسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا
مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اُسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اُسکو بیچا مگر یہ کہ مول
لینے والے نے اُس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اُسمین پیوند
کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی تو
مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بکتا خواہ پیوند
ہوا ہو یا نہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی ق
۵ عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پھر اُن کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اُسکے آڑے
آجاوینگی اُسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے
پاس سوال کرتی آئی اُسوقت کچھہ موجود تھا مین نے ایک کھجور دی اُسنے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو
دی اور چلی گئی یہ حال مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین جسنے
اُنسے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اُنکی بخوبی پرورش کرے اُنکو دینداری سکھا وے اُنکا برادری مین نکاح کر دے اور ...

نکاح کریجیے ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہوکہ حضرت سے
فرمایا کہ جسکے ساتھہ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھہ اُسکا نسب شتابی کچھہ نکر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ
کام نہ آویگی ہندگی بابت بہیر زادگی منظور نیست ھ اَنَسٌ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ
عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ
صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہوکہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اُسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اُسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہوکہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اُسکو برا کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہو کچھہ ایک لفظ کا فرق ہو معلوم
ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اُنکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہو اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا
کچھہ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہو احمد کامل سند ہو اور بزاز کی کتاب مین عائشہؓ سے
روایت ہوکہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اُسکی بدی جانتا ہو اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہو کہ مینے
اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اُسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہو کہ زبان خلق
نقارہ خدا ق اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ
فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہوکہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھہ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھہ پوچھو گے
بتلا دونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہوکہ ایک روز حضرت نے بعد نماز
ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت
سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہو فرمایا کہ حذافہ
ہو اور حضرت اس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بھل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے
اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بجا بیٹھے علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر جاہے
سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اُنکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ
بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ تہہ کی بات بوجھہ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہو تب وہ بات کہی
کہ جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت
بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہو خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى
هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِي الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہوکہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اُسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر کو اُسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ
خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اُسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہو تو بہشتی کون
ہوگا ایک شخص اُسکا حال دریافت کرنے کو اُسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اُسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہوکر اُسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت
مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھہ اعتبار نہین جب تک

خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ ایک شخص جو حرام موت مرا تو گمان اسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا
خاتمہ بخیر نہوا ھ ابو محمد ومن ق عائشۃ من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ مسلم مین ابو موسیٰ اور
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اسکے ملنے کو
برا جانتا ہی ف حضرت عائشہؓ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرتؐ نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین
بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اس وقت فرشتے اسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تب وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا اسکا
نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہی تو خدا
بھی اسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضائقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی سو اس وقت ایماندار
مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ ابو ہریرۃ من احتبس
فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیمۃ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اسکا وعدہ
سچا جان کر تو البتہ اسکے چارہ اور پانی پینے کے اور اسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب اسکے
واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شہرت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے ھ محتکر ق عبد اللہ بن نافع من احتکر
فہو خاطئ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے
وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا
انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کیواسطے بند کیا ہو اور سوداگری
کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ
دیکھنا منع ہی سوائے اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین ق عائشۃ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ
فہو رد بخاری و مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین
اور شریعت مین جو اسمین نہین ہی وہ نئی بات یا اسکا نکالنے والا مردود ہی ف یعنی جو دین مین نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین
نکلتی ہی وہ نہایت گمراہی ہی اور اسیکا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور
اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہو وہ بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون
نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہو گئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا
بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی
مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ ایسے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کیجے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست
ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ نخیر ہی حلوا خوردن را روئے باید قیاس کی بہت شرطین
ہین واسطے مجتہد کے کیسا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہو گئی اگر

جانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماء نے حدیث
سے کہا ہو کہ اس حدیث پر دار اسلام کی ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین فقط سنی ہو کر تو بدعتی مت بن تا کیونکہ بدعتی
۱۴ ہو دین کی برہمزن ۔ چھوڑ بدعت محمدی بن جا ۔ شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ق ابن مسعود من احسن فی الاسلام
فلا یؤاخذ بما عمل فی الجاھلیۃ و من اساء فی الاسلام اخذ بالاول والاخر بخاری و مسلم مین عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے
پچھلے دونون گناہون پر اسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اسپر قائم رہا تو اسپر
کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہو ح
۱۵ ابی ھریرۃ من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ و من اخذھا یرید اتلافھا اتلفہ اللہ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریتا ادا کرنے کے ارادے پر تو خدا انکی
ادا کروا دیگا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو ان مالون کو برباد کرنے کے ارادے پر لیوے تو خدا اسکو برباد کر ڈالیگا ف
یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اسکا مددگار ہوا اور جو مال
مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہو کافر کا بھی مال دبانا درست
نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا
قرضدار کے ساتھ ہو یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نہ کرے اسی واسطے عبداللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے
تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ
حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہو خدا کی طرف سے اسپر ایک حافظ اور مددگار
رہتا ہوا اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہو شاید نیت بدل جاوے
۱۶ ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سعید بن زید من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اسکی گردن مین اسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اسی پر بڑو حکم کریگا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اسکے گلے مین قیامت کے دن تک
طوق ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ
ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونے کی یہ صورت ہو کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق
۱۷ ہو جاویگی چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہو معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہو خ ابن عمر من اخذ
من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ الی سبع ارضین بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہو
۱۸ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق ابی ھریرۃ من ادرک
رکعۃ من الصلاۃ فقد ادرک الصلاۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت

پائی تو اُسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسنے جماعت کی نماز کا ثواب
پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے اقدار نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے
بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے
مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق ١٩ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ
بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور
قرضدارون کی نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو
وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارون کا اُسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا سب قرضدارون کے برابر ہی اُس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق ٢٠ سَعْدُ بْنُ
أَبِيْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور سے ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اسپر بہشت
حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق ٢١ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ
أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مدینہ کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؑ کے
مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اسکو جلد شتاب گلا ڈالا
کہ کچھ اُسکا نام و نشان باقی نہ رہا ق ٢٢ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا
کھجور کی پھانک ہی دیکر بھی تو اُسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک
کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے
پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب بخشی گئی هم ٢٣ جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اُس منتر کو میرے آگے تو پڑھو اُسنے پڑھا حضرت نے اُسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین
شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُس سے مدد مانگے جس طرح اکثر
منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی هم ٢٤ عَدِيُّ بْنُ عُمَيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ

عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہو قیامت کے دن اسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اسکی چوری ظاہر ہوگی اسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل وار یا کسی کا رخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون حکم کے سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کو منہ دکھلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچا رہے اسکو آسان نہ سمجھے

۲۵ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اسکا سننا انکو برا لگتا ہو یا وے اس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اسکے دونون کانون مین پگھلا سیسہ پلایا جاویگا قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اسنے کان سے لوگون کو رنج دیا

۲۶ ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ أَسْلَمَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہوا ایک مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین کھجور کا ذکر ہو اس واسطے کہ مدینے مین یہی بہت پیدا ہوتی ہو لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز مین درست ہو بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین کو رہین امام اعظم کے نزدیک کم مدت مہینا بھر ہو اور جو بعضی جگہ معمول ہو کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے مین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہو زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلا تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کتوتی کہتے مین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہؓ سے لکھی ہو سو خطا ہو اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ روایت کی حضرت عائشہ سے نہین

۲۷ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو بیشک فرشتے اسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کیونکہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا

۲۸ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اسکو نہ بیچے جب تک اسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کی تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا تھا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا

۲۹ ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ

بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گائے یا بکری مول لی جسکا دودھ اسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ
معلوم ہووے پھر مول لینیوالا اسکو پھیرا چاہے تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور رکھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے
ایک چھٹانک کم تین سیر ہوتا ہی امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہی کہ جب عیب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم
کے نزدیک کئی دن تک دودھ بند کرکے بیچنا ایسا عیب نہین جس سے گائے بکری کا پھیر دینا پہونچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہیے
۱۲۰ حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا
نہ مانا اسنے بیشک حق اکا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اسنے بیشبہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے ممکن نہین اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی بواسطہ حضرتؐ معلوم
ہوئی جتنے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی چاہیے کہ خدا کس بات سے راضی ہی سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا بیدین کہ منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن
اور حدیثون سے یہ بات ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی
تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہی بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم
عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اس واسطے کہ
۱۲۱ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَقَدْ حَلَّ لَھُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَہٗ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون انکی اجازت کے تو البتہ انکو حلال ہی کہ اسکی آنکھ پھوڑ دین
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر
۱۲۲ اسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون رائگان نہین لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہی انکے نزدیک حدیث کا مطلب یہ کہ جھانکنے والا
اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُّؤْمِنَۃً
اَعْتَقَ اللّٰہُ بِکُلِّ اِرْبٍ مِّنْھَا اِرْبًا مِّنْہُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جو لونڈی یا غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی
غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا
۱۲۳ نہ چاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِیْصًا مِّنْ مَّمْلُوْکٍ فَعَلَیْہِ خَلَاصُہٗ
فِیْ مَالِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْکُ قِیْمَۃَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اسپر ضرور ہی اپنے مال سے اسکو بالکل خلاص کر دینا یعنی اور
شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے
غلام سے نوکری اور مزدوری کروا لے مگر اسپر جبر نہ ڈالے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون انمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار
ہی تو غلام اسی وقت بالکل آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہی اور

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

امام اعظمؒ کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اُس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کر دیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہے تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اُسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے اور شریکوں کو نہیں پہونچتا کہ اُس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت لیویں چنانچہ یہ حدیث انکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکریں یعنی شاقی کام اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں ف

۳۴ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوسِرًا بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سا جھے کے غلام کو آزاد کرے تو اُسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اُسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق

۳۵ جَابِرٌ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اُسکے وارث اُس گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والے کی اس بات نے اُسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اُسیکا ہو گیا جسکو دیا اور اُسکے وارثوں کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اُسیکا ہو گیا اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارث پاوینگے دینے والے نہیں پاسکتے

اَبُو عَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری میں روایت ہے عبدالرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسکے پیر گردوں بھرے خدا نے اُسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا میں یعنی جہاد یا حج میں یا سب عبادتوں میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ مستعمل ہے

ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد میں آیا پھر اُسنے سنتیں پڑھیں جتنی اُسکی قسمت میں تھیں پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اُسکی مغفرت ہوئی اس وقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اُسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے جمعہ کا غسل سنت ہے اور خطبہ کے وقت چپ رہنا فرض ہے ق

۳۸ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اُسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی آیا تو اُسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد میں آجاتے ہیں ف فرشتے جمعہ کے دن

مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو لازم ہے

۳۹ کہ جمعہ کو جلد مسجد میں حاضر ہوا کریں جتنا جلد جاوینگے اتنا ہی ثواب پاوینگے ع سلمان مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری میں سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے مسجد میں گیا سو دو ملے بیٹھوں کو اس نے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اسکی قسمت میں تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتیں پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی اس وقت سے پچھلے جمعہ تک ف بعضے لوگوں کی عادت ہے کہ جمعہ کے دن دیر کر کے آتے ہیں اور صفوں میں چیرتے لوگوں کو تکلیف دیتے اول صف میں جاتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہیں یا پہلے سے اول صف میں بیٹھے یا پھر جہاں جگہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے

۴۰ ھ وائل بن حجر مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم میں روایت ہے وائل بن حجر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت میں اور خدا اس پر نہایت غضبناک ہوگا

۴۱ ھ ابو امامة اياس بن ثعلبة الحارثي مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ قَضِيبًا مِنْ اَرَاكٍ مسلم میں روایت ہے ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اس پر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو

۴۲ ف سفيان بن ابي زهير مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ بخاری اور مسلم میں روایت ہے سفیان بن ابی زہیر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہے ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث میں آیا ہے ان تین کاموں کے سوائے کتا پالنا نہیں درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہیں

۴۳ ھ جابر مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُو اٰدَمَ م مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتوں کو اس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے

۴۴ ف جابر مَنْ اَكَلَ ثُومًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ بخاری اور مسلم میں روایت ہے جابر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے اور اسکو کھا کر مسجد میں جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے کہ اسکی ڈکار میں بھی بدبو آتی ہے اگر پیاز لہسن کو پکا دے یا سرکے میں ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہے

۴۵ ھ سعد بن ابي وقاص مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ جو سات کھجوریں صبح کو کھاوے ان درختوں کی جو دونوں طرف مدینے کے پتھریلی زمین میں ہیں تو شام تک اسکو کوئی زہر ضرر نہ کرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہے

۴۶ ف انس و ابو هريرة مَنْ اَكَلَ

مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ۔ بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی
لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ ۴۷
قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ ۔ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے جو رکھیگا کتے کو اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر
گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گلے بکری کے رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا ھ ۴۸
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ ۔ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دے
تو خدا اسکو اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہ رہیگا سوا اسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ يَقُوْلُ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ ۴۹
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ
بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اسکو بہشت کے چوکیدار
سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے آؤ میان فلانے ادھر آیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انھین لوگون مین ہی جنکو سب بہشت
کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دو روپے یا دو رپیا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان
اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ ۵۰
فَاقْتُلُوْهُ ۔ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو
مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت
کو قتل کرنا نہین ہے اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ ۵۱
اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ۔ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے
اور اس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو البتہ اسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ ۵۲
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے
کے پہلے تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جاویگا ۵۳
پھر توبہ کا دروازہ بند ہو گا ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ ۔ مسلم مین روایت ہی
عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اسپر یہ حکم ہو گا کہ دو جو کو گرہ دیکر
جوڑے اور یہ کبھی نہ ہو سکیگا ف یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکیگی نہ اس سے عذاب موقوف ہو گا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدّٰى ۵۴
مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپنے کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا تو وہ

دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اُسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اُسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ
مین ہمیشہ اُسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اُسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ
مین اُسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اسپر اُسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنے کو وہ شخص
حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا یعنی مدت کو بھی سدا بولتے ہین ق

۵۵ بُرَيْدَةُ عَنِ النَّبِيِّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی
نماز چھوڑ دی اُسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت
بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت
ہو اسواسطے کہ پہرہ دار فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ق

۵۶ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً
لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے
تو اُس دن اُسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے مدینے مین ق

۵۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ
كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ
حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہے ابوہریرہ سے حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ
قبول بھی نہین کرتا سواے حلال کے سو اُسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اُسکو پالا کرتا ہے دینے والے کیواسطے جیسے تم
اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اُس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہے ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین
دے تو اُسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اُسکو ہرگز
قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان للہ خرچ مین
حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے ہ

۵۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ
لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً
مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے
کو تو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا ق

۵۹ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ
تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ
بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سونے سے جاگا اور اُسنے لا الہ الا اللہ سے اللہم اغفرلی
تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اُس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر
تک کے یہ معنی ہین کہ سواے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اُسیکا سب ملک ہے اور اُسیکو سب تعریفین
ہین اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سبحان اللہ کو پاک ہے سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے دون اُسکے مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہے نہ بندگی پر طاقت ہے کسیکے
اور دعا یون سکھائی کہ اے میرے اللہ مجھکو بخش دے ہ

۶۰ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ

غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اسکے گناہ
بخشے گیے اس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ٹالا کیا تو اسنے بیہودہ کام کیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ (٦١)
مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اسکے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہانتک کہ ناخنون کے نیچے سے نکل جاتے ہین ق (٦٢)
اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ
پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ (٦٣)
هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ كَعْبٌ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا
بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مین نے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑا
ہوکر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین واہی تباہی خیال نکرے تو اسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے یہ حدیث اس وقت
حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین
قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی (٦٤)
اور اگلے پیغمبرون کا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ بخاری مین
روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو اسکا جو اسکے دو ٹانگون کے بیچ مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو
ضامن ہو اسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اسکے واسطے بہشت
کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقام سے ہوتے ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ (٦٥)
مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے ق عُثْمَانُ (٦٦)
مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان
درست کردیگا تو اسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرتؐ نے وہان
کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان کرنیوالے
کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین
حضرتؐ بہت راضی ہوئے اشرفیون کو اپنے دامن مین الٹتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو اب کوئی کام ضرر نکریگا ق (٦٧)
زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالیکا سامان درست کردے تو بیشک وہ
بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا
اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا (٦٨)
کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو نکلا ہون سے

پاک ہوکر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے تاکہ حج کے ساتھ لڑنے سے گناہون سے پاک ہو ھ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹھون مین سے ایک جھوٹھا ہی ف دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنہون نے پیغمبری کا جھوٹھا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹھا وہ جس نا پاک نے حضرت پر جھوٹھ باندہا دوسرا جھوٹھا یہ کہ اُس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھ اصل نہین مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہین اُسکو مانے جیسے کہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علماے اہل سنت اُسکو بہت صحیح جانتے ہین ھ عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ مسلم مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھدا کر درست کر دے اُسکے لیے بہشت ہی ف رومہ مین ایک کوان تھا جب مدینہ مین حضرت جب تشریف لے گئے تو وہان میٹھا پانی سواے اُس کوین کے نتھا اور وہ کوان بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اُسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمانؓ نے اُسکو بنوا دیا ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کر لے دس آیتین سورہ کہف کے سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا ف ھ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاکؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سواے کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہو گیا جیسا اُسنے کہا ف یعنی جو جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ مین نے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسی اُسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ف ھ ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیویگا خدا سے ملیگا اور وہ اُسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتایا یعنی جو لوگ اللہ کے پیمان کو اور جھوٹھی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین اُن لوگون کو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا اُن سے بات نکریگا اور رحمت سے اُنکی طرف نہ دیکھیگا دن قیامت کے اور اُنکو گناہون سے پاک نکریگا اور اُنکو دکھ کی مار ہی ف ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ لْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اُسکو اس بات کے سواے اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اُسکو جو بہتر ہی ف حضرت کی بی بی ام سلمہؓ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے سے پچتائین حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اس بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے

خ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

الی آخر الآیہ

نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق ابو ھریرۃ من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل ۷۵
لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھا وے تو چاہیے
کہ اسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ف لات اور عزی عرب میں دو بت تھے کہ کافر انکی قسمیں کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بسبب
عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہہ دور ہو جاوے
ق ابن عمر و ابو ھریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے روایت ۷۶
ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں نہیں ف یعنی جو مسلمانوں سے لڑے وہ کامل مسلمان نہیں ق
جابر من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ فلیوتر اخر اللیل ۷۷
فان صلوۃ اخر اللیل مشھودۃ وذلک افضل مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ میں پچھلی رات کو نہ
اٹھ سکونگا تو اسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے
کہ پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز بہتر ہے ق ابو ھریرۃ من خرج من الطاعۃ و ۷۸
فارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ او یدعو الی عصبۃ
او ینصر عصبۃ فقتل فقتلتہ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاشی من مؤمنھا
ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام
کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے
کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگوں کو گنہگار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت میں مارا گیا تو اسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے لگا نیک و بد کو نہ ایمان والے
کو چھوڑا نہ قول والوں سے یعنی مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ میں اسکا ق ابو ھریرۃ من دخل دار ابی ۷۹
سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن قالہ یوم فتح مکۃ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں گھس جاوے وہ پناہ میں ہے
اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ میں ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ میں ہے ف جب حضرت دس ہزار کا لشکر
لیکر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ میں مسلمان ہوئے حضرت
عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ کہ میں اسکا نام ہو جاوے تب حضرت
نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا ق ابو ھریرۃ من دعا الی الھدی کان لہ من الاجر ۸۰
مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم
مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو
نیک کام کی طرف بلاویگا تو اسکو ثواب ملیگا برابر انکے ثواب کے جو نیک کام میں اسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا تو اب
کرنے والوں کے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والیکو اور جو گمراہی

کی طرف لوگون کو بلا دے تو اُسپر اتنا گناہ ہوگا جتنا اُسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو نہین گھٹا دیگا یعنی دونون کو برابر پورا گناہ ہوگا ف

٨١ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اُسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھتے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اُتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلا دے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اُتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام ف

٨٢ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَصْبِرْ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ فَمَاتَ فَمِیْتَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بُری بات دیکھے تو اُسپر صبر کرے سو بیشک یہ بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اُسکی موت بطور کفر ہوگی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اُسکے ظلم اور بُری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اُسیکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین ف

٨٣ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اَعْبُرْھَا لَہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے مین اُسکی تعبیر کہون

٨٤ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بُری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اُسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہ سکے تو اُسکو دل مین بُرا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی بُرا نجانے تو اُسمین کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اُسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اُسنے اُس حدیث پر عمل کیا جو مین نے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اُسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا کام

٨٥ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّاَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اُسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اُسکو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ف

٨٦ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اُسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اُسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھیگا اسکے دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھیگا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ف

٨٧ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

لا یتمثل فی صورتی ف بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب میں دیکھا تو بیشک
اُسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہیں بنسکتا اور صرف بخاری میں یون ہے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا ف حضرتؐ
۸۸ کو خواب میں دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرون کا سچ ہے اسمین کچھ شبہ نہین ۞ سہل بن حنیف من سأل الله الشهادة
بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه مسلم میں روایت ہے سہل بن حنیفؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے
شہادت مانگیگا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچاویگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر موا ہو ف اس حدیث سے
۸۹ معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے ۞ ابوہریرہ من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل منه او ليستكثر
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ
اُسکے حق میں چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے میں سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے
۹۰ واسطے نہین ۞ صفية بنت ابي عبيد من سأل عرافا لم تقبل له صلوة اربعين ليلة مسلم میں روایت ہے صفیہ ابی عبید کی
بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف
غیب کی بات خدا کے سواے کوئی نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونیہ یا فال والے سے کچھ پوچھا اسکے ایمان میں خلل ہے
۹۱ ۞ ابوہریرہ من سبح الله في دبر كل صلوة ثلثا وثلثين وحمد الله ثلثا وثلثين وكبر الله ثلثا وثلثين فتلك تسعة وتسعون
وقال تمام المائة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير غفرت
له خطاياه وان كانت مثل زبد البحر مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ
کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوے اور یہ کہکے پورے کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له
۹۲ له الملک وله الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون ۞ انس من سره ان
يبسط له في رزقه وينسأ له في اثره فليصل رحمه مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اسکی روزی
کشادہ ہو اور زندگی اسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک نام مدت تک
رہے یا اسکی نیک اولاد ہو کہ اسکے واسطے دعاے مغفرت کرے اسکی روح کو ثواب پہونچاوے برادری فرض ہے اسکے دو طریقے
ہین یعنی اگر محتاج ہین تو انکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے
۹۳ ۞ ابوقتادہ الحارث بن ربعي من سره ان ينجيه الله من كرب يوم القيمة فلينفس عن معسر او يضع عنه
مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے
۹۴ کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے میں جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا ۞ ابو هريرة
من سره ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا قاله لرجل قال دلني على عمل اذا عملته
دخلت الجنة قال تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدي الزكوة المفروضة
وتصوم رمضان فقال والذي نفسي بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اس مرد کے حق میں فرمائی

جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اس مرد نے کہا اس پاک ذات کی قسم جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر
٩٥ حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایکبار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوٰۃ ہمیشہ فرض ہین خ ابوذر و ابوھریرۃ من سلک
طریقًا یلتمس فیہ علمًا سھّل اللہ لہ بہ طریقًا الی الجنۃ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار
عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین مین
٩٦ داخل ہے جو نیت خالص ہو م سلمۃ بن الاکوع من حمل علینا السیف فلیس منا مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے
٩٧ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین م ابوھریرۃ من سمع رجلًا
ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ادّاھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا جو شخص کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہے تو اُس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین
اسواسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اُسمین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین م
٩٨ جریر من سنّ فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من
اجورھم شیء و من سنّ فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا و وزر من عمل بہا من بعدہ من
غیر ان ینقص من اوزارھم شیء مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اسکو
اُسکا ثواب ملیگا اور جو اُسکے بعد اُس طریقے کو کیے جاوینگے انکا ثواب بھی اسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ انکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونون
کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بُرے طریقے کی تو اسکو اُسکا گناہ ہوگا اور جو اُسکے بعد اُس بری راہ
پر چلینگے انکا بھی گناہ اُسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اُنکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اُنکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمرؓ اٹھے یا ایک انصاری
صحابی اٹھے اور مٹھی بھر درم اُنکے واسطے لائے جب لوگون نے اُنکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون کا
اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنے کا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب
اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہے اسکو جو کوئی رواج دیگا تو اسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت
کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ سے اُس وقت اُسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اُسکو
٩٩ لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل کرین م عائشۃ من شاء فلیصمہ
ومن شاء فلیفطرہ یعنی یوم عاشوراء مسلم مین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا
١٠٠ تو عاشورے کا رہا مستحب رہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اُسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین خ ابن عمر من شرب

اَلْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین

۱۰۱ شراب پیئیگا اور بدون توبہ کیے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا ابو سعید مَنْ رَاٰی

مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ ... مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین

کوئی شیرہ پیئے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیئے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو

چور کرکے بھگو رکھتے اسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہو سو حضرت نے وو وہ چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے

۱۰۲ نشہ جلد ہو جاتا ہو بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہو اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ھو اُمُّ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ

فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ

حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اُسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی

سونے کا زیور عورت کو درست ہو مرد کو نہین اگرچہ انگوٹھا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہو ق

۱۰۳ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ کَانَ لَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ

قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک

کہ نماز اُسپر پڑھی تو اسکو قیراط بھر ثواب ہو اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اسکو دو قیراط بھر ثواب ہو لوگون نے پوچھا یا حضرت

۱۰۴ دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سواے خدا کے کوئی

۱۰۵ بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہو اللہ کا تو اللہ نے اُسپر دوزخ حرام کی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا

اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم

مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین

اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اُسکا بندہ ہو اور اُسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہو اور اسکا پیغمبر اور اللہ

کی بات سے بنا ہو جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اُسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہو اور گواہی دے کہ

بہشت اور دوزخ سچ ہو خدا اُسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اُسکے کام ہون ف یعنی جب مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق

درست ہوئے وہ مقرر بہشتی ہو نیک کام اُسکے ہون یا بد خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اُسکے سب گناہ معاف

کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اُسکو نجات ہو کلمے کی برکت سے ہ

۱۰۶ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابو ہریرہ

اور ابو ایوبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید

کہتے ہین تو اُسنے گویا برس دن کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب

۱۰۷ دس گنا ہو تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ

النَّارَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا

۱۰۸ اُسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور رکھیگا ف اَبُوْ مُوْسٰى مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اس واسطے ان نمازون کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ پڑھیگا

۱۰۹ عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اُسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اُسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرمائی تھے بعضے لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اُنکے حق مین یہ حدیث فرمائی

۱۱۰ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی بات مین اپنی امان کے سبب یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح چھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا یعنی اُسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اُسکو اوندھا منھ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اس وقت اُٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اُسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اُسکو اپنی پناہ مین لیا اور اُسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا

۱۱۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نپڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابو ہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو مین نے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوٹنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نکہلاتی اُسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی

۱۱۲ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرح منھ کرے اور ہمارا حلال کیا

جانور کھائے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اُسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اُسکی دی ہوئی امان میں یعنی اُسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اُسکی پناہ دیے ہوئے کو چھیڑو ف یہود اور نصاریٰ کی نماز میں رکوع نہیں قبلہ اُنکا اور ہی اور مجوس مسلمان کا
حلال کیا جانور نہیں کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اُسنے سب باطل دین چھوڑے
تو وہ مسلمان ہوا اب اُسکو رنج دینا درست نہیں ہی ۱۱۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اُسپر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑھنے کا ثواب بہت بڑا ہی اور حدیث میں حضرت
نے فرمایا ہی کہ قیامت کی سختیوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو میں اُنکو بخشاؤنگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے ۱۱۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى
فِيْ ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسکو چاہیے
کہ دونوں کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے سر چھپا لیوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھوں پر ڈال لے اور اگر چھوٹا کپڑا
ہو تو اُس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے ۱۱۵ اُمِّ حَبِيْبَةَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ
بخاری میں حضرت ام حبیبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اُسکے لیے بہشت میں گھر بنایا جائیگا
ف مراد ان رکعتوں سے رات دن کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ۱۱۶ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَنْ صَلّٰى
قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ
بخاری میں عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اُسکو کھڑے کا آدھا ثواب
ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اُسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اُس بیمار کے حق میں ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو
تکلیف اُٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس
بیمار سے کسی طرح اُٹھا بیٹھا نجاوے اُسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی ۱۱۷ ابْنِ
عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اُسپر عذاب کرتا رہیگا یہاں تک کہ وہ اُسمیں جان ڈالے اور جان
ڈالنا اُس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے
کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر بنانا ہی جڑ ہی بت پرستی کی لیکن درخت
اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی ۱۱۸ ابْنِ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ
مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اُسکو یا
طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اُسکو آزاد کرے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہیں ہی ۱۱۹ اَنَسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم میں انس اور معاذ بن جبل سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اُسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اُسنے شہادت نپائی ف معلوم
ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہی ۱۲۰ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ
بخاری میں سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اُسکے گلے میں سات طبق کا طوق

۱۲۱ ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھنے جاوے
وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچہ سے میوے چنیگا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہو حضرت کی سنت ہو لازم ہو کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ
۱۲۲ اسکو نہ اکتاوے اور دعا سے خبر کرکے چلا آوے ع اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ
بخاری میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو اپنی ہوں یا بیگانی پالیگا یہانتک کہ وے جوانی کو پہونچیں تو قیامت
میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیاں ملائیں ف یعنی جیسے انگلیاں آپس میں خوب ملیں ہیں
کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیوں کو پالا اور حضرت سے ملا
۱۲۳ ہو ابو ہریرہ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبو دار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اسکو نہ پھیرے لیلیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہو اور خوشبو دار چیز ہو
ف یعنی خوشبو دار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں
۱۲۴ رد کرے ع عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر
۱۲۵ لگانا سیکھے پھر اسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہو تو اسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہو ع عائشہ
مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا
۱۲۶ کوئی مالک نہیں تو وہی مالک کے لائق ہو یعنی پھر اس زمین کا کوئی دعوی نہیں کرسکتا ہو عائشہ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا
فَهُوَ رَدٌّ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہو
ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام میں حضرتؐ کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہو مسلمان
۱۲۷ محمدی کو اس سے بچنا چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کریگا تو خدا اسکے واسطے مہمانی طیار کریگا
۱۲۸ بہشت میں ہر صبح شام ع ابن عمر و ابو هريرة مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانوں سے دغا بازی کریگا وہ مسلمانوں میں نہیں ف ایکبار حضرت بازار میں گئے ایک گیہوں کے ڈھیر میں
ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہو حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہوں اوپر کیوں
۱۲۹ نرکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغا بازی کرے دھوکا دے وہ مسلمان نہیں ع ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ
صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے
۱۳۰ تو جیسے اسکے جورو لڑکے اور مال چھین گیا ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ
كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کردے دنیا کی مشکلوں
۱۳۱ سے تو اللہ اسکی مشکل آسان کریگا قیامت کی مشکلوں سے ق اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا
فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا
ہو وہ راہ خدا کا غازی ہو ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں

غزنات کے واسطے لڑتے ہین سوان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی ختم

١٣٢ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین آن سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین تو اسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائیان کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے

١٣٣ ھ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے

١٣٤ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی حضرت اسکو بخشوا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اسکو سرا یہ مکان پر جسکا تو نے اس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسیکی سفارش نکر سکینگے اس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جا پڑینگے پھر لوگون کو بخشا دینگے اسکا نام مقام محمود ہی

١٣٥ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح یا اس سے کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوائے اور کوئی اسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا

١٣٦ ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب اتنے کے برابر

ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اسکے یہ کہ نہیں کوئی سواے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی کوئی اسکا
شریک نہیں اُسی کو بادشاہی ہی اور اُسی کو سب تعریف اور وہ ہر چیز کرسکتا ہی ف غلام کوئی ہو اسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت
اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اُنکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور
۱۳۷ حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اَلْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ
حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ
اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کے
برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اُسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اسکی مٹائی جاوینگی اور اُس دن شام تک اسکو شیطان سے
پناہ رہیگی اور اس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑھا کریگا اسکے
۱۳۸ گناہ جھڑ ڈالے جاینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے ه طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سواے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اُس سے انکار
کرے تو اسکا مال اور خون حرام ہی اور اسکا حساب اللہ پر ہی ف یعنی جو مسلمان ہوا اُسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اُسنے مکر
کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اُسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ بڑا
نام ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور
یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نمانے اس واسطے کہ ایمان
۱۳۹ اسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی خم اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ
اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون
۱۴۰ مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خم اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ فِيْ رِوَايَةٍ
اَلَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے
رکھیگا تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ من یقم
۱۴۱ لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی ه اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی
ف یہ حدیث بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہؓ کی طرف اس روایت کی نسبت

لکھا ہی کاتب کی مصابیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کرون
حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اُسنے کہا اگر وہ تھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اُس سے لڑ پھر اُسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مارڈالے
حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اُسنے کہا کہ اگر میں اُسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اُس وقت حضرت نے یہ حدیث
فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب مارا جائے وہ شہید ہی ۱۴۲ ابو ہریرہ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَہُوَ شَہِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَہُوَ شَہِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَہُوَ شَہِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَہُوَ شَہِیْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَہُوَ
شَہِیْدٌ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد
یا حج میں اپنی موت مر گیا وہ شہید ہی اور جو وبا میں مر گیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا یعنی اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی
اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی ف مصابیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے
عرض کی کہ جو راہ خدا میں شہید ہوئے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور دوسری حدیث میں فرمایا ہی کہ جو آگ میں جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب
یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی پر حضرت علی نے کہا کہ وہی شہید ہی جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان
لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت میں ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہیں
۱۴۳ ابو قتادہ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان
جہاد میں کسی کافر کو مارے اور اُسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اُسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی ف امام اعظمؒ کے مذہب میں
قاتل اسباب کو اُس وقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہیں ۱۴۴ عبد اللّٰہ بن
عمرو مَنْ قَتَلَ مُعَاہِدًا لَمْ یَرَحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَہَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا بخاری میں عبد اللہ بن عمروؓ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم
ہوتی ہی ف معاہد اور ذمی اُس کافر کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اُسکو پناہ دی ہو اُسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا
کسی طرح نہیں درست ۱۴۵ ابو ہریرہ مَنْ قَتَلَ وَزَغَۃً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَۃٍ فَلَہٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَۃً وَمَنْ قَتَلَہَا فِی الضَّرْبَۃِ الثَّانِیَۃِ فَلَہٗ کَذَا
وَکَذَا حَسَنَۃً لِدُوْنِ الْاُوْلٰی وَاِنْ قَتَلَہَا فِی الضَّرْبَۃِ الثَّالِثَۃِ فَلَہٗ کَذَا وَکَذَا حَسَنَۃً لِدُوْنِ الثَّانِیَۃِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اُسکو دوسری بار میں ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی
مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی
دوسری بار کم تیسری بار اُس سے بھی کم گرگٹ نے ہر دار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اُسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا
اور بخاری میں روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک
بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے میں ثواب ہی ۱۴۶ ابو ہریرہ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَہٗ وَہُوَ بَرِیْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون
سچے عیب لگا دیگا تو قیامت کے دن اُسکو کوڑے لگینگے اور اگر اُسنے حرام کاری کی ہوگی نہ لگینگے ف جو کسیکو حرام کا عیب لگا دے

اور جاہیہ گواہ نہ لاسکے تو حاکم اُسکو اپنی کوڑے مار دیا اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا میں نہ مارا جاویگا لیکن قیامت میں کوڑے کھاویگا

۱۴۷ ق ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من قرأ بالاٰیتین من اٰخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتیں پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہیں ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہے یا بجائے تہجد کے کفایت کرتا ہے

۱۴۸ ق الربیع بنت معوذ بن عفراء من کان اصبح صائما فلیتم صومہ ومن کان اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ بخاری اور مسلم میں ربیعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش مکے میں عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے میں حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگوں کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جان کے اور بعضے نہ رکھتے تھے

۱۴۹ ق ابو سعید من کان اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رأیت ھذہ اللیلۃ ورأیتنی اسجد فی ماء وطین بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو میں نے مقرر شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے اور مجکو دکھا دیا ہے کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنی شب قدر وہ رات ہے جسمیں پانی برسیگا اور میں کیچڑ میں سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری میں اسکا پورا قصہ ابو سعیدؓ سے یوں روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسویں تاریخ سے بیسویں تک حضرتؐ کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو حضرتؐ نے بیسویں کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب پچھلے دہے میں تلاش کرو طاق راتوں میں اور میں نے شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہیں کہ اُس وقت آسمان پر کہیں بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہانتک پانی برسا کہ حضرتؐ کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرتؐ نے اُسی کیچڑ میں نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسویں رات کو ہوئی تھی

۱۵۰ خ ابو ھریرۃ من کانت عندہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم من قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اُسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اُسے بخشا لیوے اُس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اُسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے یعنے پھر اُن گناہوں کو لادے سزا کے واسطے دوزخ میں جاویگا ف گناہ دو قسم ہیں خدا کے گناہ اور بندوں کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اُسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہیں اور بندوں کے گناہ بے اُنکے بخشے نہیں معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اُسکو لازم ہے کہ جنکے قصور کیے ہوں اُن سے معاف کرا لے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ روپیہ پیسا دے کے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغا بازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اُسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اُسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے

۱۵۱ ابھی اسکا علاج ممکن ہو قیامت میں کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ دے تو اپنی زمین کو رکھ چھوڑے ف بخاری مین روایت ہو کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرتؐ نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور

۱۵۲ یہی مذہب ہو امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہو ختم ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسیکی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع

۱۵۳ کیا ہو ق أَنَسٌ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور جو گانو

۱۵۴ بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہو اور یہی مذہب ہو امام اعظم کا ه سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ ... مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا مسلم مین سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اُن عورتون سے کہ جنسے متعہ کیا ہو تو اُسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہو اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہو سو اسکو غلطی ہوئی ہو اس واسطے کہ امام مالک کے موطا مین اور انکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہو اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہو کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین اسکی روایت ہو دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکہ مین قیامت تک کو حضرتؐ نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن الاکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہو اور سب حضرتؐ کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہو صرف عبد اللہ بن عباسؓ اول اسکو درست کہتے تھے آخر کو جب انکو حدیثین پہونچین تو وہ بھی حرمت کے قایل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہو اور جب حدیث اور فقہ کی

۱۵۵ کتابون سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہو انکی ہوسبھ مین خلل ہو ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہو کہ پانچ چھ فرمایا کہ اسکے بدلے کچھ اور ف جب حضرتؐ کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرتؐ کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوڑ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرتؐ نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا

۱۵۶ ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے ختم ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اُسکا کام بنایا کریگا
ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہی تو چاہیے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اُسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بنا دے
١٥٧ اور اُسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے ق جابرؓ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ
رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو
١٥٨ اُسکو بدون اطلاع شریک کے شراکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو لیگا ق
ابو سعید مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ
لَا زَادَ لَهُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہی اُسکو سواری
١٥٩ کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہی اُسکو دے ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا ق اسماء
بنت ابی بکر مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماءؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے ف حضرت ایکبار سب
لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کر کے اُتارے اور جسکے پاس قربانی نہو
وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ کر حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کر کے احرام
١٦٠ باندھے رہے بعد حج کے احرام اُتارا ق ابو هريرة مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ
حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اُسکو خوب
جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اُس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے ف
حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تونے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی
تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا تو خدا اُس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریق سکھایا
یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اُسمین کچھ فایدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اُسمین سچی سچی ہون انکو
اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے کہ وہ ایسا ہی اور دوسری حدیث
مین یون آیا ہی کہ جب فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہی اس زمانے مین
اکثر لوگون کی عادت ہی بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصًا امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر
کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی
١٦١ تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین ہ ابو هريرة مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
بَعْدَهَا أَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعہ کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے
١٦٢ اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہی ہ ابو هريرة مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور

پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قضیہ فیصل کرا وے تو اُسکو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے ف فضالۃ بن عبید مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یَأْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم میں فضالہ بن عبید سے

١٦٢ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن میں یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن میں دونون برابر چاہییں اور اسی طرح سونے میں دونون برابر ہون اگر وزن میں کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہوگا ف مصابیح میں فضالہ سے روایت ہی کہ میں نے خیبر کی فتح میں ایک ہار سونے کا جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اُسکے جواہرات کو

١٦٤ اُکھاڑا تو اُسکا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا میں نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف ابو ہریرۃ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت

١٦٥ ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ف ابو ہریرۃ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اُسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اُسکو ملے مکان میں اُتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اُسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسایہ یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اُسکا کام کاج کر دے اُسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اُسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اُسکو رنج ندے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع نکرے

١٦٦ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمیں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اُنکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ف ابو ہریرۃ مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اُسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین میں کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ میں نہین

١٦٧ ف عمر مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْآخِرَۃِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب ورتافتہ عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین مشروع اور عکس اسکا حرام ہی ف بریدۃ بن الحصیب مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ وَدَمِہٖ

١٦٨ مسلم میں بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون میں ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اُنمین ناحق مال ضائع ہوتا ہی یا اوقات ف جابر

١٦٩ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ دَخَلَ النَّارَ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت میں جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ میں پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک

سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہو حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ میں جانے کا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۵۰ | مَنْ مَاتَ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو وہ چیز میسر نہووں تو وہ دوسرے پہنا اور جسکو تہبند میسر نہو پاجامہ پہنے ف یہ حاجیوں کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزے اور پاجامہ نہ پہنے اور جسکو تہبند میسر ہو تو پاجامہ درست ہو لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جاے

۱۵۱ | مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے میں بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتیں نہ چھوڑے اور اسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہیں ف یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہو کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن پورا لطف نہ ہوا

۱۵۲ | مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری میں ابوذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا یا بعد سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا

۱۵۳ | ف بہر صورت نجات ہو خاتمہ بخیر چاہیے ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاے اور اسپر روزے ہوں قضا اسکا ہو تو اسکی طرف سے اسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہو

۱۵۴ | ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس طرح پر کہ کبھی اسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے وتیرے پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر امان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اسکا ایمان زبانی ہو ایمان کامل نہیں

۱۵۵ | ق ابن مسعود مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہو

۱۵۶ | ھم عثمان مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہو کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت منھ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں پورے مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرمادیا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نسمجھے وہ بہشتی مسلمان ہو اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہو مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی

کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو (۱۷۷) ابو ہریرۃ من منح منیحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحہا وغبوقہا
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار اونٹ یا گاے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اسکو
صبح شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب پینے والے کو ہوا کریگا (۱۷۸) عمر من نام عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ
ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہوا یا تھوڑا پھر اسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اسکا ثواب
ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اس وقت مین کرنے سے اسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا وظیفہ
کو بھی وقت بہتر ہی (۱۷۹) عایشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اسکو نکرے ف
یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ایا بیسے نہ
بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا وہان چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے
سامنے رات بھر ایک پانون سے کھڑے رہنا ڈھول بجانا رت جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اداے ان کامون کی
منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے (۱۸۰) خولۃ بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک مسلم مین خولہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر دعا
پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکیگی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون پورے
خدا کے کلام کی جسکی پوری تاثیر ہی ہر بدی سے جو اسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت
نے یہ فرمایا (۱۸۱) ابو ہریرۃ من نسی وہو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے
اسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کرم ہی بھولے چوکے کو نہین پکڑتا (۱۸۲)
عایشۃ من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب مین جھگڑا
پڑا اسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے ان سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہین
کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو انکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے ان سے کچھ پوچھا نجاویگا مگر
جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال گنہگار رہی
کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کر سکیگا الہی بحق حضرت محمد مصطفےؐ ہمکو حساب مین نہ پکڑ تو محض اپنے کرم سے پار لگا دے آمین (۱۸۳) عمر المیت یعذب فی قبرہ
علیہ یعذب بما نیح علیہ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اسپر عذاب ہوتا ہی نوحہ کے سبب سے ف عرب کی
عادت تھی کہ مرنے کے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب
ہوتا ہی یعنی جس نوحے کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اسکو

مرنے کے بعد جو اسپر نوحہ ہوگا تو اسپر اسکا عذاب ہوگا اس سببسے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اسکے منع کرنے کے

١٨٤ لوگ نا مانینگے تو اُسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہو ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین م جریر مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

مسلم مین جریر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہوا ف یعنی مسلمان کو لازم ہو

١٨٥ کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہو م ابو هريرة مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ

لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا

١٨٦ بے غم رہیگا کبھی اسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اسکی مٹیگی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ ابو هريرة مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا

يُصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہو تو اسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہو

ف مسلمان کو لازم ہو کہ مصیبت سے تنگ نہو بلکہ مصیبت کو خدا کا غضب نسمجھے اسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے

ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہو آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہو اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا

پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہو سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہے تو اسکو آگ سے گلاتے ہین

١٨٧ لیکن اس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاوے یا خدا کو بھولے اور اسکا گلہ کرے ق ابو هريرة مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا

يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہو تو اسکو دین مین بوجھ دیتا

١٨٨ شریعت کا بھید اسپر کھولتا ہو م ابو هريرة مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَ

اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور

جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اسکے عیب چھپاویگا خدا اسکے عیب دین اور دنیا مین چھپادیگا اور خدا بندے کی مدد پر ہو جب تک بندہ

اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہو اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہو لیکن دونون عبارت کا مطلب

١٨٩ ایک ہو لفظ کا فرق ہو م جابر مَنْ يَصْعَدِ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مسلم مین جابر سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہو اسکے گناہ گھٹ جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے

گھٹائے گئے تھے ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے

لڑنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دیکھنے کے واسطے چڑھ جاویگا اسکے گناہ بخشے

جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے گناہ بخشے گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی انکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے

شہر کے دروازے مین داخل ہو تو کہو ہمارے گناہ معاف ہون اسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا [illegible]

١٩٠ یہان سے وہ حدیثین شروع ہوتی ہین جنکے سرے پر من استفہامیہ ہو یعنی پوچھنے کی لفظ م ابو هريرة مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ

اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا

دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہو ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین

یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو
کھلایا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مین نے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مین نے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایکدن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کا کامل
اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ف

۱۹۱ جابرؓ مَنْ رَجُلٌ يَقُوْمُ فَيَسْبِقُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَهُ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَاءٍ مِنْ
مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ٹیلے
چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جبکہ ایک پانی کے پاس پہونچے تھے ف حضرت
ایکبار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اُبل کر بہجاتا تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بناوے
تو پانی اسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اسمین وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا
کام نکلا

۱۹۲ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِي عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ مسلم مین سلمہ
بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہے حضرتؐ نے
فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہے ف سلمہ سے روایت ہے کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑتے تھے
ایکدن انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر
بھاگا مین نے اسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اسکا اسباب سب مجھکو دیا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آوے تو اسکا قتل کرنا درست ہے ف

۱۹۳ جابرؓ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ
فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے
بیشک اُس نے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت
کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکے قتل کا حکم دیا تھا
تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اسکے قلعے مین جو مدینہ کے پاس تھا گئے اور اسکو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اسکا سر کاٹکر
حضرتؐ کے پاس لائے اور آنحضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو بُرا کہے اُسکا قتل کرنا واجب ہے ھ

۱۹۴ اَنَسٌ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ يَعْنِيْ سَيْفًا فَأَخَذَهُ أَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے تلوار لیگا سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اُس تلوار کو ابو دجانہ
نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور
فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ
نے حضرتؐ سے لیکر دونون صفون کے اندر پھرنے لگا اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا اسوقت دوست رکھتا ہے اور کہین
دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہانتک کہ لڑائی آخر ہوئی ھ

۱۹۵ اَنَسٌ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهُ حِيْنَ
رَهِقُوْهُ يَوْمَ أُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹا دے یہ
حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہے مدینہ سے تین کوس وہان حضرت سے لڑائی ہوئی کافرون

کہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹ مین جا پڑے ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اُس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اُسی ناکے سے لشکر اسلام مین گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا کر گئے اُس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹا دے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی نہ پہنچی قسمت اُنکی جو حضرت پر فدا ہوئے

۱۹۶ عُثْمَانُ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنَ دَلْوُهٗ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بخاری مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہو کہ رومہ کے کوئین کو مول لیوے پھر اُسکا ڈول اُس کوئین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اُسکو خدا کی راہ مین وقف کردے اپنی ملکیت مین نرکھے **ف** حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوائے ایک کوئین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اس کوئین کو صاف کرادے اُسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اُسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اُسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اُسکو وقف کر دیا

۱۹۷ اَنَسٌ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہو جو دیکھ آوے ابو جہل کو کہ اُسنے کیا کیا یعنی جیتا ہو یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے **ف** بدر ایک کوئین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکون کے سناڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابو جہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اسواسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہو مرنے کے قریب ہو پھر عبداللہ نے اُسکی ڈاڑھی پکڑ کے ہلائی اُسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی اُنھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اُسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لائے حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس اُمت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اَنَّ

۱۹۸ دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّ آیا ہو ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہو ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بُری نظر سے

۱۹۹ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم

مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہ ہو کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا
دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اُسکی غیبت مین ۲۰۰ عن انس اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اِبْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ
وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہو
شیرخوارگی مین مرگیا اور اُسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین
سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مرگئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہو اور خدا کے نزدیک اُسکا ایسا رتبہ ہو کہ بہشت مین اُسکو دائیان دودھ پلاتی
ہین ۲۰۱ عن ابی هریرة قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اُسپر خاک دھول پڑی ہو یا ہی اُسکو لپٹی ہو ف بخاری مین
اسکا پورا قصہ یون ہو کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہو عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے کہ مین
مین نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الہی
مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہو کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہو کہ میرے
باپ کا یہ حال ہو خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم
کو حکم ہوگا کہ اپنے پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اُسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے
یعنے تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اُسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آوے گا سبحان اللہ
جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ۲۰۲ ق عائشة اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہو ۲۰۳ جابر اِنَّ
اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ
كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ
مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہو پھر اپنے
لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہو سو اُس سے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہو جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان انمین سے آکر
کہتا ہو کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہو کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر
کوئی آکے کہتا ہو کہ مین نے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی انمین اور اُسکی جورو مین تو اُسکو اپنے پاس کر لیتا ہو اور کہتا ہو کہ
ہان تو نے بڑا کام کیا ہو تو میرا بہت پیارا ہو ف جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو سب برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہو مسلمانون کو انمین احتیاط لازم ہو ایسا
نہو کہ غصے مین طلاق یا اُسکے مانند کوئی اور بات مُنھ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو ۲۰۴ ق ابو موسی الاشعری
اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت
کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہو کہ غلبۂ دین کے واسطے

۲۰۵ راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں بہشت پاویں م انس اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ قَالَہٗ لِرَجُلٍ سَأَلَہٗ اَیْنَ اَبِیْ

مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے تب

حضرت نے یہ فرمایا ف اس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اسکو بلایا پھر یہ فرمایا

کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ میں ہیں تاکہ اسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یوں سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو میں کیا چیز ہوں

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کو مغفرت نہیں بعضے احادیث میں آیا ہے کہ حضرت کی خاطر سے

حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر میں زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہیں واللہ اعلم

۲۰۶ م ابن عمر اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ تمہارے ناموں میں بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے ف یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ انمیں اپنی بندگی اور

خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور عبد النبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایماندار کو

۲۰۷ لائق نہیں م ابو ذر اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

بہت پیارا کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیوں کے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف

ہے ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی

کبھی اسکو موت اور زوال نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اسکا مددگار نہیں اور

جب الحمد للہ کہا تو اسکو سب خوبیوں سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تھامنے والا ہے جو چاہا سو کیا

جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہے اور اسکے واسطے پڑھنے کا

۲۰۸ بڑا ثواب ہے چنانچہ پہلے باب میں گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت میں اس سے کوئی افضل نہوگا ق ابو ھریرۃ

اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ

ذٰلِكَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے

کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے پھر اسپر دھوکا ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اسکو نہیں یاد رہتا کہ کتنی پڑھیں تو جسکو ایسا

دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے ق ابن مسعود اِنَّ اَحَدَكُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَكُوْنُ

عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَكُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَكَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ

رِزْقِہٖ وَاَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہَا

اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَہٗ وَ

بَیْنَہَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی

پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اسمیں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا

اسکو حکم ہوتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیئیگا اور اسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کریگا اور

یہ لکھا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون
مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اُسمین اور بہشت مین ایک ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب پہنچ جاتا ہی پھر تقدیر
کا لکھا اُسپر غالب ہوجاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی تم مین سے دوزخیون کا کام کیا کرتا ہی
یہان تک کہ دوزخ مین اور اُسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب آتا ہی سو بہشتیون کے کام
کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی سو عوام لوگ اسکا مطلب اچھی طرح
تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب یہ حال ہی تو ہر ایک آدمی کو
لازم ہی کہ کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ
چاہیے شاید کہ مرتے وقت اُسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے بڑھاپے مین
توبہ کر لینگے سو شیطان نے اُنکو دھوکا دیا ہی اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے
بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اُسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ شاید ہر
نفس نفس واپسین ہووے الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین ۲۱۰ [illegible]
اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جن
کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اُن سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
تھے انکی ضیافت نکی اُنکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے
کہ تم مین کسیکو منتر آتا ہو تو اُسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری
ضیافت نکی تھی بکریون کا وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اُسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے
اُنکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے
اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم
ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک
اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہب والون کا ہی ۲۱۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ
مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اُٹھو اُسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے
قرآن سنکر حضرت کا بے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مرگیا اُسی دن حضرت
نے مدینے مین خبر دی اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اُسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور نماز
پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت
کو خاص تھی شاید زمین طے ہوگئی ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اورون کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین ۲۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّ
اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت برا نام

نام خدا کے نزدیک اُس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْتَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْكَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اُن لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لا کر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اُنکے ساتھ کیے اُن کافرون نے راہ مین دغا سے اُنکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اُن کافرون پر بد دعا کی

۲۱۴ ق جَابِرٌ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ ترمذی اور ابن ماجہ مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی امت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کا کام کا یعنی لونڈے بازی کا ف اس حدیث سے ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم ایسا کام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو

۲۱۵ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اُبلیگا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے تو سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے

۲۱۶ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کمتر تم لوگون مین کسی کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اُس سے خدا کہیگا کہ کچھ مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگیگا پھر دوسری بار مانگیگا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مانگنا تھا پھر خدا اُس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجھکو دیا جتنا تونے مانگا اور اُسکے ساتھ اتنا اور بھی ف ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ جتنا مانگیگا اُتنا پاویگا تو بڑے مرتبہ والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا

۲۱۷ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰذَا ذَكَرَهُ الْاَقْلِيْشِيُّ وَاخْتَصَرَهُ وَالرِّوَايَةُ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يَسْئَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدون کی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے مگر اور پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اُنکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین

کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان انکا جی چاہتا ہی اور رات کو انھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو انکے رب نے انکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس بہشت مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پیتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر انسے پوچھنا چھوڑا ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ نہ سمجھو وے زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان کرتے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے اور انکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین

۲۱۸ ق ثوبان اِنَّ اسْمِی مُحَمَّدُنِ الَّذِی سَمَّانِی بِہٖ اَھْلِی مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی ف ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اُسنے کہا السلام علیک یا محمد مین نے اسکو دھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اُسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت کے

۲۱۹ ق ابن مسعود اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا

۲۲۰ ق عائشۃ اِنَّ اَصْحَابَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مین نے کہا کہ مول لی ہی آپ کے بیٹھنے کو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اُس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرون سے مکان کو بتخانہ بنایئے اور اُسپر خدا کی لعنت برسایئے

۲۲۱ ق سعد بن ابی وقاص اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَّمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اُسی کے پوچھنے سے حرام ہو گئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اُسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق

یُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جَو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہونچاتا ہو اور کچھ غم بھی کھوتا ہو ف تلبینہ سپید چھنے جَو کے آٹے کے حریرکا نام ہو دل اور
دماغ کو قوت دیتا ہو اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہو تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادہ مین روایت
ہو کہ حضرت عایشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جَو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈ بھاک پڑے اور غم دور ہو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ ۲۲۹
اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ
اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ
اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ
کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہو اور حرام بھی کھلا ہو لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے
کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام
مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہو قریب ہو کہ کبھی رمنے کو بھی چرنے لگے جانور کہ البتہ
ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہو جان لو کہ خدا کا رمنہ اسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہو
جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہو ف یہ حدیث بڑے کام کی ہو اسمین
شریعت اور طریقت سب جو د ہو اسکو خوب یاد رکھا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین
حلال ہین جیسے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گاے بکری اونٹ
دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح
اور چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز ہو یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہو اور حرام سے بھی جیسے کوئی
چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہو یا کسی اور کی اسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اسکا حضرت نے
قاعدہ بتلایا کہ جب چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہو یا حرام ہو یا عالمون کا اسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام
تو اسکو چھوڑ دے ہرگز نہ برتے اسی مین دین کا بچاؤ ہو اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی
پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہو تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہو کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے
فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہو یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اسکی نارضامندی کا خوف
جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہو تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور
فسق و فجور اسمین جا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہو کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام پیٹ کو ہے
نہ موت کا کچھ غم ہو نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون میں ڈال دران بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ق ابْنُ عَبَّاسٍ ۲۳۰
اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَهٗ حِیْنَ جَآءَهٗ ضِمَادٌ الْاَزْدِیُّ فَقَالَ

یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدِیْ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَّكَ مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضے سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اُسکو سراہتے ہین اور اُسی سے ہر کام
مین مدد مانگتے ہین جسکو اُسنے راہ پر لگایا اُسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اُسنے بہکایا اُسکو کوئی راہ پر نہین لاسکتا اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہو کوئی اُسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اُسی کا بندہ ہو اور اُسی کا
پیغام پہونچانے والا بعد اُسکے یہ خطبہ حضرت نے اُس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اُسنے
کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہو اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہو آرام دیتا ہو سو تجکو بھی اگر خواہش ہو
تو مین تجھے جھاڑون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اُسکو دخل تھا جب وہ مکے مین آیا تو مکے
کے کافرون نے اُس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہو کچھ آسیب کا اُسپر خلل ہو تو اُسکو اپنے منتر سے جھاڑ وہ حضرت کے
پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے
اُسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو دوبارہ پڑھا اُسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو
تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام
تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھایئے مین بیعت
اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ما ابو سعید اِنَّ الدُّنْیَا

۲۳۱ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِیْهَا فَنَاظِرٌ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابو سعید رضے سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہو اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہو پھر تا کا کرتا ہو کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو
ف یعنی جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہو ویسے ہی دنیا کی لذتین اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہو اور
خدا ایک گروہ دنیا سے اُٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان جمانا ہو جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اُسنے
دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اُسکو لڑکون کا
کھلونا جان کر اور یہان مٹی کا سوانگ سمجھکر اُسکے جال مین نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہو اور
اُسیکا نام دیندار ہو حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور

۲۳۲ جو بھولا سو بھولا بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے پھندے سے نکلین م ابو هریرة اِنَّ الدِّیْنَ
بَدَاَ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف
مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اُسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا پھر ہوتے
ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو
اُسوقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہو کوئی
اُسکی نہین سنتا ہو کافر تو ایک طرف کلمہ گو اُسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط

رہا اسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عَائِشَةُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ ۲۲۳
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین
کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسینے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا ۲۲۴
مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی
اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اسمین کامل

ہوجاتا ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ ۲۲۵
لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کہ البتہ آدمی ایک مدت درازتک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اُسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت درازتک
دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اُسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اور اگلے عملون پر کچھ بھروسا نہین
تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ ۲۲۶
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اس سے کہا کہ جسنے تجھسے
میل رکھا اس سے مین نے میل رکھا اور جسنے تجھ کو توڑا اُسکو مین نے توڑا ف رحم کے معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکالی ہی
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اُسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اُسپر کرم نکریگا
ھ عَائِشَةُ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ لا د ت بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ ۲۲۷
پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودھ پینے
کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ما اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح اور
بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اُسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی ھ اُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ ۲۲۸
تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اُسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی
ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مرگئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہی تب
حضرت نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کردینا چاہیے ق

اَبُوْ بَكْرَةَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۲۲۹
ثَلَاثَةٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ
بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آلیا ہو گیا جیسا اُس دن تھا کہ جب
خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی انمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی انمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر
لگے ہوئے ہین سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہی ف
ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب انکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو

بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح ان کبیٹون نے مہینون کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل
حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب
سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی
یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہو اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب

۲۴۰ کو بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو انکی طرف نسبت کیا ﴿ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتّٰى
تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ
وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ يَذْكُرْ مُسْلِمٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ
الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِي غَيْرِهِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ﴾ مسلم مین حذیفہ بن اسید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین
ہونے کی جب تک دس نشانیان پہلے نہ ہولینگی ایک تو پورب مین زمین کا دھسنا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے
عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلیگا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج
ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے
ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان
سے اترنا ہو ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلیگا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھول جاویگا
مکے مین زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی
بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کمر جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانون جیسے اونٹ کے اسکے پاس
حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہو اور سب دین
جھوٹے ہین ﴿ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

۲۴۱ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ ﴾ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو
نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسیکے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اسی دن گہن پڑا لوگون نے
کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہو تمہارا گمان غلط ہو کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہو کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہو سو غلط بات ہو گہن کی نماز دو رکعت سنت ہو

۲۴۲ بڑی سورتین اسمین پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہو ﴿ جَابِرٌ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ ﴾ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہو ف ایکبار حضرت نے قسم
کھائی کہ مہینا بھر بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس دن کے بعد انکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
۲۴۳ اپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا نہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہو ﴿ جَابِرٌ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ

بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی
تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی ف روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس ۲۴۴ حدیث اِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ يَئِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف
یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل
سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی
ثابت ہوئی ۲۴۵ حدیث اَنَسٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بدخیال ڈالنے مین ۲۴۶ حدیث حُذَيْفَةَ
اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ
بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهِمَا
مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان
اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے
کو حلال کر لے سو اسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہی اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اُن کی
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اُسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کے ہاتھ ڈالے حضرت نے اسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اسی طرح دوڑتا آیا اسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو
شیطان ساتھ کھاتا ہی ۲۴۷ حدیث ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ
حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ
عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور
نیکی بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا
اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو سچ بچانے ۲۴۸ حدیث
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ
مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اسی بات کے
سبب سے خدا اسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا

جان کہ اُسی بات کے سبب دوزخ میں گر پڑتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو نکالکر

۲۴۹ هر ابو سعید وابو هریرة ان العبد لیتکلم بالکلمة ینزل بها فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب مسلم میں ابو سعید اور ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہے کہ جسکے سبب دوزخ میں گر جاتا ہے اتنی

۲۵۰ دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق و مغرب میں فرق ہے ق ابو هریرة وابن عباس ان العین حق بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہے ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہے خدا نے اسمیں تاثیر رکھی ہے ق

۲۵۱ ابی بن کعب ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا میں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسی اور خضر کا قصہ قرآن میں مذکور ہے اُسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بیگناہ مار ڈالا تھا بدون حکمت نتھا ق

۲۵۲ ابن عمر ان الفتنة ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف هذا الکتاب هذا حدیث سمعته من النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام قاله وهو یشیر الی المشرق بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ میں نے خواب میں یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث میں آیا ہے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دو سینگ اسمیں لگا دیتا ہے کہ کافر اُسکو سجدہ کریں تا کہ سجدہ اُسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہیں وہاں بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اُسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی

۲۵۳ پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق میں ق انس ان الکافر اذا عمل حسنة اطعم بها طعمة من الدنیا واما المؤمن فان الله یدخر له حسناته فی الآخرة ویعقبه رزقا فی الدنیا علی طاعته مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اُسکے سبب دنیا میں کچھ اُسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہے اور ایماندار کی نیکیوں کو خدا اُسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہے اور آگے پیچھے دنیا میں بھی روزی دیتا ہے اُسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسیکی نیکی برباد نہیں کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت میں کچھ ثواب نہیں تو اس واسطے اُسکا بدلا دنیا میں کر دیتا ہے اور ایماندار کا بدلا دونوں جہان میں ق

۲۵۴ ابن عمر وابو هریرة ان الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراهیم بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اُسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہیں حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پروتے ف یعنی سوائے

۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں هر واثلة بن الاسقع ان الله اصطفی کنانة من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانة واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم مسلم میں واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف

کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اُن سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت مین افضل ہی پھر اُنمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی

۲۵۶

ق اَنَسٌ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَہٗ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہی کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری سو حضرت نے انکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان انکو استاد جانکر اُن سے قرآن سیکھین اس حدیث سے انکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

۲۵۷

خم اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ وَ اٰسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمھاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہی اور ابو بکرؓ نے کہا کہ سچا نبی ہی اور اُنھون نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے انکو میری خاطر سے چھوڑ دو گے یعنی کسی طرح کی انکو تکلیف نہ پہنچاؤ ف بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ ایکبار ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی مین اُن پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مین نے اپنا قصور معاف کرایا سو اُنھون نے معاف نکیا سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچھتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس گئے ہین جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبرؓ تو گھٹنون کے بھل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُس دن سے صدیق اکبرؓ کا حضرت کے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے انکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی آسنے ذرا حضرت کو رنج دیا

۲۵۸

ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسَھَا مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِہٖ اَوْ تَعْمَلْ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے انکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اُسکو نہ بولے یا اُسپر عمل نکرے ف یعنی جس گناہ کے کام کا خطرہ دل مین آئے سو

معاف ہو اور اگر اُسکو شہد سے ملالیا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا ہر اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰہَ جَزَّاَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ

۲۵۹ فَجَعَلَ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ جُزْءً مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہو سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا ف تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہو ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اُسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد

۲۶۰ تہائی قرآن کا ٹھہرا کیونکہ اُسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہو ق اَبُو ھُرَیْرَةَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَّکَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْہَا رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّہَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّہَارٍ وَاِنَّہَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُہَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُہَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُہَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَہُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّوْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاہٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا نے مکہ سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانون کو اُسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے ایکساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر کہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اُسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اُسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اُسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اُس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہو سو ایک مرد ابوشاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اُسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ

۲۶۱ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابوشاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہو بلکہ سنت ہو ھر اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ وَعِنْدَہٗ مِنْہَا شَیْءٌ فَلَا یَشْرَبْ وَلَا یَبِعْ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہوا اور اُسکی کچھ شراب باقی ہو

۲۶۲ سو اُسکو نہ پیے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت اُتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھر عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَّلِھٰذِہٖ اَھْلًا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اُسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اُسکے واسطے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ

۲۶۳ پیدا ہو چکین ہین یہی مذہب ہو اہل سنت کا ق اَبُو ھُرَیْرَةَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْہُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِیْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَہَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّہُمْ وَاَعْمٰٓی اَبْصَارَہُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اُنکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت یعنی اپنایت نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ

مقام اُسکا ہو جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اُس سے ملون جو تجھسے ملا اور
اُس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا
منافقون سے فرمایا ہو کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہو پھر اُنکو بہرا کر دیا اُنکو
حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہو **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہو جیسے کہ خدا نے دنیا بنائی ۵

۲۶۴ **م** عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اُس وقت سے اُنکو بہشتی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت مین
تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے اُنکو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی
خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اُسکے بھید کو دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اُسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہو اندھیرے مین کچھ
نظر نہین آتا **ق**

۲۶۵ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اُس بندے
نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہو کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی
تو ابوبکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اُنکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب بہت جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اُسکا مطلب سمجھے
یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب
صدیق روئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر ست رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہو اگر خدا کے سوا کسی کو جانی
دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہو

۲۶۶ **م** عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَ
یُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنے والا ہو اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہو اور جو نرمی پر عطا کرتا ہو وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اُسکی عطا ہو
سو اُسکے سوائے کسی پر نہین

۲۶۷ **م** ثَوْبَانُ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا
مسلم مین ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے
کر دیا سو مین نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہو اور ڈوبتا ہو دیکھ لیا تو جہانتک مین نے دیکھا ہو وہان تک میری امت کی بادشاہت
پہونچیگی **ف** مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک دن نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہوگئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے
وہان تک زمین کو جہانتک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہو کہ فتوح اسلام
کی آیندہ خبر دی سو اُسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی

۲۶۸ **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ اللّٰہَ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہو اُسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب
بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہو ناپاک کو رہنے نہین دیتا **ق**

۲۶۹ اَنَسٌ اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پرواہ ہو **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا
اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھکے گھسٹتا چلا جاتا ہو حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اٹھاتا ہو معلوم ہوا کہ اُسنے پیادہ حج

اینے کی نذر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے جو اپنی ذات کو تکلیف دی ہی اللہ خدا کو اُسکی حاجت نہیں یعنی جو پیادہ چلنے
٢٢٠ اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے خبر أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا
عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا
تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اُٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے
رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز
قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب
نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب سورج نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے
پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے
فرمایا کہ یہان سے اُٹھو یہ شیطان کا مقام ہی کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھکے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس
کہتے ہین خبر عبد اللہ بن عمرو ٢٢١ إِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِي أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اُسکو پاک کیا ہی اُس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین
فرمائی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین
صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث اُس وقت
کی ہی جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب شہید ہوئے تو صدیق کے نکاح مین آئین
پھر اُنکے بعد علی مرتضی کے نکاح مین آئین ٢٢٢ فی زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ نَزَلَتْ سُورَةُ
الْمُنَافِقِينَ وَقَدْ كَانَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا
عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجھکو سچا کیا یہ حضرت
نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اُتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا
کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ مت دو تا کہ بھوک سے پھٹک جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا
عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اُن سے
لڑنے کو گئے وہان پانی پر سب لوگ اور بیٹھنے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن اُبی منافق تھا مدینے کا سردار وہ سکے والون پر بہت غصے
ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی
مت دو تا کہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین نے یہ خبر حضرت کو
سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اُس منافق کی گردن اُڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ
محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن اُبی اور اُسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے
اُنکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورہ منافقین اُتاری اور وہ سب حال

انہین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی ھ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ٢٧٣
فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ مسلم مین شداد
بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر
خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تر سا تر سا ست مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ
اپنی چھری کو تیز کرلیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض
کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ ٢٧٤
وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان
کی حرام کاری اُس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اُسکو سچا کر دیتی ہی اگر
اُسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اُسکو جھوٹا کرتی ہی جو اُسنے حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا
کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ھ عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰہَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ٢٧٥
نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کے
پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دابکے السّام علیک کہا یعنی تجھپر مری پڑے حضرت عائشہؓ نے
غصے ہو کر اُن سے کہا کہ السّام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے
بدلے کیون گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا ٢٧٦
يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا
فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اٹھالیگا
کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اٹھاویگا عالمون کو اٹھا کر یہانتک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو
عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پیچھے جاوینگے یعنی انھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے
بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اورون کو گمراہ کیا ھ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اللّٰہَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ ٢٧٧
يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ
لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہ
خدا نہین سوتا ہی اور اُسکی شان کے لائق بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی
بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اٹھ جاتے ہین اُسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے
کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اس پردے کو اٹھاوے تو اُسکی ذات پاک کی روشنیان جلادیوین ساری خلق کو جہانتک
خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اُسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰہَ ٢٧٨

لَا یَنظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا ہو لیکن تمہارے دلوں کو اور کاموں کو دیکھتا ہو ف یعنی بدون صفائی دل
اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہیں آدمی غور کرے
۲۷۹ تو بوجھ لے ہم اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَجُرُّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اُسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہو ف یعنی جسنے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی
تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہو چنانچہ دوسری حدیث میں
۲۸۰ صاف آیا ہو خم اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ بخاری میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب اُسنے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی
میرے غصہ پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہو اسی سبب سے کافروں اور گنہگاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں نہیں ڈالتا
کرتا گناہ دیکھتا ہو اور پردہ ڈالتا ہو روزی بند نہیں کرتا ق عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ بخاری اور
۲۸۱ مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہیں کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناویں ف
حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور میں نے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے
تو اُسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبروں پر چادر ڈالنا اور اُسکے گرد فرش کرنا شرع کے
۲۸۲ میں بہتر نہیں ہر عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُیَسِّرًا مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہیں بھیجا ہو سختی کرنے والا و لیکن مجکو بھیجا ہو سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج
طاہرات نے نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اُتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کریں یا آخرت اور اسد اور اُسکے رسول کو تو پہلے
حضرت نے عایشہ صدیقہؓ سے پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب میں جلدی نکرو اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول الله
مقدمے میں ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہو میں نے دنیا کو چھوڑا اور اسد اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن یہ عرض ہو کہ اور ازواج سے اسکی
خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہو کہ میں آسانی سے سکھلاؤں اور سختی نکروں جو بی بی مجھسے پوچھیگی کہ عایشہ
۲۸۳ نے قبول کیا میں بتلا دونگا تا کہ وہ بھی قبول کرے ہم اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ یُعَذِّبْ قَوْمًا فَیَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا
وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو
مٹایا یا عذاب کیا پھر اُنکی نسل کو باقی نہیں رکھا اور البتہ بندر اور سور اُس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے
۲۸۴ بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اُنھیں کی اولاد ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خم اَبُوْهُرَیْرَةَ وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ
اِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری میں ابوہریرہؓ اور نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ایکبار فرمایا
کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہو ف حنین کی لڑائی میں ایک شخص کافروں سے خوب لڑا پھر جب اُسکے زخموں میں
بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں
۲۸۵ یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں اُنکے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے هر اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ

لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اُس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے ق ابو ہریرۃؓ اِنَّ اللّٰهَ ۲۸۶

لَيَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ وَيُرْوٰى يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردوں سے کہ اُنمیں سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر بھی دونوں بہشت میں

جاویں اور ایک روایت میں بجاے لَيَضْحَكُ مِنْ رَّجُلَيْنِ کے يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ آیا ہے مطلب دونوں عبارتوں کا ایک ہے ف اصحابؓ نے

پوچھا یا حضرتؐ یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونوں بہشتی ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہو

پھر خدا کی راہ میں مارا جاوے تو وہ دونوں بہشتی ہونگے ق ابو موسیٰؓ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ ۲۸۷

رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا

ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے پھر جب اُسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا پھر حضرتؐ نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ

اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیوں کے لوگوں کو پکڑا بیشک اُسکی پکڑ سخت درد ناک ہے ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ

شاید ظلم ثابت ہوا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اُسنے پکڑا پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہے پر دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے ق ۲۸۸

جابرؓ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَهٗ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اُسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا یہ حدیث مکہ میں فرمائی جس

سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھویں سال ہجری کے ق ابو ہریرۃؓ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَهٗ لِلْاَنْصَارِ ۲۸۹

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا انصاری اصحابؓ سے کہ مقرر خدا اور اُسکا رسول تمکو سچا جانتے ہیں اور تمہارا

عذر قبول کرتے ہیں ف جب مکہ فتح ہوا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اُسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریوں نے کہا کہ

حضرتؐ کو اپنے وطنی برادروں کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرتؐ کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرتؐ نے انصاریوں کو بلایا اور فرمایا

کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادروں کی محبت غالب ہوئی ہے میں خدا کا بندہ ہوں اور اُسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر میں تمہاری بستی میں گیا میری

زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے انصاریوں نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ ہماری

تو بات طعنے کی راہ سے نتھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہیں حضرتؐ ہماری بستی مدینہ چھوڑکر مکے میں نہ رہ جاویں سو اب ہماری خاطر

جمع ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات میں بناوٹ نہیں ق ابو موسیٰؓ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ ۲۹۰

بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا مسلم میں ابو موسیٰؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ

پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو

دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے ق ابو ہریرۃؓ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ ۲۹۱

فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَّيُرْوٰى ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں

ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسکو نجھو ڑیگی سب مارے یعنی سب ایماندار مرجاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث
میں آیا ہی کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اس وقت ایماندار کوئی نہوگا

۲۹۲ ق عائشۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام میں ف اس حدیث کا قصہ اگلی
حدیث میں ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا

۲۹۳ م سعد بن ابی وقاص اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
دوست رکھتا ہی پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی
اسواسطے خدا کو پسند ہی جب اسلام میں فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل میں چلے بیٹے
انکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوتے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی

۲۹۴ خم ابوھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یُّشَمِّتَہٗ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اسکو سنے اسپر واجب ہی کہ اسکے حق میں دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی
بندگی کر سکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت و سستی لاتی ہی اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی

۲۹۵ ق ابن عمر اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ وَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ
اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ هَلَکَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَکَ الْیَوْمَ
فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاۗءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ
عَلَی الظّٰلِمِیْنَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت
میں پھر اسکو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان کہیگا کہ اے میرے
رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اس سے اسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی میں جانیگا کہ اب میں برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ میں نے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی انکو بخشتے ہیں پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو انکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے پاس انکے اتھ پانون انکو دینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر یعنی
جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی

۲۹۶ م ابوھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلٰثًا وَّیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلٰثًا فَیَرْضٰی لَکُمْ
اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ وَیَکْرَہُ
لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے
تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت میں یون ہی کہ تمھاری تین چیز سے سو جو تین چیزین
تمھارے واسطے پسند کرتا ہی انمین سے اول یہ ہی کہ تم اسکی بندگی کرو اور کسیکو اسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط
پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ ہی کہ خیرخواہی
کرو اسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھیں ہین

سوانمین سے اول قیل وقال ہے یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بیے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسرے بیموقع مال

۲۹۷ کو ضایع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا ھ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا

وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگون کا اور

بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہے ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اسپر عمل کیا انکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اسپر عمل نکیا

۲۹۸ وے بے قدر ہوئے ھ ھشام بن حکیم بن حزام اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا مسلم مین ہشام بن حکیم سے

۲۹۹ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا ان پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق ابو سعید اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ

لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی

یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ

مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہے

پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا

فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرماویگا اب مین نے

اتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے بہتر خدا کی رضامندی

۳۰۰ ہے جو سب نعمتون کے بعد ملیگی ھ ابن عباس اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَھَا حَرَّمَ بَیْعَھَا یعنی الخمر مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اسکا پینا حرام کیا اسی نے اسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے تحفہ

شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہے اسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے

۳۰۱ یہ حدیث فرمائی ق ام سلمۃ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت

ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے

۳۰۲ ھ ابو الدرداء اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنیوالون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر

کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑگئی لعنت کرنیکی انکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اسواسطے کہ جب

آدمی کی خو لعنت کرنیکی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنیکو رحمت درکار ہے سو ان مین رحمت

۳۰۳ کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ق انس اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ

یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے

تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف یا پیر کے نیچے تھوک لے ف اور آگے

مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہے تو بائین قدم کے نیچے تھوکے

۳۰۴ اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق ابو ھریرۃ اِنَّ الْمُؤْمِنَ

لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابوہریرہؓ سے روایت
ہو کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے مین اُس راہ سے پلٹ کر نہاکے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت
نے پوچھا کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجکو بُرا معلوم ہوا تب حضرت
نے فرمایا کہ سبحان اللہ یا نادان ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہو

۲۰۵ م جابرؓ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت
مین سامنے آتی ہو ف پوری حدیث یون ہو کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہو اور شیطان کی صورت مین پھر جاتی ہو پھر اگر
تم مین کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کر لے تاکہ دل سے اُسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا
کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہو ویسے عورت بھی

۲۰۶ ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی
اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَّهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً بخاری اور مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان
جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہو ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہو ثواب مین ف
یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر یہ فرض کیا ہو اُسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اُسمین بھی خیرات کے
برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب

۲۰۷ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ
نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون
ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وہ لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون
مین اور جسپر حاکم ہوتے ہین ف یعنی منصف وہ ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے لیتے بیگانے مین برابر انصاف
کرتے ہین

۲۰۸ خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ
السَّمْعَ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِیْهِ اِلَی الْكُهَّانِ فَیَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اُترتے ہین بادل مین سو آپس مین بات چیت کرتے ہین اُس کام کی جسکا آسمان مین
خدا کی طرف سے حکم ہوا ہو سو شیطان وہان جا کر چپکے سُن لیتے ہین پھر اُسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین اُنکے
دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اُسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جن اور
شیطان سے راہ رکھتے تھے کچھ اُن سے حال دریافت کر کے لوگون سے کہتے تھے لوگ اُن سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے
حضرتؐ سے اُنکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اُنکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اُنکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہو تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۹ خ م جابرؓ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہو سو جب تم جنازہ دیکھو تو اُٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھ کر اُٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ
دیکھکر اُٹھنا سنت نہین

۲۱۰ م انسؓ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انسؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہو تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہو جب لوگ اُسکو دفن کر کے پھرتے ہین منھ

٣١١ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہو زندونکے
رونے سے ف یہ اُس صورت مین ہو کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا

٣١٢ خم ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا
ہرگز درست نہین یہ خدا کو خاص ہو ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو پھر جب وہ روانہ
ہوئے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اسکے قتل کا حکم کیا

٣١٣ خم اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی
مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر ہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کر کے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے
یہ حدیث فرمائی

٣١٤ ق مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری
اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی
اور نیک کامونکی ف مجاشع سے روایت ہو کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اُس طرح کی ہجرت اب ضرور نہین رہی

٣١٥ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم انکا خلاف
کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی سنت ہو اور وسمہ بھی درست ہو لیکن ایسا خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست نہین

٣١٦ ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
تمہارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہو یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہو درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون
ہین شام مین تین رات دن کی راہ انکے درمیان مین ہو مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہو

٣١٧ ق اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو انمین بہتر پچھنے
لینا اور دریائی کُٹ ہو ف کُٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہو اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین
جاتا تھا اس واسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہو معدہ اور دماغ کو فائدہ کرتا ہو اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہو اور
پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہو اس واسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہو کہ جبکے درد سر ہوتا تھا اسکو حضرت پچھنے فرماتے
تھے اور بہتر سترھوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل وار بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا
درست ہو توکل کے خلاف نہین

٣١٨ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ
فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کنوئین کے
آس پاس گھومتا ہو اپنی زبان نکالے ہو پیاس کے مارے سو اُسنے اپنا موزہ اسکے واسطے اتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اُسکے گناہ معاف
ہو گئے اور بخاری نے یون روایت کی ہو کہ اُس عورت نے اپنا موزہ اُتارا پھر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اسکو پلایا
سو اسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا

۳۳۹ خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے تو ول بہت آور کرچہ اکبر ہے ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ
اَلْاَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ قَالَ لَهَا حِينَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ
وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہیں سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر میں سو تو اپنی اوڑھنی جب اتار رکھے گی
وہ تجھکو نہ دیکھیگا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے
اسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو انکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر میں عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں وہاں نہیں عبد اللہ اندھا ہے اسکے گھر میں جا بیٹھ تجھکو کچھ

۳۴۰ سوچنا نہیں تو آرام سے وہاں رہیگی ق اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِي اَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
ہے سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اسنے کہا کہ یا حضرت میں اس جنگل میں رہتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی میں
گوہ کہتے ہیں حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار میں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور انکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہیں معلوم کہ وہ یہی گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو میں تو اسکو نہیں کھاتا اور
منع بھی نہیں کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہیں اسی دلیل سے امام شافعی رح کے مذہب میں درست ہے ق عَائِشَةُ اِنَّ

۳۴۱ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي كَنِيسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جب انمیں کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس مسجد میں تصویریں
بناتے تھے وہی خدا کے نزدیک قیامت میں بدترین خلق ہیں یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا ان لوگوں نے وہاں ماریہ
نام عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناویں تب حضرت نے تکیہ سے سر اٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی

۳۴۲ وے برا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا
وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيبًا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیوں سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب کی طرف
سے اور دن چڑھے لوگوں کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اسکے پیچھے جلد ظاہر

۳۴۳ ہوگی ف اس نشانیاں قیامت کی آگے بیان ہو چکیں ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى
مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت

ہین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اُسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر
ہوگا اُنہین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ین ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہو اور بہشت مین کوئی جورو
نہین ف یعنی اُنکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہو پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہو
تو اُنکے باقی بدن کا حُسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق ٣٢٤ اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَآؤُنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ
کَمَا تَتَرَاؤُنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ
مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اُونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو درخشان
ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اُنہین زیادتی مراتب کے سبب سے ہو
اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اُنکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکیگا حضرت نے
فرمایا کہ نہین نہین قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ اُن مکانون مین وے مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور
سچا جانا ہو پیغمبرون کو ق ٣٢٥ اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِنَّ اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّہٗ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَّارٍ یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُہٗ
کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْہُ عَذَابًا وَاِنَّہٗ لَاَھْوَنُھُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین ہلکا اُنکا عذاب اُس کا ہو جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اُسکا دماغ اُبلتا ہو
جیسے دیگچی اُبلتی ہو اور وہ جانتا ہو کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال آنکہ اوروں سے اُسپر بہت ہلکا عذاب ہو ق ٣٢٦ اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ
بِالْمَدِیْنَۃِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْہُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاقْتُلُوْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ
مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوگئے ہین پھر جب تم دیکھو اُن سے
کوئی چیز یعنی وے سانپ اگر بن جاوے تو اُنکو تین دن اطلاع کرو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہو
یعنی وہ کافر جن ہو ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہو
سبب پوچھا اُسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہو اُس صحابی نے اُسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے
یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہو کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین بار یون کہو کہ ہم بوسیلہ
قول و قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق ٣٢٧ عَائِشَۃُ
اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہو سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبد اللہ ابن مکتوم اذان نہ دیوے ف
بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اُٹھکر پڑھین اور جو جاگا کیے ہون وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان
کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین
بلال کی اذان کا خیال نکرین ق ٣٢٨ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَیَّامًا یَنْزِلُ فِیْھَا الْجَھْلُ وَیُرْفَعُ فِیْھَا الْعِلْمُ
وَیَکْثُرُ فِیْھَا الْھَرْجُ وَالْھَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ انمین جہالت اُتریگی یعنی پھیلیگی اور علم اُٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص
ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سواے طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اُنکا نہوگا بلکہ قیامت یہہ ہے
کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہے وہ جہالت ہے اس واسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد
ہو اور آخرت یاد پڑے

۲۲۹ ه جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اُن سے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور
سجاح اور طلیحہ اور مختار ہین جنھون نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے انکو برباد کیا یا وے لوگ ہین جنھون نے وضعی
حدیثین بنائین اور حضرت کی طرف نسبت کین اور علماے حدیث نے انکو بیان کر دیا

۲۳۰ ق الا ف ابو هريرة اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ
بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ
اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَ
اُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَحَدُ
رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ
قَذِرَنِي النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا
قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ
قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا
فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ
وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ
اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ كَاَنِّيْ
اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ
كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ
عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ وَّانْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ
بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ
مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ وَيُرْوٰى لَا اَحْمَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ
مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد مین تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ انکو
آزمائے تو اُنکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اُسنے کہا کہ تجکو کون چیز بہت پیاری ہے اُسنے کہا کہ

اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی گھن دور ہوئی اور اُسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجکو بہت پسند ہے اُسنے کہا اونٹ یا گاے اسحٰق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اُسنے اونٹ مانگا یا گاے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اُسکو دس مہینہ کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہے اُسنے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجھسے گھناتے ہین پھر اُسنے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی بیماری دور ہو گئی اور اُسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہے اُسنے کہا کہ گاے سو اُسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہے اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اُسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہے اُسنے کہا بھیڑ بکری تو اُسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گاے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اُسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اُسی کے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اُسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بھی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹھا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اُسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اُسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجسے اُس خدا کے نام پر جسنے تجکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہتا اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ لیویگا ہین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال کی ہے یعنے ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اُسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی

اور خدا کا کرم تو جھ کر شکر گزار ہو اور جو احمق ہو وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر

٣٣١ مغرور ہو تو خدا سے دور ہو ھ میمونۃ اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیْ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ مسلم

میں حضرت میمونہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین

کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اُسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ایک روز غمگین اور

ملول اُٹھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اُسی طرح گذرا

پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہو پھر حضرت نے اسکو نکالا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جوڑا

ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اُنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اُس گھر مین جانے کا جہان

٣٣٢ تصویر اور کتا ہو وے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا ھ اُمّ سَلَمَۃَ اِنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مسلم مین حضرت

ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہو ف امیر حمزہؓ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت

سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو

٣٣٣ نکاح درست نہین ھ حُذَیْفَۃَ بْنُ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ

عَنْہُ الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَۃَ عَنْ حَوْضِہٖ مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ

میرا حوض کوثر کافرون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہو قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ مین مقرر

کافر لوگون کو اُس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہو ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہو اور

عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہو یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہو ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اُسکا پانی اُنکے نصیب

٣٣٤ مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا چوڑا ہو جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اُس سے بے نصیب ہین

ھ عائشۃ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ قَالَہٗ لَہَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ

تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہو یہ حضرت نے عائشہؓ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجکو چٹائی

کی جا نماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجکو حیض کی حالت ہو یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت

٣٣٥ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھو ہاتھ بڑھا کر جا نماز اُٹھا لے ھ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّ

خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَۃً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری مین مسور اور

مروان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا

روکے پڑا ہو سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکہ سے پہلے مکہ کا

ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہو وین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا یہ حدیث فرمائی

پھر اُس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید

اُس وقت تک ایمان نہ لائے تھے اگرچہ مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اُسکی روایت ضمناً آئی ہو یعنی

٣٣٦ مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہو کچھ مقام تہمت نہین ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کَانَ لَا یَأْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے ف روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا
معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اُسکو
بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اُسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اُس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے لوہا انکے واسطے
نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اُسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے ھ جابرؓ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ
ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ
وَّاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْہُ ھُذَیْلٌ وَّ
رِبُوا الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِّبَانَا رِبُوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ
فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ
فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ
مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ
وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُتُھَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ
اشْھَدْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حج مین عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہین یا
اس تمھارے دن کو حرمت ہی اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن
حرام ہی اِن مین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور
مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین
جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب اُسکا دعوی
کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبائے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودھ
پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اُسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے
جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبدالمطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا
صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اُنکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اُنکو اپنے
قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اُنکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اُن پر یہ ہی کہ جسکو تم نہ چاہو اُسکو تمھارے
گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اُنکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا
کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اُسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اُسکو خوب پکڑے رہوگے
اور اُسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہنے ہو لوگون نے
کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہونچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی اور نصیحت کی سو حضرت نے بیچ کی انگلی آسمان

کی طرف اٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا جسمین ہزاروں آدمی تھے اس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گمراہ نہو گے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت ڈھائی مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول کو انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ **خو** اُثَیْنَتُ تَامِرٍ اِنَّ رِجَالاً یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری

۳۲۸ مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹ کھاتے ہین انکے لیے قیامت مین آگ ہو **ف** یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین **عن** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً رَاٰی

۳۲۹ کَلْباً یَّاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّہٗ فَجَعَلَ یَغْرِفُ لَہٗ بِہٖ حَتّٰی اَرْوَاہُ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اس مرد نے اپنا موزہ لیکر اسمین پانی بھر کر اسکو پلایا یہانتک کہ اسکو چھکا دیا سو خدا نے اسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اسکو بہشت مین داخل کیا **عن**

۳۳۰ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَّہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکاً فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخاً لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَّکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہو اسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اسپر احسان ہو جسکو بڑھایا چاہتا ہو اسنے کہا نہین صرف مین اس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس یہ پیغام ہو کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہو **ف** اس حدیث سے

۳۳۱ معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاو کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہو **عن** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا اشْتَھَیْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاؤُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ وَتَکْوِیْرُہٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہو اسنے کہا کہ کیون نہین سب کچھ موجود ہو لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہو پھر اسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکیگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا **عن** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلاً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ

۳۳۲ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّھَدَاءِ اُشْھِدُھُمْ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْداً قَالَ فَاْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلاً قَالَ صَدَقْتَ

فدفعها الیه الی اجل مسمی فخرج فی البحر فقضی حاجته ثم التمس مرکبا یرکبه یقدم علیه للاجل الذی اجله فلم یجد مرکبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فیها الف دینار وصحیفة منه الی صاحبه ثم زجج موضعها ثم اتی بها الی البحر فقال اللهم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسألنی کفیلا فقلت کفی بالله کفیلا فرضی بک وسألنی شهیدا فقلت کفی بالله شهیدا فرضی بک وانی جهدت ان اجد مرکبا ابعث الیه الذی له فلم اقدر وانی استودعکها فرمی بها فی البحر حتی ولجت فیه ثم انصرف وهو فی ذلک یلتمس مرکبا یخرج الی بلده فخرج الرجل الذی کان اسلفه ینظر لعل مرکبا قد جاء بماله فاذا بالخشبة التی فیها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی کان اسلفه فاتی بالالف دینار وقال والله ما زلت جاهدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت مرکبا قبل الذی اتیت فیه قال هل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی جئت فیه قال فان الله قد ادی عنک المال الذی بعثت والخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا بخاری میں

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو اُسنے کہا گواہوں کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کردوں تو اُسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اُسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اُسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اُسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اُسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اُسنے کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اُسمیں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اُسمیں ڈالا پھر اُسکے منہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں سو اُسنے مجھسے ضامن مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے راضی ہوگیا تھا پھر اُسنے گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی سے راضی ہوگیا تھا اور میں نے بہت ڈھونڈھا کہ کوئی جہاز پاؤں تا اُسکا قرض بھیجوں سو میں نے نہ پایا اب تجکو میں اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اُسکو سمندر میں اُسنے ڈال دیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش میں رہا تھا تا اُسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اُسکا قرض مال لایا ہو سو اُسنے پایا ایک اُس لکڑی کو جسمیں مال تھا سو اُسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اُسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسنے قرض لیا تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑا دھوپا کیا کہ میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں سو اُس وقت کے آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اُسنے کہا میں تجکو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو پہونچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے پھر جا ف اس حدیث میں راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اُسکا ڈوبا ہوا بھی پہنچا [illegible]

ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہو لیکن امام اعظم اور شافعیؒ کا یہ مذہب ہو کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین ق عَائِشَةَ اِنَّ ۲۴۳
رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہو جبسے کہ تو نے خدا اور اُسکے رسول کی طرف جوابدہی کی ہو یہ حضرت نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا ف کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین انکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہو بشرطیکہ اُسکا مضمون شرع کے مخالف نہو ق اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ
۲۴۴ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور اُبال سے ہو سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہو اور جوش غضب کا وقت ہو تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہو امام اعظم کا ق عَائِشَةَ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ۲۴۵
عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہو کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف جیسے جھوٹھی گواہی دے کر کسیکو مال دلا دیوے تو اُسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عَائِشَةَ اِنَّ
۲۴۶ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ فَرِقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَيُرْوٰى مَنْ تَرَكَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن وہ آدمی ہو جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اُسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین مَنْ فَرِقَهٗ کی جگہ مَنْ تَرَكَهٗ آیا ہو مطلب
۲۴۷ دونون کا ایک ہو ع عَمَّارٍ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ مسلم مین عمارؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہو اُسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہو کہ عبادت پر مستعد ہون اور نماز خود عبادت ہو تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہو کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہو کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہو اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہو اس حدیث
۲۴۸ سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہو اور صاف حماقت ہو ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک دن ہو جو چاہے اُسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہو ص عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ

اِلَّا فِی حَاجَتِہَا؛ مسلم مین حضرت عثمانؓ اور حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت پُر شرم والا ہو اور
مین اس حالت مین ڈرا کہ اُسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ایک
روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے انکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ
آئے انکو بھی اُسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اُٹھکر اپنے کپڑے پہن کے انکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مین نے
پوچھا کہ حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی اپنے کپڑے پہنے
اسکا کیا سبب ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن مین کھولتا ہو مبادا اپیر کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب
۳۵۰ حیا سے نہ کہہ سکے ھم اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا
سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا
دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے منھ مین لگاوے سو مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھ سے
پھر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مین نے اُسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے
سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اُس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا
۳۵۱ مطلب اگلی حدیث مین آتا ہو ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ
اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ
سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَہَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اُسکو میرے
قابو مین کردیا پھر مین نے اُسکو پکڑ لیا سو مین نے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اُسکو دیکھو
پھر مجکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد
پھر کسیکو ویسی نملے حضرت نے فرمایا پھر مین نے اُسکو دھکیل دیا ذلیل کرکے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو مین تھے
اور انھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرت نے اُس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اُس مردود کی اتنی جرأت ہو کہ حضرت کے
۳۵۲ ساتھ بےادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اُس سے بچے آدمی بچارے کی کیا طاقت ہو خم عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ
قَلْبِیْ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا ف حضرت
عائشہ سے روایت ہو کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی
اور وضو نکیا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین سونے مین اپنے بدن کے
۳۵۳ حال سے غافل نہین ہوتا سب کا سونا وضو توڑتا ہو مگر حضرت کا نہین خاص ہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّیْ وَاِنِّیْ
اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِہَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰکِنْ وَّاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ

عَدُوِّ اللّٰہِ مَکَاناً وَّاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف آتا ہی
کہ کہین اُسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلا دون لیکن خدا کی
قسم ہی کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہونگی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت
علی مرتضیٰ نے اُسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت
فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض
۲۵۴ ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے کھانے کا فرق ہی ف کتاب والے
۲۵۵ یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ
الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اسکے
واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل
ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی
تکلیفین اُٹھائین اسواسطے وہ چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت
مین جاوینگے اُسکا مطلب یہ ہی کہ مہاجرین کے سواے اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ
۲۵۶ خلاف نرہا وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ
اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ
اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنی
چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اُسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اُس سے نجاویگا اُنکے سوا کہا جاویگا کہان ہین
روزہ دار سو اُٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اُس سے اُنکے سوا جب وہ جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اُس سے نجاویگا
۲۵۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلا ہوئے تیز قدم کا سوار سو برس چلے اُسکو تمام نکر سکے
ف بعضون نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اُسکو طوبیٰ کہتے ہین
۲۵۸ وَعَنْ اَنَسٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَ
جَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا
وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتر کی ہوا چلیگی سو وہ اُن کا گرد اور غبار

جو مشک اور زعفران ہی اُسکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اُنکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر لپیٹ آوینگے اپنے
گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اُن سے اُنکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن
اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہوگیا ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا ۳۵۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِهٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَهُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ
وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت
مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین ہر دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین
مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش
ہی اور اُسی سے بہشت کی نہرین ہمیشہ نکلتی ہین ف فردوس اُس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول و طرح طرح کے میوے
ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے اول حدیث
کا ٹکڑا ہی ق ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ۳۶۰
نماز مین تو ایک دُھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسیطرف توجہ نچاہیے ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم پہلے
حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے
ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام
کرنا جواب دینا اسی سبب کہ انسان ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین درست نہین ہی عَمَّارٌ عَنْ حُذَیْفَةَ شَكَّ شُعْبَةُ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ ۳۶۱
اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَهَا حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِیْكَهُمُ
الدُّبَیْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْهَرُ فِیْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہؓ سے روایت ہی شک
ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے
مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اُسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی انکو کبھی بہشت
نصیب نہوگی آٹھین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اُنکے مونڈھون مین پیدا ہوگا انکی چھاتیان توڑ کے نکل آویگا
یعنی اُسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا ف اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَكْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِیْرًا ۳۶۲
مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا
ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اُس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی
روایت ہی کہ اُسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ
کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اسکو
فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اُس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے ق اَنَسٌ اِنَّ فِیْ ۳۶۳
حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین آ

٣٦٤ نونٹی والا مجھوسے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا ق عَائِشَةَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اُسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اُسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے

٣٦٥ ق أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَهُ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین دو خصلتین ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گردباری یہ حضرت نے اُس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اُسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اُسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورون کی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گردباری پسند ہی

٣٦٦ ق أَنَسٌ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مین نے چاہا کہ انکو انعام دون اور اُن سے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھر و اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون ف مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ انکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوان نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین انکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اُنکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اُنکے دل مین ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا انکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا تمہاری قسمت اسکی جیسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

٣٦٧ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خداے مہربان کے دو انگلیون مین ہین جیسے ایک دل اُسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی ف انس سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جماے رکہ سو مین نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین

کچھ ہمارے بچانے کا بھی آپ کو ڈر ہے جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو ڈر ہونا چاہیے خدا
ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہیں ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ
اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا
جان بوجھ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ میں ف یہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونے کا یقین
کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہے ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرت
پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دوزخ ہے اس واسطے علماے حدیث نے حدیثوں کے پرکھنے میں بڑی
محنتیں اور جان فشانیاں کین موضوع حدیثوں کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف تکرے اور کھوٹے کو پہچان
جاتا ہے ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے اس حدیث کو سچا
نجانے جبتک کہ اسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اسکی صحت نہ سنے ق عَائِشَۃُ اِنَّ لِصَاحِبِ
الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہے ف حضرت پر کسیکا
قرض تھا اسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہے
کہا چاہے اسکی بات کا برا ماننا نچاہیے ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَسَہْمَہٗ قَالَہٗ لِعُثْمَانَ بْنِ
عَفَّانَ بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن عفانؓ سے فرمایا کہ مقرر تیرا ثواب بدر کے برابر ثواب اور حصہ
ہے غنیمت کے مال کا ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی
بیمار تھیں تب حضرت نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو انکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں انمیں سے ایک کے
برابر تمکو ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملیگا ق اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُہَا الْاُمَّۃُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری
ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یاروں میں ہیں انکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار
تھے لیکن جنمیں جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیقؓ کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ میں
کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دل و جان نثار فرمایا ق جَابِرٌ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ
الزُّبَیْرُ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار اور
فدائی جان نثار زبیر ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ کے گروہ چاروں طرف سے پٹ پڑے
تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لادے زبیر نے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور انکی
فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا ہوتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا ق
اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے
کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ق انس

حدیث میں بشارت ہوا امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے
۲۷۴ واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اُس نبی رحیم اور کریم پر م اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ
کَانَ یَمْشِیْ اِلٰی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْکَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اَثَرِہِ الْاَجْرَ مسلم میں ابی بن کعب سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہے حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد میں آتا تھا اور
سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم میں ثواب کی امید رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ پیشتر
ہر وقت مسجد میں آتا تھا کسی نے اُس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی میں سوار ہوکر آیا کر اُسنے کہا میں پیادہ آنے میں ثواب کی امید
۲۷۵ رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا م جابر اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃً
قَالَہٗ لِرَهْطِ جَابِرٍ وَّقَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَّبِیْعُوْا بُیُوْتَهُمْ فَیَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور ان لوگوں نے اپنے گھروں کے بیچ ڈالنے کا ارادہ
کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آرہیں ف یعنی جتنا تم دور ہوگے اور مسجد میں آیا کروگے اتنا ثواب زیادہ پاؤگے
۲۷۶ کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا خ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو انکو یاد کرلیوے یا اعتقاد سے شمار کر
رکھے یا انکے معنی بوجھے اور اسپر عمل کرے وہ بہشت میں جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہیں اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد
نہیں چنانچہ سواے ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث میں بہت اسماے الٰہی ثابت ہیں جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع
ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب قابل التوبہ غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس کا یہ نہیں
کہ اسماے حسنی انہیں ننانوے نام میں منحصر ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس قدر ناموں کی یہ تاثیر ہے کہ انکے یاد کرلینے سے بہشت حاصل
ہوتی ہے نود ونہ نام موجب روایت حصن حصین کے یہ ہیں مع الترجمہ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہے
کہ اسکے سواے کوئی معبود برحق نہیں اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت میں چھا گئی اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا
جسکی رحمت آخرت میں صرف ایمانداروں پر مخصوص ہے اَلْمَلِکُ سبکا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک
اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے
امن میں رکھنے والا اَلْمُهَیْمِنُ نگہبان امانت دار محافظ اَلْعَزِیْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا
اَلْمُتَکَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ
صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندوں کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ
سب پر غالب اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخش اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے
کھول دینے والا اَلْعَلِیْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان میں اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغروروں کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا اَلْمُعِزُّ
عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ

منصف حاکم اللطیف مہربان باریک دان الخبیر اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الحلیم بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر و
فسق کو جلد نہین پکڑتا العظیم بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر الغفور پردہ پوش الشکور شکر گزارون کا قدردان
العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ یا قدرت خلائق
کا قوت دینے والا الحسیب تمام عالم کو کافی اسکے سوا دوسرے کی حاجت نہین الجلیل بڑی شان والا الکریم
صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین الرقیب ہر شے کا نگہبان المجیب حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا الواسع
کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم باحکمت استوار کار الودود نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات
نیکوکار الباعث قیامت مین قبرون سے مردون کا اٹھانے والا الشہید ہر چیز اسکے سامنے حاضر الحق سچ مچ
جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی دعوی کا نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین
استوار کار جسکو کھکاوٹ اور ماندگی نہین الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا ممدوح المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہین المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا مین زندون کا
مارنے والا آخرت مین مردون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ القیوم
بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا الواحد اکیلا جسکا کوئی
دوسرا نہین الصمد سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر
بڑے اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا الاول پہلا کوئی اسکے قبل نہین الآخر پچھلا جسکے بعد
کچھ نہین الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک نہین الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب
حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف نہو سکے البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم
بدکارون کا سزا دینے والا العفو گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک
سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذو الجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل با انصاف
الجامع قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بنادے المانع
روکنے والا الضار ضرر پہونچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے
ایمان کا ظہور ہوا الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا البدیع خود بے نظیر اور بے مثل کا لینے والا انوکھے
اختراع کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما
الصبور بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ف اسامۃ بن زید اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَ
کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھا خدا ہی کا تھا جو
اسنے لیا اور اسی کا ہی جو اسنے دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک مدت مقرر ہی ف اسامہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس تھے
حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہی آپ تشریف لائیے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت
تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے پرائی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہی ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اسکو فنا ہی

٣٤٨ عن سلمان ان لله مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق بينهم وتسع وتسعون ليوم القيامة مسلم
سلمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین انمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور
محبت کرتی ہو اور ننانوے رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک
حصہ تمام خلق کو دیا اُسی کا یہ اثر ہو کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اُنکو کھلاتے ہین اُسی کا اثر ہو کہ ماں باپ
اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اُنکی مصیبتین اُٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت
اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتین انھین رحمتون کا اثر ہو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ
حد نہین

٣٤٩ عن ابی هريرة ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون
الله تنادوا هلموا الى حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال
فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عباد لك في الارض قال فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول
هل رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا اشد
لك عبادة واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك الجنة قال فيقول و
هل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال فيقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو انهم رأوها كانوا
اشد عليها حرصا واشد لها طلبا واعظم فيها رغبة قال فمم يتعوذون قال يقولون من النار قال
يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو انهم
رأوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت
لهم قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى
جليسهم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون
مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اُس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آؤ
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اُنکو ڈھانپ لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان
پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اُن سے اُنکا رب پوچھتا ہو حال آنکہ وہ اُنکا حال اُن سے زیادہ جانتا ہو کہ تم کدھر سے آئے تو
وہ کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اُنکا رب اُن سے پوچھتا ہو حال آنکہ وہ
اُنکا حال اُن سے زیادہ جانتا ہو کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے
تجکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الہ
الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوة الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا
کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہو کہ کیا اُنھون نے مجکو دیکھا ہو حضرت
نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہو حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہو کیا اُنکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا ذکر

سکتے ہین اگر وے تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اُنھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اُسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اُنکا کیا حال ہو جو اُسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اُسکو دیکھ پاوین تو اُسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اُسکو مانگین اور نہایت اُسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اُنھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اُنھون نے اُسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اُنکا حال ہو جو اُسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اُس سے بھاگین اور بہت اُس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجہسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُنکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اُن فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اُنمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اُس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اُنکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اُنکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نتھا

ف اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین اُنکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی

٣١٠ ق ابو موسٰی اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَاحِدَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ طُوْلُھَا فِی السَّمَآءِ وَیُرْوٰی عَرْضُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْھَا اَھْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُھُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسٰیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک پولے موتی کا لنبا اُسکا آسمان مین اور روایت ہی کہ چوڑا اُسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اُسمین بیبیان ہونگی کہ اُنمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے سبب

٣١١ م انس اِنَّ لَنَا طَلِبَۃً فَمَنْ کَانَ ظَھْرُہٗ حَاضِرًا فَلْیَرْکَبْ مَعَنَا قَالَہٗ عِنْدَ خُرُوْجِہٖ اِلٰی بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین چلتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرتؐ نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوسون نے حضرت کو اُسکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تاکہ خبر مشہور نہو جاوے

٣١٢ ق ابن عباس اِنَّ لَہٗ دَسَمًا قَالَہٗ حِیْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اُسمین چکنی ہی یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی

٣١٣ ق رافع بن خدیج اِنَّ لِھٰذِہِ الْبَھَائِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایے پلاؤن مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اُسکو تیر سے مارا پھر اُسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اُسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین بھی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوئے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پہنچے حلال ہی

٣١٤ م انس اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّھِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہوا اور عورت کی منی پتلی زرد ہو سوان دونون مین سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی
تو اسی سبب سے شابہت ہوتی ہی ف یہ دیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ
کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اُسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی ق ابو موسیٰ اِنَّ
مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ
فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا
وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ
اُرْسِلْتُ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اُسکی جسکے واسطے خدا نے مجکو اُٹھایا ہی یعنی ہدایت
اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینھہ کی جو پہونچا زمین پر سو اُسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا
سبزہ جمایا اور اُس زمین سے جو کڑی سخت تھی اُسنے پانی کو ہمیشہ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اُس سے آدمیون کو نفع پہونچایا
پھر آدمیون نے اُس سے پانی پیا اور چارپایون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہی
کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اُسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اُسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اُسنے علم سیکھا
اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہی اُسکی جسنے ادھر کو سر نہ اُٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین
بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینھہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین کہ
جو عمدہ ہی اُسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک کام کرتے
ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اُسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی اسی طرح
بعضے آدمی وے ہین کہ علم دین اُنکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اُسمین سے مطالب نکالین تو اُن سے اورون کو فائدہ ہی خود کو اتنا نہین
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اُسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا نہ خود
نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینھہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اُسکی استعداد اور لیاقت
کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ٭ ق ابو ہریرہ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ
الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ
يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرون کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اُسکو
بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اُسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اُسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور
تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا تمام اور پورا کرنے والا
ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر
نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے

۳۸۷ حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے ق ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهَلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اُسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو سو اُسکی قوم سے کچھ لوگون نے اُسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا اور فجر تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اُن پہ لشکر ٹوٹ پڑا تو اُنکو ہلاک کیا اور اُنکو جڑ سے اُکھاڑا سو یہی مثل ہی اُسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اُسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ لوگ بڑی آفت سمجھین اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذیفہ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ بخاری اور مسلم

۳۸۸ مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اُسکی آگ تو پانی ہی اور پانی آگ ہی ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلیگا اور خدائی کا دعوی کریگا اُسکا نام دجال ہی اُسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا ٹھنڈا ٹھنڈا بندی سے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اُسکا تابع ہوگا اُسکو بہشت مین ڈالیگا اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اُسوقت کے مسلمان اُسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اُسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اُسکا پانی آگ ہی

۳۸۹ ق ابو شریح الخزاعی اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہی آدمیون نے اُسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اُس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہین وے غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دوین

۳۹۰ ق انس اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَفْشُوَ الزِّنٰی وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَتَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَی النِّسَاءُ حَتّٰی یَكُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَةً قَیِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی کہ علم اُٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا

۳۹۱ سخ واثلة بن الاسقع اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْهِ مَا لَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مَالَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہو کہ مرد اپنے باپ
کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناطا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات
۲۹۲ جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف جھوٹی حدیث بنا کر کہے م عَلِیٍّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہو یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہو ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہو ف مصابیح مین روایت
ہو کہ مشرق سے دو آدمی آئے انھون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو انکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما نے
حدیث سے سمجھا ہو کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہو اور حق بات مین پسند ہو م ابْنِ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ وَرَقُہَا
۲۹۳ وَاِنَّہَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہو جسکے پتے نہین
جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہو ف عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہو کہ جسکے
پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو لیکن شرم سے کہ نسکا پھر حضرت نے
فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہو اور مراد اس سے مسلمان ہو کہ اسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہو اور رنج مین صبر کرتا ہو
۲۹۴ تو اسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہو م جَابِرٍ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃً لَا یُوَافِقُہَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْئَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ
وَ یُرْوٰی خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہو کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اس ساعت کے موافق پڑ جاوے تو خدا اسکو ضرور دیوے
اور ایک روایت مین یون آیا ہو کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہو ف یعنی وہ ساعت
جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہو وہ ہر رات مین ہوتی ہو بعضون نے کہا ہو کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہو بعضون نے
کہا جب تہائی رات رہتی ہو تب ہوتی ہو حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین ق
۲۹۵ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَا بَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ
خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ رہنے مین اور اپنے مال کے خرچ
کرنے مین ابوبکر ہو اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری
اور محبت ہمارے اسکے درمیان ہو مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد
کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر
کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا انکی خلافت کا
۲۹۶ م عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃَ مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا
۲۹۷ وہ ہو جو بکری بکری کے مار مار ہاتھ پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہو جو رعیت پر رحم نکرے م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُرْوٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی
امْرَاَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّہَا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بدتر

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

آدمی خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اُس سے صحبت داری کرے پھر اُسکے بھید کو مشہور کرے ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ ق

۳۹۸ اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ قَالَهٗ لِذِی الْخُوَیْصِرَةِ حِیْنَ قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ یَا مُحَمَّدُ حِیْنَ قَسَّمَ ذُهَیْبَةً فِیْ تُرْبَتِهَا کَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَزَیْدِ الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے پر اُنکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اُسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانہ سے اگر مین نے اُنکو پایا تو مقرر اُنکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اُسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اُسنے کہا تھا خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرت نے انھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اُسکا نام اُسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اُسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اُٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وہی قوم خارجی پیدا ہوئی جنہون نے حضرت علیؓ کی اطاعت نہ مانی اور حضرت علیؓ نے اُنکو قتل کیا اور مین بھی اُس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ اُنمین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اُنکے ایمان نہین یعنی دل مین کفر اور بدعت بھرا ہی تو اُنکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین وا اسلمان کو چاہیے کہ اُنکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے

۳۹۹ اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اُس سے معاف کروایا اُسنے معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اُسکو بھی نمانا پھر اُسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اُسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اُسکی قسم سچی کی

۴۰۰ اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے پیغمبرون کے کلام سے

جو لوگوں نے باتیں پائی ہیں انہیں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نہ رہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے سو کر
یعنے حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسند ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بد کاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب
بد کاموں سے رکتا ہے آدمی ہے اگر شرم نہیں تو جانور ہے ق اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ مُوْسٰی قَامَ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَسُئِلَ ۱۴۷
اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْهِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّ لِیْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ هُوَ اَعْلَمُ
مِنْكَ فَقَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ وَکَیْفَ لِیْ بِهٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِیْ مِكْتَلٍ فَحَیْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ
فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِیْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا
فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا وَاَمْسَكَ اللّٰهُ
عَنِ الْحُوْتِ جِرْیَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَیْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ نَسِیَ صَاحِبُهٗ اَنْ یُّخْبِرَهٗ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِیَّةَ
یَوْمِهِمَا وَلَیْلَتِهِمَا حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰی لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا
قَالَ وَلَمْ یَجِدْ مُوْسَی النَّصَبَ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِیْ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ
فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا
وَلِمُوْسٰی وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوْسٰی ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَرَجَعَا یَقُصَّانِ
اٰثَارَهُمَا حَتّٰی انْتَهَیَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّی ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ مُوْسٰی فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰی
قَالَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُكَ لِتُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا یَا مُوْسٰی
اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰی سَتَجِدُنِیْ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
ذِکْرًا فَانْطَلَقَا یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِیْنَةٌ فَکَلَّمُوْهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَیْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا
رَکِبَا فِی السَّفِیْنَةِ لَمْ یَفْجَاْ اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِیْنَةِ بِالْقَدُوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا
بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَکَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُّوْسٰی نِسْیَانًا قَالَ وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ فَنَقَرَ فِی الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ
مَا عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِیْنَةِ فَبَیْنَمَا هُمَا
یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ بِیَدِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِیَدِهٖ فَقَتَلَهٗ
فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا
قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰی قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا
فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةِ ا۟سْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ قَالَ
مَآئِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِیَدِهٖ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ مُوْسٰی قَوْمٌ اَتَیْنَاهُمْ فَلَمْ یُطْعِمُوْنَا وَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ ۱۴۸

عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام
بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسی علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے ان پر
غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنی یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسی علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے وہ دو دریا کے
سنگم پر ہے وہ تجھسے زیادہ عالم ہے سو موسی علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہوگا خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک مچھلی لے پھر اسکو زنبیل میں ڈال کر
میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اسی مکان میں ہوگا سو موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اسکو زنبیل میں رکھا پھر روانہ ہوئے
اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں صاحب وہاں سر ٹیککر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں اور آہستہ دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے
جہاں سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسی علیہ السلام جاگے تو انکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی
کا قصہ کہنا ان سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگ گئے تھے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب
دوسرا دن ہوا موسی علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا لا البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا
کہ موسی جب تک اس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا انکے خادم نے بھلا تو دیکھ تو جب ہم آئے تھے پتھر پاس
سو میں بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہے
یعنی تھکی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوتی اور موسی اور انکے خادم کو تعجب ہوا سو موسی
علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے قدموں پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونوں پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک
کہ پتھر پاس پہونچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا انکو موسی علیہ السلام نے سو خضر نے کہا
تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا موسی نے کہا میں موسی ہوں خضر نے
کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسی ہے موسی نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجھکو تو سکھلا دے جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہے
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکیگا اے موسی خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہے خدا نے مجکو سکھایا ہے کہ تو اس علم کو نہیں
جانتا اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجھکو سکھایا ہے کہ میں اسکو نہیں جانتا پھر موسی نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت
پاویگا میں تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے ان سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک میں اسکا ذکر
نکروں پھر دونوں روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو ادھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تینوں آدمی
کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسی اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے
تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسی نے ان سے کہا ان لوگوں نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا
تو نے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تاکہ لوگوں کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجسے ہوئی خضر نے کہا میں نے تجسے نکہا تھا کہ مقرر
تجکو میرے ساتھ رہا نجاویگا موسی نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی میں نے بھولے سے کہا معاف کیجیے
تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسی سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے

کنارے پر بیٹھا پھر اُسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہو میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا
اس چڑیے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہو اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑیے نے اپنی چونچ مین اُٹھایا
پھر دونون ناو سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہو لڑکون
کے ساتھ سو خضر نے اُسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اُسکا سر اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالا سو اُسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا
معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اُسنے کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اُسکو ارتا البتہ برا کام تجھسے ہوا خضر نے کہا بھلا مین نے
تجھسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہو موسیٰ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے
کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو نے میرا عذر بہت اُٹھا پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے
اُن لوگون سے کھانا مانگا اُن لوگون نے اُنکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی
تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اُسکی طرف اشارہ کیا سو اُسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اُنکے پاس آئے سو
ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا اسی وقت میرے تیرے
درمیان جدائی ہو سو اب مین بتلادون پھیر اُن تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصے اُنکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے
کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین ف پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہو کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے
کہا کہ ناو کا حال تو یہ ہو کہ وہ ناو محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اُسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے
چاہا کہ اُسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناو کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اُسکو ناقص جانکر
نلیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہو کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تھا اور اُسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین ان بیچارون
کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اُسکے بدلے اُس سے اچھا نیک بیٹا اُنکو دیوے اور دیوار کا قصہ
یہ ہو کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُسکے نیچے بہت مال تھا اور اُنکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی
کو جب پہونچین تو اُس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اُس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے
اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا ف خواجہ خضر کا نام الیا بن ملکان ہو اور خضر اُنکا لقب ہو
کہ خشک زمین اُنکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر فقیری اختیار کی اُنکی پیغمبری مین اختلاف
ہو ولی کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ
شاگرد تھے ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے اُنکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین
بہت فائدے ہین اول یہ ہو کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہو دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات
اُٹھانا شرط ہو بدون اسکے علم نہین آتا جلدبازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہو تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گمان نہ
کرنا چاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہو چوتھے یہ کہ اُستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اُسکے اختیار

رکھتا ہی چاہیے اُسکو ساتھ رکھے چاہیے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہو کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اُسکی حکمت ہماری بوجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اُٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہو کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اُسکے موافق رضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اُسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق اِبْنُ عُمَرَ ۴۰۲

اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہو کہ شب قدر پچھلے مہینے کی پہلی سات راتون مین ہو اور بعضون کو گمان ہو کہ پچھلی سات راتون مین ہو سو تم اُسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اُسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے ۴۰۳

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہو خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہو یہ حضرت نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہو کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مین نے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مین نے اُسکو دیکھا تھا کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہو خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہی سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار نہووے اُس وقت تک سحر کھانا درست ہو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ ۴۰۴

الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِي صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہو ایک مکان کا مکہ سے چھ کوس سو حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر اُٹھتے ہی پڑھی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہرچند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہو کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے کرسکے ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ ۴۰۵

بَلْ اَذِنْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِيْ شُعَيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ انصاری سے روایت ہو کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہو تو اگر چاہے تو اُسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیبؓ نے کہا بلکہ مین اُسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمیون کی دعوت ہو اُتنے ہی جاوین زیادہ اُس سے نجاوین اگر کوئی ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اُسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا ۴۰۶

اخترط علیّ سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مین نے تین بار کہا اللہ بچاویگا **ف** عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت اُسکو جہاد کو گئے تھے جب اُدھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسمین علیحدہ علیحدہ درخت تھے اُترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اُسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے جا کر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچکر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے مارے اُسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھا لی اور اُس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اُسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی

۴۸۷ عن معٰویۃ بن ابی سفیان ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقاموا الدین بخاری مین معٰویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو اُنسے دشمنی کریگا خدا اُسکو مُنھ کے بھل ڈھکیل دیگا **ف** یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اُن پر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسی کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد گئے

۴۸۸ **ق** عمرؓ ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اُتار آگیا عرب کی سات بولیون مین سو اُسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو **ف** عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اُسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپ نے جس طرح سورہ فرقان سکھایا ہی اُسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اُسنے پڑھا جس طرح اُسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اُترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مین نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُترا ہی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان ہین جن مین قرآن اُترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہُذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طے کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ سات قرأتین مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین

۴۸۹ **ق** عائشہؓ ان ھذا شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تغتسلی قالہ لھا حین حاضت بسرف عام حجۃ الوداع بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہی یعنی اسمین کچھ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہو کہ بغیر غسل کیے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اُسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب اُنکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجۃ الوداع کے حال **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مین نے یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سواے طواف کے سو اُسکو بعد

۲۱۰ عمل سے کر لینا ف ابو موسیٰ اِنَّ ھٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَہٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ
اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو پھیر دیا تم دونو
بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ آپ مجھسے بہت کہتے ہو کہ خوش ہو یعنی
بشارت لے ف ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا
کہ تو بہشت کی بشارت لے اُسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال سے فرمائی انہون
نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اُسمین دھویا کلّی اُسمین ڈالی پھر اُن دونون کو
فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمین کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اُنکو دیا ھ

۲۱۱ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِھَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ
اَسْمَعُ مِنْہُ قَالَہٗ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہی کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ
یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر تمکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کہین چھوڑ دو تو مین خدا سے
دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرت بنی نجار کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے
۲۱۲ پاس اب قبر دیکھکر خچر بدکا حضرت نے فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ
اَبُوْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا
صَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاھِدُ یعنی صلوٰۃ العصر مسلم مین ابو بصرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اُن پر بھی فرض ہو چکی ہی جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو انہون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین سے اُسکو نہ پڑھا سو جو اُسکی
محافظت کریگا اور اُسکو ناغہ نہ کریگا اُسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ
۲۱۳ تارا نکلے ھ مُعٰوِیَۃُ بْنُ الْحَکَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ
وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی بات کرنا نماز تو
صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہی ف معویہ بن حکم سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے
اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مین نے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مین نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی رانین
کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکا کرتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان مین نے ایسا نرمی سے بتلانے والا
نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا ہی نماز درست نہین
۲۱۴ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَھْلِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْھِمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اُنکو روشن کر دیتا ہی میری دعا سے اُنپر ف
ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اُسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اُسکی قبر کو معلوم کیا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے حال کہا کہ
فلانے آدمی کی ہی حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا
۲۱۵ لوگونکو مستحب ہی ق انس اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ

وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدیں اس لائق نہیں کہ انمیں کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجد میں تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہیں ف ایک گنوار مسجد میں آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہیں پھر پانی سے اس مکان کو دھلا ڈالا پھر اس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد میں سوا عبادت

۴۱۶ کے اور کچھ مناسب نہیں اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اسپر غصہ نچاہیے ق اَبُو مُوسٰی اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہے یعنے جلا دیتی ہے تو تم جب سورہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینہ میں ایک گھر مع گھر والوں جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ

۴۱۷ قندیل میں ہو اور آگ لگنے کا اس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہیں م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَ لَهُ حِيْنَ رَاٰی عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافروں کا ہے سو تو اسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب انپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں انکو دھو ڈالوں حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اسکی برائی خوب دل میں ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ تو نے اسکو کیوں جلا دیا اپنی عورتوں کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم

۴۱۸ کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِنِّی کا لفظ ہے م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّی اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہوں اور مقرر میری مسجد سب پیغمبروں کی مسجد سے پچھلی مسجد ہے ف یعنی میں سب پیغمبروں کے بعد

۴۱۹ آیا ہوں میرے بعد کوئی اور پیغمبر کا دین جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک باقی رہیگی م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِیْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم میں جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی پیارا نہیں اسواسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل میں سوائے خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو یہ حد درجہ تھی بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکو بہت چاہتا ہوں

۴۲۰ آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م سَعْدٌ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم میں سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مدینے کے دونوں

طرف پتھریلی زمین کے اندر کا ٹنے والے درخت کا کاٹنا اور اُسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا
اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث
سے مدینے کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین اُنکے مذہب کی اور دلیلین ہین ھ ۴۲۱ اَنَسٌ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا
قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر
ام سلیم پر رحم کرتا ہون اُسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہی ام سلیم انس بن مالک کی ماکا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوائے
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرائی ام سلیم کے بھائی کا نام
حرام بن ملحان تھا ق ۴۲۲ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّیْ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ
ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو
پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہی سو تم لوگون مین جو اعتکاف
بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا ق ۴۲۳ عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ
اَنْ تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَهٗ لَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اُسکے جواب مین جلدی کرنا مناسب نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ
سے فرائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری
کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ سے کہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
اسمین مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہی مین نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے
پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا ق ۴۲۴ عَائِشَةُ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَاللّٰهِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ
فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون اُنکو جو تم لوگون سے میرے پاس
آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب یہ لوگ میرے ہین میری امت مین سو خدا فرماویگا
تو نہین جانتا ہی کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیزین نئی نکالی ہین سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے ف اس حدیث
سے وہ لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وہ لوگ مراد ہین جنھون نے
دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق ۴۲۵ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ
لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ
اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تمھارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہی تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور
تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین

اور ایک روایت یون ہی کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک
ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد کرنے لگو **ف** وفات کے قریب حضرت نے
٤٢٦ یہ حدیث منبر پر فرمائی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنِّی قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّی اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْ لَهٗ زِدْتُّ
عَلَیْهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو
مین نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اُسکی مغفرت ہو تو مین ستر بار سے زیادہ
مانگتا **ف** عبداللہ بن اُبی مدینہ مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اُسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اُسکے
کفن واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اُسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اُٹھے تب عمر فاروق نے حضرت کا دامن
پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حال آنکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً
فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی کہ ستر بار
مغفرت مانگنے سے مغفرت نہو گی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اُسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اُس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اُتری
وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اُسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی بھی دعا پھر فائدہ
٤٢٧ نہین کرتی **ق** اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ قَدْ وُجِّهْتُ اِلٰی اَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ لَا اَرَاهَا اِلَّا یَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَی اللّٰهُ
اَنْ یَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَیَاْجُرَكَ فِیْهِمْ **قَالَهٗ** لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰی اَهْلِهٖ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اُسی زمین مین ہم جا کر رہینگے سواے مدینے کے ویسی کوئی اور زمین میرے
گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچاویگا کہ وہ ایمان لاوین شاید خدا اُنکو تیرے سبب سے فائدہ پہونچاوے
اور تجکو انمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذرؓ سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی اُنکا ملک
مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر چلنے کا ارادہ
٤٢٨ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ
تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْکِتَابِ
اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سواے خدا کے
کسیکو نچاہیے سو تم اگر اُن دونون کو پاؤ تو قتل کرو کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اُن دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن
اسود بن عبدالمطلب تھا اور دوسرا عبدالقیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو برا
٤٢٩ گناہ ہی لیکن بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہی **ق** جَابِرٌ اِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مین نے
اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اُسکے سواے کوئی اور بیٹا بھی ہی اُسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اُنکو بھی کچھ دیا

غلام دیا ہو اُسنے کہا نہین حضرت فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ق
عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ اِنِّیْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَيُرْوٰى وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ ۴۳۰
اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اُس سے اور ایک روایت
یون ہو اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل
کی حاجت ہوتی ہو اور نماز کا وقت آ جاتا ہو اور اسی طرح روزے کا حال ہو حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہو اُسنے کہا کہ مین اور
آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے
میری بخشش کی ہو لیکن مین تم سبسے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع و تقی کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزای بر مصطفٰے ۱۲ اور اعلمکم بحدوده کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہو ق اَنَسٌ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوةِ ۴۳۱
وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ بخاری
اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لنبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون
لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اُس سبب سے کہ مین جانتا ہون اُسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اُسکے رونے کے سبب
ف حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہو لڑکا رونا
اُن پر نہایت شاق ہو تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہو کے
کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہو بڈھے اور لڑکے اور بیمار لوگ کا
ضرور خیال رکھے اتنی لنبی نماز نہ پڑھے کہ اُنکو تکلیف ہو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ ۴۳۲
هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِیْ عَشَرَةَ فَوَارِسَ يَبْعَثُوْنَ
طَلِيْعَةً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ حِيْنَ يُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِيِّهِمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اُنکے نام اور اُنکے باپون کے نام اور اُنکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر
سوار ہونگے اُس دن یا زمین پر اُس دن وے بہترین سوارون سے ہین مراد اُن سوارون سے وے سوار ہین جو طلایہ کے واسطے
بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اُنکو خبر ہوگی کہ دجال اُنکے پیچھے لڑکے بالون پر آ پڑا ف مصابیح وغیرہ مین
روایت ہو کہ ایک بار کوفہ مین سرخ آندھی آئی کسینے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قیامت اُس
وقت آویگی کہ جب لوگون مین میراث نہ بٹیگا اور اُنکو کچھ خوشی نہوگی اُسکا قصہ یہ ہو کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین
جمع ہوگا اور مسلمانون کا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن
لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اُنکو فتح نصیب کریگا
مال بہت ہاتھ لگیگا ایک جدی برادرون سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہو روم کا
تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکیگا تو دجال کے آنے کی خبر پہونچیگی تو دس سوار اُنکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اُنکی حضرت نے اس
حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اُنکو خوب پہچانتا ہون ق اَبُوْ مُوْسٰى اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ ۴۳۳

بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن باللیل وان کنت لم اری منازلهم حین نزلوا بالنهار ومنهم حکیم اذا لقی الخیل او قال العدو قال لهم ان اصحابی یأمرونکم ان تنظروهم بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچانتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں انکے مکان پہچانتا ہوں رات کو انکی قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اترتے وقت انکے مکان نہیں دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں ف اشعری یمن کی ایک قوم ہے جسکے ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں جو قوم قرآن کو بہت خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد میں قرآن پکار کے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو اور اس حکیم کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہے لڑنے کو تیار ہے تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپکو بچالیتا ہے یعنی ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں کہ تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وہ قوم سے اسکے اسکو ۔ ۴۴۲ عن جابر بن سمرة انی لاعرف حجرا بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مکے میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اسکو میں پہچانتا ہوں ف علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے ساتھ کہیں کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ میں ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

۴۴۳ عن سعد بن ابی وقاص انی لاعطی الرجل وغیره احب الی منه خشیة ان یکب فی النار علی وجهه بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں بعضے آدمی کو دیتا ہوں اور میرے نزدیک اسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہے اس ڈرسے دیتا ہوں کہ کہیں وہ دوزخ میں اوندھا نڈالا جاوے ف یعنی اگر اسکو میں ندوں تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو نومسلم تھے اور ایمان انکے دلوں میں خوب نہیں رچا تھا

۴۴۴ عن سلیمان بن صرد انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب عنه ما یجد لو قال اعوذ بالله من الشیطان الرجیم لذهب عنه ما یجد بخاری اور مسلم میں سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں ایک بات جانتا ہوں کہ اگر اسکو وہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے تو اسکا غصہ جاتا رہے ف دو شخص آپس میں لڑتے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگیں اسکی گردن کی پھول گئیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے

۴۴۵ عن ابن مسعود انی لاعلم آخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة دخولا الجنة رجل یخرج من النار حبوا فیقول الله له اذهب فادخل الجنة فیأتیها فیخیل الیه انها ملأی فیرجع فیقول یا رب وجدتها ملأی فیقول الله له اذهب فادخل الجنة فیأتیها فیخیل الیه انها ملأی فیرجع فیقول یا رب وجدتها ملأی فیقول الله له اذهب فادخل الجنة فان لک مثل الدنیا وعشرة امثالها او ان لک مثل عشرة امثال الدنیا فیقول اتسخر بی او تضحک بی وانت الملک قال ابن مسعود فلقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ضحک حتی بدت نواجذه وکان یقال ذالک ادنی

اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہو سو خدا اُس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اُسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہو یعنی کہین اُسمین جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا اے رب مین نے تو اُسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اُس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اُسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا اے میرے رب مین نے اُسکو بھرا پایا سو خدا اُس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہو اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہو سو وہ کہیگا اے رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہو یا تو مجھسے ہنستا ہو بادشاہ ہوکر کہا عبد اللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہا کہ البتہ مین نے دیکھا حضرتؐ کو کہ یہ حدیث فرماکر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے دانت حضرتؐ کے کھل گئے سو حضرتؐ کی زمانہ مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبہ مین ادنی بہشتی ہو یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہو کہ اس جہان کا دس گنا اُسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و بیحساب ہو آدمی کے خیال مین نہین آسکتی ق

٣٣٨ عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہو اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مین نے کہا کہ بھلا کس طرح آپ اُسکو پہچانتے ہین تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہو تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہو کہ مین قسم کھاتی ہون محمد کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مین نے کہا کہ ہان سچ ہو مین ناخوشی مین آپکا نام اپنا زبان سے چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہو گھربار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے سوتون کے سبب کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتون مین پیدایشی بات ہو شرع مین اسپر کچھ نہین سو آسکے بیان بی بی کے رازنیاز مین کسیکو کیا دخل ہو خصوصًا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ق

٣٣٩ عَائِشَةَ اِنِّي لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہؓ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین ف کسینے حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہو یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہو صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین جانکے شعر

در طلب کردن حقیقت کار ❊ از خدا شرم دار و شرم مدار ❊ ق

٣٤٠ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ اَوْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے پاتا ہون سو اُسکو اُٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوة کی نہو تو اُسکو پھینک دیتا ہون ف زکوة کا مال حضرتؐ پر

بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہو لیکن احتیاطاً سے حضرتؐ اُسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقویٰ
۴۴۱ اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ مَنْ یَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰی
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں مقرر پہلے سر اُٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد
پھر دیکھونگا کہ موسیٰؑ عرش کو لپٹے ہیں ف قیامت میں صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار میں سب لوگ مرجاوینگے
دوسری بار میں سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرتؐ ہوش میں آوینگے اور حضرت موسیٰؑ کو عرش میں لپٹا پاوینگے بخاری میں پورا
قصہ یوں ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان میں لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا
کہ موسیٰ علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرتؐ پاس اُسکی فریاد آئی حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل نکہو
ابتدا اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند میں سب پیغمبروں سے افضل ہوں لیکن ہر بات میں نہیں چنانچہ میں قیامت میں پہلے اُٹھونگا
۴۴۲ اور موسیٰ کو ہوشیار پاؤنگا نہیں معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اُنکی طور کی بیہوشی یہاں مجرا ہوگئی ق
حَفْصَةَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن میں پٹا ڈالا ہے سو میں احرام
کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکر دونگا ف حجۃ الوداع میں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اوروں سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام
توڑیں حضرتؐ نے احرام کیوں نہیں توڑا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہے اور قربانی والا محرم بدون
قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا حج کی دسویں تاریخ سے پہلے جائز نہیں اسواسطے میں احرام کو نہیں توڑ سکتا احرام میں
۴۴۳ سر کے بالوں کو گوند سے اسواسطے حضرتؐ نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہوں ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ
اُطْعَمُ وَاُسْقٰی بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں تمہاری طرح نہیں ہوں
مجکو دن میں کھانا پینا ملتا ہے یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجکو بدون اُسکے خدا طاقت دیتا ہے یا سچ مچ
کھانا خدا حضرتؐ کو کھلاتا ہو ف حضرتؐ نے اصحاب کو طے کے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور
رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہیں اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو طے کا روزہ رکھتے ہیں اسکا کیا سبب ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
۴۴۴ فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہے تمکو درست نہیں ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ
وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہیں ہوا ہے کہ میں لوگوں
کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ اسکا حکم ہے کہ اُنکے پیٹوں کو چیروں یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا
میرا کام نہیں ف اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرتؐ کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد
نے کہا یا حضرتؐ حکم ہو تو میں اسکی گردن کاٹوں حضرتؐ نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہو خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں اور
اُنکے دل میں کچھ ہے اور زبان میں کچھ اور ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے
۴۴۵ معلوم ہوا کہ نمازی کا پرہیز ہے اور لوگوں کے دلوں کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ
رَحْمَةً مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگوں کو لعنت اور بددعا

کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ
یا حضرت انکے واسطے بددعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت تھی
مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہرچند آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا
عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا ق انس انی لم ابعثہا الیک لتلبسہا ٤٤٤
وانما بعثت بہا الیک لتبیعہا فتصیب بثمنہا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ریشمی کرتہ
تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اسکو پہنے مین نے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو بیچ کر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف
حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجھکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہین
ق ابو حمید الساعدی انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث قالہ منصرفہ ٤٤٥
من تبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹتے وقت مین جلد جاتا
ہون یعنی مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے ق زید بن ٤٤٨
ثابت انی واللہ ما آمن یہود علی کتابی قالہ لما امرہ ان یتعلم کتاب الیہود بخاری مین زید بن ثابت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجھکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت
سے فرمایا جب ان سے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت
سے اور ان سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت
کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت انصاری سے فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انہون
نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا
پڑھنا سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اسمین کچھ دین کا فائدہ ہو **فصل** ان حدیثون مین جو حدیثین ہین جنکے سرے پر ہا ہو ق الشرید ٤٤٩
بن سوید الثقفی انا قد بایعناک فارجع قالہ لرجل مجذوم من وفد ثقیف مسلم مین شرید بن سوید ثقفی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف
کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی انمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اسکو اپنے
پاس بلا لیا کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اسکو نہ بلایا کہ کہین اسکو لوگ حقیر جانین تو اسکا رنج ہو
اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت
ہوا ہی کہ حضرت نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہی اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا
حکم بھی اور حدیث مین ثابت ہی ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم انا لا ندری من اذن منکم فی ٤٥٠
ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ

تاکہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہمسے ظاہر کرین ف بعد فتح مکے کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کے جورو لڑکے پکڑے آئے اور
انکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال انکا اصحاب مین تقسیم کر دیا بعد اسکے اس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے
کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملین گی اس
قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ تمہارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی سو مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی
کہ انکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اسکو ہم اور کہین سے جو قیدی آوینگے
تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب اپنی اپنی ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی بتفصیل نہین معلوم جب تک کہ تمہارے دانشمند اور چودھری اپنے سب لوگون کا حال ظاہر نکرین اس
حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو انکے قیدی اور مال پھیر دینا واجب نہین حضرت نے انکو مسلمان

۲۵۱ کی راہ سے دیا ھ عَائِشَةَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو
چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہی اسنے کہا کہ نہین تب حضرت

۲۵۲ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نچاہے شاید کہ دغا کرین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ
اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُا
مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا
فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ
اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے
ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے شکست کر ڈالا اور انکو ضرر پہونچایا ہی سو اگر وہ صلح چاہین تو مین انکے
لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وہ کعبے جانے سے نروکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش
داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہووے تو صلح کی
مدت مین انھون نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نمانینگے تو قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑونگا
ان سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے ف چھٹے سال ہجری کے حضرت
مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کے ہاتھ پیغام
بھیجا کہ ہم تمکو مکے مین نجانے دینگے تمسے لڑینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ٹھہری حضرت بدون عمرہ

۲۵۳ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرے کی قضا کو تشریف لے گئے ق اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَهٗ
کہا بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ تیرے گورخر کو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام
باندھے ہوئے ہین ف حضرت حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اسکو زندہ
حضرت کے پاس لائے حضرت نے اسکو قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا

درست نہین ہان شکار کا گوشت کہانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین

۴۵۴ مین جنکے سرے پر اِنَّہٗ ہی ه اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَیْرًا مسلم مین ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی

تو نیکی ہی کو بڑہاتی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے دنون سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب

مرگیا تو عمل اسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین

۴۵۵ گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی ه عَائِشَةُ

اِنَّهٗ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَ

اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰی عَنْ

مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ السُّلَامٰی فَاِنَّهٗ یُمْسِیْ وَیُرْوٰی یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ

مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو

جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے

یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے علیحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلا دے یا برے کام سے روکے ان

تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اس دن شام کریگا اس حال کہ اسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک

روایت مین بجاے شام کریگا کے چلیگا آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہی **ف** یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی

بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اسنے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب

۴۵۶ کو ملاکر تین سو ساٹھ بار پڑھا ه عَرْفَجَةُ بْنُ شُرَیْحٍ اِنَّهٗ سَتَکُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

وَهِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ کَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریحؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہی کہ عنقریب

نامناسب کام ہونگے یعنی فتنہ اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی مین پھوٹ ڈالدے تو مارو

اسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو اسکا قتل کرنا

۴۵۷ حلال ہی جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہی اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتے ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ قَدْ

اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم

ہوا ہی کہ جاے ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرت کی بیبیان جاے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تہین جب پردہ کرنیکا

۴۵۸ حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ه عَلِیٌّ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ

بَدْرًا وَّمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یَعْنِیْ

حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَةَ بخاری مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تہا

شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے ان سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت

نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایکبار حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک

جا پہونچین اور کافرون کو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم
ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وہ دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے
حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو انکی
خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ ان کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تا کہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروقؓ نے
کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو
تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جنہنے انکی
لعن کیا اسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا ۴۵۹ خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّهُ كَانَ فِيمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَاِنَّهُ اِنْ كَانَ
فِي اُمَّتِي هٰذِهٖ فَاِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے
ہین انہین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث
اسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین
اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت مین
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا
۴۶۰ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ يَعْنِي الْخَذْفَ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن [illegible]
سے چور ہوتا ہے ہان ناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہے اور آنکھ پھوڑتی ہے ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے
اور انگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہے بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے ۴۶۱ ق عَائِشَةُ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ
نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بات یون
ہے کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرا جب تک اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اسکو اختیار دیا جاتا ہے ف حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو
غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو
یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ موت کے قریب
آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون ۴۶۲ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ
وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي اَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ
بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ
اِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ

وَاِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہ ہو
کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اُسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اُسکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اُنکو اُس سے جو اُنکے
حق مین بُرا جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگیگی اور
وہ کام ہونگے جنکو تم بُرا جانو گے اور ایک فساد آویگا تو پہلا حال کردیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا
معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہو پھر وہ مشکل کھل جاویگی اُسکے بعد پھر فساد ہوگا
تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہو یہی میری موت ہی سو جو چاہے کہ آپکو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے
تو چاہیے کہ اُسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگون
کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہو یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہو ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی
امام سے بیعت کی ہو سو اُسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اُسکے ساتھ دل خالص سے عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اُسکی تابعداری کرے
اگر اُسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مار دو ف حضرت
کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اُنکی خبر دی پھر اُسکے علاج بتلائے پہلے
سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ
يَجْمَعُهُ اِلَيْهِ فَيَنْسٰى اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلا دیگا اپنا کپڑا جب تک
کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نبھولیگا
ف ابوہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگون کو اُنکے یاد پر تعجب ہوا تب اُنھون نے لوگون سے اُسکا سبب
بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہو کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوا پیٹ بھرنے
اور مجکو کچھ فکر نتھی اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین
مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جب تک کہ مین کلام کر چکون تو وہ میری سنی حدیث کو کبھی
نہ بھولے چنانچہ مین نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مین نے اُس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر اُس دن سے
مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ ۴۶۴
جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ
ہو کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اُسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اُسکی سند قرآن سے پڑھو کہ خدا فرماتا ہو کہ
نہ اُٹھا وینگے ہم اُنکے واسطے ترازو ف یعنی اُنکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور بڑا پا بدن
ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین ق عَائِشَةُ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ يَهُوْدِيَّةً ۴۶۵
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہو کہ لوگ اُس یہودی عورت پر روتے ہین
اور اُسکی قبر مین اُسپر عذاب ہو رہا ہو ف ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اُسکے روتے تھے حضرت اُدھر سے نکلے تب یہ
حدیث فرمائی م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ۴۶۶

فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہو ولیکن وہ تو خود روگ ہو ف مصابیح مین روایت ہو کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا
حال پوچھا حضرت نے اُسکو منع کیا پھر اُسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب
دوا نہین ہو بلکہ یہ تو خود روگ ہو کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا
۴۴۷ بھی درست نہین ھر اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ
لِنِسَائِيْ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری
نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس ہون اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس
بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات اُنکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے
گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے
نزدیک بھی کچھ بے قدر نہین ہو لیکن خدا کا حکم یون ہو کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی رہونگا یعنی
۴۴۸ جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا ھر الاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنیؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہو اور
مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہو کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی
لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اُس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہو استغفار کرنا
۴۴۹ اور اپنی غفلت پر رونا ھر اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ
سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے
پھر تم اُنکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع جو دل سے برا
جانیگا اُنکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اُنکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہو جو اُنکے خلاف شرع
کامون پر راضی ہوا اور اُنکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یون ہو کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اُن ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کیا
نہ مارین حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہو اور جب تک
اُس سے صریح کفر نہو تو اُس سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہو کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید
۴۵۰ اور مروان کی اکثر اولاد **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہو کہ جسکے سر سے پر انہم ہو ھر عُمَرَ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَسْاَلُوْنِيْ
بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ قَالَهُ حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ
مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اُن نو مسلمون نے مجکو اختیار دیا اُسمین کہ مجھسے نپٹ بری طرح
سوال کرین یا مجکو بخیل مشہور کرین اگر نہ دون اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اُس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو مسلمون
کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار اُنکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے
جواب کا یہ ہو کہ اگر نو مسلم مال نہ پاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے مین نے اُنکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم

۷۶۱ ہوا کرا ُجڈ جاہل کو دنیا اپنی آبرو بچانیکے واسطے درست ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر انتہا ہی ق عَائِشَۃَ اِنَّھَا اِبْنَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَہٗ عِنْدَ اِنْتِصَارِ عَائِشَۃَ مِنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوائے عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یارسول اللہ مین نے آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہؓ کو حضرت کے پاس اسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ پھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کہین اور کہا کہ یارسول اللہ آپ کی بیبیان عائشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے اب تک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تب حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو دیر تک کے جواب دہی نکر سکے یعنی جیسا اسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت

۷۶۲ عائشہ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اسنے بیشک حضرت کو رنج دیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَۃٌ وَاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَھَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وہ کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا کہ اسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی

۷۶۳ ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّھَا طَیْبَۃُ وَاِنَّھَا تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّۃِ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہی اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہی جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہی **ف** ایک شخص مدینے مین پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اسنے کہا پھر نمانا آخر کو وہ مدینہ سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۷۶۴ ق اُمُّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُھَا نُسَیْبَۃُ اِنَّھَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا قَالَہٗ حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ اِلَیْھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ مِنْھَا بِشَیْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ

اِلَیۡنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیۡ بَعَثۡتَ بِھَا اِلَیۡھَا بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے جنکا نسیبہ نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی **ف** حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اُس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہی مگر نسیبہ نے اُس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہی جو آپ نے اُسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اُسنے پھر کچھ اُسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اُسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا

۴۷۵ خ عَائِشَۃُ اِنَّھَا کَانَتۡ وَکَانَتۡ وَکَانَ لِیۡ مِنۡھَا وَلَدٌ یَعۡنِیۡ خَدِیۡجَۃَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اُسمین بہت خوبیان تھین اور میرے اولاد اُسی سے ہوئی **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مجھکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اُنکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مین نے اُنکو دیکھا نہ تھا ایک روز مین نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اُنکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اُنکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اُٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اُن سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اُنھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سواے حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوے تو وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہی کہ مجھکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت

۴۷۶ ہی ایک تو یہ کہ اُسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اُسی سے باقی رہیگی **م** عَلِیٌّ اِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِیۡ اِنَّھَا اِبۡنَۃُ اَخِیۡ مِنَ الرَّضَاعَۃِ یَعۡنِیۡ بِنۡتَ حَمۡزَۃَ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہی **ف** حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اُنکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین

۴۷۷ کوئی ہی مین نے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** اَبُوۡ ذَرٍّ اِنَّھَا مُبَارَکَۃٌ اِنَّھَا طَعَامُ طُعۡمٍ یَعۡنِیۡ زَمۡزَمَ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہی کھانا ہی آسودگی کا **ف** یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہی ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتداے اسلام مین جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سواے زمزم

۴۷۸ کے پانی کے اور کچھ کھانا نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن پر اَنَّکَ ہی **ق** اَبُوۡ ذَرٍّ اِنَّکَ امۡرُؤٌ فِیۡکَ جَاھِلِیَّۃٌ ھُمۡ اِخۡوَانُکُمۡ وَخَوَلُکُمۡ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحۡتَ اَیۡدِیۡکُمۡ فَمَنۡ کَانَ اَخُوۡہُ تَحۡتَ یَدِہٖ

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ قَالَهُ لَهُ حِينَ
عَيَّرَ غُلَامَهُ بِأُمِّهِ بخاری اورمسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہو کہ تجھین جہالت کی خو ہو
تمہارے غلام تمہارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمہارے خدمتگار ہین خدا نے اُنکو تمہارے ہاتھ کے نیچے والا ہو یعنی
انکا مالک کیا ہو سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اُسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اُسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اُن پر ایسا بوجھ
نڈالو جو اُنکو دبا ڈالے سو اُن پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اُنکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمائی جب ابو ذر نے اپنے غلام
کو ماں کی گالی دی فـ ابو ذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اُنکا غلام پہنتا تھا کسی نے اُن سے سبب اسکا پوچھا تب یہ حدیث
بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہو اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہو فرض نہین اور گالی
۴۸۹ دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہو اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اُس کام مین شریک ہووے ق
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ
نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي
قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى
يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ
سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَهُ لَهُ لَمَّا عَادَهُ بخاری اورمسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے
وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہو اس سے کہ اُنکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی
کے واسطے اُسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے منھ مین ڈالیگا یعنی اُسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مین نے کہا
یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جاویگا
اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان
تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے ہاتھ سے مسلمانون کو فتح ہوگی اور کافرون کو ضرر الٰہی
جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اُنکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہو یعنی باوجود ہجرت کے
پھر مکے مین آکر مرگیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہو کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مین نے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار
ہون اور ایک میری بیٹی ہو اسکے سوائے کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا
کہ نہین پھر مین نے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ
ہان تہائی خیرات کے واسطے بہت ہو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہو فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ
وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہو اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا
اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اُسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے
رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اُنکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک

عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مرگئے تھے

۲۸۰ افسوس کیا ق ابن عباس اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب ایسی قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود اور نصاری تو جب اُنکے پاس جا تو اُنکو بلا استعارف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمدؐ خدا کا رسول ہے سو اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُن پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر وہ اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُنپر زکوٰۃ فرض کی ہو کہ اُنکے مالدارون سے لی جاوے سو اُنکے محتاجون پر پھیر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اُنکے عمدہ مال سے یعنی زکوٰۃ مین جانور چُن چُن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بددعا سے وہ بات یون ہو کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہو کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ مظلومان

۲۸۱ کہ در وقت دعا کردن ✤ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ✤ هر سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے مجھے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہو جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہو کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہووے حضرتؐ نے سلمہ بن اکوعؓ سے فرمایا ف حضرتؐ نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرتؐ نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہو سلمہ نے کہا کہ مین نے اپنے دوست کو دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا عمدہ بات ہو هر عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنِيْ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اس وقت مین کیا تو نہین دیکھتا میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہو یعنی ابھی کفر غالب ہو اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سُنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرتؐ نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اُسنے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے یون روایت ہو کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مین نے سُنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہو مین اسی اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرتؐ کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرتؐ کے پاس گیا پھر مین نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مین نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہو مین نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اسکا شریک نجاننا پھر مین نے کہا کہ حضرتؐ کا ساتھ کسنے دیا ہو حضرتؐ

فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مین نے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت حاضر ہوا ۴۸۳ عن ابن عمرؓ
اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری
ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین **ف** حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ
مین ہی صدیق اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین
تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکی خبر
پر انکو ہوئی ۴۸۴ **ق** اُمّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ
مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور
خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اُس سے
سنتا ہون سو جس شخص کو مین اُسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلادون تو وہ شخص لیوے پرائے حق کو سوا اسکے کچھ
نہین کہ اسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم
سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اُسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہی
۴۸۵ **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَهٗ قَبْلَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بِيَوْمٍ
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے
چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اُس رات سے فرمایا تھا جسمین پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا
تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اُس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جا کے
سے پڑھی ۴۸۶ **م** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا
تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچوگے اور تم اُس چشمے پر نہین پہونچ سکتے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اُسپر جاوے
تو اُسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جبتک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک
کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اُسی وقت ہم اُس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے
لشکر سے نکل کر اُس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھ لگایا ہی معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اُنپر ناخوش ہوئے
پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور منہ دھوکر اُس پانی
کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اُس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

۴۸ اور ایک روایت مین شہر ہزار تھے ہم ابو ہریرہ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَۃِ وَاِنَّھَا سَتَکُوْنُ نَدَامَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ
فَنِعْمَ الْمُرْضِعَۃُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَۃُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت
پر اور حال آنکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی
تو اچھی ہی اور دودھ چھوڑانے والی بُری ہی ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہی جیسا عورت جب تک
دودھ پلائے جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام حکومت کا برا ہی اسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہی جیسے عورت
۴۸ دودھ چھوڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی ق جریر اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو
یعنی چاند کو ہجوم نکر سکوگے اسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اسکے دیدار مین کچھ حجاب اور آزار نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین
ڈالتا سو اگر تمسے ہو سکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی
دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح مین جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہو
کہ اللہ کا دیدار قیامت میں ایماندارون کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت انکے
۴۸۹ نصیب ہی مین نہین الخ [illegible] کیا چاہیے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہی ھ ابو ذر اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ
اَرْضًا یُّذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُّسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ
ذِمَّۃً وَّرَحِمًا مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک
روایت مین یون ہی کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہی جسمین قیراط کا نام مشہور ہی سو میری وصیت مانو وہان کے لوگون کے ساتھ
نیکی کرنے کی سو البتہ انکے لیے امان ہی کہ اور ان سے برادری ہی ف قیراط نصف دانگ ہی سونے کی ہوتی ہی وزن مین پانچ جو کے
برابر ملک مصر مین اسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے
اسواسطے مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی مان مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کے باپ ہین
۴۹۰ تو مصر والون سے عرب کو ننہال رشتہ ہوا اسواسطے انکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا ھ انس اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ
بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم
پاؤگے اپنے سوا اورونکو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت
تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ اگلے
۴۹۱ مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا ھ ابو سعید
اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَکَانَتْ رُخْصَۃً فَمِنَّا مَنْ صَامَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ
اِنَّکُمْ مُّصَبِّحُوْنَ عَدُوَّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا وَکَانَتْ عَزْمَۃً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہو گئے
روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہو گئے کہا ابوسعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت
نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرت کے
حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال
مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہونچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب کہ سفر مین روزہ
رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی مگر جہاد مین توڑنا افضل ہی کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اس سال
جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے انکو گنہگار فرمایا ق حُذَيْفَةُ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہ ۴۹۲
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلامین ڈالے جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو
تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلامین پڑے کافرون کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپکر
اور ابتدائے اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑکر نکل گئے تھے ق أَنَسٌ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّي ۴۹۳
إِلَى الشَّهْرِ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ
میرے برابر نہین ہو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے
محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین طی کے روزے رکھے اچھے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ
طی کے روزہ رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز
ہو کر طی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اوروں کو نہین ق ابن عَبَّاسٍ إِنَّكُمْ مُلَاقُو ۴۹۴
اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت
مین یہ کچھ بھی نہ رہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اٹھوگے فصل اس فصل مین وہ
حدیث ہی جسپر انکن کا لفظ ہی ق عَائِشَةُ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَهُ ۴۹۵
فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے
ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہو کر نماز پڑھا وے یہ حضرت نے اُس
بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو
ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑھا دے مین نے کہا کہ ابوبکر نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن
کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر کو فرمایئے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مین نے حفصہ سے کہا کہ تم
حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے
نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر کو

دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اُسکو ولی عہد کیا **فصل** اس فصل مین
۱۴۹ وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انما ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِي اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ
مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ
مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى
صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ
قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ
الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ
مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوائے اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی کہ عمر اور مدت تمہاری
ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے
صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمہاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے
مثل اُس مرد کی جسنے کام کروایا کاریگرون سے سو اُسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اُسکو ملیگا ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے
دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اُس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اُسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو
نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اُس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اُسکو دو دو
قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانو سو وہ لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری
دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاریٰ قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہی کہ کام بہت
محنت کم خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اُس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اُس سے کم نہین ملا خدا فرماویگا
سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اُسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت
بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اُن سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی
حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متّی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے
وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اتنی
مزدوری پر اپنے باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر
ہوگئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو
چاہون دون علیٰ ہذا القیاس پہلے پچھلے ہوجاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل
کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہی اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا
۱۵۰ کا کرم ہی یہود اور نصاریٰ کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا ق سَهْلُ
بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے

ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اُس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جبتک انجام بخیر نہو

۴۹۸ ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّاِنْ يَّاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اُسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے اُسکے سبب یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اُسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اُسکے سبب سے اُسکو ثواب ملیگا اور اگر اُسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اُسکے سبب اُسپر عذاب ہوگا

۴۹۹ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ما ہی یعنی ما کے برابر ہی ف علی مرتضیٰ اور جعفرؓ اور زیدؓ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اُسکے ماباپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اُسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا کہ اُسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی چھوکری یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ما مر جاوے تو اُسکی ما کی رشتہ دار عورتین اُسکو پالین جیسے خالہ اور نانی

۵۰۰ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہی ف بیاج نام ہی ایک جنس کی زیادتی لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہین اسمین وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم

۵۰۱ خم عَائِشَةُ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہی ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اُسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک سے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا

۵۰۲ م اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہو چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے

۵۰۳ ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اُسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایماندار اسمین ٹھہرتا ہی

۵۰۴ م رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اُسکو پکڑ لیا کرو یعنی اُسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اُسکو بے فائدہ جانکر منع کیا اُس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی دنیا کے کام مین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت

سکے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق ابن مسعود اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسیٰ کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا
کرون تو مجکو یاد دلایا کرو ف مصابیح مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے پوری روایت یون ہو کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین اصحاب نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار رکعت کے
پانچ رکعت پڑھائین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضاے بشریت ہو پیغمبرون کو

۵۰۶ بھی ہوتا ہو لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہوگیا ق اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّہٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ
فَلَعَلَّ بَعْضَھُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّہٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا ھِیَ قِطْعَۃٌ
مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْھَا اَوْ یَذَرْھَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہو میرے
پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہو تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہو تو فیصلہ کر دیتا ہون اُسکے
موافق سو دیوے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ تو اُسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہو چاہے اُسکو اُٹھا لیوے یا چاہے چھوڑ دیوے

۵۰۷ ق عَائِشَۃَ اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا
عَلَیْہِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو تمکو برباد کر ڈالا اُنکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اُنمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اُسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب
اُنمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اُسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہو خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اُسکا ہاتھ کاٹون ف
فاطمہ نامی کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اُسنے چوری کی لوگون نے اُسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین
سفارش کرتے ہو کسیکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اُسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رورعایت
نچاہیے اگلی اُمتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوگئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہوگئی آور یہ جو بعضے نادان
کہتے ہین کہ ہر شخص کو سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہو لیکن سبط مصطفےٰ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسینؑ کے غم مین درست ہو سو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ غلط بات ہو اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہو جو چیز حرام ہو سب کے واسطے برابر ہو شریف اور ذلیل کا اسمین کچھ فرق

۵۰۸ نہین ق ابن عمر اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تم سے آگے اُمتین ہو چکین ہین اتنی ہو جتنی مدت عصر کی نماز سے
ہو شام تک یعنی اگلی اُمتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی

۵۰۹ ہوس مین زیادہ نہ پھنسو ق جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُوْ الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ ھَاشِمٍ شَیْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہو ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے
عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب
کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی قرابت
اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہو کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگرچہ برادری

کی جہت سے دیا ہو تو ہم اور وہ حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہو انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں ق

۵۱۰ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے فی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہو ف مصابیح میں روایت ہو کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہو گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اسنے واسطے ہو کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ لگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہو ق

۵۱۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہو کہ اسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہو کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی ق

۵۱۲ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہو ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہو فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور دباغت کیوں نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہو کھال لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئیں اور پر اور پٹھا لینا درست ہو ق

۵۱۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین انکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام الیا ہو خضر کہتے ہیں سبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سرسبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے ق

۵۱۴ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتیلیوں پر اور اپنے منھ پر اور دوسری روایت یوں ہو کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اس سے ملا اپنے منھ اور دونوں ہتیلیوں کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہو عمارؓ سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہو یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہ پہونچانا ضرور ہو ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہو جب پانی نہ ہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضرب ہو اور یہی حدیث انکی دلیل معتبر ہو امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب

مین تیمم مین دو ضربے مین انکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے
ہین ایک ضربہ منہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث
۵۱۵ صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہی ھم اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ ھٰذَا
مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ یَعْنِی الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَاْسُہٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف
۵۱۶ بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ھم اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ
کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْہِ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری امت کی مثل جیسے مثل اُس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر ان مین
کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑنے ہوئے ہون تمہاری کمرون کو اور تم سب تامل ندھاؤ دھند اسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی
لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت
۵۱۷ سے ان نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رکتے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ قَالَہٗ لِحَمَلِ بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّابِغَۃِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے بن مالک
بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گرپڑا حضرت نے
اسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل فمثل
ذالک یطل یعنی کیون عوض دیجیے اسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اسکے حق مین
یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھکر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر
سجع یعنی تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی
طرح سے کہتا ہی یہ بھی انہین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے
واسطے بعضے بدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ بوزہ نماز روزہ کسینے
بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا
۵۱۸ رسول کے دشمن ھم عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتَابِ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت انکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب کہ جب آیت کی
قرارت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرارت کی انکار کرے بلکہ دونون کو مانے
۵۱۹ ق زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ
بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحشؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور
دس ہی دن کی تو عدت ہوا در کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح مین روایت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت میں بیٹھی ہی اور اُسکی آنکھ درد کرتی ہی میں اُسمین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور بُرے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تمسے نہین ہو سکتا

٥٢٠ حفصۃ انّما یخرج من غضبۃ یغضبہا یعنی الدجال مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلیگا غصّے کہ غصہ کیا کر اگا ف حضرت کے وقت مین مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اُس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اُسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اُسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہؓ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہی تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہی چنانچہ اُسکا مفصل حال درحدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اُسکو بچشم دیکھا اور اُسکا قصہ حضرت سے کہا

٥٢١ ام سلمۃ انما یکفیک ان تحثی علی راسک ثلث حثیات ثم تفیضین علیک الماء فتطہرین بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہا دے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑون مین پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی

٥٢٢ عمر انما یلبس الحریر من لا خلاق لہ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

الباب الثالث

٥٢٣ تیسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر سے پر آیا ہی ق ابو موسی لا احد اصبر علی اذی یسمعہ من اللہ انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ہو یعافیہم ویرزقہم بخاری اور مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سننے پر خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اُسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اُسکی ٹھہراتے ہین پھر بھی اُن کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی

٥٢٤ ق ابن مسعود لا احد اغیر من اللہ ولذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ المدح من اللہ ولذلک مدح نفسہ وفی روایۃ اسماء بنت ابی بکر لا شیء اغیر من اللہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور اسی واسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسما بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین

٥٢٥ ابن عباس لا باس علیک طہور ان شاء اللہ قالہ لاعرابی دخل علیہ یعودہ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا

جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہو کہ جب بیمار کو دیکھنے
٥٢٦ جاتے یون کہے کہ لا بأس عليك طهور ان شاء الله خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے م جابر لا تأكلوا
بالشمال فان الشيطان يأكل بالشمال مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائین
ہاتھ سے کھاتا ہو ف سنت ہو کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے
جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا م ابو هريرة لا تبادروا الامام اذا كبر فكبروا واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين فاذا
٥٢٧ ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے
تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللہم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہو جب امام
٥٢٨ تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست ق ابن مسعود لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها
لزوجها كانه ينظر اليها بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری
عورت سے پھر بیان کرے اسکی شکل و صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اسکو دیکھتا ہو ف جب عورت دوسری عورت
کی نک سک اپنے خاوند سے کہیگی تو اسکو اسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرتؐ نے اسکو منع فرمایا غور
٥٢٩ کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہو یہ اچھا اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہو م ابو هريرة
لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو
کھجور کو جبتک اسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جبتک گدر نہوا اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر
لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہین درست لیکن جب اس شرط سے بیچے اور اسکل سے پھل کو پھل
٥٣٠ سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا م ابو هريرة لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام
فاذا لقيتم احدهم في الطريق فاضطروه الى اضيقه مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہود اور نصاری
کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم انہین رستے میں یا کسی سے راہ مین تو اسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو
آپ سلام کرنا حرام ہو اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین [illegible] وعليكم [illegible] ہو جیسے کہ تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اس واسطے فرمایا کہ
٥٣١ جیسا ان لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہو گئے ق ابو بشير الانصاري لا تبقين في رقبة بعير قلادة
من وتر ولا قلادة الا قطعت بخاری اور مسلم مین ابو بشیرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت
کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ وے گنڈا باندھتے تھے اور گنڈا رکھنا حرام ہو یا اس واسطے
کہ دوڑانے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا
٥٣٢ جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین م ابن عمر لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو
٥٣٣ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جبتک اسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہوا اور زرد سرخ ہوا اور جھڑنے سے بچے م عثمان لا تبيعوا الدينار
بالدينارين ولا الدرهم بالدرهمين مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے

دیناروں سے اور نہ چاندی سکہ درم کو چاندی کے دو درموں سے **ف** یعنی چاندی سونے میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے **ق** ٥٣٤ اَبُوْ سَعِيْدٍ
لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو
سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو
بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل یہ کہ تول ناپ کی چیزیں جب ایک ہی جنس ہوں تو انکا برابر برابر بیچنا دست بدست
درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست
ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سکے کو سکے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اسکے دینے کا
وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست چاندی سونے میں کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اسکو حساب کر لیوے ٥٣٥ **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ
لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ **ف**
عبد اللہ بن عباسؓ نے چند جوانوں کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ رکھا ہے تیروں سے اسکو نشانہ مارتے ہیں تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے اسپر لعنت
کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چرنگ بناتے ہیں نہایت حرام ہے اور کمال بیدردی اور سخت دلی ہے کہ ناحق عذاب کرتے ہیں اور شکار کر
نشانہ لگانا البتہ درست ہے **ق** ٥٣٦ اِبْنُ عُمَرَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھروں میں جب سویا کرو **ف** اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اٹھتی ہے اور مدینے میں اکثر اسی طرح آدمی اور گھر جلگئے
تھے **خم** ٥٣٧ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ
میں دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافروں سے ملیں
تو خوب انکو ماریں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہیں اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہو گئے **خم** ٥٣٨ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ
مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے
گھروں کو قبریں نہ بنایا کرو مقرر شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جسمیں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے **ف** یعنی گھروں میں مردوں کی طرح بے عمل
نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے **م** ٥٣٩ اَبُوْ مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِيُّ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا مسلم
میں ابو مرثدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور انکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف** یعنی قبروں کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ انپر
بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ انکو قبلہ بنا کر ادھر نماز پڑھو یا ان سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبروں میں نماز درست
نہیں **خم** ٥٤٠ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوْا وَيُرْوٰى لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ
فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ
مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس میں حسد اور رشک نکیا کرو اور ایک روایت
یوں ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو آدمی میں ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اسکو رات اور دن کی ساعتوں میں پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ
اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو میں بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے سو وہ اسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو یوں
کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو میں بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے **ف** حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے

یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو

۵۴۱ دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَ

لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو

اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لاگ ڈانٹ نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایکدوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور

بھائی بن جاؤ ای خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی ہی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی

۵۴۲ بری عادتین چھوڑو م اُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایکدو بار

سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظمؒ کے نزدیک ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی

۵۴۳ قید نہین واللہ اعلم م عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکبار دوبار

۵۴۴ دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا م اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ

طَلِيْقٍ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین

۵۴۵ اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اسکے خلاف کرے م عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ

مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم

۵۴۶ نہین درست م عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبدالمطلب

بن ربیعہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم

نے حضرتؐ سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کرکے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ انکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہی

۵۴۷ کہ اگر حضرتؐ زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ

لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ

صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور

نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روزے

جو تم رکھتے ہو انمین یہ بھی آپڑے ف جمعہ مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضرور ہی سو اسواسطے

اسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین ان کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے

واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت

۵۴۸ ٹھہراوے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے انھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہوگئے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے مصابیح

مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور طرح سے اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون خوب

۵۴۹ پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت جس طرح ثابت ہو اُسکا انکار نکرو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری میں سب
برابر ہیں یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہو کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبروں کا ایمان لانا فرض ہو باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہو اُسکے
۵۵۰ بیان اور اعتقاد میں مضائقہ نہیں ق اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ
بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب پیغمبروں میں مجکو بہتر نکہو سوا البتہ سب لوگ صور کی
آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جاوینگے تو اول میں ہوش میں آونگا تو میں موسیٰ کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایا پکڑے ہیں سو میں نہیں
جانتا کہ موسیٰ مجھسے پہلے ہوش میں آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اُنکی مجرا ہو گئی ف اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرتؐ کو سب
پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت میں سب پیغمبر
برابر ہیں اگر حضرتؐ کو فضیلت ہو تو اور راہ سے ہو خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے ق اَبُوْطَلْحَةَ
۵۵۱ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ بخاری میں ابو طلحہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے
۵۵۲ اُس گھر میں جسمیں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ
اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاؤ اُنکے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی
جان پر ظلم کیا کہیں تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اُنپر پڑا اگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں ف بخاری اور مسلم میں ابو طلحہؓ سے
روایت ہو کہ ہم ایکبار حضرتؐ کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں جسکا نام حجر ہو گذرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور وہاں سے جلد نکل گئے
اور وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اُس پانی سے آٹا گوندھا تھا اُسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہاں قیامت تک
خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہو قوم ثمود میں حضرت صالح پیغمبر تھے جب اُن لوگوں نے پیغمبر کو نمانا تو اُنپر عذاب آیا سب مر گئے اُنکا مکان شام
۵۵۳ اور حجاز کے درمیان ہو ھ اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم میں حضرت
ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بد دعا کیا کرو اپنی جانوں کے واسطے سوا نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہارے کہنے پر
ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اُسکے غم میں اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت
۵۵۴ فرشتے موجود ہیں بد دعا نکرو نہیں تو اُنکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا ھ جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی میں مگر ایکسال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو ف
۵۵۵ بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہیں لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہو ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ
لَهُ الْجَهْجَاهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جبتک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا ف یعنی ہمارے دین
۵۵۶ جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا ق اَبُوْبَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَّابْنُ عُمَرَ
لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کی گردنیں ماریں ف حضرتؐ نے آخر عمر میں حجۃ الوداع میں یہ حدیث

فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہو تم ایسا نکرنا ق انسؓ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہو کچھ اور بھی زیادہ ہو یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اسمین پڑینگے اسکی بھوک کم نہ ہوگی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اسمین رکھیگا تب اسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہو اور کیسا ہو یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہو ویسا ہی ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے واللہ اعلم

۵۵۹ ھ جابرؓ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہو کر قیامت تک پھر اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہو اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہو تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور عرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہو اور جہاد جاری ہو ق انسؓ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹو اسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہو جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحابؓ نے اسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کرلینے دو پھر حضرتؐ نے اسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہو یہان نجاست بچا ہیے پھر اس مکان کو دھلوا ڈالا

۵۶۰ ھ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرتؐ کی پالی ہوئی سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہو کہ کون پاک ہو تم مین ف مسلم مین زینبؓ سے روایت ہو کہ میرا نام پہلے برہ تھا اسکے معنی تھی پاک پھر حضرتؐ نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرتؐ نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس

۵۶۱ ھ ابن عمرؓ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین نڈر نہین کہ کہین دشمن اسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضایقہ نہین

۵۶۲ ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی

۵۶۳ ق ابو ہریرۃؓ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ انڈیل لیوے جو اسکے تھال اور پیالے مین ہو یعنی جو اسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے بلکہ چاہیے کہ بدون شرط طلاق اسکے خاوند سے نکاح کرلیوے سو اسکو تو وہی

بلیگا جو اسکی قسمت مین ہو ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اسکا مال سب
ہمکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عَائِشَةُ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ عَائِشَةَ إِيَّاهُ بخاری ۵۶۴
اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انمین سے جو عورت پوچھیگی اسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ عایشہؓ نے مجکو اختیار کیا
ف جب قرآن مین آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ و رسول کو اختیار کرین اور فقر و فاقہ پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین
اور جدا ہون تو پہلے عایشہؓ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور
بیبیون سے نفرمائیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ہے ق عَائِشَةُ لَا تَسُبُّوا ۵۶۵
الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کو گالی مت دو
اور برا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو ف یعنی مردان نے جو نیک یا بدکام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب
انکو بد کہنا بیفائدہ ہو بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہو ھر أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي ۵۶۶
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بدکہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہو اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ اگر تم احد پہاڑ کے
برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو انکے ایک مد کے برابر بھی ثواب نملے اور نہ انکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اس وقت مال خرچ کیا کہ جب
اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی انکے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب
تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہو تو معلوم ہوا کہ انکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہوسکتی پھر ایسے دین کے
سردارون کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے ان بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ انکے کمالات کو نا
ہین ھر سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ ۵۶۷
فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھو
یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھو یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھو یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھو یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہو
پھر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہو یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھانا ف
دستور یون ہو لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب نجات اور اسی طرح مبارک
اور وفادار اور حال آنکہ کبھی اسکا مطلب الٹا ہوجاتا ہو تو اسکو بد فال جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہو کسی نے جواب
کہا کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب الٹا ہوا اسواسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور ہو کہ جس مین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین
یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہوگیا ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ ۵۶۸
فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ لَهُ حِينَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ بیچے وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ایسا ہو جیسا
اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے کہا جب انھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا کہ جس

اسکو ضائع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق نے اسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اسکو

۵۶۹ پھر مول بھی نہ لیوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سواے تین مسجد کے نہین درست ایک تو اول مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد داود اور سلیمان کی بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدون کا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سواے ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سواے مسجدون کے اور مکانات کو تبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز

۵۷۰ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی م اَبُوْبَرْزَةَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور

۵۷۱ پر بھی لعنت کرنا نہین درست م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی

۵۷۲ کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین ہیتے رحمت کے فرشتے ان لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو انکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اسکو مانا جو ہمپر اترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبرون پر اترا ف حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین انکا ترجمہ کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی انکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم قرآن اور توریت

۵۷۳ اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا خم اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دوھنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ انکو پھیر دیوے مین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہو دغابازون کا کئی دن کا دودھ گاے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب مین بدلا دینا نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب

۵۷۴ اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَآ اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین آنے دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین

خاوند کے حق عورت پر فرمانے فرض روزے میں خاوند کی اجازت کی حاجت نہیں نفل روزہ بغیر اسکی مرضی درست نہیں کہ مرد کو
کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا میں دینا بے رضا درست ہے کہ اسکی اجازت ہو صریحاً یا اسکو پہنچ ہو تب اور اگر ناخوش ہو
یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہیں ق عن عمر لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللهِ وَ ۵۷۵
رَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت حد سے بڑی تعریف نکیا کرو جیسے عیسیٰ مریم کے بیٹے
کی تعریف ہوئی اور حد سے بڑھا دیں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہوں اور اسکا رسول ف یعنی جیسا نصاری نے عیسیٰ کی بیجا تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضوں نے انکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضوں نے خدا سو تم ایسا نکرو ویسی تعریف بیجا مجھکو کا فر ہو جاؤ گے میری تعریف تو اتنی کہا ہے
کرو کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہوں یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہیں سب آگئے پیغمبر
عالم سے بہتر خدا کا امانتدار سب گناہوں سے معصوم خدا کا تقی سوا اسکے اب کونسی تعریف باقی رہی ہاں یہ مجھکو کہ سکے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہیں جو چاہیں سو کر ڈالیں سو یہ شرک ہے آمین تو یہی کہ خدا کی ثابت کی اور حضرت
حضرت نے مجھکو ایسا کہا دیتی بات سے بیزار ہوں ق عَنْ عَائِشَةَ لَا تَهْجُ قُرَيْشًا فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِيْ فِيْهِمْ ۵۷۶
نَسَبًا حَتّٰى يُخَلِّصَ لَكَ نَسَبِيْ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش
مگر ہو الیتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ جانتا ہے اور البتہ میرا انمیں رشتہ ہے تو ہجو کر یہانتک کہ میرا نسب الگ کر دے تجھکو الگ کر دے
یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے
حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش سے رشتہ دار ہیں اس طرح انکی ہجو کر کہ مجھ سے یا میرے ... آج بات
ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے ق عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ بخاری میں عبداللہ بن عباس ۵۷۷
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عذاب کرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو جلاؤ ف علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق
یعنی بے دینوں کو جلا ڈالا جب عبداللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر میں اس وقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ قتل کرتا
کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین پر چلا اسکو مار ڈالو ه عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ ۵۷۸
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ أُمَرَائِيْ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا
فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ كَدَرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدَرُهٗ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَمَّا أَخْبَرَهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ
مِنْ حِمْيَرَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِيَّاهُ سَلَبَهٗ لَمَّا اسْتَكْثَرَهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ يَا خَالِدُ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ
فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهٗ وَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيْثَ مسلم میں عوف بن مالک سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اسکو اے خالد تم چھوڑنے والے ہو میرے واسطے میرے حاکموں کو تمہاری مثل اور ان حاکموں کی مثل
ایسی ہے جیسے مثل اس شخص کی جسے اونٹ اور بکریاں چرانے کو دیں اسنے انکو چرایا پھر انکے پانی پلانے کا وقت تاکا سو لے گیا انکو حوض پر سو اتریں
وہ اسمیں پھر انہوں نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف تمہارے لیے ہے اور تلچھٹ انپر ہے یعنی غنیمت کا مال انکو
لو اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکموں پر یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم
حمیر سے ایک شخص نے غزوہ موتہ میں ایک کافر کو جنگ میں مارا اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب دینے کی اس کو جبکہ خالد نے اس اسباب کو بہت

مال جاتا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اُسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہے کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہو چنانچہ موتہ کے مکان مین نصارٰی سے لڑائی ہوئی لشکر نصارٰی لاکھ تھا تینون سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اُس دن اُنکے ہاتھ مین ٹوٹ گئیں خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اُسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اُس کافر کا اسباب نہ دیا خالد نے کہ اُس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمہارا گلا حضرت سے کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب اُسکا اسباب دیدے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو مین نے تم سے کہا تھا سو کر دکھایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دے اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی

۵۴۹ سردار پر جرأت نکرے خ ابو ہریرۃ لَا تَغْضَبْ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ أَوْصِنِي بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف اُس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرتؐ نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اُسی قسم کو منع کیا

۵۵۰ خ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ الْعِشَاءُ وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ وَيُرْوٰى صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ بخاری مین عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ غالب نہوین جنگلی لوگ تمہاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اُسکا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ تمہاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اُس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہے اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ اپنے اونٹونکا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہو جاوے اسواسطے منع کیا

۵۵۱ ق أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا قَالَهُ لِأَخِي بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو یہ کام مت کر ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈال کر پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اُسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی ہوتی ہے اُسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہے لہذا منع کیا

بلکہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب ناپ کی چیزین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے

۵۸۲ مین کرنا چاہیے ص ابْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُہُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے

۵۸۳ معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ

مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اسکی نماز قبول نہین جب تک وضو

نکر لیوے ف وضو ٹوٹتا ہے اس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے

۵۸۴ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمَؤُنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیون کے خرچ

کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ زمین تھی مدینہ مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین

سو حضرت کا معمول تھا کہ اسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے

تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ

خدا مین صدقہ ہے کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اسکی یہ حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم

ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ انکا

حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے

۵۸۵ مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے مین بیفائدہ ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ

فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ قَالَہٗ حِیْنَ سَاَلَہُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ

مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْکُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ یَدَہٗ فِی الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت

مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اسکو مار یگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو واجب القتل اسکے برابر

ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین

مقداد کا ہاتھ کاٹکر مسلمان ہوگیا ف یعنی اگر تو اسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اسکا خون بچ گیا اگر تو

۵۸۶ اسکو اب مار یگا تو اسکے بدلے تو مارا جاویگا ق عَائِشَۃُ لَا تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت

عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے

کی ہوتی ہے تو اسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چرا دے

تب اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چرا دے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم

چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے

۵۸۷ اس سے کم مین نہین انکی دلیل دوسری حدیث ہے جس مین دس درم کی حد ہے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْلُوْا ھٰکَذَا لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْہِ الشَّیْطَانَ

قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاکَ اللّٰہُ لِسَکْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری مین ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہو

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے
کے مکان سے پھر جب اسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اُس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اسکا ایمان جسکو پہلے
سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہی اور جب آپ کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان
۵۹۴ لاوے تو معتبر نہین کہ اُس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی ق عَائِشَةُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف
لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرتؐ کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور انکو
۵۹۵ پوجینگے ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہی
نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت
۵۹۶ اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰی يَقُوْلَ
الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ
قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانون یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان
یہ یہودی ہی میری آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام
۵۹۷ کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اُس وقت یہودیون کو ڈھونڈ ڈھونڈ کے قتل کرینگے خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی
تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانون
تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ منہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے منہ انکے جیسے ڈھالین
تہ بتہ اوپر چڑھا یعنی انکے گول منہ ہین موٹی موٹی جوتیان انکے بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین انکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرتؐ نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرتؐ
۵۹۸ کے بعد ان سے لڑے اور فتحیاب ہوئے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس قوم سے جنکے
۵۹۹ منہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ چمڑے ہوئین یعنی موٹے منہ گول گول ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
۶۰۰ ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا
وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک سا ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ

۱۰۱ محمد رسول اللہ پیشے ھر ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینا ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی ابن مریم فامھم فاذا راہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اتریگا پھر انکی طرف مدینہ سے لشکر اسلام نکلیگا وہ لوگ اس دن تمام روے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہو پھر جب صف باندھینگے دونوں لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اُن مسلمان لوگوں کا جنھوں نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنالیے ہیں تاکہ ہم اُن سے لڑیں تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانوں کا درمیان نہ چھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر اُن کافروں سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانوں کا لشکر بھاگ جاویگا انکی توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہ سب شہیدوں میں افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑینگے پھر وہ قسطنطنیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہو فتح کرینگے سو جس وقت وہ لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت میں لٹکا کر کہ اچانک اُنمیں شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکوں بالوں پر آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلینگے اور حال اُنکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک میں آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفیں باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اترینگے پھر انکو نماز پڑھا دینگے پھر جب عیسیٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خود بخود گل جاویگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہو سو اگر اسکو چھوڑ دیں تو وہ خود بخود گل جاوے یہانتک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اُسکو خدا قتل کروا دیگا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ دجال کے تابعداروں کو یا سب لوگوں کو اُسکا خون دکھلا دینگے اپنی برچھی میں لگا ہوا

ف اعماق اور دابق دو مکان ہیں شام کے ملک میں اور قسطنطنیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانوں کے عمل میں ہو چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہی رہتا ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ قیامت کے قریب نصاری کا اُسمیں عمل ہو جاویگا پھر امام مہدی کے وقت میں فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث میں اُسکا ذکر ہو

۲۰۲ ھر انس لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ مسلم میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ قیامت اُس وقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اُس وقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا یعنی اُس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر

۲۰۳ ھر ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریای فرات ایک سونے کے پہاڑ

کھول دیگا یعنی اُسمین نمود ہوگا اُسپر لوگ لڑمرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے مین نناوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اُنمین سے کہ شاید مین قتل
سے بچ رہون یعنی تو سب خزانا مین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہی ۶۰۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم
ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب
اُسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اُس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اُسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین
کہ جدھر چاہے اُدھر ہانک لیجاوے سو شاید کہ اُس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیثا مین گذرا ق ۶۰۵ اَبُوْ هُرَیْرَةَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو مال والا
یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اُسکی زکاۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا اسلیے کہ لوگ مالدار
ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکاۃ کا مال کرسے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق ۶۰۶
اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب
ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اُسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت کے پہلے
ہونے والی چیزین ہین اُنکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہو حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور
آگے ہوگا ق ۶۰۷ اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُهٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا حَرَجَ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ
مَنْسُوْخٌ حَدَّثَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سواے قرآن کے جو
لکھا ہو سو اُسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی اس
کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہو ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ پر
لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کونسا ہو اور حدیث کی کونسا
اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دیدی
چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوادی یہ بند وبست جو دین محمدی مین ہو کسی دین مین نہین
کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال
جدا بخلاف یہود اور نصاری کے کہ اُنکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اُنکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اُنکے صحابہ
اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق ۶۰۸ عَلِیٌّ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ
مَنْ یَّکْذِبْ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو
مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا ق ۶۰۹ عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَّبِسَهٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اُسکو نہ پہنیگا

٦١٠ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اُنکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے ای مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہو اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ دریائی اور اطلس اور گلبدن اور عنابہ یہ مردون کو حرام ہو اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان یا پاندان بنانا حرام ہو اگر تکلف ہی منظور ہو تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے

٦١١ م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اُسکو دونگا اُسمین برکت نہوگی ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہو خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہو

٦١٢ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین آوے تو اُسکو اختیار ہو یعنی اگلے بیچے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہو اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا

٦١٣ م جابر لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین نہ گوٹ مار کر کہ اگر وہ نہ پہنے بدن کھلجاویگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکین اور نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہبند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے ف

٦١٤ ابْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجدون مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عایشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع طریقے نکالے ہین تو مسجدون مین اُنکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہو کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہو اب درست نہین

٦١٥ ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اُسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کوئی کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اُس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اُسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو نہین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہو اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی زیادہ بدکام ہو یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہو کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا

٦١٦ م أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا

الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ مسلم میں ابو قتادہ
حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر رکھا کرو گدرا اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقی کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک
کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کر کے اسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اس میں جلد
٦١٧ نشا ہو جاتا ہے ق انس لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
٦١٨ فرمایا کہ بیوہ نہ تر کیا کرو تونبے میں اور نہ مرتبان میں ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے استعمال اول منع ہوئے ہر ابو هريرة
لَا تَنْذِرُوا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر
٦١٩ ٹل جاتی ہے نذر کرنا بیفائدہ ہے اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہے ق جابر لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى
اَجِيْءَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جبتک
میں آؤں ف مصابیح میں جابر سے روایت ہے کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے اپنے
پیٹ میں پتھر باندھے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہیں سو اسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا
اسکو ذبح کر کے ہانڈی میں پکانے کو چڑھایا میں نے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلیں حضرت نے سب کو پکار کے کہا کہ اے
خندق کھودنے والو اس نے تمھاری دعوت کی ہے چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اتارنا اور آٹے کو
نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم
کھاتا ہوں میں خدا کی کہ ہزار آدمی نے اس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی جو تھا
٦٢٠ اور پکایا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہے اسکی سند بہت معتبر ہے ق ابو هريرة لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى
تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے
بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جبتک اسکا اذن نلیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کواری
کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت نے فرمایا کہ اسکا چپ رہنا ہی اذن ہے ف یعنی کواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا
نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہے نہیں تو اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار
ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود
٦٢١ مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان ہر ابو هريرة لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى ابْنَةِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح میں ایک
عورت ہو تو اسکی زندگی میں اس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہیں درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہے اسی حدیث سے مجتہدوں نے
٦٢٢ قاعدہ نکالا ہے کہ جو ایسی دو عورتیں ہوں کہ اگر انمیں کوئی مرد ہوتی تو انمیں باہم نکاح درست نہوتا تو انکا جمع کرنا نہیں درست ہر ابو هريرة
لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اسکی
پھوپھی پر اور نہ اسکی خالہ پر ق ابو سعید لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم

ہین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا روزہ رکھو سو جو کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین دن روزے
٦٢٢ رکھے اور رات کو کچھ کھاوے یہ نہین درست ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ لَا تُوْکِیْ فَیُوْکِیَ اللّٰهُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ
لَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْکِ لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْکِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
مجھے فرمایا نہ بند کر رکھو تو خدا بھی بند کر رکھیگا کچھ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھو کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو نہ رکھو
تو خدا بھی تجھکو گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگا تو خدا
٦٢٣ بھی روکیگا م جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَمْ یَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً
مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان
نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے
ہمقسم ہوتی اور ایک دوسرے کے حق او ناحق مین مدد کیا کرتی سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہاں لیکن
٦٢٦ مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی م اِبْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح
کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کر دے گویا بدلا کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو یہ
٦٢٧ اسلام مین یہ حرام ہوا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ بخاری
اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک
صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی م
٦٢٨ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس
٦٢٩ حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی م عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اس وقت کہ جب جاے ضرور اور پیشاب غالب ہو
ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تا کہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جاے ضرور
٦٣٠ یا پیشاب زیادہ لگے تو اس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نرہے ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ
بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی
ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث انکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی
٦٣١ ق عَلِیٌّ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام مین
٦٣٢ اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی

آوازوں پر شگون بد لیتے تھے سو اُنکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اُسکو کہتے ہیں کہ کسی کے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے بعلموں میں مشہور ہیں اُنمیں فال دیکھنا ہرگز درست نہیں اُنمیں تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوا ے خدا کے کسیکو معلوم نہیں ق جابرٌ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور شگون بدلینا کچھ حقیقت نہیں اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہیں ف کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور یہ گمان تھا کہ جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ سے بہکاتے ہیں اور ضرر رسانی کے مالک ہیں سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہے بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر اُدھر کیوں بھٹکتے ہو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب جنگل میں تمکو دیو بھوت نظر پڑیں تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتوں کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے میں دسوین تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب میں دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اُسکو ذبح کرکے اُسکا خون بتوں پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونوں کو حرام کیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعویٰ کیا تھا تو جو تو نے اُس عورت سے صحبت داری کی اُسکے بدلے میں مال گیا اور اگر تو نے اُسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اُس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے یہ حضرت نے اُس انصاری مرد سے کہا جسنے بگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا تھا پھر لعان کرکے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے ق اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے ف بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیقؓ پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر میں تھی تب صدیقؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال میں میراث نہیں جو ہم چھوڑیں سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیاں اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیقؓ نے کہا کہ جو حضرت اس مال میں کرتے تھے وہی میں بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمیں نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب میں مذکور ہو چکا ہے خلاصہ مطلب یہی ہے کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہیں اور اس حدیث کو صرف صدیقؓ ہی نے روایت نہیں کی جو بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضیٰؓ بھی اسکے راوی ہیں غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو خبر پاس بھی دوا نہیں ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ قَالَهُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ فَقَالَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری میں عبداللہ بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اُس ذات پاک کی

جبتکے قابو مین میری جان ہو کہ پکا ایمان نہین ہونے کا یہانتک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ
حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا پھر عمر فاروقؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ
پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمرؓ اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشامؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے اور حضرت عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سوائے اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جبتک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر
دوست نہ رکھیگا اُسکا ایمان پکا نہین کچا ہو اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہو کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت
محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری آقا کی خاطر
کو خلاف شرع کاموں مین مقدم رکھے اُسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت
۶۳۸ مین پکا کرے آمین یا رب العالمین عن انس لا واللہ لا تذرن منہ درھما یعنی من فداء العباس بخاری مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اُسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو مشرک مارے گئے اور مشرک قید ہوئے اُنمین عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال
دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرتؐ سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اُنکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے
خوش ہونگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیا ایک درم بھی چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی
۶۳۹ رعایت بیجا ہی عن بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ قالہ لرجل نشد فی المسجد
فقال من دعا الی الجمل الاحمر مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین
ہین جس واسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اُسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلادے کہ کہان
ہو ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اُسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اُسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے
۶۴۰ اُس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دنیا بھی مسجد مین درست نہین عن ابن عباس لا ھجرۃ
بعد الفتح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے
نہ رہا ف جبتک مکہ فتح نہوا تھا تو مکہ کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگو نپر وطن چھوڑنا اور مدینہ مین حضرت پاس آنا
کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اُس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
۶۴۱ کرنا قیامت تک باقی ہی جیسا کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی عن ابی قتادۃ لا ھلاک علیکم
اطلقوا لی غمری قالہ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا پیالہ کی نہو گی کھول
لاؤ میرا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اُس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت
پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اُسمین ڈالا پھر اُسکو اپنے منھ
سے لگایا تو اوپر آیا یہانتک کہ لگا پانی بہانے کی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

٦٤٢ م ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلْ اَحَدٌ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ
نِ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکھاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہو اسکو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی
حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اُسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہو
٦٤٣ ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ
وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوتا تم مین کوئی جبتک
مین اُسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اُسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور میری رضامندی کی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سے شاگی اور شریعت محمدی کی
بہ تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہو اور اُسی کا نام ولی ہو اور وہی فقیر کامل ہو اور سچا مسلمان ہو اور جسکو
یہ بات حاصل نہین وہ شغال نگین ہو مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہاکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین
٦٤٤ ق اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی يُحِبَّ
لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی
مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہو ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہو یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہو ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہو ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے
چاہیے اس حدیث پر عمل اُس سے صاف دل سے ہو جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین
٦٤٥ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَيْعِ بَعْضٍ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص
اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اُسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچا اسمین دوسرے کی حق تلفی ہو اور اگر اُسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو البتہ
دوسرے کو بیچنا درست ہو
٦٤٦ م جَابِرٌ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید و فروخت کرین خدا روزی دیتا ہو ایک کو دوسرے سے
ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اُس سے کہے کہ تو ابھی
نہ بیچ میرے پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہو اگر قحط ہو تو یہ بیچنا نزدیک درست نہین ہو اور اگر
ارزانی ہو اور کچھ ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہو
٦٤٧ خم اَبُوْ سَعِيْدٍ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری
مین ابوسعیدؓ سے اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہو ف
انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے انکی محبت
حضرت نے ایمان مین داخل کی
٦٤٨ خم عَائِشَةُ لَا يَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ بخاری
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین سب دوا ڈالے حلق مین اور مین دیکھا جاؤن عباس کے سوا
کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب
حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب کہین انپر غذاب کرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نلیتے تھے
٦٤٩ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندے پانی میں پھر اس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بند رہتا ہو
۶۵۰ بہتا نہو جیسے حوض اس میں پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي
عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے
تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے
۶۵۱ اسپر بیٹھا رہوں اسپر پڑھتا ہوں دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب میں نماز پڑھے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ
رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ
رکھے اسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اسکو روزہ
۶۵۲ درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ق اَنَسٌ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ
نَزَلَ بِهِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اسپر آئی ہو ف
اس حدیث میں اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک زندگی میرے حق میں
بہتر ہو اور موت مجھکو دے جب میرے حق میں بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی
۶۵۳ اور نا امیدی کی اور اگر ایسا زمانے سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ
فَيُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اسکے گناہوں
۶۵۴ کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ
فِي النَّارِ أَبَدًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں ہمیشہ ف
۶۵۵ یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ
فَيُعْتِقَهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اسکو مول لیوے
پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے تو
۶۵۶ برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ق اَبُو بُرْدَةَ لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم میں ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں خدا کی حدوں میں سے
ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم بابت مصلحت دیا کرے سو فرمایا کہ
تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک انتالیس کوڑے تک
تعزیر میں مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور حیا غالب تھی تو اسوقت میں
۶۵۷ دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا
وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اسکی

۶۵۸ پھوٹکی کو ساتھی جمع کرنا بچاہیے اور نہ کچھائی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے ق اَبُو بَکْرٍ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ
خَشْیَةَ الصَّدَقَةِ بخاری مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملاوے جدا جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورونکو
زکوة کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوة ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان
علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوة دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اُن سب اسّی بکریون کو ملا کر ایک شخص کی بتلادین تا ایک بکری زکوة مین جاوے
اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوة مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اُسنے زکوة
دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دین تا کہ زکوة دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوة نہین تو فرمایا کہ زکوة دینے والا
زکوة کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوة لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوة بچانے کا حیلہ
کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوة کے مال کو ایک برتن مین رکھ اُسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین
معلوم کہ اسمین کیا ہو پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اُس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لے لیو تو لوگ خدا کو دم دیتے
ہین بازی بازی با ریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا ۶۵۹ عَائِشَةُ لَا یَجُوعُ اَھْلُ
بَیْتٍ عِنْدَھُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے رہینگے وہ گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین
ف یہ اُنکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ۶۶۰ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُھُمْ
اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اُنکو دوست رکھیگا سوا ایمان دار کے اور نہ اُن سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے
جو اُنکو دوست رکھیگا خدا اُسکو دوست رکھیگا اور جو اُن سے عداوت رکھیگا خدا اُس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے
۶۶۱ حضرت کی مدد کی اسواسطے اُنکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے اُنکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُوْ بَکْرٍ
لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے
صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اُنکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین اُن سے کیا طواف کرین شرع مین
۶۶۲ برہنہ ہونا حرام ہو خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق اَبُوْ بَکْرَةَ لَا یَحْکُمْ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے
مین ہو اُسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے اسی طرح جب
بھوکا ہو یا اُسکا پیٹ بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون
۶۶۳ مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین ھ اِبْنُ عُمَرَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تُؤْتٰی
مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَتَھُمْ فَلَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَةَ
اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اُسکی اجازت

بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اُسکی کوٹھری مین آکے اُسکا خزانہ توڑکے اُسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اُنکے جانورن کے
تھن تو اُنکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے
٦٦٤ جانور کو بدون اُسکی اجازت کے ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا
خدا کے اور اسکی کہ مین بھیجا ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے
جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا اسلمانون کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین
٦٦٥ صورت سے ہو ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ق جَابِرٌ لَا يَحِلُّ
لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتھیار اُٹھاوے
مکے مین قتل کے واسطے ف عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار
مکے سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اُٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اُن کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان
کرتے ہو اور کیا ہم کو کہتے ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کریم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو
جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ
٦٦٦ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ الزام اور گلہ شکوہ نہین پھر اُنکے خون معاف کیے اور اصحاب نے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ
لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ
ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت
کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اُسکے ساتھ اُسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین
درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اُس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی
چچا بھتیجا بھانجا بیٹا پوتا نواسہ پس عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے
٦٦٧ فساد ہین ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور
قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن
سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند
کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ
ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم اور ماتم حضرت [illegible] کا کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی
٦٦٨ ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر

معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام
کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرت نے پچاس دن جہاد کے پیچھے رہنے
والوں سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے ف
٦٦٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے
تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام
٦٧٠ دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ
الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ
لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اسکو دکھایا
جاویگا اسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تا کہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اسکو اسکا بہشت والا مکان
اگر وہ نیکی کرتا تا کہ اسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی دوزخ دکھلا دینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ
شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلا دینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اسکو
٦٧١ افسوس پر افسوس ہوگا عَنْ جَابِرٍ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ مسلم میں جابرؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا اور نہ اسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو
بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا
جیسا بعضے بے دین کہتے ہیں اسواسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کے ثواب اور محنت کو ضائع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر
گھمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی
٦٧٢ اصل سبب بہشت میں جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اسکی نشانی ہے عَنْ أَنَسٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ
لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اسکی بدی اور
٦٧٣ ظلموں سے امن نپاوے ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَاطِعٌ بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادری سے احسان
٦٧٤ اور سلوک نکرے عَنْ حُذَيْفَةَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغلخور بہشت میں
٦٧٥ نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات ادھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خو اسنے اختیار کی عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً
قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل
ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے یہ کہ اسکا کپڑا اچھا ہو
اور اسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو
٦٧٦ پسند ہے یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور یہی ہے حق کو باطل کرنا اور سچی بات کا انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر جاننا [illegible] لَا يَدْخُلُ

اَلْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ بخاری مین ابو بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اُس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی
۶۶۷ تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سواے مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی م ر اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ
الشَّجَرَۃِ مسلم مین ام مبشرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری
جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحابؓ نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے
۶۶۸ نہ پھرینگے خدا اُن سے راضی ہوا قرآن مین اُنکا ذکر کیا ہی سو اُنکو حضرت نے فرمایا کہ اُنمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین م ر اُمِّ مُبَشِّرٍ
لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَھَرَھَا
فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے
اصحاب سے کوئی جنھون نے اُسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اُنکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اسکے آگے فرماتا ہی کہ
پھر ہم بچالیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین
کہ اُن لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ
۶۶۹ پر سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اُسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا م ر عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ
رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ ھٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے
کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اُس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اُسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غائب ہو اُسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین م داور عورت کی تنہائی مین بڑے
۶۷۰ فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمِّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت
ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اُسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث
۶۷۱ اُسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو ح ر اَبُوْ اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الذُّلَّ قَالَہٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا
مِّنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر
مین مگر اُس قوم مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا
اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئی کہ حاکم اُنکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی
حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور
۶۷۲ کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ لَا یَرِثُ
الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث

نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اُسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا ختم ہوئی ۶۶۳ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم نکریگا خدا اُسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ق ۶۶۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهِ اِلَّا الصَّلَاةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نماز ہی مین ہی جب تک اُسکو نماز ہی روکے ہے نہین کوئی چیز اُسکو اپنے گھر والون کی طرف آنے سے روکے ہی سواے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب پایگا بشرطیکہ سواے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو ختم ۶۶۵ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن امان مین ہی جبتک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہی مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی ختم ۶۶۶ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جبتک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی ۶۶۷ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اُنکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق ۶۶۸ اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری اُمت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جبتک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اُسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے شناسی ہین ۶۶۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہؓ کی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اسوقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کر یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین وہان سے اُٹھا اور مین نے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی

یہ بیدا ایسی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اُسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اُسکو بنا وے اور ہزاروں دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت
ہو ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہو اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اُسکو خدا کہا تو پھر اُسکے پیدا
کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے جب

٦٩٠ ایسا وہم کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ھم ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ
اثْنَانِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہو جبتک اس
قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش
٦٩١ کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی ھم اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا
اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپا دیگا کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا مین مگر خدا
اُسکے عیب قیامت مین چھپا دیگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپا دے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے
٦٩٢ خدا اُسکے گناہ آخرت مین چھپا دیگا ھم سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی
امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین
٦٩٣ ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے
مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ
٦٩٤ قیمت دیکر اُسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہو ھم اَبُو سَعِيْدٍ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّ
لَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہانتک مؤذن کی آواز پہنچتی
ہو وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اُسکے ایمان کی اور
اسبات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین
٦٩٥ اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ
لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اُسکے ہاتھ
کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان
٦٩٦ مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہی ھم اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ
نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پیجاوے
وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام
سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شام
قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین ھم

۴۹۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْ شَهِيْدًا مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے تکلیف اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہریگا مین اسکو
قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہی مدینے کی اور بشارت ہی وہان کے رہنے والون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان
تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان رہنا نہ چھوڑین ۴۹۸ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ مسلم
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر
مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق ۴۹۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اسطرح
کہ کندھے پر اسکے کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو آدھیکا لنگ باندھے اور
آدھے سے کندھے چھپادے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو
صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ق ۵۰۰ اِبْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهٗ
مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت
مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب
دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور انمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جناب احمد کے کفار قریش عرب کی
بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوگئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین
باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھلی اور کہا
حضرت کو یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین واسطے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلد
جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا ہے حضرت نے تو
وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنیکا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش
نہ ہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا
اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین
اسیواسطے اہل سنت وجماعت چارون امامون کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین
مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین حضرت کے روبرو
ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکھا ۵۰۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ
اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعہ سے
پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی

دعا کر سکے کہ یہودیوں سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف رکھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں ۵۰۲ عن ابی هریرة لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وهو جنب بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب میں دہ دردہ حوض یعنی چاروں طرف دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جبتک اُسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب میں قلتین مانند دریا کے ہے جبتک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمیں پانسو رطل بغدادی پانی سماوے

۵۰۳ عن ابی هریرة لا یفرک مؤمن مؤمنة ان کره منها خلقا رضی آخر مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر بُرا جانتا ہے اُسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہاں تو چاہیے کہ اگر عورت کی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اُسمیں نیک بھی ہوگی اسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت میں بڑے فساد ہیں اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا

۵۰۴ عن ابی بکرة لا یفلح قوم ملکهم امرأة بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اُس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہووے جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اُسکی بہن جسکا نام توران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں تو رعیت برباد ہوا چاہے اسی واسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے قابو میں ہو اخرابہ گیا

۵۰۵ عن مطیع بن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد هذا الیوم قاله یوم فتح مکة مسلم میں مطیع بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اُسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے میں چھپا ہے حضرت نے فرمایا اسکو پکڑ لاؤ لوگ اُسکی مشکیں باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح میں امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یوں نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

۵۰۶ عن ابی هریرة لا یقعد قوم یذکرون الله الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اُنکو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت اُنکو چھپا لیتی ہے اور اُنپر آرام اور چین اُترتا ہے اور خدا اُنکا ذکر کرتا ہے اُنمیں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی روحوں میں ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت میں شریک ہوں اور خدا کی بیشمار رحمت اُنپر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اُنکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہیں جو مجکو یاد کرتے ہیں تو یہ قسمت ذکر کرنے والوں کی اور اور زہے قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا

۷۰۷ یہ سب ذکر ہیں داخل ہیں ھم ابو هُرَیرَةَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّئْ رَبَّکَ اِسْقِ رَبَّکَ وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ رَبِّیْ
وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں نکہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا
کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یوں کہے کہ فلانا
میرا سید ہے اور مولیٰ ہے یعنی میرا میاں ہے ف عرب کی زبان میں غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ
۷۰۸ اسمیں شرک کی بو نکلتی ہے رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہیں ھم ابو هُرَیرَةَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یوں
کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجھ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی
جبر کرنے والا نہیں جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اسکا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری
دعا قبول کر اسمیں بیپرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین
کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہیں اور کوئی روکنے والا کون ہے صح
۷۰۹ ابن مسعود لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّکُوْنَ
خَیْرًا مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں نکہے کہ البتہ میں بہتر
ہوں حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ لائق نہیں کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف پیغمبر
۷۱۰ سارے جہان سے افضل ہیں اپیر کوئی افضل نہیں ہو سکتا ق عایشة لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ
لِیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث
ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یوں کہے کہ میرا نفس دین میں کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا
لقب ہے مسلمان اپنے تئیں نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہیں حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے
۷۱۱ ھم ابو هُرَیرَةَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ
غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو
میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتیں تمھاری خدا کی بندیاں ہیں ولیکن چاہیے کہ یوں کہے
کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی
نہیں اسواسطے منع فرمایا کہ اسمیں شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلاموں کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
۷۱۲ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہیں ھم ابو هُرَیرَةَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الدَّهْرُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یوں ہرگز نکہے کہ اے کمبختی زمانے کی اس واسطے کہ زمانے کا
پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ف زمانے کو برا کہنا اس واسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت میں ہے اسکا پھیرنے والا خدا ہے
تو زمانے کو برا کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اسکی تقدیر کو برا کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر برا کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا
۷۱۳ معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو برا کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شرع میں ہرگز درست نہیں ھم جابر لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ

اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اُٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اُسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے
ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اُسکو اُٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے درست نہین لیکن یون کہنا

ع ١٤ درست ہو کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اُٹھاوے کسی مرد کو اُسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے
ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہو مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین

ع ١٥ رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اُسکا شخص یا اُسکا حقدار ہو اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ
اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہو ف کرم کے معنی سخاوت ہین تو پہلے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اُسکی بنی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہو سو حضرت نے منع کیا کہ جب حرام ناپاک چیز ہے اُسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز
لائق نہین بلکہ کرم مناسب ہو ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق

ع ١٦ الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ
كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے

ع ١٧ رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہو ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَ
لَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا
اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور
نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب
چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہان تک کاٹے کہ ٹخنے سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہو

ع ١٨ کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین م عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
مسلم مین عمارہ بن رویبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف

ع ١٩ فجر آرام کا وقت ہو اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہو اس واسطے اُن دونون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ
مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار
ف یعنی ایماندار دین کے کام مین ایکبار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ
اُس سے ہوگیا اور پھر پچھتا کر اُسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہو کامل ایماندار کی روایت ہو کہ ابو عزہ شاعر جنگ
مین پکڑا آیا حضرت سے اُسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ
کافرون کے ساتھ جنگ احد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا

ع ٢٠ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبارہ فریب مین نہ آوینگے پھر وہ قتل ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ

بِیَمِیْنِہٖ وَھُوَ یَبُوْلُ وَلَا یَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے ہوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانہ مین ڈھیلا پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہو جا ضرور پیشاب کی جگہ اسکا لگانا مناسب نہین

۶۲۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَمْنَعُ اَحَدُکُمْ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پروسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پروسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہو

۶۲۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِہٖ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ یُنَادِیْ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمَکُمْ وَیُوْقِظَ نَائِمَکُمْ لَیْسَ الْفَجْرُ اَنْ یَّقُوْلَ ھٰکَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ کَفَّیْہِ حَتّٰی یَقُوْلَ ھٰکَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہو یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہو رات سے تاکہ تم مین جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہو اسکا نام صبح نہین جبتک نہ فرمایا جبتک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرتؐ نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہو جب کی روشنی چوڑی ہو ف یعنی صبح دو قسم ہو ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہو اسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اس وقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتی ہو اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہو

۶۲۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہو کہ سبکو ضرور دوزخ پر گذر ہوگا پس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہو کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا تو دوزخ سے بچیگا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہو اور پھر انھون نے جو اس مصیبت پر صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اسکے بدلے اسکو دوزخ سے بچایا

۶۲۴ عَنْ جَابِرٍ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پہر ہین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچا رہے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والا دھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے

۶۲۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَنْبَغِیْ لِلصِّدِّیْقِ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور رہ کہ ابی بکر صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر

۴۲۶ جو اگر ایمان لائے اور پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہیں ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي
هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ قَالَهُ عِنْدَ نَزْعِهِ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسکا پہننا لائق نہیں پرہیزگار لوگوں کو یہ حضرت نے فروج ریشمی قبا اتارتے ہوئے جو آپ پہنے تھے فرمایا ف فروج اس قبا کو کہتے ہیں جسکا
پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہے سو ویسی ریشمی قبا کسی نے حضرت کو بھیجی تھی اس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا
حرام نہ تھا حضرت نے اسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اسکو برا جان کر اتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی
۴۲۷ اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہیں کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو ع ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ
بِالْبَيْتِ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کر کے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے ف
یعنی جب حاجی حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبہ کا کر کے اپنے گھر آوے اسکا طواف الصدر نام ہے امام اعظم کے نزدیک واجب ہے
۴۲۸ اور امام شافعی کے نزدیک سنت ع عَائِشَةَ لَا يَنْفَعُهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَهُ لَمَّا
سَأَلَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ مسلم میں
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اسنے کسی دن نہیں کہا کہ اے رب میرے گناہ بخشیو قیامت کے
دن یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے میں برادری سے سلوک
کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اسنے
۴۲۹ کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت میں کچھ کام نہ آوینگے نیکیوں کے واسطے ایمان شرط ہے ع ابْنُ عُمَرَ لَا يَنْقُشَنَّ
أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس
انگوٹھی پر نقش ہے ف شاید چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور انکو اسلام کے دین پر بلاویں لوگوں نے
عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب حضرت نے مہر بنوائی چاندی کے نگ پر تین سطریں اسمیں کھدی تھیں ایک سطر میں
محمد دوسری میں رسول تیسری میں اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیقؓ پاس رہی انکے بعد عمر فاروقؓ پاس رہی انکے بعد حضرت
عثمان پاس رہی پھر انکے ہاتھ سے کنوئیں میں گر پڑی اور نملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمد رسول اللہ نہ کھدواوے تاکہ
۴۳۰ شبہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہے یا کسی اور کی ع عُثْمَانَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم میں حضرت عثمانؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود
منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا نکاح نہیں درست جبتک حج سے فراغت نپاوے اور
امام اعظم کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت نکرے انکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرت
۴۳۱ نے اپنا نکاح حضرت میمونہؓ سے احرام میں کیا ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہوں وہ اسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہیں پانی پلانے کو نلاوے ف اسواسطے حضرت
نے منع نہیں کیا کہ تندرستوں کو انکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہے اسواسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہے کہ بیماری
کسیکی کسیکو نہیں لگتی چنانچہ اسی باب میں حدیث ہو چکی ہے بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانوروں

کے ملنے خدا کی تقدیر سے بیمار ہوگئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک میں گرفتار
ہو وینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

الباب الرابع

۴۳۱ چوتھے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اذا اور اذ ہو مر جابرؓ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ مسلم میں
جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے میں نکر لیوے اور تول
۴۳۲ نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہیں درست مر جریرؓ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ
۴۳۳ مسلم میں جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگا اسکی نماز قبول نہیں ہوتی مر جریرؓ اِذَا اَتَاكُمُ
الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ مسلم میں جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوہ لینے والا
عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستیوں میں ہر سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل
کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہو سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانوروں کی ادا کیا کرو اسواسطے
۴۳۵ کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہو اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہو مر ابو سعیدؓ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ مسلم میں
ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنوں سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت
۴۳۶ یہی ہو کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہو سبب جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہو ق ابن عمرؓ اِذَا
اَتٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہیے
۴۳۷ کہ غسل کرے مر ابی سعیدؓ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے
فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول
۴۳۸ بار دھوئے پھر وضو کرے کہ اس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہو اور بدن ہلکا ہو جاتا ہو خم ابو ہریرہؓ اِذَا اَتٰى
اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ
وَلِيَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسیکے پاس اسکا خدمتگار کھانا لاوے تو
تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمہ دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا
پکاوے اور اسکی گرمی سے ملا رہا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہو اگرچہ کھانا
کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہو کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب
۴۳۹ نہیں اگر کھلاویگا تو بہتر ہو اپنا غرور کھویا ق ابو ایوبؓ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ
وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ایوبؓ سے روایت ہو کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جاے ضرور کو جایا کرو تو قبلے
کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاے ضرور کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو ف جاے ضرور اور
پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے منھ کرنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں اور شافعی کے

نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی
اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ انکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اُتر
٢٣٠ دکھن بیٹھنا چاہیے مشخ ابو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرَئِيلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ
فَيُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو
دوست رکھا سو تو بھی اُسکو دوست رکھ تو جبرئیل اُس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر
خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اُسکو دوست رکھو تو آسمان والے اُس سے محبت رکھتے ہین پھر اُس محبوب بندے کی زمین مین
قبولیت اُتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اُسکو مقبول جانتے ہین اور اُس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت
ظاہر کیا چاہتا ہی تو اُسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اُسکے واسطے نیک دعا
کرین اُس سے محبت رکھین اُسکی تعریفین کرین اُسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت نہین
اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اُنکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اُنکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین یہ حقیقت مین اُنسے
٢٣١ عداوت ہی مشخ جابرؓ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ
مَا فِيْ نَفْسِهٖ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اُسکی صورت
ٹھہر گئی ہو یعنی اُسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اُس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو
اُسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اُسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے
صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اُسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی
دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب منی کم ہوتی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت صلعم نے یہ دوا
٢٣٢ اس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے مشخ ابو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ
بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی سنوار لیا اسلام اپنا یعنی سنوار لیا اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی
جاویگی سات سو برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کہ ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف
یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص
ہو گی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اتنی ہی رہیگی اُسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے
کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک پڑھا دے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست
کرے شرک اور بدعت چھوڑ دے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس
٢٣٣ حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی مشخ ابو هُرَيْرَةَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی

سات ہاتھ کی چوڑائی ف یعنی اگر راہ ذرا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہوا ور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والون کا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو م ابو ہریرۃ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہرچند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوائے امام اعظم کے کہ انکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اسواسطے کہ وقت ناقص تھا اور ابھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نہ چاہیے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہو واللہ اعلم م ابو ہریرۃ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سنکے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہو م ابو موسیٰ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اس امت کے پیغمبرون کی روح قبض کرتا ہی یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر ستاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور روشنی بخشے امت کو ستاکر جب کہ اسکو انکا فرون نے جھوٹا کہا اور اسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی تو اسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اسکے بعد اسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون نہ وفات کو غضب الٰہی سمجھا ئین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اسواسطے کہ اس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر انکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگئے ق عدی ابن حاتم اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ

علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب لیس معہا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم بولے کہا کہ مین نے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کھا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اُسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مین نے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی کے تیر کو مار پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بیڑا ہو کر لگے تو اسکو مت کھا ف اس حدیث سے بہت مسائل شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اسکو تین بار شکار پر چھوڑ دیوے اور ہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نکھا وے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصدا بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کے دل مین ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک جگہ جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاطا کہ سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمہ سے مرجاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اس چیز سے ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار ق

748 ابو موسی اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن لہ فلیرجع بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اُسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اسکو اجازت نملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یون طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور جھانکنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے

749 ہو منع ہی اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہی ح ابن عمر اذا استاذنت امراۃ احدکم الی المسجد فلا یمنعہا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اُسکی جورو مسجد مین

750 جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اسکو منع نکرے ح ابن عمر اذا استاذنکم نساؤکم باللیل الی المسجد فاذنوا لہن بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت

751 مانگین تو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا ح جابر اذا استجمر احدکم فلیوتر مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجا کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین

752 یا پانچ یا سات ق ابو ہریرۃ اذا استیقظ احدکم من منامہ فلیستنثر ثلث مرات فان الشیطان یبیت عند خیاشیمہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے

اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی ف سوتے مین بلغم اور رطوبت دماغ سے اتر کے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اسکے سبب سے
آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اسکے سبب سے
سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو شیطان رہتا ہو واللہ اعلم ع ابو ہریرہؓ

٧٥٣ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی مین جبتک اسکو تین بار نہ دھو لے
اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ ف اکثر عرب جاے ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر
سو رہتے تھے اس واسطے حضرتؐ نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات ہو احتلام ہوا اور
ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق ابو ہریرہؓ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا

٧٥٤ صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد
اسکو گالی دیوے یا اسکو کوسے اسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف یہ بات یا زبان سے
کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ ہو رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے روزہ
کا لطف کھوون ق جابرؓ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے

٧٥٥ فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف دن کے آنے مین
بہت فائدے ہین کہ عورت اسکی پاکی سے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین یہ کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو
حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت
حرام کار ہی اپنے یار کو لیے بیٹھی ہی اس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو
آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے حضرتؐ نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین اور
فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر انکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین ق ابی سعیدؓ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَ

٧٥٦ عَلَيْكَ الْوُضُوءُ قَالَهُ لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی
یہ حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی ف حضرتؐ ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت
کرتے تھے حضرتؐ کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرتؐ کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث
فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت بے انزال سے بھی غسل واجب ہی

٧٥٧ ق عمرؓ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ق بخاری اور مسلم مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھسے زیادہ محتاج

محتاج ہوا اسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھ نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو

۷۵۸ صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے

۷۵۹ آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آلگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھ ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب

۷۶۰ سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اٹھا کرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اٹھین اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے

۷۶۱ ہون اور قد قامت الصلوۃ کے وقت نماز شروع کرین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول

۷۶۲ رکعت کا سجدہ نکیا ہو تو اس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی خ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری مین ابو اسید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو انکو تیرون سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا

۷۶۳ نکرینگے بہت دور سے مارنا بیفائدہ ہی اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہی ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اس وقت کافر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر کہے شاید اپنے پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضائقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہی

اگر اسکے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اسکو تو ثوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے میں ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں ق ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا ٤٦٤

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پونچھے جبتک ہاتھ کو نچاٹے یا کسیکو چٹاوے ف یہ حکم واسطے ہوا کہ انگلیاں بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگوں کی عادت ہے اور چاٹنے میں برکت ہے علما نے لکھا ہے کہ کھانے میں چار باتیں فرض ہیں حلال رزق کھانا اسکو خدا کی عنایت جاننا اسپر راضی ہونا اسکو کھا کر گناہ نکرنا اور پانچ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اٹھا کر بائیں پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اگڑو بیٹھکر بھی کھایا ہے اور آداب بھی چار ہیں اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہے کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو کچھ اٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے انگلیاں چاٹنا اور مکروہ دو چیزیں ہیں کھانے کو سونگنا اور پھونکنا ھ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ ٤٦٥ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں سے پیتا ہے ھ ابُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ٤٦٦ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹے اسواسطے کہ اسکو نہیں معلوم کہ کس انگلی میں برکت ہے ق ابُو بَكْرَةَ إِذَا ٤٦٧ الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا کریں تلواریں لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونوں دوزخ میں ہیں ف پوری حدیث یوں ہے کہ ابو بکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اسکا قابو نہوا نہیں تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اس صورت میں ہیں جب دونوں ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھیں اور عداوت سے لڑیں جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اسکے مارنے میں کسی طرح بچ نہیں سکتا تو ثوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہے اس طرح کا قاتل دوزخی نہیں اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہوں انکا قتل بھی درست ہے ھ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ ٤٦٨ بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز میں امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز انکے ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہیں انکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہو جاویگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہیں کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہوں اور رکوع و سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہیں اور وہ طول نماز سے راضی ہیں تو نماز کو طول کرنا اس صورت میں درست ہے ق ابُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور ٤٦٩

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین
کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ ہین کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جس
طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمھارا اور اُنکا آمین کہنا موافق پڑیگا
۷۷۰ گناہون کی مغفرت ہوگی ھ ابوہریرۃ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا
اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے
اور جب اُتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اُتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اُتارے یعنی یون
۷۷۱ نکرے کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق ابن عمرو اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ
عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہی تو جتنے اُس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین اُٹھائے جاوینگے اپنے
عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیا وی ہوتا ہی
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوتے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا
۷۷۲ اور اگر وہ کہنا نمانتے تھے تو اُنکے ساتھ کیون رہے ق عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا
اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اُسکو ثواب
دینے کا ہی اور اُسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اُتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب
۷۷۳ ملیگا ف بدون لٹانے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اُسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو ھ عائشۃ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اُسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا
۷۷۴ ف خرچ کرنے بدون کہے یعنی اُسکے خاوند نے منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق ابوھریرۃ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ
اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے
کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جبتک اُسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار
۷۷۵ جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ق ابوھریرۃ اِذَا اَوٰى
اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ
وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے
بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اُسکو معلوم نہین کہ اُسکے پیچھے اُسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے
آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مین نے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے پھر اُسکو اُٹھاؤنگا اگر تو نے میری جان کو

بند کیا یعنی نیند مین اگر لیا تو اُسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑ یعنی زندہ رکھا تو اُسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جیسے تو
نیکون کو بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑ لے تاکہ کیڑا اور گرد وغبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلہ کی طرف
مُنھ کر کے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً
فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ
سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اُسپر فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے
ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہدیا کر کہ مجکو دھوکا دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت
سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اُسکا ہوتا ہی حضرت نے اُسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر
اُسنے کہا کہ یہ تو مجسے نہو سکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اُس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا
دیگا تو پھیر دی جاویگی کہ یا مول اپنا بشرط لینے ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا
غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک
کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا
الْاٰخِرَ مِنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون کے واسطے
تو انمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور
اُسکو اپنا سردار بنایا ہو اُسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر
مین ہون یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر انکے بیعت ہونی پایا واقفی نہوا اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو
قتل کرو یعنی اُسکو مردہ شمار کرو اُسکی اطاعت نکرو اسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اُس صورت
مین اُسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلواریں ایک میان مین نہین سماتین اور
دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوسکے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر
اُسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے
دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اُس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بعضے علماء کے
یا انکے نزدیک اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہرا دین اور اُسکی اطاعت شرع کے موافق
اپنے اوپر واجب جانین تا کہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع
کے جاری کرے کوئی ظلم کرنے نپاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار
ہو تا کہ نئے ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ لگا رہے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا اَتٰى بَابَ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْهُمَا

بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمھائی
لیوے تو اپنے منھ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور
گرد وغبار کہ جمھائی لیتے اکثر منہ سے کوئی چیز منھ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمھائی بہت
پیٹ بھر کھانے مین آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اُس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا ابو ہریرۃ اِذَا
تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون
کی پناہ مانگے یون کہے کہ اے خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے
فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا
سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرون کا غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ
موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہی کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے ف ابو ہریرۃ
وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ
عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے اور ابو سعید سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکار کے تھوکے تو اپنے منھ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے
کہ اپنے بائین طرف بائین پاؤن کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک
لگا دیکھا تو چھڑی سے اسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا
سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے تھوکنے
کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا
ابو ہریرۃ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ
خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ
خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ
مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو
کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایمان دار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہی اپنے منھ کو تو نکل جاتے ہین
اسکے منھ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ
دھوئے تو اسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے

ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوتے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے
کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور
ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جَابِرٌ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ٤٨٤
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے
کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظمؒ
کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت
مین آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ ٤٨٥
اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون
مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ
خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہو گئے اسواسطے
کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھر لینے مین ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے
ہین یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى ٤٨٦
حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جائے ضرور کو جاوے
بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے اور نہ اسکو پیٹھ دیوے ق عَائِشَةُ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ٤٨٧
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے
مین تو ضرور واجب ہوگیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے
منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب
اماموں کا ق ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ ٤٨٨
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے
دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہے فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے
امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اُسکو خدا اسطرح سب کے سامنے فضیحت کریگا ق رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّيْ ٤٨٩
لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اُسکو
پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ مین ہرگز خدا پر کبھی جھوٹ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہونچانے مین حضرت معصوم ہین اسمین چوک پڑنا
بھول چوک ہونا ممکن نہین ف اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایکبار انصاریون کو نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے
سے منع کیا اُس سال کھجور نہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تم ہی خوب جانتے ہو
ق مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا فاالاہ لہ ولصاحب لہ بخاری ٤٩٠

اور مسلم مین مالک بن حویرث سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے
کہ تم دونون مین بڑا امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور انکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث سے روایت ہو کہ ہم دو آدمی حضرت
پاس حاضر ہوئے جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے

٩١ اور جماعت دو آدمی مین بھی ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م ام سلمۃ اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان
الملائکۃ یومنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس حاضر ہو تو اسکے
حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمہارے قول پر آمین کہتے ہین تو اسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اسکے واسطے دعا کرنا

٩٢ مستحب ہو اسکے بد کامون کا ذکر کرنا نچاہیے ق عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران واذا
حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پاگیا تو اسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پاجانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اسمین چوک گیا یعنی حق بات اسکو
نمعلوم ہوئی تو اسکو ایک ثواب ہو یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہو تو اسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہو تو ایک ثواب بعد کوشش کے
چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اسکو اپنے قیاس سے قرآن
اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہو تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہو اسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد
کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسی واسطے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوگئے انکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے انکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے

٩٣ اس وقت کے عالمون کو سمجھنا نہایت مشکل ہو م جابر اذا حلم احدکم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان مسلم مین
جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی تم سے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی

٩٤ کے دق کرنے کو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہو سو اسکا کسی سے کہنا کیا ضرور م ابو ہریرۃ اذا خرجت روح المؤمن
تلقاہا ملکان یصعدانہا قال حماد فذکر من طیب ریحہا وذکر المسک ویقول اہل السماء روح طیبۃ
جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا
بہ الی آخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنہا وذکر لعنا ویقول اہل
السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال ابو ہریرۃ فرد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ہکذا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہو تو اسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس

حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اُس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہیں آسمان والے یعنی فرشتے
پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا پھر اُسکو اُسکے رب تک لیجاتے ہیں پھر
خدا فرماتا ہے کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہے کہا حماد نے
اور حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اُسکی بدبو کو ذکر کیا اور اُسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہیں آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے پھر
خدا نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس تھا
اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اُس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اُسکو قیامت تک
یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہے اور کافروں کے بدتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہے
٤٩٥ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا
چمڑا مسالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوا
آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک
نہیں ہوتا
٤٩٦ ابُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے سنت یہی ہے کہ اول
تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد میں بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں کی عادت ہے کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہیں خصوصاً
جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں سو بیجا ہے
٤٩٧ ابُوْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ
افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ مسلم میں ابو حمیدؓ یا ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے
نکلے تو یوں کہے کہ اے اللہ میں تیرا فضل اور رزق چاہتا ہوں ف مسجد میں جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے
٤٩٨ جَابِرٌ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ
فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو
شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر میں داخل ہوا سو خدا کو
نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اُسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو تمکو رات کا
رہنا اور کھانا دونوں ملا ف یعنی گھر میں آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے گھر میں اور کھانے میں بسم اللہ کی
برکت سے شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور سونے میں شریک ہوتا ہے
٤٩٩ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ
اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا
مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم میں صہیب ابن سنانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت میں تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دوں بہشت والے کہینگے کہ کیا

روشن نہین کرچکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین ہمکو نہین داخل کرچکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو نے کیے اس سے زیادہ کونسے
کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت باقی ہوئی انکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمانداروں کو دیدار الٰہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اسکو لگا نہ
کھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی ق
۸۰۰ اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا یَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَکْرِهَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین انسؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے اے خداوند مجکو اگر
۸۰۱ توچاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو بکراہ دیوے یعنی اسکو قبول کرنے کیا چاہیے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ
امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْٔ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اس عورت کو رات بھر
۸۰۲ فرشتے لعنت کرتے ہین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے ف ولیمہ اس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے
جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اس وقت دوستون اور برادرون کو جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرتؐ اور اصحاب
کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمہ مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور
۸۰۳ نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار
ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھانا نا
۸۰۴ اسکو پہنچ تو م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے
کو برکت دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت
مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے
۸۰۵ اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی م جَابِرٌ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی
خواب دیکھے جو اسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھوکے یعنی تھوکا دے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون
کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اسکو بدل ڈالے ف یعنی تھوکا دے اور کہ وہ خواب شیطان کی طرف سے ہی اگر
۸۰۶ اس حدیث کے عمل کرے تو اسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثْ
بِهَا النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین کوئی چیز دیکھے تو اٹھ کھڑا ہو پھر
نماز پڑھے اور اس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر بکروہ خواب دیکھے اور دل مین اسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو بہتر ہی کہ نماز پڑھے

اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہیں ہو سکتی اور بکرو وہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکو
سن سکے خدا جانے کیا وسوسے ڈالیں اور روایت میں آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھیں تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بدخواب
کسی سے نہ کہے ق عائشة اذا رایت الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئک الذین سمی الله فاحذروهم بخاری ۸۰۷
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھے کہ جب تو انکو دیکھے جو پیچھے پڑتے جاتے ہیں قرآن کی دھوکے والی
آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ان سے بچو یعنی پرہیز کرو انکی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں دو طرح کی
ہیں محکم اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہو اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب میں دھوکا ہو صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن
کی جڑ ہیں انھیں پر عمل کرنے کا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اسکی اصل تہ کو دریافت کرنے کا حکم نہیں قرآن میں حق تعالی
نے فرمایا ہے کہ جنکے دلوں میں کپٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں
تو وہ لوگ انھیں کپٹ اور گمراہی والوں میں ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا اور پتہ بتلایا سو انکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ انکی بری صحبت
کا اثر تمکو نہ ہو جاوے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے
جس بات کو خدا حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اسمیں کھوج کریں اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں ق عامر بن ربیعة بن ۸۰۸
تامة اذا رایتم الجنازة فقوموا حتی تخلفکم هذا الحدیث منسوخ بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہاں تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت
نے موقوف کیا مر ابو هریرة اذا رایتم الرجل یقول هلک الناس فهو اهلکهم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ۸۰۹
حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس
ہوا اُسنے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ
اپنے گناہوں سے ستیاناس ہو گئے مقرر دوزخ میں پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت میں یہ شخص برباد کیا اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے
ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں یہ خود برباد
ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپکو بہتر سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے کیا لوگ
بگڑ گئے ہیں برباد ہو گئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپکو تو بہتر سمجھا اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہیں حدیث کے
موافق مر ابو هریرة اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما ۸۱۰
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو
تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر آئے تو تیس دن رمضان کے دن روزہ رکھو مر ام سلمة اذا رایتم هلال ذی الحجة واراد احدکم ۸۱۱
ان یضحی فلیمسک عن شعره واظفاره مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند
اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہے
کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہے
مر ابو ثعلبة الخشنی اذا رمیت بسهمک فغاب عنک فادرکته فکل ما لم ینتن مسلم میں ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ ۸۱۲

حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہیں چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اسکو پایا تو اسکو کھا جب تک
بدبو کرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کے تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اسکے پیچھے سے ناامید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی
حالت میں اسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہو اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اسی دن پاوے

٨١١ تو حلال ہو اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہو اور بدبو دار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہو قِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ
فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ
الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ وَّيُرْوٰى ثُمَّ لْيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اسکی حرام کاری خواہ اسکے اقرار سے خواہ گواہ [illegible]
تو اسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور
اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں ہو کہ چوتھی بار اسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف
جھڑکی پر نٹالا کرو بلکہ اسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہو گھرکی انکو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی امام شافعی کا
یہی مذہب ہو کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ھ

٨١٤ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا
نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو
زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو طے کر ڈالو اونٹوں کا
گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پاوے طاقت انکی نجانے پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں
کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اترا کرو اسواسطے
کہ رستے جانوروں کی آمدرفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں رات کو ف اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں

٨١٥ اسکو بتلائیں ھ اَلْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ
مسلم میں حضرت عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہو بندہ تو اسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں
اسکا منھ اور اسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اسکے گھٹنے اور دونوں اسکے قدم ف منھ سجدہ کرتا ہو یعنی ماتھا اور ناک ھ

٨١٦ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں اپنی کہنیوں کو ف یعنی سجدے میں

٨١٧ کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہو ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور
مسلم میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو انکے جواب میں کہو کہ

علیکم یعنی تمپر بھی ف سلام دعا ہی اسواسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو ق
۸۱۸ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ سنو تو
چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہونے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو اور جو
چھوٹ رہے اسکو آپ تمام کرلو ف معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہی نماز
مین چین نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمدؒ کا اور بعضے علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی ق اُسَامَةُ بْنُ ۸۱۹
زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین
اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین مین وبا سنو تو تمہین نجاؤ اور جب اسی زمین مین وبا پڑے جسمین تم ہو
تو اس سے نہ نکلو ف جس ملک مین وبا ہو نجاوے کیون اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اسی ملک مین وبا پڑی ہو تو
اسمین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہان بچیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا
شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح کافرون کی صف سے بھاگا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعْتُمُ ۸۲۰
الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا
اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ
لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز
سنو تو کہتے جاؤ جس طرح موذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اسکے سبب سے دس بار اسپر رحمت کریگا
پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے
بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کریگا
یعنی اذان کے بعد اسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے
پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اسکے گناہ بخشادے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی
کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین
اسواسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سواے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللہم صل وسلم وبارک علی عبدک وسیدنا محمد وآلہ اجمعین
۸۲۱ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہی ف مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح
کے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ۸۲۲
فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدہے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اسنے
شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اسکا فضل و کرم مانگو اسواسطے کہ اسنے فرشتے کو دیکھا ہی ف

معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہو اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہو گدھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے

۸۲۱ مناسبت رکھتا ہو اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہو واللہ اعلم ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نچھوڑے پانی میں اور جب پاخانے

۸۲۲ میں آوے تو نہ چھووے اپنا آزار اپنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسیکے برتن میں پیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اسکو دھو ڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہو کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہو

۸۲۵ سات بار دھونے کا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتوں کو ناپاک نجانتے تھے ھ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز میں سو نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا وے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا ہو جاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پڑھتے چار ہی کے پورا کرنے کو تو سجدوں نے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت میں تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکے چھ ہو گئین اور اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شیطان ڈالتا ہو جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدوں کا ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہ میں خاک پڑی کہ اسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہو یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہو کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام

۸۲۶ سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے ف پوری روایت مصابیح میں یوں ہو کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہو کہ شک میں گمان غالب و اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اسکے واسطے ہو جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اس نماز کو چھوڑ کے

۸۲۷ سر سے نماز شروع کرے ھ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا مسلم میں زینب عبد اللہ بن مسعودؓ کی بی بی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت میں کسیکو

بڑا خیال نہ آوے ۹۲۸ م اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کے فرض پڑھ چکے تو اسکے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت علی مرتضیٰؓ سے ہے

۹۲۹ خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیوں کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا اپنی واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے

۹۳۰ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے جبتک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے جبتک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اسکا وقت ہے یہانتک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے جبتک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے آدھی رات تک ف ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے

۹۳۱ خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کا یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا ف یعنی بے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی

۹۳۲ م اَبُو مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اسکو مت دعا دو

۹۳۳ خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اسکا بھائی یا مصاحب جواب میں یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا ان سے کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمھارے دل کو سنواوے ف چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب

۹۳۴ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ

فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا نا شکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا
ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اُسکے سوا کہو گے یعنی شکر گزاری نکرو گے بلکہ ہولس کرو گے پھر آپس مین حسد کرو گے پھر آپس مین
ایک دوسرے کی جڑ کاٹو گے برادری کا حق نہ مانو گے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھو گے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا
اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم جاؤ گے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاؤ گے اُنکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر یعنی
ایک کو دوسرے کے قابو مین کرو گے یا اُنکو تکلیف مالایطاق دو گے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونیکی
آگے سے خبر دی اور زیادتی مال و دولت کی خرابیان اور فساد بیان کیے سو صدیق اور فاروقؓ کی خلافت مین اُنکے بند و بست سے
کچھ فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو
یزید پلید اور مروان اور اُسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم
۸۳۵ جانتا ہی جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مُنہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان
ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اُسکو مارے لیکن مُنہ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مُنہ اشرف چیز ہی یا کافر
۸۳۶ سے لڑائی ہو تو جنگ اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اُسکے مُنہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ
وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے
تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت
۸۳۷ ہوتی ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونون مین ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہو تو اسی پر
۸۳۸ ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین تو کہنے والے پر پلٹ پڑا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو
اُسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ف امام اعظم اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے
اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے
۸۳۹ اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ
قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے
۸۴۰ تو تم آمین کہو اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑ جاویگا اُسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے عَنْ عُمَرَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ
قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
تو سننے والا کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب
موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ
الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا لا الٰہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور
سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا
جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علماء کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان
مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر
قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی
لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کی
نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے
ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا
دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے ف حضرت نے خوب
حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول سے ہلکی نماز پڑھیگا تو باقی تہجد کی نماز خوشی سے طول اور آرام سے پڑھیگا
یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہوجاوین اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی
کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے پھر صورت اول و دو رکعتین ہلکی پڑھے
پھر طول کرے جبتک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی پھر ایسا
نماز مسلمان کو دیوے آمین عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اٹھ جاوے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آئے تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ تر حقدار ہے
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اسکی
جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اسکو وہان سے اٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی عن اَبِیْ ذَرٍّ اِذَا قَامَ
اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ یَسْتُرُہٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ
فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی

حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اسکی آڑ ہوجاتی ہی جب اسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی
چیز ہو اور اگر اسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہو تو اسکی نماز توڑتا ہی گدہا اور عورت اور کالا کتا ف جب آڑ کی
آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اسکے آگے سے نکل جاوے
تو کچھ مضایقہ نہیں اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو بھی کفایت کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدہے اور سیاہ کتے اور عورت
کے سامنے آنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابو سعید کی حدیث
دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ میں حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور
۸۴۵ حضرت نماز پڑھا کرتے تھے مرفوعاً اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلِي
أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ای
میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اسنے سجدہ کیا تو اسکے لیے بہشت ہی اور مجکو سجدے کا حکم ہوا میں نے نہ مانا تو مجکو دوزخ
۸۴۶ ہی ف اس حدیث میں سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی مرجابرٌ اِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ
فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ خَيْرًا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز میں سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا
اسکے گھر میں نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے
اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ سوائے فرض کے سب نمازیں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہو
۸۴۷ ق ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے
تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں
جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہی ہمکو اور سب خدا کے
نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اسکا رسول ہی
ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو
سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان
اور زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہیں
۸۴۸ نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب میں سنت ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قُلْتَ
لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے لغو بات اور لغو حرکت کی ف

خطبہ سننا واجب ہی اسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اُسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع
کرے اشارہ سے کرے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِیْمَتِ ۸۴۹
الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے
فراغت نکر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے
نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکیگی تو نماز مین شریک ہو روایت ہی کہ عبداللہ بن
عباس اور ابوہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہ سے کہا کہ جلدی نکرو ایسکو
کھالو ایسا نہو کہ نماز مین دل نہ لگا رہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری ۸۵۰
اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منہ کے سامنے اسواسطے
کہ خدا کا قبلہ ہی اُسکے روبرو ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ۸۵۱
بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑ کے ف
اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین ہین
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ آویگا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ ۸۵۲
اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اُنکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے نہین وہ ہی جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرت کے
وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا
یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے
نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی ق جَابِرٌ اِذَا کَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ وَاِذَا کَانَ ضَیِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰی ۸۵۳
حَقْوَیْكَ قَالَهٗ لِیْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اُسکے دونوں کونوں کو
جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھے پر ڈال اور آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر پر باندھ یعنی شرمگاہ
چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ۸۵۴
مَلٰٓئِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُوْا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے فلانے ہین کہ
فلانا شخص آیا اُسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اُن کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے
اور مسجد مین آتے ہین خطبہ سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے
لکھتے ہین تو انکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اُسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفترون مین لکھتے حدیث
مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون ق اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَهُوْدِیًّا ۸۵۵
اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ هٰذَا فِکَاکُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا

تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی
دوزخ میں جاویگا تو چھٹ گیا ف یہودیوں نے بہت پیغمبروں کو ناما اور قتل کیا اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا
اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانوں نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبروں کو بھی مانا اسواسطے خدا نے مسلمانوں کا بدلا یہودیوں
اور نصرانیوں کو مقرر کیا یہ ظلم نہیں یہ انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور سودی منکر کو نکر لیکن یہ ان مسلمانوں کے حق میں ہی جو بے عذاب بہشت
میں جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانوں کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلوائینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت
۸۵۶ تھی مرجاویگا اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی
مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہی اور
۸۵۷ اسکے قدر اور لیاقت سے کم نہو ع اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ
اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مر گیا تو اُسکا عمل کٹ گیا
اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی انکا ثواب نہیں موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہتا ہی
دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپکے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی بعد موت
کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملوں کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا
حاصل ہو جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو
فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح
کرنا تاکہ ناواقف مسلمانوں میں سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا
یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اُسکی جلد فکر
کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اُسکے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہی تو اُسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو انکو دین
کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد انکی دعا سے فائدہ اُٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین
وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نرہا بیت زندہ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را ع ق
۸۵۸ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ
اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اُسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی
ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اُس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن وہین تو بھیجا جاویگا ف دکھلانے کا
۸۵۹ یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو ع ق اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا
وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار میں گذرے اور ہاتھ میں تیر ہون تو چاہیے کہ انکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے
پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار

اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھیں اور سبی اور بازار کو اسواسطے خاص ذکر لیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چہماق بندوق اور طمنچے کو دونون پانون پر چڑہا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہی

٨٦٠ عن ابن مسعود قال اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِىْ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ رِزْقُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِىْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفہ پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اُسکی طرف خدا فرشتہ کو بھیجتا ہی سو وہ اُسکی صورت بناتا ہی اور اُسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب یہ مرد نبے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی اے رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اُس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اُسمین نہ کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہین اور مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اُسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپڑی مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

٨٦١ عن ابی موسیٰ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا بخاری مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اُسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اُسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلون کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا ہی

٨٦٢ عن ابی ھریرۃ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَيُرْوٰى مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ وَيُرْوٰى عَلٰى تَبِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اُسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین ہی

خدا فرماتا ہو کہ کون قرض دے اُسکو جو مفلس قلاچ اور لیپار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہو لیکن
مطلب ایک ہی ہو ف خدا تعالیٰ جسم سے پاک ہو اتنا یا چڑھنا اُسکی شان نہین تو مطلب یہ ہو کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی
اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہو یہان تک کہ خود سوال و دعا کا تقاضا فرماتا ہو تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت
برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہو اسی واسطے اُسوقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہو افسوس صد افسوس کہ یہ
دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اس وقت نیند مین یا لہو رنگ مین اس دولت سے محروم رہین یا صاحب کرم سے اُسوقت کی نماز
کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اُسکی قدر ہمکو سمجھا دے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اُسکو جو مفلس اور لیپار نہین یعنی قرض
اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہو نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہو
کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور لیپار نہین جو دیتے ہوئے کو نہ دون یعنی میری صفت غنی اور کریم ہو ایک کے عوض دس سے
سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہو ۸۶۳ ھ ابی بکرۃ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ
فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَمْ تَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لْیَنْجُ
اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ
حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ
بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری
امت مین اُتر یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور
جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین ہو
کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اُسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو جھگڑے
ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاو مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا
اُسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھے زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف
کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اسکا گناہ اُسی پر پلٹے
پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص
اور ابوبکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے ۸۶۴ ق ابن عمر اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ
عِبَادَۃَ رَبِّہٖ کَانَ لَہُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے
مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اُسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت
کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ۸۶۵ خ ابی ھریرۃ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ
فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْہُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت

ہیں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے
سے کمتر ہیں مال و شکل میں اُنکو دھیان کرے تاکہ اُسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہے
اُس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہو تو ہزاروں محتاج ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج
اور بیمار ہو تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو اُن سے ہزار درجہ یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج
بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح میں یہ
روایت یوں ہے کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیوں سے غرور
نہ دل میں سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھوں بندے ایک سے
ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری میں آپ کو کمتر سمجھیگا اور اگر دینداری میں
اپنے سے کمتر لوگوں کا خیال کریگا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مقدور رکھتا ہے اور حج نہیں کرتا زکوٰۃ نہیں دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی
اسکے حق میں زہر ہے ٦٦٦ عن انس اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَأُ بخاری میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اُسکو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سو کے
بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا
کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ ٦٦٧ عائشۃ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ
اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب
تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اُسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے ٦٦٨ ابو ھریرۃ
اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخَرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا
اَوْ یَجِدَ رِیْحًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہ
پڑے کہ اُسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے
کا شبہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اُس صورت میں وضو گیا غرضکہ
شبہ سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہے ٦٦٩ طلحۃ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ
وَلَا یُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِکَ مسلم میں طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی
لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اُسکی اُس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان
میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد رفت کرے ٦٧٠ ابی سعید
اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ
صَالِحَۃٍ قَالَتْ یَا وَیْلَھَا اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَہٗ صَعِقَ بخاری میں
ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اسکو لوگ اپنے مونڈھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر نیک

روح ہوتی ہو تو کہتی ہو مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہو ہای خرابی تم کدہر اُسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اُسکی آواز سنتی ہو سواے آدمی کے اور اگر آدمی اُسکو سُنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہو تو مشتاق ہوتا ہو اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہو

۸۶۱ مرثوبان إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مسلم مین ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اُٹھے گی ف حضرت پیچھے اور حضرت عثمانؓ اُس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس امت میں خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہو کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا

۸۶۲ ق عائشۃ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کہانا تیار ہوا اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کہانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کہانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کہانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکہون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی درجے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخرش ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت پیچھے رات کا کہانا کہاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجکو کہانے کے واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑھکے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اُنکو پکارا تہا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اُنھون نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اُسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہو کہ جب رات کا کہانا تیار ہو تو اول کہانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہو

۸۶۳ خ ابو هريرة إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اُسکو ڈبو دے پھر اُسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اُسکے ایک پر مین مرض ہو اور دوسرے پر مین شفا ہو ف دوسری روایت یون ہو کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہو اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا

۸۶۴ م جابر إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اُسکو اُٹھا لیوے اور جو گرد و غبار اُسپر لگا ہو اُسکو دور کرے اور چاہیے کہ اسکو کہا دے اور اُسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جبتک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اُسکے کہانے کی کس چیز مین برکت ہو ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہو کہنا حق ضائع کرنا ہو اور انگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہو اور برکت کی امید علاوہ ہو

مر عبد الله بن مغفل إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فی التراب مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منہ ڈالے تو اسکو سات بار
دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق ابی ھریرۃ و جابر بن سمرۃ اذا ھلک کسری فلا کسری ۱۷۶
بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہان انکا
بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اسکے بعد وہان انکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین
محمد کی جان ہی کہ مقرر ان دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے
بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی
ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے تھے تو حساب
سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام
مین تقسیم ہوا ق جابر اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک ۱۷۷
واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب
اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل امری واجلہ
فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ
امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی
بہ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین
فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے
علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر
تو قادر ہی مجھکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزون کا دانا ہی الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی
میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور
اسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے
دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اس سے اور مقرر
کر دے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اس سے راضی کر دے ف جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو
استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اس کام کا نام لیوے
تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے
کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اسکا نقصان نہین ہوا سو یہ استخارہ اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین
یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو یہ اصل ہی غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین ہ
فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر سے پر اذ ہی ق عبد اللہ بن زمعۃ اذ انبعث اشقاھا انبعث لھا رجل ۱۷۸

عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم مین سردار بیشرم بڑا زبردست تھا ابوزمعہ کے برابر ف ابوزمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابوزمعہ ہو اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۸۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ما ہو ق اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَہٗ لِرَھْطٍ مِّنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سواے اسکے کہ تم اونٹون مین جاکر رہو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا انکو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوے تھے جلندر کی بیماری انکو تھی حضرت کے اونٹ چرائی پر تھے انکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کر اسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے انکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی انکی آنکھون مین ڈالی کے اندھا کیا پھر اسکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخرش کو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہو ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اَذِنَ

۸۸۰ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہو ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہو بلکہ مستحب ہو بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ

۸۸۱ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تمسے نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہو ف حضرت نے ایک بار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہو

۸۸۲ ق اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْکَرِبَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ بخاری مین مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہو اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہو حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہوکر سامنے ہوے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہو انھون نے کہا کہ خوب آدمی ہو لیکن اسمین یہ خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہو اور بہتر آدمی وہ ہو جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی

٨٨٣ مجکو کوئی پیشہ سکھایا سے خدا نے اُسکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے عن مستورد قال قال رسول
اللہ صلعم ما الدنیا فی الاٰخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ السبابۃ فی الیم فلینظر بم یرجع مسلم بن مستورد سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہو دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی
لگا اوسکو ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہو جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک عن
٨٨٤ ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منہا فی ہذہ الایام قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد
فی سبیل اللہ الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء یعنی ایام العشر بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین ہو ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے
کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد
افضل ہو کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ لایا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی
٨٨٥ عبادت افضل نہین عن عایشۃ ما انا بقاری قال فجاءہ الملک الذی جاءہ بغار حراء فقال اقرأ قال فاخذنی
فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی
الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی
فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان
ما لم یعلم بخاری مین حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین ہو حضرت کے پاس فرشتے سے فرمایا جو
حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اُسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اُسنے مجکو پکڑا اور سخت دابا یہان تک
کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ حضرت نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین اُسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دابا یہان تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر
مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ حضرت نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اُسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دابا یہان تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ
اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا کہا یا آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا
ف حضرت جب چالیس برس کے ہوگئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی کہ مین ایک حرا پہاڑ ہی اُسکے
غار مین ذکر اور فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سُنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہو جاتے
چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھی تھین حضرت حرف شناس
نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت
خدیجہ سے فرمایا کہ مجکو اوڑھا دو جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہو حضرت
خدیجہ نے کہا یہ نہین ہونے کا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہین برادر پرور ہین محتاج کو دیتے ہین
عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے
پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اُسنے جب حضرت سے یہ سب حال سُنا تو کہا کہ یہ فرشتہ
ناموس ہی جو حضرت موسیٰ پر اُترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری قوم تجکو نکالیگی [illegible]

فرمایا کہ کیا میری قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اُسکے بعد تین برس وحی نہ اتری پھر سورۂ مدثر اترا اور قرآن اترا متواتر ہوا

۸۸۶ ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ قَالَهٗ حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اُتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند اُن مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا اور ایسے ہی لکہا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی

۸۸۷ م اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اُسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

۸۸۸ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتارا خدا نے کوئی مرض مگر اُسکی شفا بھی اُتاری ہی ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اُنہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے منافی نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کیے ہین

۸۸۹ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اُسکے دو رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اُسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اُسپر رغبت دلاتا ہی دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہی اور اُسپر رغبت دلاتا ہی بد کہنا اُس سے تو وہی معصوم ہی جسکو خدا بچا دے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب کرتا ہی پیغمبر پر اُسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہو گیا ہی مجکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نہین بچ سکتا یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا

۸۹۰ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپنے بھی بکریان چرائی ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے بھی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی کہ پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے

۸۹۱ م هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ لَا مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ

۱۹۲ عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر
پہونچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ انکی
شہوت زنا اور حرام کاری اور انکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہو غرضکہ اکثر فساد عورتون کے سبب اٹھتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ
۱۹۳ تشویش تھی ق ابْنِ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہونچا دیگا کہ خدا کو ملیگا منہ پر ایک بوٹی بھی نہو گی یعنی
۱۹۴ یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق ابْنِ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَيْهِ ثَلَاثُ
لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہو مسلمان
مرد کو کہ اسپر تین راتین گذر جاوین سے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اسپر لازم ہو کہ اپنے
پاس اسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اسکے بعد اسکے وارث اسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت
۱۹۵ لکھ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہو اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہو ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ
مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہو اور یہ اسکی خو نہین و لیکن اسکو
بند کیا ہو ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ مکے والے نہ مانگینگے
کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین انکو دونگا یعنی وہ بات قبول کر دونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکر
مدینہ سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث
۱۹۶ فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا ق أَنَسٌ
مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِي فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ بخاری اور مسلم
مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابوطلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابوطلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے
تنہا سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ
گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اسکی تعریف کی اس حدیث
سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہو
۱۹۷ ق أَبُو سَعِيدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی
روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر اے قناعت تونگرم گردان کہ ورای تو

۸۹۸ ہیچ منفعت نیست ف ق زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ
فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہان تک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ تمپر
قریب ہی کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض نماز یعنی
فرض نماز مسجد مین افضل ہی ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف
کے واسطے حضرت نے اسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع
ہوئے حضرت نے اُس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین
اور نماز پڑھا دین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض ہو جاوے پھر اگر نہ ہوسکیگی
تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین جا کر پڑھو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے
کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروا دی تھی
اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہی اس حدیث سے
۸۹۹ معلوم ہوا کہ غلط بات ہی بلکہ حضرت کی سنت ہی ق عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ
سَيُوَرِّثُهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان
کی وصیت کرتا رہا یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کر دیگا ف یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ
احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسائگی کی
۹۰۰ کمال تاکید ہی ق ابی الدرداءؓ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُولَانِ اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَ
عَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اُسکے دونون کنارون
پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہی کہ
۹۰۱ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی ق أَبُو سَعِيدٍ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا يَعْنِي الْعَزْلَ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضایقہ نہین اسمین کہ نہ کرو ف بعضے اصحاب نے
پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اُن سے علٰحدہ ہو جایا کرین تب
۹۰۲ حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق أَنَسٌ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اُسکو زینت دیتی ہی اور نہین ہوئی سختی
کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اُسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہی ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہی اور سختی بگاڑتی ہی نرمی سے دشمن
۹۰۳ دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بیپرواہی سے دوست دشمن ہو جاتا ہی ق أَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكِ أَوْ
قَالَ عَلَيَّ قَالَهُ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ متفق علیہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا
نہین کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا یہ حضرت نے زہر دار بکری والی سے فرمایا ف خیبر مین ایک

یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہے پھر اُس عورت کو بلایا اُسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ف کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ مَا کُنْتُ اُرٰی

۹۰۴

اَنَّ الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُؤْذِي بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہے کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نہ ملیگی مین نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھ یا چھہ محتاج کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اُنکے مُنہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہے کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجونکو کھانا کھلا دے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ

۹۰۵

الْيَوْمَ فِي النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتون کی طرف کچھہ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوندوالی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھہ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کر لین تھین اور حال آنکہ پیغمبرون کو عورتونکی طرف خواہش نہین ہوتی اُنکا جواب یہ ہے کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اُس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہے کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہے اور مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہے کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تھین سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسیٰ کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر عورتین کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر سب بے خاوندوالی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کی تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بخوبی اُنکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھہ زیادہ علم کی حاجت نہین ف

مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوا خدا کے اور بیشک محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے مگر کہ خدا اسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہوگی

مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اسپر ایمان لاویں اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن سب پیغمبروں سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ انکا ایمان لاویں لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہردم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے میں تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے رہینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبروں کی امت سے ہمارے لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزاروں معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اسواسطے حضرت نے اسی پر ذکر کیا اور حکمت الٰہی یوں جاری ہے کہ جس زمانے میں جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو اسکے پیغمبر کو بھی اسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہے کہ انکو بلا شبہ پیغمبری کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسی کے وقت میں جادو کا چرچا تھا تو انکو اسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسی کے معجزات میں اکثر شفاے امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری میں شبہ ہو تو ایک سورہ اسکے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیوں اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف میں خلاف نہیں پڑا اسواسطے کہ اسلام میں بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ انمیں اعجاز نہ تھا اسیواسطے انمیں تحریف اور اختلاف ہو گیا

مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَّمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں جو بلوغ کو نہ پہنچے مگر کہ خدا اسکو بہشت میں داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکوں پر ف یعنی باپ کو لڑکوں کی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت زیادہ اتنی ہی انکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت میں صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا

مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَّلِيْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم میں معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہیں کہ ہو مسلمانوں کے کاموں کا مالک پھر نہ محنت کرے انکے واسطے اور نہ انکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو انکے حق میں بہتر ہو

سو عمل میں لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام میں پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ○ ۹۱۰ ○ ابن عباس
ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعهم الله فيه ۔ مسلم ۔ ابن
عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نہ کرتے ہوں
خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوویں مگر کہ خدا اُنکی سفارش اُسکے حق میں قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان جمع ہو کر
نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے اور جب
اس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہو سو کی زیادہ تر قبول
ہوگی اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ تین صفیں کریں ○ ۹۱۱ ○ جابر ما من صاحب ابل لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم
القيامة اكثر ما كانت وقعد لها بقاع قرقر تستن عليه بقوائمها واخفافها ولا صاحب بقر لا يفعل فيها حقها الا
جاءت يوم القيامة اكثر ما كانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه بقوائمها ولا صاحب غنم لا يفعل
فيها حقها الا جاءت يوم القيامة اكثر ما كانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها ليس
فيها جماء ولا منكسر قرنها ولا صاحب كنز لا يفعل فيه حقه الا جاء كنزه يوم القيامة شجاعا اقرع يتبعه
فاتحا فاه فاذا اتاه فر منه فيناديه خذ كنزك الذي خبأته فانا عنه غني فاذا راى ان لا بد منه سلك
يده في فيه فيقضمها قضم الفحل ۔ مسلم ۔ جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جس نے
انکا حق نہ ادا کیا یعنی انکی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آئینگے جتنے کبھی تھے ان سے زیادہ ہو کر یعنی شمار میں
زیادہ ہوں گے یا ڈیل میں اور انکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اونٹ اُسپر دوڑ کر اپنے پاؤں اور تلیوں سے
کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو انکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے
ان سے زیادہ تر ہو کر اور انکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگوں سے اُسکو کھونچینگے اور اپنے
پاؤں سے اُسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریوں کا ایسا نہیں جو انکی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریاں آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھیں ان سے زیادہ تر ہو کر اور انکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اُسکو اپنے سینگوں سے کھونچینگی
اور اپنے کھروں سے اُسکو روندینگی کوئی اُنمیں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہیں جو اُسکی
زکوٰۃ نہیں دیتا مگر کہ قیامت میں وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکر آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مُنہ کھولکر پھر جب اپنے مالک پاس
آویگا تو اُسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو خزانہ اُسکو پکاریگا کہ لے اپنا مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجھکو اُسکی کچھ پرواہ نہیں پھر جب
مالک دیکھیگا کہ اُس سے بھاگنے کی کوئی راہ نہیں تو ناچار ہو کر اپنا ہاتھ اُس اژدہے کے مُنہ میں ڈال دیگا سو وہ اُسکے ہاتھ کو چباویگا
اونٹ کی طرح ف یعنی جو شخص چاندی سونے کی اور مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اُسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جیسے
سانپ بہت پرانا اور نہایت زہریلا ہوتا ہے تو اُسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہیں ○ ۹۱۲ ○ ابو ہریرہ ما من صاحب
ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمي عليها
في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره كلما بردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف

سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اُسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے
پگھلا کر اُس چاندی سونے کے پتر بنا کے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اُن سے مالک کی کوکھ اور
ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اتنے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا
لنبائی پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اُسکو اُسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت
کی طرف یا دوزخ کی طرف ف ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان
مین نماز روزے کا جا بجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ
نکالتے ہیان نکلتی جاتی ہی اور حال آنکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل
کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اُسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ انھون نے
کیس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مر گئے تو اُنکے لڑکون
اور وارثون نے اُس مال کو چند روز مین اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال
جمع کیجیے اور غیر اسکو اوڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جنکے صرف خیال کرنے سے
روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر
قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے
کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی شعر زکوۃ مال بدر کن
کہ فضلہ رز را چو باغبان دررو و بیشتر دہد انگور ۹۱۳ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَّدْعُوْ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا
قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی
مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے
پیچھے اُسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی
کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہی ۹۱۴ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یُّصَلِّیْ
لِلّٰهِ كُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَیْرَ فَرِیْضَةٍ اِلَّا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ مسلم
مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتین سنت
کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اُسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ گھر اُسکے واسطے
بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی
دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ۹۱۵ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّسْتَرْعِیْهِ اللّٰهُ رَعِیَّةً یَّمُوْتُ
وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِیَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا
بندہ نہین مرتا ہو جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اُسپر بہشت کو

٩١٦ دامن کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ
اِلَّا کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِھِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُھُمْ مسلم روایت ہو عبداللہ
بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت
رہے تو اُن لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اُنکی مزدوریان
پوری ہو گئین ف یعنی زندہ غازیون کو دو فائدے تو مدست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اُنکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید
٩١٧ زندہ غازی سے نہایت افضل ہی ق عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ مَا مِنْکُمْ رَجُلٌ یُقَرِّبُ وَضُوْءَہٗ فَیُمَضْمِضُ وَیَسْتَنْشِقُ فَ
یَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْھِہٖ وَفِیْہِ وَخَیَاشِیْمِہٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ کَمَا اَمَرَہُ اللّٰہُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْھِہٖ
مِنْ اَطْرَافِ لِحْیَتِہٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ یَغْسِلُ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا یَدَیْہِ مِنْ اَنَامِلِہٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ
یَمْسَحُ رَأْسَہٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رَأْسِہٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِہٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ یَغْسِلُ قَدَمَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ
خَطَایَا رِجْلَیْہِ مِنْ اَنَامِلِہٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ ھُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَمَجَّدَہٗ بِالَّذِیْ ھُوَ لَہٗ اَھْلٌ
وَفَرَّغَ قَلْبَہٗ لِلّٰہِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے
مگر یہ کہ گر جاتے ہین گناہ اُسکے چہرے کے اور اُسکے مُنھ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مُنھ دھوتا ہی جیسا کہ خدا نے اُسکو فرمایا ہی
تو اُسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھون کو دونون
کہنیون تک تو اُسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح
کرتا ہی تو اُسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو
اُسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کہین اور
جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اُسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز
پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اُس دن کی سی حالت پر جس دن اُسکی ماں نے اُسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے
٩١٨ نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہو جاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہو چکا ہی عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ مَا مِنْکُمْ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ
مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَمَنْ
لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اُس سے
قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی وہ بندہ بلا واسطہ خدا کلام
کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر
اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے اُسکے مُنھ کے سامنے ہی سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی

کھجور ہی دیکھ رہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی ایسا سخت وقت ہوا ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی **ق**

۹۱۹ عَلِیٌّ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیک بختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اسپر ہم آسان کرینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اسنے جھوٹھا جانا تو اسپر ہم آسان کرینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین ہی اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اسکا سبب ہی اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی جیسے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے

۹۲۰ تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین سنسان یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **ھ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اسکے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی تابعدار ہی سو مجکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوا

۹۲۱ پیغمبروں کے اور کوئی گناہوں سے معصوم نہیں ھ عمر مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ
ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ
لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص
وضو کرے تو کمال مرتبہ کو پہونچاوے یا پورا وضو کرے پھر یوں کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے
لائق نہیں وہ اکیلا ہو کوئی اُسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُسکا بندہ ہوا ور اُسکا پیغام پہونچانے والا تو کھول
دیے جاتے ہیں اُسکے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے کہ جس دروازے سے اُسکا جی چاہے بہشت میں جاوے ف اس
حدیث میں اچھی طرح پورے وضو کرنے اور بعد اُسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہو ھ خ
۹۲۲ ابی هریرة مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر وہ اُس
عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے ف عورتوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مرد آپکی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے اُنکے واسطے
بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہوں حضرت نے
۹۲۳ فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے ھ ام سلمة مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا مسلم میں حضرت
ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اُسکو فرمایا ہو کہ
انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے ہیں اور اسی کی طرف پھر جانے والے ہیں الٰہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت میں اور بدلے میں
اُس سے بہتر دلا دے مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اُسکو دیتا ہو ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا مستحب ہو ایک بار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ
گل ہونا کون سی مصیبت ہو جو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت
۹۲۴ ہو یعنی ہر رنج اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے ھ عثمان مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ
الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم میں حضرت عثمان سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے
اُسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازیں اپنے درمیان کے گناہوں کی کفارہ ہو جاوینگی یعنی صغیرہ گناہوں کو
۹۲۵ مٹا دینگی ف ابن مسعود مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ
وَرَقَهَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے
بیماری سے یا سواے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہوں کو جھاڑ ڈالتا ہو جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہو
ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بشرطیکہ رنج میں صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے

۹۲۶ ق جابرٌ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّ مَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّ لَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اس سے کھائی جاویگی سو اُسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اُسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اُس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہو کہ اُسکے پھل کھانے مین اور اُسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہو معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہو اسواسطے کہ اُسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہو اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہو

۹۲۷ ق عَائِشَةُ مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتّٰى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اُسکے سبب سے خدا اُسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنی اگرچہ کم مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہو کہ نوازی اسکا نام ہو

۹۲۸ ق ابُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهٗ يَدْمٰى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اُسکا زخم جاری ہوگا رنگ اُسکا تو خون کے رنگ اور بو اُسکی مشک کی سی بو ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اُنکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے

۹۲۹ ق ابُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اُسکو چھو لیتا ہو جب کہ وہ پیدا ہوتا ہو سو وہ رو اٹھتا ہو چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اُنکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اُنکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اُنپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہو اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اُنکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اُنکا لقب مسیح ہو یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اُنکو نہ چھو سکا

۹۳۰ م عَائِشَةُ مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اُسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اُنکی سفارش قبول ہوگی اُسکے حق مین ف عبد اللہ بن عباس کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہو اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہو تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہو اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہو

۹۳۱ ق اَنَسٌ مَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر البتہ اپنی امت کو ڈرایا ہو کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا

نہین اسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہوگا ف دینی کفر کی لفظ ف حضرت نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ نا نقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اسکے کفر کا اسکے ماتھے پر کفر کی جو لفظ موجود ہی مسلمانون کو نظر آویگی کافرون کو نہ سوجھیگی

۹۳۲ ابن مسعودؓ ما من نبي بعثه الله في امة قبلي الا كان له من امته حواريون واصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اسکی بعضی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اسکے اصحاب ہو لیے ہین کہ اسکی سنت اور اسکی راہ کو پکڑتے ہین اور اسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین پھر چندے تو یہ حال ہوتا ہی کہ انکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جنکا انکو حکم نہین سو جو شخص کہ ان ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو ان سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور جو ان سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے سوا کے پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو انکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر انکے بعد ناخلف لوگ اسکے دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندار و نپر واجب ہی کہ انکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہی کہ ہاتھ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے انکو اور انکی بدعتونکو برا جانین اور جو ان تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی نکرین اسمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسی بدین خود او عیسی بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو برا کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ مہدی نہین اسواسطے کہ اسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

۹۳۳ ق عائشةؓ ما من نبي يموت حتى يخير بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اسکو اختیار نہین دیا جاتا ہو زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے

۹۳۴ خ ابو سعيدؓ ما من نسمة كائنة الى يوم القيمة الا وهي كائنة بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ انمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون کے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمھارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور ہوگی اور تمھاری تدبیر کچھ نہ چلیگی

۹۳۵ ق انسؓ ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها انها ترجع

إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرتی جسکی واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اسکو
خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی
اسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا
میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے
یعنی شہید کے سب مطالب حاصل ہوتے سواے اسکے اسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت
پاوے ۞ عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ ۱۳۶
الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر
کوئی دن نہیں جسمیں خدا بندوں کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے خدا
حج کرنے والوں کے سبب فرشتوں میں پھر فرماتا ہے کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں ف عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے
اس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنوں سے افضل ہے ۞ أُمُّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ ۱۳۷
صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہیں گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہے ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہیں گھٹتا ہر چند ظاہر میں نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اسکا ثواب خدا کے
نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری معلوم
ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت میں بھی اسکی خوبی ثابت ہوتی ہے یوں لوگ کہتے ہیں کہ فلانا شخص
کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہے کہ باوجود کہ اسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اسنے دم تمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا ۞ الْمِقْدَادُ مَا هِيَ إِلَّا ۱۳۸
رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ أَفَلَا آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْأَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً
ثَانِيَةً مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے کیوں نہ مجکو بتلایا
تو ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینوں
بکریوں کے دوہنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقدادؓ سے یوں روایت ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے میں آئے
اور سبکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانوں سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور
فرمایا کہ ان تین بکریوں کا دودھ دوہا کرو اسکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینوں آدمی اسکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ
چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور سبکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد
میں جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریوں کے گھر تشریف لیگئے
میں نے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہاں گئے ہیں کھاپی کے تشریف
لاوینگے لاؤ میں حضرت کا بھی حصہ پی جاؤں سو میں اسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ میں نے کیوں حضرت کا حصہ پی لیا

شاید کہ حضرت وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ
اس خیال سے میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اپنی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور
مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اٹھایا مین نے جانا کہ مجکو بددعا کرینگے سو تو
حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اسکو جو مجکو کھلاتا ہو اور پانی دے اسکو جو مجکو پلاتا ہو مین نے جانا کہ اس دعا سے بکریان
موٹی ہو گئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین سو مین نے انکو دوہا اور حضرت کے سامنے
لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مین نے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مین نے
پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو اسکے سے بتلاتا ہم ان دونون آدمیون کو بھی اس رحمت کے

۹۳۹ دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہے حضرت کی دعا کی ہے عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ مسلم
مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین
ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت
جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہے اسکو نکلوا دیا جب جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول
اسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا

۹۴۰ فرشتے رحمت کے اس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہے ابو سعید مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ
وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا أَذًى وَلَا حُزْنٌ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک
کہ تشویش جو اسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اسکے سبب سے اسکے گناہون کو دور کرتا ہے ف ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ
ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہے کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اسکو اپنے گناہون کی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین

۹۴۱ صحت ہو تو دانا آدمی اسکو خوشی سے پیتا ہے ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ يعني صَلوٰةَ الْعِشَاءِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کے نماز کی زمین والون سے تمہارے
سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کر کے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت
تک زمین پر تمہارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمہین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا
ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا افضل ہے

۹۴۲ ق ابو هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا
قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَ
مِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب کہ وہ محتاج
تھا سو اسکو خدا نے اور اسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہے کہ خالد پر تم زیادتی کرتے ہو البتہ

اُسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہی اور عباس بن
عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور اُسکے ساتھ اتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ **ف** زکوۃ تحصیل کرنے والے
عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب
فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر
حضرت نے بیان کیا کہ اُسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہی اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل
عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اُس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اُسنے وقف کر دیا اُسپر زکوۃ واجب
نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اُنپر دو سال کی زکوۃ ہی اُنکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اُنکی تنگدستی کے سبب زکوۃ
نہ لی ہوگی اسوسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ
مال قرض لیا ہو سو اُسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت
کے اُن سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور
شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیث
جسکے سرے پر استفہام یہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** اَنَسٌ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّي اُصَلِّي وَاَنَامُ
وَاَصُومُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي **قاله** حِيْنَ سَمِعَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ
بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انس
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اُن لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور
سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری
راہ سے پھر او میرا نہین یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اُنمین سے کہتے ہین کہ مین عورتون کی
صحبت داری چھوڑتا ہی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف**
تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اُنھون نے جو حال تھا سو
بیان کیا اُن اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہان خدا نے
اُنکا پچھلا اگلا سب قصور معاف کر دیا لیکن اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ
مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین
عورتون کی صحبت داری چھوڑتا کبھی اُنکے پاس نہ جاؤنگا پھر اُتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح
کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت
کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اُسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو

گر بھی پڑتا ہو خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے اُنمین بیٹا ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہو کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوا فرض کے سنت و نفل بالکل اُڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی

۹۴۴ قَ عَائِشَةُ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ اَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہو اُن لوگون کا جو آپکو بہت دور کھینچتے ہین اُس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہو خدا کی کہ مین البتہ اُن سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اُنکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اُسکو کچھ ہلکا جانا اور اُسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہو معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت ہو اور رخصت ہو اُسکو ہلکا جاننا یا اُسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہو شعر بصدق و صفا کوش و ورع و تقی ولیکن میفزای بر مصطفی

۹۴۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ فَقَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہو یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہو ای ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اُسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب اُسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اُسکو توریت کا علم تھا

۹۴۶ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ اِمْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اُسکو باندھیگا تو اُس عورت پاس کچھ نرہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے اُس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اُسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا ہو کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مین نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی ہنسنے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اُسکی حاجت نہین ہو تو میرا نکاح اُس سے کر دا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہو جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اُسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہو حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لا اُسنے کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہو اسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کس طرح گذارا ہو سکیگا آخرش ناامید ہو کر وہ شخص اُٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہو اُسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہو اُسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہو حضرت نے فرمایا کہ جا مینے بیاہ دی اُس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اُسکو وہ سورتین یاد کروا دے یہی اُسکا مہر ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہو

اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک درم درم سے کم مہر نہین ہو سکتا انکی دلیل اور حدیث ہی انکے مذہب مین

۹۴۷ اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا جب مسلمانون کو تنگی تھی ھر ابن مسعود مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہی جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہین ولیکن پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جسکو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہی کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اسکو یہ فائدہ حاصل نہین ہوا گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت مین وہی ہی جو غصے کو اپنے اوپر سوار غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو

۹۴۸ ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهُ لَمَّا تَخَلَّفَ مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے رکا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر انکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا

۹۴۹ ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهُ لِثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان ایک قوم کا سردار تھا جسکا ثمامہ نام تھا اسکو پکڑ لاے اور مسجد کے ستون مین اسکو باندھ دیا جب حضرت اس طرف تشریف لاے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس طرح اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی اے محمد اگر تونے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ اے ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت نے اسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے

اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو
اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب سب دینون سے میرے
نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا کہ یا حضرت
مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپ کے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اسکو بشارت دی
اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بیدین ہو گیا ہی ثمامہ نے کہا کہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو
نہ ملیگا یمامہ ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ۹۵۰ هر جابر ... فَلَمَّتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي
أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ لَهُ جَابِرٌ وَقَدْ أَرْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى
غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا
تو نے جس کام کے واسطے مین نے تجھے بھیجا تھا اور نہین روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین نماز پڑھتا تھا یہ حضرت
نے جابرؓ سے فرمایا اور انکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سواے اور طرف
منھ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ
کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف منھ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ مَهْ
دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْإِبِلِ
اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اُسکے واسطے یعنی لگا تو اونٹ گم ہوے
بھٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیگا اور
درخت کو کھاویگا یہان تک کہ اسکا مالک اسکو پا جاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا حضرت
نے ہر ایک کا جواب دیا پھر بھولے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ
کو پکڑ لینا نچاہیے اسواسطے کہ اُسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین ہوتا اُسکے پاس موجود ہی یعنی اسکی تلی چلنے پھرنے کو مضبوط
ہی اور مشک اسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہی غرض
پھر اسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی
۹۵۲ هر جابرؓ ... مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى
فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تجھکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اس عورت نے کہا
کہ مجھکو تپ ہی خدا اُسکو بے برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے بخار کو اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ
دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہر چند بظاہر تپ سے تکلیف ہی لیکن ہر باطن اُسکے سبب سے

٩٥٣ گناہ دور ہوسے تو اُسکو بُرا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہو اسی طرح ہر بیمار کا حال ہو ھر عَایِشَۃُ مَا لَکِ یَا عَایِشَۃُ
آغِرْتِ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہو تجکو ای عایشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین
حضرت عایشہ رض سے پوری روایت یون ہو کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مردون
کے واسطے دعا کرنے کو مین یہہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اُٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا
٩٥٤ حال دیکھکر یہہ حدیث فرمائی تب مین نے کہا کہ یا حضرت مجھسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے ھر جَابِرُ
بْنُ سَمُرَۃَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا
فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا فَقُلْنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ
مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیا ہو مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی
دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہاکرو نماز مین یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت دیر
کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہو مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر
کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تب ہمنے
کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کرلیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے
اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوے کھڑے رہتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داود مین
جابر بن سمرہ سے روایت ہو کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اُٹھاکر سلام کرتا تھا
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اُٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے
سوا کے کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہو جب تک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نچاہیے
٩٥٥ اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہو ق سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ
مَالِیْ رَاَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّہٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَیْہِ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ
لِلنِّسَآءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہو کہ مین نے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی
جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے
اسواسطے کہ جب نے سبحان اللہ کہا تو اُسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے
فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے
اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال بد آتا ہو ف صحیح بخاری مین روایت ہو کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو
گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بناکر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو
حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوتے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق حضرت کے آنے سے خبردار
ہو جاوین اور صدیق کی یہہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بجائین

نظر کی دیکھا کہ حضرت صف میں کھڑے ہیں حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہیں ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر
صدیق اکبر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں برابر
ہوگئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ وہاں قائم رہا
صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب نے یہ حدیث نمائی
اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے
پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بنا وے ق ابْنُ عَبَّاسٍ
وَمع جَابِرٍ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ
زَوْجَهَا حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيْرَيْنِ وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ
قَالَهُ لِاُمِّ سِنَانٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے اور صرف بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے سنان کی ماں
کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں یوں ہے کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے
کہا اس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے
فرمایا کہ البتہ رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے نوع اخص دوسری قسم کی حدیث م ابو ذر مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ اَوْ
لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے بندوں کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ جو حضرت
نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے نوع اخص دوسری قسم کی حدیث خ ابو ہریرہ مَا
اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار ہو یا جامہ
نیچے ٹخنوں سے ہو سو دوزخ میں ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے ق رافع بن خدیج مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ
بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہا دے اور خدا کا نام اسپر لیا جاوے تو
اسکو کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب میں تمکو اسکا سبب بتلاؤں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافروں کی چھری
ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں مسلمانوں کو انکا طریقہ کرنا مناسب نہیں ف یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر
حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے
لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جُدے ناخن اور
ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں لیکن اکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ق عمر مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ
وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اسکو لے اور جو

۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰

ایسا مال نہو تو اُسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت مجکو مال دینے لگے
مین نے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اُسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے
فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص در سوال کے ملے وہ حلال ہو اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی
اور اُسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اٹھوا کر بازار سے گیہون لائے
امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اس شخص کو
روٹی دی اُس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو انکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو انھون نے قبول کی اور چلے گئے
بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مین نے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا اُس وقت
اُنکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اُسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مین نے روٹی دی تو انکو خواہش
نتھی کہ اس سے ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہو ویسے باطنی سوال
961 بھی دل سے منع ہو ق یَعْلَی بْنُ اُمَیَّۃَ مَا کُنْتَ صَانِعًا فِیْ حَجِّکَ فَاصْنَعْهُ فِیْ عُمْرَتِکَ یَعْنِیْ مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ
الطِّیْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن اُمیہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین
بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اُسی طرح عمرے مین بھی ف مصابیح مین یعلی سے
روایت ہی کہ ایک شخص خوشبو دار جبہ پہنے تھا اُسنے حضرت سے پوچھا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہی اور یہ جبہ پہنے
962 ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی ف اَبُوْ سَعِیْدٍ
مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ
یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اُسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے آپ کو بچاوے پرہیزگاری
نیت کے ارادہ پر تو خدا اُسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اُسکے دل کو دنیا کے مال سے
بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بنا دیگا تو خدا اُسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دیگا اور
کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق
اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول بد خو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خو
عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلیف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی
یہ پیدایشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور انکی تعلیم بے فائدہ
ہو جاتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ
کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے نوع اخر
963 دوسری قسم کی حدیثین ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ

[illegible]

[illegible]

حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاوے گا اول بار سب خلق
مر جاوے گی دوسری بار مین جی اٹھیگی ابوہریرہؓ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس
برس ابوہریرہؓ نے کہا کہ یقین مجکو معلوم نہین مین نے حضرت سے یون سنا ہے جیسا کہ تمسے کہا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ۹۶۴
الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید انصاریؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہے ف بعضی روایت
مین گھر ہے بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتون کا ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین
دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے یعنی اس قدر مکان بہشت مین اٹھا لیجاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا
نہایت مقبول ہے اسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہے کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی ۹۶۵
پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہے ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ ۹۶۶
الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اسکو زیادہ آگ ستاوے ق
اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض ۹۶۷
کوثر کے دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہے ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہے مدینے
سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہے مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہے فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ہے ق اُبَيُّ ۹۶۸
بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے تیرے ساتھ ابی بن کعبؓ نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم
یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہے ابی بن کعبؓ نے کہا کہ حضرت نے خوش ہو کر میرا سینہ ٹھوکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر ف
ابی منذر کنیت ہے ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے انکی ذہن آزمائی کی پھر انکے علم اور فہم سے
خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہے کہ اسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے
ق عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۹۶۹
فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کپڑا
اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دف بجا کر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبرؓ آئے
انھون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرت نے منھ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے
دن ایسے راگ کا کچھ مضایقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت
نہین جو محل شہوت ہوان تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کار آمدنی چیز ہے اسی حدیث سے بعضے

عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین بے مزامیر نرا راگ یا دف کے ساتھہ درست ہی بشرطیکہ دینی کام مین کچھہ ہرج نہو وے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

۹۷۰ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا اَحْيَانٌ قَالُوا لِاَبِي سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ تَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے انکو غصہ دلایا اگر تو نے انکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب کہ ان تینون نے ابو سفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈہے اور انکے سردار کو کہتے ہو ف) ابو سفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابو سفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہوکر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا تاو کھا کر ابو سفیان ظاہر اسلام کو چھوڑ دے اسکی خاطر داری کی بات کہی اور انکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ انکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو ان تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو مین نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو انھون نے کہا کچھہ غصہ نہین اے بھائی تمکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہی اور انکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ انکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ف

۹۷۱ اَبُو بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہی ان دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے اسی غار پر خاص ہمارے سر و پیر کھڑے ہوئے جب مین نے مشرکون کے پانون دیکھے تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر انمین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھہ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار مین آئے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اسکو ساتھہ لیتے ہین جسکے اخلاص و دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھہ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر

سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار نہ تھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِينَ ۹۷۲
أَشَرْتُ إِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھانے سے جبکہ مین نے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت
کہین گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت
کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ ۹۷۳
الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ
أَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا
فَذَلِكَ قَوْلُهُ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا خدا اور اسکا رسول زیادہ جانتا
پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اسکو اجازت
ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اسکو اجازت
نہ ملیگی پھر اسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہے تو نکلیگا پچھم کی طرف سے یہی مطلب ہے قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ
آفتاب چلتا ہے اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال
مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہے بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب
بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھہرا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی الٹی چال
چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہے ق أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا ۹۷۴
وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اسمین پانی
زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی ان سے بانٹ کھایا کر ف حدیث مین بیان حق ہمسایہ
اور سیر چشمی کی تعلیم ہے اور تنہا خوری کی مذمت ق أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا ۹۷۵
فَأَقْبِلْ بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور چلا جا
اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابوذر سے روایت ہے کہ ابتداے اسلام مین
جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مین نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کردون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے انکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا
جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہے لیکن اس صورت مین دار الاسلام
کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو ق أَبُو ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ۹۷۶
ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا قَالَ لَهُ
أَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر تو ضعیف اور ناتوان

آدمی ہو اور یہ حکومت خدا کی امانت ہو اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہو مگر اسکو رسوائی اور شرمندگی
نہین جسنے حکومت لیکر اسکا حق ادا کیا اور جو اسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اُسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت
نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اُسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل
ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہو سردار کو نہین چاہیے کہ اسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا
خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اسکو دیوے ۹۷۷ ھ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ
عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور
البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہو جیو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہو کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے
دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری
اور انصاف کرے تو اسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہو چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین
عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے حکومت
باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اٹھائی اور تمام دارالسلطنت کی قضا نہ اختیار کی
۹۷۸ ھ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى
يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا
کہ ایک دوسری عبادت ہو کہ جسکے سبب سے بندہ کے سو درجے بلند ہوتے ہین انکے درجون مین اتنا فرق ہو جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہو ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہو حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا
خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہو لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہو ھ
۹۷۹ أَنَسٍ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ أَشْتَكَى يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَبُو عَمْرٍو هُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ قَالَ
ثَابِتٌ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِقَوْلِهِ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہو ثابت کا کیا وہ بیمار ہو مراد ثابت سے وہ ہو جو قیس بن شماس کا بیٹا ہو اور ابو عمرو کنیت ہو سعد بن
معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اُنکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہو ف انسؓ سے روایت
ہو کہ جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آواز پیغمبر کی آواز پر کہ تمہارے عمل اکارت
ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے انکی آواز نہایت بلند تھی انھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ
رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہو ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت

بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اُسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت
بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ
حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہی
اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے ق اَنَسٌ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ ٩٨٠
النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گا ف ابو عمیر
انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اُسکے غم مین اُداس بیٹھا تھا
تب حضرت نے اُس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطر داری
کرتے تھے ق اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے ٩٨١
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داود کی بانسریون سے ف ابو موسی نہایت خوش آواز
تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اُنکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلا
بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داود دیکا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داود علیہ السلام ستر آوازون مین زبور
پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش
مین نرہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داود علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور
بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خدادادہی بشرطیکہ اُسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے
بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ ٩٨٢
هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اُس
طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوا سے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر
تو اُسکو بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو
معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین مین نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہؓ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروقؓ سے ملاقات ہوئی پوچھا
کہان جاتے ہو ابو ہریرہؓ نے قصہ نقل کیا عمر فاروقؓ نے ابو ہریرہؓ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت سنا ابو ہریرہؓ نے عمر فاروق
کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت
سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین یا حضرت لوگون کو چھوڑیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی
معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سنا دے جس سے اُنکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان

ابوہریرہؓ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ انکی بات کو سند جانین حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرتؐ کے نزدیک
بڑی عزت اور قدر تھی کہ انکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور
قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات
دین کے عقیدے داخل ہوگئے

۹۱۳ متن أَبُو هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ البَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف بخاری مین پوری روایت ابوہریرہؓ سے یون ہی کہ
حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اناج بھر بھر کے ہاتھ لینے لگا مین نے
اسکو پکڑا اور کہا کہ تجھکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے رکھتا ہون مین نے
اسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ اسنے اپنی محتاجی اور
عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اسنے اناج اٹھایا
مین نے اسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اسنے کہا مجھکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مین نے
اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مین نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی وہ
پھر آج کی رات آویگا سو مین اسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اسنے لیا اور مین نے اسکو پکڑا اور کہا اب مین تجھکو ضرور
حضرت کے پاس پکڑ لیچلونگا اسنے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجھکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر
سونے کے واسطے جایا کر تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس
نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے
قیدی نے کیا کیا مین نے کہا کہ اسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مین نے اسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اسنے
بتلائی مین نے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہی لیکن اس بات مین وہ تجھسے سچ
بولا تجھکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کیسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مین نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا کہ
وہ شیطان تھا

۹۱۴ متن أَبُو هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی
مسلمان ہوا یہ معجزہ ہی حضرت کا

۹۱۵ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ
ان لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی انکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس تک
حضرت کا اونٹنیان چرائی جاتیں مجھکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مین نے مدینے کے جنگل
مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین انکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین انکو پا گیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین
یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہی سو انکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مین نے

ان سے سب ونیان چھین لین اور انکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت سے ملے یعنی سوا دن کو لیے ایبر دوڑے جاتے تھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مین نے انکو پانی نہین دیا سو لشکر پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جیے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ۹۹۶ عَنْ عُمَرَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے جا لکار دے لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہے کہ نجاوینگے بہشت مین سوائے ایمانداروں کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوگون کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اسکے تیر لگا وہ مر گیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خلوص نیت ہے ق ۹۹۷ عَنْ عُمَرَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہے کہ اے خطاب کے بیٹے ان کافرون کے واسطے ستھرائیان اور عیش آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پہلو پر پڑگئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھلکے بھرے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین پوجتے اور خدا نے انکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے اے عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے سو اسواسطے کہ ایماندارون کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرون کو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین انکا کچھ حصہ نہین اسواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون ق ۹۹۸ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصالحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دبکر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرون کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اسکو کافرون کے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافرون پاس جاوے تو کافر اسکو نہ دیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق نے جوش اسلام سے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور انکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بہت فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے ... خیبر کو

فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخر کو مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سواے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی
۵۸۹ اسی واسطے رنج مین تھے ھ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی ھٰذِہِ الْعِصَابَۃِ مِنْ اَھْلِ
بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے
بیٹے تجھکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اُسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو مقرر
بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروقؓ نے حضرت سے کہا کیا
حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے ایمان خدا نے جانچ لیے ہین
اُنکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اُسکے قتل کا ارادہ کرتا ہے اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ
اُنکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اُسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اُسکا برا کہنے والا
۵۹۰ گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اُسکو کیون بخشا اسکی ایسی مثل کہ بھنڈاری دیوے اور پاپی کا پیٹ دکھے ھ اُسَامَۃُ یَا اُسَامَۃُ اَقَتَلْتَہٗ
بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرُقَاتِ مِنْ جُھَیْنَۃَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَمَّا غَشِیَہٗ مسلم مین اسامہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تونے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہے کہ وہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہے اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت
مجکو سردار بناکر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مین نے اس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اسکو نیزہ مارون اُسنے لا الہ الا اللہ زبان سے
کہا سو مین نے اُسکو نیزہ مارکے مار ڈالا پھر یہ قصہ مین نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا یا رسول اللہ
اُسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی
تجکو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے
اور مجتہد کی خطا معاف ہے اسی واسطے حضرت نے اس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ
۵۹۱ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ھ اَنْسُ یَا اَنْجَشَۃُ رُوَیْدَکَ سَوْقَکَ بِالْقَوَارِیْرِ مسلم مین انسؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور انکو شیشہ لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت
کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا ہانکنے
سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اُسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے
اُنکو شیشہ سا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے
کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو
۵۹۲ راگ سنانا خصوصاً کہ اسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہین کہ سبب شہوت و فساد کا سبب ہے ق اَنَسُ یَا اَنَسُ کِتَابُ
اللّٰہِ یَاْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَیُرْوٰی کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ قَالَہٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اے انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہے

یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب میں اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے
بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

۹۹۳ وَ عَن اَبِي هُرَيْرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ
وَيُرْوٰى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّي
لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي اَنْ اُصَلِّيَ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک
کیا یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اس واسطے کہ میں نے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی
بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کسی ساعت
میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا ف اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرت نے
اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اسکو ہمیشہ کیا کریں اور غیر دن کو اسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا

۹۹۴ وَ عَن اَبِي هُرَيْرَةَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا
اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ
فَاِنِّي لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی
اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے
ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری
برادری کا حق ہے سو مین اسکو ملاونگا تر و تازہ کرونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب یہ آیت اتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی
عذاب الہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام میں سب قریش کو مکے میں جمع کیا اور یہ حدیث
فرمائی اوپر سے نیچے تک سب ایک جدی برادرون کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری
برادری کا گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت
کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

۹۹۵ ق اَنَسٍ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ
ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس حائط والے باغ کا مجسے مول کرو
قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بے مول قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے
ثواب کے امیدوار ہین ف جب حضرت مدینہ مین آئے تو مسجد نہ تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ
حضرت کی مسجد ہے وہان کھجور کا باغ تھا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کا ارادہ کیا پر ان سے یہ حدیث فرمائی انکا
جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرون کی قبرین تھین حضرت نے انکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی

۹۹۶ ق اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنْ اَقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ

فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ اقْرَاْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ
تَسْئَلُنِیْهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف میں یعنی ایک قرارت میں یا ایک بولی میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری
امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفوں میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر
آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفوں میں یعنی عرب کی سات بولیوں میں اور یہ حکم ہوا کہ تجکو ہر بار
ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو میں نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو اسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر
تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو میں نے کہا ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور
پیچھے ڈال رکھا میں نے تیسرے سوال کو اس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکیگی میری طرف سبکی سب یہان تک کہ ابراہیم
علیہ السلام بھی ف ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرارت میں پڑھا میں اس قرارت کو نہیں جانتا تھا
میں اسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اسکی دونوں قراتوں کو درست فرمایا سو میرے دل میں اس وقت ایسا شک
پڑ گیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی ویسا شک نہ تھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ میں خوف کے مارے پسینے
میں ڈوب گیا اور گویا میں نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو
اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کرکے سات قرارت یا سات بولیان کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرارت
مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار
سوال کرنے کی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے
رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سفارش چاہینگے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام
سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبروں پر صاف ثابت ہوئی ۹۹۴ م قَبِیْصَةَ
بْنِ مُخَارِقٍ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَكُمْ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَاُ
اَهْلَهٗ فَخَشِیَ اَنْ یَّسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ یَهْتِفُ یَا صَبَاحَاهُ۔ مسلم میں قبیصہ بن مخارقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
عبد مناف کی اولاد میں عذاب الہی سے تمہارا ڈرانے والا ہوں اور میری تمہاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت
کو جاتے ہیں تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگوں کو بچاوے سو ڈرا کہ انکے پہنچنے سے دشمن آگے پہنچ جاوینگے سو وہیں سے چلانے لگا کہ
ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہنچا ف جب قرآن میں حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادروں کو ڈراوے عذاب الہی سے تب
حضرت نے اپنے دادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی تمکو یقین کامل ہو کہ کافر دوزخ میں پڑینگے سو ہم اول
تمہارے کفر پر جاتا ہوں کہ میں گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہوں کہ کفر چھوڑ دو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو دشمن
دشمن سے خبردار کرتا ہو ۹۹۵ م یَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ یعنی اضحیتہ مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرت

فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا دے ف ثوبان حضرت کے غلام تھے ان سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت نکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے اور اول جو تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا ق

۹۹۹ اَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافروں نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے انکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل انکے شریک ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی ہجو کرنا درست ہے بشرطیکہ اسمیں دینی فائدہ ہوا اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو نیک سخن کی خدمت ہے ق

۱۰۰۰ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى بخاری میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حکیم البتہ مال سرسبز اور شیریں ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرص لیا تو اسکے واسطے اس مال میں برکت دیجاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو ہرگز برکت نہوگی اور اسکا حال اس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا اچھا ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے ف حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال میں خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حریص اسلئے کہ مال میں برکت نہیں یعنی کتنا ہی اسکو ملے پر اسکا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اسکو آسودگی نہیں ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری میں روایت ہے کہ حضرت نے یہ حدیث مجھے فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ میں زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہیں لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت میں بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے ق

۱۰۰۱ اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم میں زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی مینڈھوں پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے ف صحاح میں روایت ہے کہ زبیر میں اور ایک انصاری میں کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ اے زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہیں حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم میں دونوں کی رعایت تھی کہ دونوں ہمسایہ تھے جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اسکے حق میں مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا سو اسیطرح شرع کا حکم یہ ہے کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے ق

۱۰۰۲ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد البتہ یہ لوگ اترے ہیں تیرے فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور ان سے صلح تھی پانچویں سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت کے قول توڑ کے

کافرون کے شریک ہوے جب مشرک مکّے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اُن لوگون نے تنگ ہوکر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اُترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اُسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرو ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ اُنکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اُنکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نوسو تھے

۱۰ ق عَلِیٌّ وَّ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماباپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون سواے سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اُنکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور انکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اُسکی قدرت ہی

۱۰۰۴ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ یَا سَلَمَةُ اَیْنَ حَجَفَتُكَ الَّتِیْ اَعْطَیْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مین نے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہوچکا

۱۰۰۵ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ یَا سَلَمَةُ هَبْ لِیَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ یَعْنِیْ اِمْرَاَةً مِنَ السَّبْیِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجھکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوے اُنہین سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مین نے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر وہ قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا

۱۰۰۶ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ یَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِیْثٍ بَرِیْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِیْرَةَ مُغِیْثًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اُسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اُسکو چھوڑ دے بریرہ نے اُسکو ترک کیا تو مغیث اُسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اُسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرت نے اُسکی محبت اور اُسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضؓ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اُسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اُسکی سفارش کرتا ہون اُسنے کہا مجکو تو اُسکی

کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اسکا خاوند غلام تو اسکو اختیار ہی چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین

۱۰۰۷ مر ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے سو مین نے اسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مین نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے انھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون سے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہی

۱۰۰۸ ق اَبُو مُوسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِي مُوسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ کیا مین تجکو نہ بتلا دون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لاحول ولا قوة الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبداللہ بن قیس ہی ان سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لاحول ولا قوة الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی

۱۰۰۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ تو نہو جیسے فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اسنے چھوڑ دیا رات کا اٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبداللہ بن عمروؓ سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین

۱۰۱۰ خ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مین نے کہا مین نے اسکو نہین دیکھا اور البتہ اسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کعبہ کے ارادہ سے حیرہ سے چلی گی یہان تک کہ کعبہ کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اسکو لیوے سو نپاویگا

کسیکو جو اسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان یعنی جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھا دے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجھکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہے تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفہ کے پاس اُسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہے اور اُسمین کعبے جانے کی راہ ہے ف اس حدیث مین روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہوچکا ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ف ہجری نوین سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضی علی بھاری ہین سو اسلیے انکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہوکر حضرت کو جا ملے اور منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو چھوڑتے ہین اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے پیچھے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت میرے نزدیک ہے ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضی کے خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سواے علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر بے جوڑ بات ہے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مرگئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہے ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اسی دم تک تھی جبتک حضرت موسی طور سے تشریف نہ لائے تھے یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمین اُنکے سواے دوسرے خلیفہ کی انکار نہین صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہم کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین مذکور ہوچکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اُسکے سواے اور حدیثونکو

١٠١١

۱۰۱۲ خیال کر نا یا جہالت ہی یا تعصب ھ عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ النِّسَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَلَحَّ عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَۃِ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر کیا تجکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ یعنی اے پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اسکے بیٹا نہو اور اسکی بہن ہو تو آدھا مال اسکا لیوے اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو وہ تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی کے موسم مین اتری تھی اس واسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

۱۰۱۳ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس نے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی

۱۰۱۴ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیون نہین دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہی کہ کس طرح پڑھتا ہو سوائے اسکے نہین کہ اپنے نفع کے واسطے پڑھتا ہو مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے

۱۰۱۵ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَہَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَآءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے اتر سواری سے واسطے ستو گھول اُسنے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اتر سواری سے واسطے ستو گھول لا وہی نے کہا سو وہ شخص اترا پھر اُسنے ستو گھول لیا اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف راوی کا روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھول لیتے تھے کہ بعضے لوگون کو شبہہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا

۱۰۱۶ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلَاتَیْنِ اعْتَدَدْتَ بِصَلَاتِکَ وَحْدَکَ اَمْ بِصَلَاتِکَ مَعَنَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَہٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا ای فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اُس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اُس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اُس وسے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اُسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نہچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے

١٠١٦ | عن عمر یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَّ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اُسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ پایا سو مین نے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اُن سے زیادہ نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے ف جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اُنکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اُسپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مُردون کو سلام کرنا دلیل ہی اُنکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چپ چپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردون کو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تھا جو اُن کافرون نے سُنا جس طرح کنکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا ان کافرون کے اور مُردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اُس وقت اُن کافرون کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح حضرت عائشہ سے بھی روایت ہی والله اعلم

١٠١٧ | عن قبيصة بن مخارق يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰی يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا اَوْقَعَ فِیْ كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی يَقُوْمَ وَالصَّوَابُ يَقُوْلُ وَكَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤٗدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر اُٹھایا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اتنا مال پا جاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اُسکا مال برباد ہو گیا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سہولت حاصل کرے اور تیسرا وہ ہی جسکو فاقے کی نوبت پہونچے یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اُسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ

فاقے کو فاقہ ہو تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سے سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہی اور ٹھیک یہ قول ہی جس طرح ابو داؤد نے امام سے روایت کیا ہی ف تیسرا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی ان دونون مین صلح کروا دے اور اس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اُسکو سوال کرنا درست ہی عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا چاہیے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیون کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی انکے سوا کسی طرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہ سے روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مین نے سوال کیا حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آویگا تو مین تجکو دلاؤنگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٠١٩ عَنْ جَابِرٍ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا قَالَ لَهُ حِينَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحاها اور سبح اسم ربک الاعلی اور انہی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب کہ انھون نے عشا کے وقت سورہ بقر پڑھی تھی ف مصابیح مین جابر سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورہ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کر علاحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور آکے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھ سکین اور معاذ نے رات کو سورہ بقر پڑھی مین اپنی نماز علحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھوڑ دینگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون انکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو انکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے

١٠٢٠ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے کہا مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر جانتا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق بندون پر یہ ہی کہ اُسکی بندگی کرین اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرین پھر فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندون کا خدا پر جبکہ وہ اُسکو کرین یعنی عبادت کرین اور شریک نہ کرین

مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندونکا حق خدا پر یہ ہی کہ انکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندو
١٠٢١ واجب ہی اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اُسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اُٹھا لے
وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا
برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا کے ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اُسکی تنگ تھین آستین سے
ہاتھ نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزونپر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے
١٠٢٢ وضو کروانا درست ہی لیکن دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری
دعوت کا کھانا طیار کیا سو چلو ہی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو
١٠٢٣ حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَ
خَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینہ کے لوگو
نکھاؤ قربانیوں کا گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعیدؓ نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے مین
اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ
کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا
١٠٢٤ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا
مین نے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمہارے آپسمین الفت اور محبت
کروی میرے سبب اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب ف جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو
حضرت نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے انکو دیتے ہین جنکے
خون ہمارے تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے انکو ایک خیمہ مین جمع کیا اور یہ حدیث
فرمائی پھر انصار نے ... انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین باہم آپس مین بڑی عداوت تھی بڑا
کشت و خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہو گئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے
١٠٢٥ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا
اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تم نے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر
ہو چکی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہرگز نہین ہی البتہ مین خدا کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ہون مین نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف

اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اسکو امان ہی تب انصار نے
کہا کہ حضرت کو اپنے برادری کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ق ابن مسعود یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ١٠٢٦
ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے
جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بند کرنے والا اور شرمگاہ
کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچا ہوا اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو
تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی ف یعنی جس طرح خصی کر ڈالنے سے
شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اسکے حق مین نکاح کرنا
مستحب ہی کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی
ق عایشۃ یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اھل بیتی فو اللہ ما علمت علی اھلی ١٠٢٧
الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا خیرا وما کان یدخل علی اھلی الا معی بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے اس مرد
جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانا مین اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ
لوگون نے ذکر کیا ہی اس مرد کو جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے ف یہ حدیث
ٹکڑا ہی بڑی لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی منافقون کے سردار نے حضرت عایشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا
مختصر قصہ حضرت عایشہؓ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ
تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جا ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت
کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے
پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس
سبب کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی
اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو
ساتھ لاوے اسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اسنے مجکو دیکھا تھا اسنے افسوس و تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا
اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہین مین جاگ پڑی اسکی کوئی بات اور مین نے نہین سنی اسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل
پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبد اللہ بن سلول تھا مین
مدینے مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی کبھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین
حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اسوقت تک

گھر میں پاخانے نہ تھے میں شہر کے باہر مسطح کی ماں کے ساتھ حاضر ورگو گئی اُسکا پیر چادر میں اُلجھا وہ گر پڑی اُسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی میں نے کہا تو اُسکو کیوں بد دعا دیتی ہو وہ تو بدری صحابی ہو تب اُسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالوں کا شریک ہو یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی میں حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کروں میں نے اپنی ماں سے کہا ای ماں یہ کیا بات ہو جسکا لوگوں میں چرچا ہو میری ماں نے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہو اُسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ میرے حق میں لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اُس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے میں صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت میں جبرئیل کا آنا اور وحی اُترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اُسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں ہمکو تو سوا ئے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال میں نہیں آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی اُنکے سوا ئے اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتا دیگی حضرت نے اُسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہو جس سے تجکو اُسکی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہو اُس خدا کی جسنے تمکو سچا پیغمبر کیا ہو کہ میں نے کبھی اُسکی پاکدامنی میں کچھ فرق نہیں پایا ہاں اتنی بات البتہ ہو کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہو بکری خمیر کھا جاتی ہو اور وہ سویا کرتی ہو یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہیں کرتی پھر حضرت مسجد میں تشریف لیگئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی ای مسلمانو کوئی اُس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اُسنے ناحق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اُسنے کہا یا رسول اللہ میں آپ کا بدلا لینے کو تیار ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو میں اُسکی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہووے ویسا ہم کریں تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی طرح سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہو ہماری قوم والے پر تیرا کچھ قدور نہیں اور اپنی قوم کی تو کبھی حمایت کریگا پھر اُسید بن حضیر سعد بن معاذ کے بھتیجے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہو قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہو جو منافقوں کی حمایت کرتا ہو غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہو وے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ میں بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ تیرے حق میں میں نے ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر تو بے گناہ ہو تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہو تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہو جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے میں نے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہو کہ آپ کو اس بات کی خبر پہونچی ہو اور آپ کے دل میں جم گئی ہو سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرت یقین کا ہیاو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا ایک اقرار کروں تو حضرت اُسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا ئے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہیں بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہو اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہو حضرت میرے پاس سے نہ اُٹھے تھے کہ وحی اُترنے کی نشانیاں حضرت پر ظاہر ہوئیں اور سورہ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والوں کی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا ای عایشہ بشارت ہو تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماں باپ نے کہا ای عایشہ اُٹھکر حضرت کی

ماخوذ از ترجمہ مشارق الانوار

تعظیم اور تعریف کرین اُسن وقت نہایت غصے مین تھی مین نے کہا کہ مین نہ اُٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی
تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا
لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا ف اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے
اول یہ کہ جو بیگناہون کو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے
حضرت عایشہ کو بُرا کہا مقرر اُسنے حضرت کو رنج دیا اور کفین منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب وا سے خدا کے
کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلانے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا ق اَبُوسَعِیْد

۱۰۲۸ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین
ف حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت
اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین
مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی ق اَبُوهُرَيْرَةَ

۱۰۲۹ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچے رہو یعنی قتل
اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اُنکے نکالنے کا ارادہ کیا تھا ق عَائِشَةُ

۱۰۳۰ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللهَ فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا
قَالَهُ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ إِسْلَامِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اُس خدا کی جسکے سوا سے کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ
تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہوجاؤ ف یہ حضرت نے اول
مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا ف توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین
یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین
آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے
لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری
پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اُن کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے
حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا ہان جو اُنمین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ انمین بڑے
عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے نَوْعٌ آخَرُ دوسری قسم کی حدیثین ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

۱۰۳۱ أَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ قَالَهُ لَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ إِلَّا لَفْظَةَ أَيْ بُنَيَّ مسلم مین
مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہونچا
یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بیٹی کی لفظ اسمین نہین ف مغیرہ سے رو

کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اُسکے ساتھ روٹیون
کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ
اِلٰى مَا قَالَ اَبُو حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهُ وَاَبُو حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اُبَيٍّ بخاری او مسلم مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے نہین سُنا جو ابو حبابؓ نے کہا اُسنے ایسا
او ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابو حباب کنیت ہی عبد اللہ بن اُبی
منافق کی ف حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے
اس وقت تک عبد اللہ بن اُبی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اُڑی اُسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک
اُڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہو کر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبد اللہ بن اُبی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن
ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھ کر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اُسکو سمجھاؤ عبد اللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے
اُنھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر چہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہونی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سعد نے
کہا یا رسول اللہ وہ حسد کی بابت سے معذور ہی اس واسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اُسکے سر پر
سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اُسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ریاست کا عزیز آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی ۱۰۴۳ ھـ اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ
السَّمُرَةِ قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والون کو
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباسؓ سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین نے اور ابو سفیان بن حارث
نے حضرت کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اُٹھ گئے اور حضرت
سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہی اُنکو پکار حضرت عباس کی
بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچون کی طرف جھکتی ہین
پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھر یان کافرون پر ماری لڑائی فتح ہو گئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے ہوئی
۱۰۴۴ ق اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ
وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کا کہنا سبب تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب
سے کہا اُنکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ان دونون نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور
شیطان اُسی طرح ورغلاتے تھے آخر ش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ کہنا ق

۱۰۳۵ ابو موسی اَیُّھَا النَّاسُ اَرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اَلَّذِیْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَّھُوَ مَعَکُمْ قَالَہٗ فِیْ سَفَرٍ وَّکَانُوْا یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ بخاری اور مسلم نے ابو موسی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اس حدیث سے ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور وہ بہتے بھی

۱۰۳۶ ابو ھریرۃ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَّاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ قَالَ یٰۤاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَّغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ خدا پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو سو خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جسکا حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین اے پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا اے ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزون کو جو مین نے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہے کہ اے رب میرے اے رب میرے اے رب میرے اور حال آنکہ کھانا اسکا حرام اور پینا اسکا حرام بدن اسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہے جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اسمین موجود ہے اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہے کہ خدا اسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہے اسمین رد ہے ان لوگون کا جو کہتے ہین کہ ہم صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو انکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہو کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہے نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسیکو ملتا اور اسکی تلاش بے فائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہے جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہے غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو منہ دکھانے کا یقین ہو اسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خوری فراموش سے کفر کو پہنچ

۱۰۳۷ ابن عباس اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ

اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا
فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی
خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سواے ٹھیک خواب کے کہ اُسکو مسلمان دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور
مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے
قریب حجرے کا پردہ اُٹھاکر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے مجکو حاصل ہوتا تھا سو اُسکا دروازہ بند ہوچکا کیونکہ میرا
انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین لیکن مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت
تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونیکا
۱۰۳۸ مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش ہی مارا چاہے **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّهٗ لَيْسَ بِیْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا يَعْنِی الثُّوْمَ **قَالَهٗ** حِيْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ
حِيْنَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِيْثَ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے
اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اُسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے
اُس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے
ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا یون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت
۱۰۳۹ طبعی ہی **م** اَنَسٌ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ
فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ
كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے
اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مین نے دیکھا تو تھوڑا
ہنستے اور بہت سا روتے اصحابؓ نے کہا یارسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مین نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف**
معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع
سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اُسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی اُسکا سبب بیداری
۱۰۴۰ اور علم ہی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ **قَالَهٗ** يَوْمَ عَرَفَةَ بخاری
مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا
نیکی اور خوبی نہین یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا **ف** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو
۱۰۴۱ پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹون کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی **م** عَلِیٌّ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
اَقِيْمُوْا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِكُمْ مسلم مین حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو قائم کرو

قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو اُنکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے سو پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہوا اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ھر ابو سعید یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَ ۱۰۴۲
لَعَلَّ اللّٰهَ سَیُنْزِلُ فِیْهَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْهُ وَلْیَنْتَفِعْ بِهٖ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چکا ہی شراب میں اور شاید کہ آگے اُتاریگا اسمیں کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اُس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اُسکو بیچ ڈالے اور اُس سے فائدہ اُٹھا لیوے ف جب قرآن میں اس مضمون کی آیتیں اتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پردہ سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہو تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہو کہ نبی کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اُسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہوگئی ھر سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیِّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ ۱۰۴۳
اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا مسلم میں سبرہ بن معبد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اُسکو چھوڑ دیوے اور جو اُنکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اُسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ھر جابر یَا اَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ ۱۰۴۴
لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نکرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اسی سال انتقال فرمایا اسیواسطے اُسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول و فعل حجت ہو ھر ابو هُرَیْرَةَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ۱۰۴۵
ای لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہو ھر ابو اُمامۃ ۱۰۴۶
یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاِنْ تُمْسِکْهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہو تیرے واسطے اور اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہو تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہو کہ آخرت کا ذخیرہ ہوا اور مال رکھنے میں برائی ہو کہ اسپر حساب اور عذاب ہوگا لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو سال بھر کا قوت دیتے تھے ھر جابر یَا بَنِیْ سَلِمَةَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ مسلم میں جابر سے روایت ہو ۱۰۴۷

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھروں میں بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاویں اپنے گھروں میں بنے رہو تاکہ تمہارے
نقش قدم لکھے جاویں ف بنی سلمہ انصاریوں کی ایک قوم تھی اُنکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اُس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد
آ بسیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دوبارہ یعنی ہر چند مسجد دور رہنے سے تمکو آنے جانے کی تکلیف ہو لیکن یہ آنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کے
شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف
۱۰۴۸ کو غنیمت جانے **نوع اخیر** دوسری قسم کی حدیثیں ق أُمّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ فَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا
هَاتَانِ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتوں کا حال پوچھا سو
اُنکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انہوں نے مجھکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتوں سے
سو وہ دونوں رکعتیں یہ ہیں ف مسلم میں ابن کریب سے روایت ہے کہ مجھکو عبد اللہ بن عباسؓ وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہؓ پاس بھیجا
کہ بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے یا نہیں حضرت عائشہ نے مجھکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت کو بعد
عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک بار دیکھا میں نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو میں نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت
پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتیں ظہر کی قضا تھیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت
قضا ہوں تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہیں اسواسطے کہ سنت
۱۰۴۹ کی قضا بدون فرض کے جائز نہیں خ انس يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى
بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یوں ہے کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا بہت
بہت اونچی بہشت میں ہے ف حارثہ بدر میں شہید ہوا تھا اُسکی ماں نے حضرت کے پاس آ کر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت میں
ہو تو میں اُسکے غم میں صبر کروں اور اگر جنت کے سوا کہیں اور ہو تو محنت کر کے اُسکو رو لوں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی یہ نہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا فردوس بریں میں ہے
۱۰۵۰ جو سب سے عمدہ اور بلند ہے خ أُمّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوَى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری میں ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ہے اے ام خالد یہ اچھی ہے اور ایک روایت میں بجائے سنا کے سنہ دونوں مقام پر
آیا ہے اور دونوں ان لفظوں کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اُنمیں ایک
چادر سیاہ دھاریدار اُٹلن کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں یہ کسکو دوں اصحاب چپ تھے اور میں کم عمر لڑکی تھی حضرت نے
مجھکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو چیز دیکر اُسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہوں
۱۰۵۱ مستحب ہے ق عَائِشَة يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ
غَيْرِهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجھکو نہ رنج دے عائشہ کے مقدمے میں
اسواسطے کہ سوائے عائشہ کے تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں مجھپر وحی نہیں اُتری ف اس حدیث کا مفصل قصہ

ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت کی
بیبیوں نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیوں کے گھر تحفے بھیجا کریں عائشہ کی کیا خصوصیت
ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اسمیں ایسا دینی کمال ہے کہ سوائے اسکے
اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہیں آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیوں سے افضل ہے تو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں آپ کی
رنج رسانی سے توبہ کرتی ہوں یا رسول اللہ مر انس ١٠٥٢ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْهِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَةٍ لَیْسَ لَهَا
بِاَهْلٍ اَنْ تَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم
کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہ مگر کہ میں تو آخر آدمی ہوں راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی
راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے تو جس کسی پر اپنی امت سے میں بد دعا کروں کہ اسکے وہ لائق نہو تو اے رب
اس دعا کو اسکے گناہ کی طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اس دعا کے بدلے اسکو تیری نزدیکی حاصل ہو
ف انس سے روایت ہے کہ میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اسکو حضرت نے ایکبار دیکھکر فرمایا کہ اری تو تو بڑی ہو گئی اب تجکو
بڑھنا نصیب نہو جب اس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا
دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یوں بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو حضرت یہ سنکر
ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ جسکے حق میں بے قصور وار کو میری بد دعا نہیں لگتی بلکہ اسکے بدلے خدا کے نزدیک اسکے حق میں
برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہیں جیسے اے کمبخت اے بد نصیب مگر دل
سے اسکا برا نہیں چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصہ سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے
اپنی بد دعا کی تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصور کسی کے حق میں کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر کرے بلکہ برعکس اسکے بہتر ہو
شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ✽ ایسی شفقت کسی ماں باپ میں دیکھی نہ سنی ✽ اب تو امت کو ہے لازم کہ حبیب اللہ کے
رسول کی راہ میں چلیں بدعت کی کریں بیخ کنی مر انس ١٠٥٣ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ
مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافروں کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اسنے بہت احسان کیا یہ حضرت نے جنگ
حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول میں نے
اس ارادہ سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے
کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں مر انس ١٠٥٤ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَهٗ حِیْنَ رَاٰهَا
تَجْمَعُ عَرَقَهٗ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب ام سلیم
کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر میں آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے
بدن سے پسینا بہت نکلا میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی میں بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ
حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پونچھتی ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمیں میں آپ کا پسینا ڈالتی ہوں کہ

حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے

۱۰۵۵ حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی ہے انس یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَہٗ لِامْرَأَۃٍ کَانَ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے کچھ کام ہے ف ایک عورت دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت نے کمال اخلاق سے اُسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اُسکا کام کر دیتے

۱۰۵۶ ق قَالَتْ یَا بُرَیْرَۃُ ھَلْ رَأَیْتِ مِنْھَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ فِیْھَا اَھْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اُسکو فرمایا جب حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

۱۰۵۷ ق عَائِشَۃُ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَہٗ لِفَاطِمَۃَ حِیْنَ بَعَثَھَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ یَنْشُدْنَہُ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَۃَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہے گی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اُنکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہؓ کے حق مین برابری چاہتی تھین ف دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا

۱۰۵۸ ق عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰہَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْہِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رَأْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَۃٍ وَّجُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمین مین نے اُس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اُسنے جو میرے سر پاس تھا اُس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اُسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اُس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اُسنے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اُسنے کہا کسنے اُسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اُسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اُن بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مین اُسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئین مین ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک دفعہ حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اُس کنوئین پر تشریف لیگئے اُسکے نکالے لیتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مین نے کہا یا حضرت اُس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور و غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا

۱۰۵۹ اثر ہوا تو انکے نزدیک بھی حضرت کو جادو گر کہنا درست ہوا ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضٍ يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا
کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے پانون اُٹھینگے مین نے کہا یا رسول اللہ عورات اور مرد ایک دوسرے کو دیکھینگے تب حضرت نے
۱۰۶۰ یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ
لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ تو زیادہ گو بد زبان ہو ف اسکا قصہ یون ہوا
کہ یہودیون نے حضرت کو زبان دبا کے بد دعا کی حضرت عایشہ رضی نے انکو اُسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث
۱۰۶۱ فرمائی یعنی جتنا اُنھون نے کہا اُس سے زیادہ کیون کہا ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ
بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ مین ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مین نے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت قریب ہو کہ مجکو
معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اُسی زہر سے ف حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی
۱۰۶۲ یعنی اُسی زہر کے اثر سے میرا انتقال ہو ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ
يَعْنِيْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ میرے گمان مین نہین آتا کہ
فلانا اور فلانا جانتے ہون اُس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ف حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ دو شخصون کا ذکر ہو رہا تھا
کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر اُن دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اُن سے ظاہر ہوتی ہین معلوم ہوا
۱۰۶۳ کہ دو اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہین حضرت نے گمان کہا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہو ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ
مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ
تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہو ف حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ مین نے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح
۱۰۶۴ مین دف بجانا اور گانا حلال ہو بشرطیکہ دف مین جھانجھ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَالَكِ
حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ
ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ
جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ فَاَخْفَيْتُهٗ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَّدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ
وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِّ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ
يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ کیا تیرا
حال ہو کہ دم پھولا اور ہانپتی ہو حضرت عایشہ نے کہا کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا

تبادے یا تو پھر مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار تبلا دیگا حضرت عایشہؓ نے کہا مین نے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مین نے حضرت کو سب حال تبلا دیا پھر حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مین نے اپنے آگے دیکھا مین نے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اُسکا تجھ پر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس مین جاتا حضرت عایشہؓ نے کہا جو چیز کہ لوگ چھپاتے ہین خدا اُسکو جانتا ہو حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہو حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اُسنے مجکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مین نے اُسکو جواب دیا اور تجھسے مین نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا اور تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرا جائیگی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہو کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر اُنکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اٹھ لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین اپنی کرتی پہن اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت تیز چلے مین بھی تیز چلی سو مین جلدی آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہو حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہو گوئی کا فرق ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہو ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي

۱۰۶۵ أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا قَالَهُ لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہو شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہوا ہو جیکا ہو آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی ہو حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اُسمین مینہ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپکے چہرے پر کراہیت یعنی گھبراہٹ معلوم ہوتی ہو ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ مین نے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب حلق کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبرا جاتے اور دعا سے خیر کرتے خوف سے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مین نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیخوف ہونے کا کیا مقام ہو آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہو کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا رہے ق

۱۰۶۶ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَهُنَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ یہ ہو کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین

۱۰۶۷ کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اُنکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی ہر آئیو عَائِشَة یا عَائِشَة

نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ ق وَرُوِيَ الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجکو کپڑا اٹھا دے اور دوسری روایت مین ہے کہ جانماز اٹھا دے سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مین تو حیض
دن مین ہون تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھہ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہے اس واسطے کہ اسکے ہاتھہ
مین تو نجاست نہین لگی ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ یعنی
بِئْرَ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اُس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا
بھگویا پانی اور اسکے چھوارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنیکا قصہ گذرا
اُس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ مر
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف بعد اسکے حضرت
عائشہؓ سے یون روایت ہے کہ مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین
وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہونچانا
مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے عائشہؓ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی مر عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائش چھری دے ف عائش اختصار ہے عائشہ کا مصابیح مین ہے
ہے کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کردے پھر حضرت نے چھری کو
پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی اُمت سے مر عَائِشَةُ
يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ
مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی
اے عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب
یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ خطاب
فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہے آخرت کا مین مالک و مختار نہین بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت کچھ
نہ پہولیو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقٍ فِيْ هٰذَا اَذْكَسُ ة
الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو نا چیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ
بکری کے پاؤن کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یون ہے کہ اے مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری
ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو
آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کرنا عورتون کو خاص کرکے اس واسطے
فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت پیدا ہوتی

الباب السادس

۱۰۷۳ چھٹا باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وے ہین جنکے سرے پر لیس آیا ہے خ م عَائِشَةَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری
مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین دو طرح
کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلانے جاوینگے اس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایمانداروں کا اور دوسری طرح یہ کہ انکی
۱۰۷۴ ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اسکا انجام دوزخ ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ
اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہین کہ جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصہ کے
۱۰۷۵ ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی تو حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہے
ف یعنی غنی اور تونگر اسکا نام نہین ہے کہ پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ آتی احتیاج زیادہ
مصرع اگرچہ غنی تر اند محتاج تر اند ہو تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی
۱۰۷۶ محبت گئی تو کچھ حاجت نہین کہ تونگری یا سنت بحال ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ
وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین ہے کہ ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھرا وے
حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وے لوگ
ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر کہ بدون لیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج
لوگ سوال نہین کرتے انکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہے گدائی فقیروں سے اور انکا حق مقدم ہے انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے
گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے بے زبان ہین خواہ
۱۰۷۷ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے خ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا
قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا بخاری مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان
کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اسکو جوڑے ف
یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جبر اور ظلم کے مقابلے مین انپر احسان کرے اسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان
۱۰۷۸ کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی ایسا کرتے ہین ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ
لَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ
قَالَ لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ نَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء
بنت عمیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہین تم سے زیادہ اور اسکو اور اسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہے
اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسما سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تم سے پہلے ہجرت کی
سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتداے اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب کے مکے سے حبش کے ملک کی

ہجرت کی کہ جب حضرت اور باقی اصحاب مدینہ میں ہجرت کر کے آ سکے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر بلایا گیا پھر وہ حبش سے مدینہ میں ہجرت کر کے آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کے اس وقت نکاح میں تھیں اور حبش سے آئی تھیں کہا کہ اے اسما ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہیں کہ ہم نے ہجرت میں سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسما نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک میں گئے تھے کہ ہر طرح کی تکلیف اٹھائی اور تم قریب ملک میں آئے جہاں کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسما نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ میں تکلیف زیادہ اتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا حبش میں جانا اور آنا جہاز پر ہوا متفق علیہ

۱۰۸۹ لَیْسَ بِالْکَذَّابِ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَقَالَ خَیْرًا اَوْ نَمٰی خَیْرًا بخاری اور مسلم میں حضرت ام کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑ کے نیک بات اسواسطے کہ دونوں

ف یعنی اگرچہ جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

۱۰۹۰ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَیْکَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ بخاری اور مسلم میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے تمہاری طرف سے تحفہ پھیر دیا نہیں لیکن ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہوا تھا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کر لیتے

۱۰۹۱ لَیْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جس میں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین کچھ نہ اگے کہ اسمیں بالکل امید قطع ہو اور غضب الٰہی صاف کھلا ہوا ہے

۱۰۹۲ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو ان پر زکوۃ ہے ہر سال

۱۰۹۳ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ اور نہیں پانچ اونٹ سے کم میں زکوۃ اور نہیں پانچ وسق سے کم چھوہاروں میں زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوتے ہیں تو سکہ رائج سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمینا پانچ من پختہ ہوتے ہیں اور پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہ ہو اسمیں زکوۃ نہیں اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑا ہو یا بہت سب میں زکوۃ ہے یعنی دسواں حصہ ف

۱۰۹۴ عَائِشَةُ لَیْسَ کَذَالِکِ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَکَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَهٗ لَمَّا قَالَتْ اِنَّا لَنَکْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی کی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرنے کے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور بے ایمان کو جب مرنے کے وقت عذاب الٰہی اور اسکے غصہ کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اسکے ملنے کو برا

جانتا ہے یہ حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کا برا جاننا معتبر نہیں مرنے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا جانتا ہے

۱۰۸۱ هر فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهُ لَمَّا كَانَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ وَالْبَتَّةَ مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسپر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب کہ اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر میں تھا اُسنے اپنے وکیل کی معرفت جَو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نہ لیے اور اُنکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب نہیں

۱۰۸۲ ق جَابِرٌ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیکی کا کام نہیں ف حضرت سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے

۱۰۸۴ ق اَبُو مُوسٰى لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال مونڈا وے اور کپڑے پھاڑے اور منہ کھسوٹے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اسکے غم میں ایسے کام کرتے جس طرح ہندوؤں میں بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں

۱۰۸۵ ق اَنَسٌ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اُسکا عمل دخل ہوگا سواے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے نہوں گے سو دجال آویگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین میں پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

۱۰۸۶ ق اَبُوْ ذَرٍّ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے

اور نہین تو اُسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اُسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو
ٹھہرا رکھے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اُسکو خدا کا دشمن کہے اور حال آنکہ وہ ایسا شخص نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے
اسیطرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا
اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور پرائی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک
کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمین کفر کا خوف ہی اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط
ضرور ہی کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى — 1090
الْجَاهِلِيَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ اَوْ دَعَا بُخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت میں گالون کو
کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جو ان تینون کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین
ف کفر کے بول یعنی واویلا وامصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا
سنت یہ ہی کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ لفظ کفر کی زبان سے نہ کہے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیمبر کی لیکن دل
مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین ہی ابو ہریرۃ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ — 1091
حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین شعر خوانی
کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب
پوچھیے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہی کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اُسکا دل سیر نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہی اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہی
بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ — 1092
مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا وَيُرْوٰى لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ
سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے
پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اُسکے خون کا حصہ پڑتا ہی یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہ اُسنے خون کرنیکی راہ نکالی اور دوسری روایت
یون ہی کہ اُسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اُسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل
کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اُسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو
شخص کہ رسم خلاف شرع نکالیگا اُسکے کرنے والون کے برابر اُسکے گردن پر بھی وبال پڑیگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا — 1093
تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰٓى اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہی جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا
شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب یہ آیت اُتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین

ظلم کو نہ ملایا انکو قیامت مین امن امان ہی تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انھون نے کہا کہ ہم لوگون مین
کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے
تھے اسواسطے گھبرا گئے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اس آیت مین
ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہین جو تم سمجھے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے ہین
بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو **فصل فی نعم و بئس** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہی

1094 نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی ف مصابیح مین یہ روایت ہی کہ
حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کچھ کھانا مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اسکو منگا کر
حضرت اسکو کھانے لگے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی
اسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایکبار بنا لیا مدت تک کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین سب سے اچھا ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم سے
جتنی اکثر بیماریان ہوتی ہین اسکو بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہی ف

1095 نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ بخاری
اور مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہو اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر لے گئے مین نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا کہ تو مت
ڈر یہ خواب مین نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اس رات سے عبداللہ بن عمر رات
کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی

1096 عن ابی هريرة نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھ
کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودھ والی کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دیگا اور شام کو دوسرا برتن
دودھ دیگی ف اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اسکا حاصل ہی تو ثواب
بھی اسکا ہر روز حاصل ہی

1097 عن ابی هريرة نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ اَنْ يُتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت
مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مر جاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی
بات اسکے حق مین ہی ف جو غلام میان کی تابعداری کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو
بھی اور مجازی مالک کو بھی

1098 عن عدي بن حاتم بِئْسَ الْخَطِيبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے
حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا تھا اور اپنے خطبہ مین اسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اسنے راہ پائی اور جسنے ان دونکی
نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اسکو ادب
سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کرے

1099 عن ابی هريرة بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ

ف ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله یعنی بخاری اور مسلم میں ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے
جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اسنے خدا کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر
عادت ہے کہ شادی کے کھانے میں اسے بلا دیا اور مالدارون کے محتاجون کو نہیں پوچھتے اسواسطے اسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون
کو بھی دیجیے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے برا کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانون کی آپسمین
محبت اور الفت حاصل ہووے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی
۱۱۰۰ اسنے محبت توڑی تو اسنے خدا اور اسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابن مسعود بئس ما لاحدهم ان یقول نسیت آیة
کیت وکیت بل هو نُسّی واستذکروا القرآن فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم بعقلها
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہنا یون کہ میں بھولا
آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ مجھسے بھلا دیا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل
جاتا ہے ان اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ جاتے ہیں ف اونٹ جو بہت رسی سے چھوٹ جاتا ہے اسی طرح
جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین مشابہ بہت ہیں اندک
غفلت مین فوت ہو جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا ورد اور تکرار کیا جاوے تاکہ ایسی دولت نعمت کہ بڑی
محنت و مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلا دینا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات سمجھنے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ
مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح کہنے کا اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات سے بات
۱۱۰۱ ثابت ہوتی ہے فصل ۳ اس فصل میں وہ حدیثین جنکے سرے پر بینا اور بینہا کی لفظ ہو ق جابر بینا انا امشی اذ سمعت
صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملك الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجئثت
منه رعبا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل الله یا ایها المدثر قم فانذر وربك فكبر وثيابك فطهر
والرجز فاهجر بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میں چلا جاتا تھا کہ ناگاہ میں نے آسمان
سے ایک آواز سنی تو میں نے سر کو اٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا
ہوا ہے سو میں اس سے کانپا خوف کے مارے پھر میں پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو میں نے کہا کہ مجھکو کملی اوڑھاؤ کملی اوڑھاؤ سو لوگون
نے مجھکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتیں اتاریں کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی
بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول قرآن کی سورت
۱۱۰۲ اتری پھر قریب تین برس کے وحی آنی پھر ابتدا المدثر کی سورت اتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا ق
ابو ہریرۃ بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذهب فكبرا علی واهمانی فاوحی
الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہ میں سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے تو سونے کے
دو کنگن میرے دونوں ہاتھوں میں ڈالے گئے سو مجھپر بہت بھاری پڑے اور انھون نے مجھکو رنج اور تشویش میں ڈالا تو مجھکو حکم

کر انکو پھونک مار سو مین نے انکو پھونک مارا سو وسے جاتے رہے تو اُن دونون کنگنون کی تعبیر مین نے اُن دو جھوٹھون کی سمجھی کہ مین درمیان مین جون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین ایک شہر ہر حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہر وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اُن دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے انکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اُسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہر اہل تعبیر نے لکھا ہر کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بہتر مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہر عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین بیڑی دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہر واللہ اعلم ق اِبْنُ عُمَرَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ قَالَ الْعِلْمَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مین نے اُسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر مین نے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اُسکی تعبیر علم اور بوجھ ہر ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہر کہ جو کوئی دودھ کھا نے پینے خواب مین دیکھے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہر روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہر بدن کی زندگی کا خصوصا حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وسے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے انکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا

۱۱۰۳

ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمْ فَلَا اُرَاهُ یَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مین نے انکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُن سے کہا کہ آؤ سو مین نے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کہ کیا حال ہے انکا یعنی اُنسے کیا قصور ہوا اُس مرد نے کہا ایسے لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اُلٹے یعنی اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے پھر نکلا ایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہان تک کہ مین نے انکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُن سے کہا کہ آؤ مین نے کہا کدھر اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کیا حال ہر انکا اُن سے کون قصور ہوا اُسنے کہا سو یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا انمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کمتر بچتے ہین ف یعنی اُن لوگون سے نجات والے لوگ بہت کم ہین جنہون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین انکو قتل کیا انہین لوگون کا انجام

۱۱۰۴

تفضیل الخلفاء در جہد فضائل فاروق

خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلا دیا تھا جو بعد نبی ہوا اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب یوں الٹا بیان کرتے ہیں کہ مراد
ان مرتدوں سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہیں سو سراسر حق پوشی کرتے ہیں انکی وہی مثل کہ کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا
کہ دو اور دو کتنے ہوتی ہیں اُسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کے بزرگی قرآن اور حدیث میں مجمل اور مفصل ہزاروں مقام
صاف ظاہر ہے یہ گمان باطل انکی جناب میں کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کے یہ تہمت تو انکی
طرف کسیطرح ممکن نہیں خدا کی مار اُن سیہ دلوں پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں ق عن ابی سعید بینا انا نائم رایت ۱۱۰۵
الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب
وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اُنپر کرتے ہیں اُنمیں سے بعضے کرتا تو چھاتی
تک پہونچتا ہے اور بعضی اُسکے نیچے اور عمر بن الخطاب میرے سامنے کیا گیا اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت
لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے
کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا ق عن ابی ھریرۃ بینا انا نائم رایتنی علی قلیب ۱۱۰۶
علیھا دلو فنزعت منھا ما شاء اللہ ثم اخذھا ابن ابی قحافۃ فنزع بھا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف
واللہ یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذھا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس
بعطن بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنوئیں پر کہ اُسپر ڈول
پڑا ہے سو میں نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اُسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اُنہوں نے ایک یا دو ڈول
نکالے اور اُسکے کھینچنے میں کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اُسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو میں نے تو
آدمیوں سے ایسا عجیب غریب بڑا زورآور کسیکو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک کہ اُسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے
اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے انکی نشستگاہ پر بٹھلایا ف عرب میں اونٹوں کی کثرت ہے اور معمول ہے کہ پانی پلانے کے وقت
اونٹوں کو کنوئیں پر لاتے ہیں پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہیں سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہے
اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک
دو ڈول آہستگی سے نکال لینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہو گی اُنکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلیگا چنانچہ صدیق کل دو
برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ انکا انتقال ہوا پھر
عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے انکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور
اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئیں اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے
اور بیشمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلا دیا
ق عن ابی ھریرۃ بینا انا نائم رایتنی فی الجنۃ فاذا امراۃ تتوضا الی جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر ۱۱۰۷

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا
تھا مین نے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کیطرف وضو کرتی ہی سو مین نے کہا یہ کسکا محل ہی
فرشتون نے کہا کہ عمرؓ کا محل ہی سو مجکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اسکی عورت پاس اجنبی مرد کے
جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اُس عورت پاس نہین گیا ف بخاری مین پوری یون روایت ہی کہ عمر فاروقؓ
نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی اس حدیث مین
عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْهِ
رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی
وَعِزَّتِکَ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب
برہنہ نہاتے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اُن سے
اُنکے ربؐ نے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو
سمیٹتا ہی حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت
کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہین ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام
مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اسکو سرور مالک کی مہربانی پر ہی مال پر نہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا
توکل کے مخالف نہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ
فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّهٗ
فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُکَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ
الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا
مَاؤُهٗ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا
فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت
مین کہ ایک شخص ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اُسنے ایک آواز سُنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف
وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین انڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اُس پانی سے لبالب ہو گئی
سو وہ شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اُدھر کرتا ہی
سو اُسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سُنا تھا سو باغ والے
اُس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اُسنے کہا مین نے اُس بدلی مین آواز سنی جسکا یہ پانی ہی کوئی کہتا تھا
کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کریگا باغ والے نے
کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اسکی ایک تہائی خیرات کرونگا اور ایک تہائی

۱۱۰۸ بشارت بہشت عمرؓ

۱۱۰۹ عطاء الہی

۱۱۱۰ صدقہ

سے پیٹ لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
شافع سے تہائی مال خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینھ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور حکم نام
اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کھیت و باغ مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے
کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اسکو اتفاقی نجانے
اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے

۱۱۱۰ ق مَالِكُ ابْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ
فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوَّةٍ اِيْمَانًا
فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا
اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى
اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ
عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ
فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ قَالَ
هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى
السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا
تَجَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا
مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ

سدرۃ المنتہی فاذا نبقہا مثل قلال ہجر واذا ورقہا مثل اذان الفیلۃ قال ہذہ سدرۃ المنتہی واذا
اربعۃ انہار نہران باطنان ونہران ظاہران فقلت ما ہذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنہران فی
الجنۃ واما الظاہران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت باناء من خمر واناء من لبن
واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ہی الفطرۃ انت علیہا وامتک ثم فرضت علی الصلوۃ خمسین
صلوۃ کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوۃ کل یوم قال ان
امتک لا تستطیع خمسین صلوۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد
المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ
فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال
مثلہ فرجعت فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوات
کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتک لا تستطیع
خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک
فاسئلہ التخفیف لامتک قال سألت ربی حتی استحییت ولکن ارضی واسلم قال فلما جاوزت نادی مناد
امضیت فریضتی وخففت عن عبادی۔ حدیث المعراج متفق علیہ لکنی تتبعت فیہ سیاق البخاری

بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یون
فرمایا کہ میں حجرہ میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اُسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے
تھے سو اُسنے چیرا درمیان میں یہان سے یہانتک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا
طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق
کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اُسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان کا
پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا
کون تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا
سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے سو اُسکو سلام کر تو مین نے
اُسکو سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لیے چڑھا یہانتک کہ دوسرے آسمان کو
پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے
کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک
وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام
کیا سو انہون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لیے چڑھا
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا

محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ
وہان یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے اسکو سلام کیا تو اسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لیکے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا
کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا
خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے
اسکو سلام کیا اسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لیکے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی
کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے
کہا یہ ہارون ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے اسکو سلام کیا اسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل
لیکے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور
تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا
تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے اسکو سلام کیا سو اسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک
بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسی رو دیا کسینے کہا اے موسی تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسی نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لیکے چڑھا
ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے
ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو
ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے اسکو سلام کیا سو اسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا
کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرۃ المنتہی یعنی پچھلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اسکے بیر جیسے
ہجر کے مٹکے اور اسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہی ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین
کھلی اور دو چھپی تو مین نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین
تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا
اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مین نے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ ہی پیدائشی دین اسلام کی
صورت پر ہی جس مین پر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے
پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے پہلے اور مین علاج
کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے
تو مین پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اتار ڈالی سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے اسی طرح یعنی اول

با ۔ کی طرح چالیس نمازوں سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے پھر سے اوپر سے اور دس نمازین گھٹا دین
پھر مین موسی پاس آیا پھر موسی نے اُسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر پھر سے اوپر سے خدا نے دس نماز کو گھٹایا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی
نے اُسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی نے اُسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو
مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم
ہوا تو موسی نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل
کا علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا
مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسی کے
پاس سے بڑھا تو پکارا سننے والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اُتار ڈالا اپنے بندون سے
اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مین نے اسمین بخاری
کی روایت کی پیروی کی ہے ف حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب
قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا ناودان اُسی طرف ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہے کہ اُس وقت حضرت اپنے
گھر مین تھے تو مطلب یہ ہے کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے
گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین اُمہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہے حضرت کا
اور اُنکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور تجربہ عرب مین ایک مکان ہے وہان کے مشکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دوبار سینہ چیر کے
دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس و مکر سے اور دل مین
ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسیٰ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا
اس واسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ آنکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اُن مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے
پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے
تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کا ہیکو کم کرواتے
اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی
کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے
سے نکلتی ہین یعنی اگر اس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اُن نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت
مین نیل اور فرات کی مدد انھین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہے کہ اول حضرت
مکے سے بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان
پر ہے ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہے
لیکن ہر ایک آسمان مین اُسکی سیدھ پر اُسی طرح کا عبادت خانہ ہے اور کعبہ بھی اُسکے نیچے ہے بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے

تو کمینے کی نوبت پہنچی اسیسے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب
دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئیں سوا اسکے تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہ ہوا وقت
معراج کے میں ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمیں اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے میں یا جاگتے
صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے اور اگر
خواب میں معراج ہوتی تو محمد کے کمالات اور معجزات میں نہ داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے
سب نشانیاں نہ پوچھتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم تک میں رہا تو شاید انھوں نے یا گرد
کو دو معراجیں ہوئیں ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمیں اختلاف ہے کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں
حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہے کہ نہیں دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین و متکلمین اور ابن
کا اور عبد اللہ بن عباس سے ایک روایت ہے کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یوں روایت ہے کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو کوئی
بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہے اسواسطے کہ قرآن میں اسکا صاف بیان ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں کے پہنچنے
کا انکار کرے تو بدعتی ہے ق ابن عمر بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ
صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ
يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَأَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى
عَلَيْهِمُ الْمَوَاشِيَ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنَّهُ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ
الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ
عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ
عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ
كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ
دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ
وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا
فُرْجَةً فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ
حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ
تِلْكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ بخاری
مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ انکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک
غار میں گھس گئے تو اس پہاڑ کا ایک پتھر انکے غار کے منہ پر ڈھلک پڑا سو انکو اس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو

اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اُنکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے
تو انمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے
لڑکے تھے کہ مین اُنکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اُنکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے
ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اُنکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین
گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہوگئی تو مین نے ماباپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا
سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو بُرا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگاؤن اور بُرا لگا کہ اُن سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے
بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اُنکا حال رہا صبح تک یعنی مین اُنکے انتظار
مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور
مشقت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اُس سے آسمان کو دیکھین
سو خدا نے اُس سے ایک روزن کھول دیا تو اُس سے اُنھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی
بیٹی تھی کہ مین اُسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اُسکا کمال عاشق تھا سو اُسکی طرف مائل ہو کر
مین نے اُسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُسنے نہ مانا یہانتک کہ سو اشرفیان مین اُسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی
ہوئی سو مین نے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اُنکو اُسکے پاس لایا پھر جب مین اُسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اُس نے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اُسکا حق ہی یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالۂ
بکارت نکر تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی ولی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہی
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اُنکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مین نے
ایک مزدور ٹھہرایا تھا اُس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماتے ہین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اُسنے کہا میرا حق دے سو اُسکا
حق مین نے اُسکے آگے کیا سو اُسکو چھوڑ گیا اور اُسکی طرف سے منہ موڑا تو ہمیشہ مین اُسکو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی کہ اُس
مال سے گائے بیل اور غلام اُنکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر
مجھپر ظلم نکر مین نے کہا جا اِن گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کی طرف سو اُنکو لے تو اُسنے کہا خدا سے ڈر مجسے مسخراپن نکر
سو مین نے کہا مین تجسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کو یعنی سچ مچ تیرا ہی مال ہی سو اُسنے لیا اور
اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی
رہا ہی سو خدا نے باقی رہا پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث مین بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور
نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اُسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ
ماباپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا
اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی اور خدا کو نہایت پسند ہی
چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اُسکا ناج بووے

تو اُسکے حاصلات کا مالک وہی ہو ق) ١١١٢ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا ہون تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بکریون مین تھا تو اُسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اُنہین سے ایک بکری لے گیا تو اُسکی تلاش مین رہا چرانے والا یہانتک کہ اُسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کون بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اُسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہو تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہین اور حال آنکہ ابوبکر اور عمر وہان نہ تھے ف) یہ قول راوی کا ہو یعنی ابوبکر اور عمر وہان نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہو یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود نہ تھے مگر اُنکو اسکا یقین ہو یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اُنکے ایمان کو ملایا جو اُنکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لاتے جسکا حضرت ایمان لاتے ہین ق) ١١١٣ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین اُسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اُسکی قدردانی کی سو اُسکو بخش دیا ف) معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہو اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کبھی مغفرت کا سبب ہو ق) ١١١٤ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہو ناگاہ خدا نے اُسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر گڑگڑاتا دھنستا چلا جاتا ہو ف) ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہو بلکہ سنت ہو لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اُسنے اُسکو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر ہوا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ عادت نہ ڈالی اسلئے کہ ممکن ہو کہ اب وہ دنیا نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بڑائی نہ چاہے کہ اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف

راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک
عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اُسکے ثواب سے ناامید نہوا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو پر اُسکے
وبال سے نڈر نہوا چاہیے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی **ق** جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ ١١١١
وَسَمَهُ **قَالَهُ** لَمَّا رَاٰى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
اسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ منہ داغے ہوے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا منہہ داغنا حرام ہی سب
علما کے نزدیک منھ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ ١١١٢
فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو
کہ انڈا یا خود چراتا ہی تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط
ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے
برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے
جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو
بیشبہہ اُسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام میں تھا اب منسوخ ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ١١١٣
وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اُس عورت پر جو
دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اُس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑاوے اور اُس عورت پر جو دوسری
عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اُس عورت پر جو اپنا بدن گداوے **ف** بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی
اس واسطے کہ اسمیں تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے **ق** عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ ١١١٤
وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ اُن لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم میں روایت ہی کہ
حضرت نے مَرَضُ الْمَوْتِ میں یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہیں میری اُمّت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو
مسجد نہ ٹھہراوے اور جندبؓ سے روایت ہی کہ میں نے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی
اُمتوں نے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنائیو میں تمکو منع کیے دیتا ہوں
یہود اور نصاری پیغمبروں اور نیکوں کی قبروں پر مسجدیں بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبروں کی طرف سجدہ کرتے تو صاف
شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر بیجا ہے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ
اولیا کی اسیواسطے قبروں کو سجدہ کرنا اور اُنکے گرد گھومنا درست نہیں اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے
قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان میں اولیا کی قبروں پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہیں اور جس سے حضرت نے انتقال
کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے
پیغمبر کی حدیث سمجھیں اور ان کاموں سے کنارہ کرکے محمدی بنیں آمین هَرَابُنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيْوَانِ مسلم میں

کشف الحجاب ترجمہ مشارق الانوار

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف
اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہو م علی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ ۱۱۲۰
لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے
جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے
اُسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہو یا کہ خود کہے یا کہ غیر
کہلاوے اس طرح کہ جب اُسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اُسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب
ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہو ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے
جیسے راجپوت کرتے ہین اُسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا تھان پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے
واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے
سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہوا اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہوئی
اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح
کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہو اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہو صرف گوشت سے غرض ہو تو بیشبہہ حلال ہو تو اُسکا جواب
یہ ہو کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہو اور یہ غلط بات ہو کہ خونریزی
خدا کے واسطے ہو صرف گوشت سے غرض ہو اسواسطے کہ جب اُنکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گاے بکری
کو نہ ذبح کرو اُسکے عوض دو نا چوگنا تمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت
کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اُنکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہو صرف گوشت ہی سے غرض نہین
انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اُسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین
فتاوی در المختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہو کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہو اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی
کا نام اُسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جانور حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ
فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت
فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اس نئے کام کا نام ہو جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت
اور شریعت مین ایسی نسبت ہو جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم
اور حمایت کی اُسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان
جیسے راہ کے نشان اور دریا کے نشان اور درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین اُنکا مٹانا
اور گرانا سو جب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین فساد اور فتنہ ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا
حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہو لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین

لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سواے اُس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور
فرعون اور ابو جہل کہ اُنکا کفر بلا شبہہ ثابت ہی تو اُنکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی
بات نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سواے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نہوگا
کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت
درست ہی جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماں باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب
١١٢١ وغیرہ پر بھی درست ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لَو کا لفظ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ
عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَلَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْ تَابَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب یہودی ایمان لاوین
اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے ف
یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور
اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین انکا بھیڑون کا سا خواص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اسی طرف
١١٢٢ سب بھیڑین چلتی ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا
الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے
صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع
اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان
اُس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے
غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اُس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر
١١٢٣ اولاد ہو تو بابرکت ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف
دین مین امت پر نبی کی طاعت واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر دینا ہری راہ مراد ہی تو مطلب
صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت
١١٢٤ کو انصاریون کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ
اِلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَحَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اُسکو کنکری سے مارے سو
١١٢٥ تو اُسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا ہ مر اَبُوْ اَيُّوْبَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ
يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ فَيَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اُس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اُنکی مغفرت کرتا **ف** اس حدیث سے
حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا
تھا بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ
حرام کاری مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اُسکی صفت منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسی اُسکی غفار بھی صفت ہے کہ گناہون کو
معاف بھی کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اُسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے
کیونکہ ناامیدی کفر ہے اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اُسکی قہاری کو بالکل بھول
جاوے کہ یہ صاف کفر ہے **ق** اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا
اِبْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يعني دُرَّةَ بِنْتَ
اَبِي سَلَمَةَ **قَالَهُ** مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يعني دُرَّةَ بِنْتَ
اَبِي سَلَمَةَ **قَالَهُ** لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر دُرّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر دُرّہ تو میری
دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہے مجکو اور اُسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثُوَیبہ نے دودھ پلایا ہے سوا میری بیبیو اپنی لڑکیون اور
اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت اُم حبیبہ سے کہا جبکہ اُنھون نے اپنی بہن عزّہ کے نکاح
کو حضرت سے کہا تھا **ف** حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن ہے جسکا عزہ نام ہے آپ نکاح کیجئے حضرت نے
فرمایا اسواسطے کہ جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مین نے سنا ہے کہ ابو سلمہ
کی بیٹی سے جسکا دُرّہ نام ہے آپ نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غلط بات ہے کہ اول تو دُرّہ میری ربیبہ
یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے **م** اَبُو هُرَيْرَةَ الْاَسْلَمِيُّ
لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ بَعَثَهُ اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اُس مرد سے
فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اُن لوگون نے اُسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک
مین ایک شہر کا نام ہے وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور یا رحم دلی کا بیان کیا **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي اُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اُسکو چھوڑ دیتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف**
ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینہ مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا
سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت اُدھر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اُسکی آواز
سُنین اُسکی ماں نے کہا اے ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اُسکی ماں نہ روکتی تو کچھ
اُسکا حال معلوم ہوتا کہ کیسا شخص تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہے تاکہ اُسکے وبال سے
سے لوگون کو خبردار کردین **ق** حَابِرٌ لَوْ تَرَكْتُمُوهَا مَا زَالَ قَائِمًا **قَالَهُ** لِامْرَأَةٍ مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ

1126

1127

1128

1129

كَانَتْ تُهْدِي فِيْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اُسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اُسنے اُس مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اُن سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک بھر گھی تھا مین اُسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اُسکا گھی کم ہوتا تھا ایک روز مین نے اُسکا گھی نچوڑا تو گھی نکل چکا گیا مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اُسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۱۳۰ ق أَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب ہی جو چین سے رہتے ہو

۱۱۳۱ ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يعنی النَّارَ الَّتِيْ أَوْقَدَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ أَمِيْرٌ مِنْ أُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اُسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اُسمین پڑے رہتے یعنی اُس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سردارون سے ف عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اُسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے مین آگئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری تو نیک کام مین چاہیے

۱۱۳۲ خ أَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيْتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست پاچہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پانوان کا مجکو تحفہ دیا جاوے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے بُرے کا خیال نچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی

۱۱۳۳ م أَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يعنی أَبَا جَهْلٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اُسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اُچک لیجاتے ف ابو جہل نے ایک بار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے روبرو محمد اپنا مُنہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر مین اُسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پانوان سے اُسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ نا پاک اُسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اُلٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اُسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے ٹکڑے

١١٣٤ کر ڈالے اسلئے یہ حدیث معجزہ ہو مر ابو موسی لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ قَالَہٗ لَہٗ مسلم میں ابو موسی سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جس وقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجھکو بھلا معلوم ہوتا اور تو
زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھ رہے تھے
کہ حضرت ادھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابو موسی سے فرمائی مر ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ ١١٣٥
مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ
مَا أُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي قَالَہٗ لِمُسَيْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں ابن
بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجھکو نہ دونگا اور
خدا کے قصد کو جو تیرے حق میں ٹھہر چکا ہو تو اسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجھکو ہلاک کریگا اور دونوں جہان میں فضیحت کریگا اور
اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کوپنچے کاٹیگا اور سچ میں تجھکو وہی جانتا ہوں جو مجھکو خواب میں کھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا
اور یہ ثابت تجھکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہو جو قیس بن شماس کا بیٹا ہو ف عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہو کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے میں آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر
محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھکو دیں تا کہ میں ملک کا مالک ہوں تو میں اسلام قبول کروں اور تابعدار رہوں تو حضرت اسکے
پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی آپکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی میں تیرا خیال خواب میں
دیکھ چکا ہوں کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجھکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے میں کچھ خرافات اور
واہیات کی تکسہ بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات تیرے سننے کے لائق نہیں اسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت
کرتا ہو ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اسکے خرافات کو ایسا جھاڑا کہ پھر بات نہ کر سکا
بعد اسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہاں حضرت کی پیغمبری میں شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت
میں تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت میں خدا کی ہو
اپنے بندوں سے جسکو چاہے اسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگاروں کے لیے ہو بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت
کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزاروں لوگ اسکے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں خوب فوج کشی
کر کے اسکو مارا اور اسکے لوگوں کو مٹایا اگر صدیق اکبر اسکو نہ مارتے تو اب تک اسکے لوگ اسی کا کلمہ پڑھے جاتے تو دین میں فساد
پڑتا جیسے شیعہ سنی میں بحث رہتی ہو اسکے مذہب والوں سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو
سمجھ جاوے کہ دین میں ایسے ایسے عمدہ کام ان سے ہوے مر ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَنَا ١١٣٦
قَالَ إِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر وہ بے ادبی کرتا تو اسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اسنے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد کو کعبہ پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اسکی
گردن کچل ڈالونگا ف اسکا قصہ تیسری حدیث میں مفصل ہو چکا ق جابر لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ١١٣٧
هٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو میں تجھکو دونگا

اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے بیان کیا تھا ف جابرؓ سے روایت
ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ
خلیفہ ہوئے تو اس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا
ہو وہ ظاہر کرے تب مین نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مین نے اُن درمون سے اپنے
دونون ہاتھ بھر کے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ
١١٣٠ کرے تو اُسکا نائب اُس وعدے کو پورا کرے ھر ابو ھریرۃ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم قَالَهُ حِيْنَ قِيْلَ اَكُلَّ عَامٍ
يَعْنِي وُجُوْبَ الْحَجَّةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز
تم نہ ہو سکتا یہ حضرتؐ نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی ف حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا
نے تمپر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابسؓ نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے
شفقت کے سبب جواب ندیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت
١١٣٥ خود صاف بیان کرتے ق عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَهُ لِاَسِيْرٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ
اَصَابُوْا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو
اُسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اُس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو
فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اُسکو باندھا تو اُسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون ف
مصابیح مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب
پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اُس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ
تو اپنے ہم قسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے ہٹے تو اُسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے کے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر
١١٤٠ حضرت نے اُسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑا لئے خر ابو ھریرۃ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا
لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اُسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر
ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم
حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی
طرف اور اورون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سواے ہین تو
حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اُن چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل ہین جیسے
گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون
کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے

جیسے امام اعظم اور اُنکے شاگرد اور اُنکے اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوتے علماے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے

١١٤١ ش جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ يَعْنِي أُسَارٰى بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اُس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ تا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے

١١٤٢ م اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اُسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اُنکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ معتبر ہی

١١٤٣ ق اَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اُنکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سواے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اُسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور ۔ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہوگئی

١١٤٤ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرین اور کچھ اُسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اُس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی

١١٤٥ م جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج مانگنا آیا تھا سو اُسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اُسمین وہ مرد اور اُسکی جورو اور اُنکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہانتک کہ اُس نے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہوجاتی ہی اور اول باب مین اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہو تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور

بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہے اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہے

۱۱۱ ابْنِ عَبَّاسٍ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر قسم ہے ف یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کرڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ تفصیل اوراحادیث مین موجود ہے

۱۱۴۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ بخاری اورمسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوئے ف شعر اگر در دہد یک صلای کرم ✽ عزازیل گوید نصیبی برم ✽ وران وہم کہ از فعل پر سند وقول ✽ اولوا العزم را تن بلرزد ز ہول ✽ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اسکی ذات کامل ہے ویسے ہی اسکی صفت

۱۱۴۸ ق اَبُوْجُهَيْمٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوجہیمؓ سے روایت ہے جنکا نام عبداللہ بن حارث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہے کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اسوقت مین گناہ ہے جب اسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہین

۱۱۴۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہے تو اسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا

۱۱۵۰ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب ہے کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہے پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوا اسکے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہے ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا ثواب ہے عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون

مین جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون
قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب
معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف و ناتوانی کے پانون سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور
صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث مین آیا ہے کہ گرمی مین ظہر کی
نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو ح ابْنِ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ ۱۱۵۱
رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہے تو رات
کو کوئی سوار تنہا کبھی نچلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین
دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا
اکثر ہوتا ہے اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نا درست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق فصل اس
فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کا لفظ ہے ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوا ۱۱۵۲
كَذٰلِكَ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ قَالَهُ حِيْنَ اَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین انکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ
رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات سے آدھی رات
تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ۱۱۵۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی ہر ایک نماز مین ف مسواک کرنا سنت
ہے بالاتفاق خصوصًا نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قرات قرآن
اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر ہے موٹی انگلی برابر ہو
اور بالشت برابر لنبی ح اَنَسٌ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ۱۱۵۴
کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اصحاب مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی فضیلت
مجھ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا ہ اَنَسٌ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ ۱۱۵۵
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن
کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا
اپنے مُردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی دشوار
ہو جاوے ہ ابْنِ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَهُ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا اَهْدٰى اِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ ۱۱۵۶
مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن
جثامہ سے فرمایا جب کہ اُسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین
کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہے ق اَنَسٌ لَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْهَدِيَّةِ الْاَخْلَاثُ ۱۱۵۷

بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام
اُتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت
حجۃ الوداع مین بہ نیت حج کے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جنکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اُتار ڈالے
پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اُتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اُتارنے مین حضرت کو احرام
باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہو گیا نہین تو مین بھی احرام اُتار ڈالتا ق

۱۱۵۸ اَنَسٌ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث

۱۱۵۹ فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اُسکا لینا اور کھانا درست ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَۃً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ
نچھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ
مسلمان مجھسے چھوٹ رہین ف سریّہ اُس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اُنکے ساتھ نہ تشریف لیگئے
ہون یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بسبب بے اسبابی اور قلت سواری
کے سب اصحاب ساتھ نجاسکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند
نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی

۱۱۶۰ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی
نکرتی ف حضرت موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کو مَنّ اور سلویٰ اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی
اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اُٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی
گوشت سڑا ہی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو
کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے
کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی

۱۱۶۱ عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی م اِبْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ وَ
یُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے
پھر اُنکو خدا بخشتا اور اُنکو بہشت مین لیجاتا ف اس حدیث کا مضمون دوبارہ ہو چکا مطلب یہ کہ اسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگار
تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہین تا کہ اُسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہوا اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے
گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لیْتَ اور اس کی لفظ ہی

شکست دیکھ ویسے ہی لوٹنے لگے سردار کا کہنا ماننا جیسا کا خیال ہو گیا کافر اُدھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت
نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی ف اَبُوْهُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ١١٦٦
ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام
کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اسکو بیچ ڈالو بالوں کی رسی ہی کے ساتھ سہی ف یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اسکو
سزا ہووے چوتھی بار اسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالوں کی رسی ہندوستان میں کیا بدرسم ہو گئی ہے کہ لونڈیاں حرام
کرتی ہیں اور انکے صاحب غیرت ناک کچھ خیال نہیں کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہیں نہ انکا نکاح کر دیتے ہیں نہ انکو بیچ ڈالتے ہیں
انکی حرامی اور بدذاتی انکی گردن پر ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ ١١٦٨
دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ قَالَهُ لِامْرَاَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اُس عورت سے
فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی ف عطا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہے حضرت
سے اسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں نے بیماری
قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ انکا بدن اُس
حالت میں ستر رکھتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلا بہشت ہے ق عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ ١١٦٩
وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ قَالَهُ لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصَّوْمِ بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرتؐ
نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اُسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اُسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا
ف معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہیں ق اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ ١١٧٠
بْنُ رَوَاحَةَ قَالَهُ حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر زید مارا جاوے تو جعفر کیا سردار ہو اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ میں
زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے حضرت نے آٹھویں سال ہجرت کے
موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا انکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار
شہید ہو گئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے انکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر
کے کئی سردار جدا جدا مقرر کرنا درست ہے جس طرح بالفعل انگریزوں میں معمول ہے کہ اسمیں اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہیں بگڑتی
کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جسکو مسلمان اپنا سردار بناویں وہ خدا اور رسول کو پسند ہے
جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اسکو پسند کیا اور اسپر کچھ انکار نہ کیا اسی طرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب
کی صلاح اور مشورہ سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث

ہین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور احادیث ملکر نور علی نور ہو گئی ق جابرؓ اِن ١١٧١
كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات
بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منھ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین ف حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین
تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملا کر حضرت کو
پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
جاری پانی کو منھ لگا کر پینا سنت ہو ق جابرؓ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ مِنْ عَسَلٍ اَوْ ١١٧٢
لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا
تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہو ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہو تو اسکا علاج
پچھنے لگانا ہو اور اگر سودا کی کثرت ہو تو شہد سے اسہال کرنا چاہیئے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہو تو داغنا اسکی تدبیر ہو اس میں
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہو اور
پچھنے لگانے سے یعنی اس سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہو اور خون نکالنا دوشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو بہتر ہو اور ہفتہ اور یکشنبہ اور چہارشنبہ
کے دن
سینچنے مین منع ہو لیکن بخاری مین حدیث ہو کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہو کہ جنگ خندق مین جب ابی بن کعبؓ
ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی
داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہو کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کیونکہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہو اور جب
کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو اس وقت مین داغنا درست ہو م جابرؓ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا ١١٧٣
لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا اِئْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا قَالَهُ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور انکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی
اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے انکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام
پھیرا تو یہ حدیث فرمائی ف بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہو اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہو اسواسطے کہ
حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا
اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہو درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور دشمنون
لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہو م مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن ١١٧٤
ابی فاطمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضروری کرنے والا ہو تو ایک بار کر ف ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے کنکریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایک

۱۱۵۵ تو کیا برا کام کیا مضائقہ نہیں ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہیں توڑتا عن جبیر بن مطعم ان لم تجدینی فأتی ابا بکر قال لها لامرأة امرها ان ترجع الیه فقالت ارأیت ان جئت ولم اجدک بخاری میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو نہ پاوے تو ابوبکر پاس آئیو یہ حضرت نے اس عورت سے کہا تھا فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اس نے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر میں آؤں اور حضرت کو نہ پاؤں ف یعنی اگر میں آؤں اور حضرت کو نہ پاؤں یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو میں کہتا ہوں سو وہ کریگا علما نے کہا ہے کہ اس حدیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہے

۱۱۵۶ ق عقبة بن عامر ان نزلتم بقوم فأمروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منهم حق الضیف الذی ینبغی لهم بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم میں پھر وے تمہارے واسطے سامان کر دیں جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکریں تو تم ان سے مہمانی کا حق جیسا کہ انکو چاہیے لیلو ف لطیفہ کا قول ہے حضرت نے صلح کی تھی تو اس صلح میں یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک میں آویں جاویں تو انکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر جبر اور زبردستی مسلمانوں سے اپنی مہمانی مانگے ہاں البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے

۱۱۵۷ ق انس ان یعش هذا الغلام فعسی ان لا یدرکه الهرم حتی تقوم الساعة مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہونچیگی ف جنگلی لوگوں نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اس قوم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا اسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا نہو نے پاویگا کہ تم سب مر جاؤگے اسی تھوڑے دنوں میں گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر آپ مر جاویں تو گویا سارا جہان ڈوب گیا ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل اعتقاد سے جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے

۱۱۵۸ ق عمر ابن الخطاب ان یکنه فلن تسلط علیه وان لم یکنه فلا خیر لک فی قتله یعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھکو اسپر قابو نہ ملیگا اور اگر ابن صیاد دجال نہیں تو اسکے قتل کرنے میں تجھکو کچھ بہتری نہیں ف ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا عجیب و غریب اسکے حالات تھے لڑکوں میں کھیلتا تھا کہ حضرت وہاں جو کہ پہونچے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اسنے کہا کہ اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو [illegible] لوگوں کا گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اس واسطے عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو میں اسکی گردن مار دوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو تیرے ہاتھ سے نہ مریگا اس واسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسی کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اسکے دعوے کی اسکے مارنے میں کیا فائدہ ہے

۱۱۵۹ ق ابن عباس لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو البتہ نویں تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت شروع میں عاشورہ کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اسکی فرضیت منسوخ ہوگئی

مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نویں اور دسویں دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے

۱۱۹۰ م اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو مقرر بہشت میں جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق میں فرمایا **ف** اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اسکا نام تھا اسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اسکو پانچوں وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اسنے کہا اس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ میں اسمیں نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہیں کہ سوا فرض کے میں سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزوں میں کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نکرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اُن سے کہونگا

۱۱۹۱ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو انکے منھ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اُن پر غالب رکھیگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے یوں کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہیں کہ میں تو اُن سے سلوک کرتا ہوں اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اُن سے احسان کرتا ہوں اور وے مجھسے بُرائی کرتے ہیں اور میں اُن سے غم خوری کرتا ہوں اور وے مجھسے جہالت کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں **ف** یعنی اگر حقیقت حال یوں ہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ میں پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غم خوری کے کچھ برداری کا حق نہیں ادا کرتے اور تو خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے انکے سامنے دنیا میں کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہے **ق**

۱۱۹۲ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہیں اسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ انکا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہئے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق**

۱۱۹۳ اِبْنُ مَسْعُودٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہیں یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے اور اُنکے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین

پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی
اور بے دیانتی کے سبب ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح
مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک
سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرتؐ اور اصحاب کا زمانہ ابتداے نبوت سے آخر صحابی کی موت تک
ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو
اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ
ہوا اسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ
اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا
ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک
خیریت غالب رہیگی پھر اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہیگی اسواسطے
کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل کثیر
ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین رائج رہا اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے
اسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین بے دغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ
انہین سے ہر طرح کی دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی بخوبی انکی
برائی اور گمراہی کو سمجھ جاوے ۱۱۸۴ عن ابی ھریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونھم قال ابو ھریرۃ واللہ
اعلم اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان یستشھدوا اسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد
وے لوگ بہتر ہین جو ان سے ملے ہوئے اور انکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہؓ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرتؐ
نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرتؐ نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی
دینگے بدون گواہی مانگے ف یعنی انکو خوف خدا اور خوف قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی
کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی
مین مشغول ہوکر بندۂ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو
طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے
خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول و فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سواے اصحاب
اور تابعین اور تبع تابعین کے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور
تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا انکی محنتون کے سبب مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون
مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین انکو اپنا پیشوا بنایا ق ۱۱۸۵ اِنَّ خَیْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّار

ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر ہے انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر
انکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہے ف مدینہ
مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جو لوگ
سے زیادہ ترجان نثاری ہوئی انکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ۱۱۸۶ م ابو هُرَيْرَةَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا
آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی
صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بُری صف پچھلی صف ہے اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بُری پہلی صف ہے
ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین اور
انکے عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب ہوئے عورتون
سے نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو بُرا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے
حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا خوف ہے اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو بُرا فرمایا اور پچھلی کی
تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہے اسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہے اسمین
پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر رد کرنا لازم ہے انکا ایک مقام پر متصل ہونا بُرا ہے ۱۱۸۷ خ جابر خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ
قَضَاءً بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوٰۃ کے اونٹ آئے حضرت
نے جابرؓ سے فرمایا کہ انکا قرض ادا کر جابرؓ نے کہا کہ یا حضرت انکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرتؐ نے فرمایا
کہ قیمتی ہی اونٹ اسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہے اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا
سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نہ تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ
اسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیزون مین ہوتا ہے جانور مین کمی بیشی بیاج نہین ۱۱۸۸ خ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ بخاری مین حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور
اور غیرون کو سکھلاوے ف خواہ روان پڑھے اور قرارت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از
تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہے نہ محض ترتیل حروف ۱۱۸۹ ق ابو هُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ
فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ
اونٹ کی سواری کرتی ہین ان مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت
مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھین حضرت نے
چاہا کہ ان سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت

چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپکے بستر پر وے روویں اور چلاویں اور میں بڈھی بھی ہوگئی ہوں یعنی ان عذروں سے میں نکاح نہیں کرسکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور اُم ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہو کہ درد والی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے

۱۱۹۰ ق عَلِیٌّ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل اور اپنے زمانے میں یعنی امت محمدی میں خدیجہ سب عورتوں سے افضل ہو

۱۱۹۱ م اَبُوْهُرَیْرَةَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہو اُسی دن آدم پیدا ہوئے اور اُسی دن بہشت میں داخل کیے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن ف چھ دن میں تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہو کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اس دن عبادت کریں اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتدائے پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور اُنکے گمان فاسد میں حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام میں جمعہ بڑا دن ہو اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت میں داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہو تو لازم ہو کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں ہرچند بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہو اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم میں بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوتے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی

۱۱۹۲ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ رَفَعَهٗ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم انکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور بُرے سردار وے ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھیں تم انکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے انکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے انکی مذمت کی اس حدیث میں حاکموں کو نصیحت ہو کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہو اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہو

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہو

۱۱۹۳ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِیَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهْرِیْقَ دَمَهٗ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی زمین میں کجرو یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ

طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسی کی خونریزی کے واسطے ف حرم مین کجروی کرا یعنی وہ
کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی
مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور زیادہ ادبی
زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباسؓ نے مکہ کی سکونت ترک کر کے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے
نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ
کرنا مینھہ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین ۵

۱۱۹۴ ابُوهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ
جانین جو کہ انمین ثواب ہی تو مقرر انکے واسطے آوین گھسیٹتے ہی ہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ
رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون
وقتون کی نماز ان سے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چرا وے اسمین نفاق کی
علامت موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھا وے اور توبہ کرے ق

۱۱۹۵ ابُوهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا
وَاِنْ قَلَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے
بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا ہمیشہ خدا سے
غافل نہین کہ کبھی کرتے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہی
روز بروز اسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنے مین اسکا اثر دل مین نہین رہتا جیسے بجلی کے چمکنے سے
اسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ
شروع کرے تو اسکو مدام کرتا رہے تا کہ اسکا فیض اور برکت کم نہو م

۱۱۹۶ ابُوهُرَيْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا
وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے
نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازار ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ تر
پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین انمین خدا یاد آتا ہی اور بازار اس واسطے ناپسند ہوتے ہین کہ انمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ
اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین سخ

۱۱۹۷ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ
دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن نہ رکھتے تھے
اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات تک
تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن نہ

کی طرف اٹھاکر اور لوگون کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا جسمین ہزارون آدمی تھے اس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پہ چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت اکیاسی دن یا اکیاون دن صحیح اور سالم تھے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول کو انتقال کیا اللھم صل وسلم علیہ

۳۲۸ خَوْلَۃُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹتے کھاتے ہین انکے لیے قیامت مین آگ ہو **ف** یعنی بیت المال سے سوا مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین

۳۲۹ ابُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰی کَلْبًا یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّہٗ فَجَعَلَ یَغْرِفُ لَہٗ بِہٖ حَتّٰی اَرْوَاہُ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اس مرد نے اپنا موزہ لیکر اسمین پانی بھر کر اسکو پلایا یہان تک کہ اسکو چھکا دیا سو خدا نے اسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اسکو بہشت مین داخل کیا **ھ**

۳۳۰ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِّعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدہر جایا چاہتا ہو اسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اسپر احسان ہو جسکو بڑھایا چاہتا ہو اسنے کہا نہین صرف مین اس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہو کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہو

۳۳۱ ابُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَوَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِوَاؤُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ وَتَکْوِیْرُہٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ دُوْنَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّہٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہو اسنے کہا کہ کیون نہین سب کچھ موجود ہو لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہو پھر اسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکیگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا

۳۳۲ ابُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّھَدَآءِ اُشْھِدُھُمْ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ فَاْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ

یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کا اچھی مددگار ہی ہو اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے
اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مالدار کا حال اس بیمار کا سا حال ہو کہ جوع کلبی کی بیماری میں کھاتا جاتا ہو اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا ف
اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور
حقداروں کا حق ادا نکیا اسکا حال اس جانور کا سا حال ہو جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول گئے گر کر اسی کی بیماری سے مر گیا تو گھاس
نے اسکے حق میں کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اسکا حال
جیسے اس جانور کا حال ہو جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا اُس
جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں ہوئی گری کا کچھ ضرر نہیں سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اسکو
آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علاحدہ کر کے دین اپنی صحت جانتا ہو اور مصارف خیر میں

۱۲۰۱ صرف کر کے اپنے رب کی شکر گزاری کرتا ہو ق عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا (بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ لنبا ہو یعنی
میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہو ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہاتھ
ناپ کر دیکھا سب بیبیوں نے اپنا اپنا ہاتھ تو حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت
جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہو اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ سخی تھیں اس حدیث میں معجزہ ہو

۱۲۰۲ کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت سچے مضمون کا قصیدہ جو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہو
جسکا ترجمہ یہ مصرع ہو کہ سوا اللہ کا نام ہر چیز باطل ہو یعنی سوا خدا کے ہر چیز فنا ہونے والی ہو ف زمانہ جاہلیت میں
لبید نام ایک شاعر عرب میں تھا اُسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اسکی تعریف فرمائی
معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اسکا پڑھنا شرع میں منع نہیں ہو کہ جیسے

۱۲۰۳ گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہو ف یعنی جسکی بات
سچی اسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹ بولنے سے آئینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہو تو خواب میں عالم مثال کا عکس ٹھیک

۱۲۰۴ ٹھیک نہیں پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہیں ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ
رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا
مورد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہو جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت میں
کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہیں سوا خدا کے ف ایران کے بادشاہوں کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی میں ملک الاملاک
اور ہندی میں مہاراج ہو چونکہ اسمیں کھلا شرک تھا اور صاف سبقت آدمی کی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا نا پسند ہو کہ ایسے
مناسب ہو کہ چھوٹا منہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہو غیر خدا کو درست نہیں جیسے رحمٰن اور قدوس

۱۲۰۵ م جابرؓ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہو جسکا قیام دراز ہو

ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اتنی قرآن کی قرأت زیادہ علما نے کہا ہو کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہو اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہو

۱۲۰۶ م ثوبانؓ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہو جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار افضل ہو جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار بہتر ہو جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہو

ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہو اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہو خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہو اور احسان ہو معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہو اسواسطے کہ فرض ہو اور خیرات نفل ہو اور حال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل اکثر

۱۲۰۷ م ابوھریرۃؓ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہو اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہو یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اسمین محنت اور مشقت النفس پر بہت ہو اسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہو اور ریا کا اسمین دخل نہین ہو

۱۲۰۸ م ابوھریرۃؓ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہو سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہو اور بندے کی نہایت عاجزی ہو کہ اُس نے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اُسکو اس حالت مین نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہو اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہو تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جاننے

۱۲۰۹ ق اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا اُن پر بہشت واجب ہوا

۱۲۱۰ ق اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام سے روایت ہو کہ ایک روز حضرتؐ میرے گھر مین سو گئے اور ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہو تب حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ میری اُمت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا اُنکو بہشت واجب ہوا مین نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اُن غازیون مین شریک ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اُنہین داخل ہو چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اُترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہو کہ حضرتؐ اُسی دن دوسری بار سوکے پھر ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہو تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ

ڈرا گا اُسکے گناہ معاف ہو گئے مین سنے کہا کہ یا حضرت ہیں بھی اُن غازیون میں ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو انہیں نہیں تو اول قسم کے غازیون میں ہے یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی م ابْنُ مَسْعُودٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى

١٢١١ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَآءِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون میں اول فیصلہ قیامت کے دن خونون میں ہوگا ف مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات ہے اور کشت خون اُسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اس سے نیچے ہیں تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اُسی کا فیصلہ ہوگا خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ

١٢١٢ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون میں نہایت ہلکا عذاب ابو طالب ہے اُسکے پانون میں دو آگ کی جوتیاں ہیں جن سے اُسکا دماغ اُبلتا ہے ف ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اُنپر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ سب سے ہلکے عذاب کا حال ہے کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر کل کا لفظ ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ

١٢١٣ يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوا ریڑھ کی ہڈی کے اُسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اُسی میں جڑ جاویگا ف عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جو ان جانور کی دم میں ہے آدمی کے بدن میں اُسکو ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ریڑھ کی ہڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اُسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاویں م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ

١٢١٤ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اُسکا خون اور اُسکی عزت آبرو اور اُسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع میں جہاں ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم میں فساد انھیں تینون کامون میں ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹا دعوی کرنا اُسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اُسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اُسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اُسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اُسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریق چوری دغابازی ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہو گئی اسواسطے کہ ان کامون سے اُسکا مال ناحق برباد ہوتا ہے محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہے سو اُسکا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ

١٢١٥ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری اُمت کے گناہ معاف ہونگے مگر اُنکے گناہ نہیں معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہون کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی ڈھٹائی

مین داخل ہو کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اُسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اُسکے رب نے اُس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ
شخص یون کہے کہ او بیان فلانے مین نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اُسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو
خدا کے پردے کو کھولتا ہو ف پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہو کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین
گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہو اور صاف ظاہر ہوتا ہو کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین
او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اُسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اُسکی
پردہ پوشی کرتا اور جب کہ آپ نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہو کہ پوشیدہ
گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تا کہ نیک لوگ خوش ہو کر اُسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنہگار اُسکو دیکھکر

۱۲۱۶ توبہ پر مستعد ہون ع ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن
عصانی فقد ابی بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نا مانا اور
انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہو حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل
ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اُسنے نا مانا اور وہی منکر ہوا ف
اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہو اور بدعت اور احکام شرعی سے نا راضی ہونے پر انکار ہو ق

۱۲۱۷ ابو ہریرۃ کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس تعدل
بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ
صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی
عن الطریق صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی
ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہو انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہو مدد کرنا مرد کی اُسکی سواری مین سو اُسکو سوار
پر چڑھا دینا اُسکا اسباب اُسکے جانور پر اُٹھا کر لاد دینا خیرات ہو اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا
بھی خیرات ہو اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہو اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات
ہو ف یعنی ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہو اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور تندرست رکھنا خدا کا تازہ احسان ہو تو بندون کو
اُسکی شکر گزاری بھی ضرور ہو پھر فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف
اور عدل کرنا یا کسیکے ماندے کو اُسکی سواری پر سوار کرا دینا اُسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات
کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین انمین سے جو بن آوے سو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت

۱۲۱۸ کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق ابو موسی کل شراب اسکر فہو حرام بخاری اور مسلم مین ابو موسی
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کرے وہ حرام ہو ف اسمین بھنگ اور پوست اور شراب اور تاڑی

۱۲۱۹ سب داخل ہین اکثر اقلیل اور ایک اکثر امام ان کے نزدیک برابر ہو باقی تحقیق آگے آویگی ق ابن عمر کل شیء بقدر حتی العجز
والکیس او الکیس والعجز بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر

سے ہو بیان تک کہ احمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہو راوی کو شک ہو کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا ف یعنی
جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہو تو دانا کو لازم ہو کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ کرے اپنی تدبیر اور کرتب
کا اسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اسکو ہوشیار کیا دیوانہ یا تو لا نہیں کیا الا ۞ ابن عمر کلکم راع ۱۲۲۰
وَکُلُّکُم مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص
حاکم ہو اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہو کہ بادشاہ سب لوگون
پر حاکم ہو تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر والون پر حاکم ہو تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ انکو
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہو تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اسنے اسکی خیرخواہی
اور مال کی حفاظت کی یا نہیں اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور انکے مال کی حفاظت
کی یا نہیں غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت میں پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے انکا
حق کیون نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہی پر موقوف نہیں ہو ۞ جابر کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَہْدًا لِّمَنْ یَّشْرَبُ ۱۲۲۱
الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَھْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ
مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہو وہ حرام ہو بیشک خدا کا عہد ہو کہ جو نشہ والی چیز پیئیگا اسکو
فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہو حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینا یا دوزخیون
کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہو کہ یمن کا ایک شخص حضرت کے پاس آیا اسنے کہا کہ ہمارے ملک مین جوار کی
شراب لوگ پیتے ہین اسکو مزر کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اسمین نشہ ہوتا ہو اسنے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۞ ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ ۱۲۲۲
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہو اور سب نشے والی چیزین حرام
ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا رہا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیئیگا ف اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لاوے وہ شراب ہو اور حرام ہو خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی
یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور
کثیر اسکا سب حرام ہو اور یہی مذہب ہو امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا مگر امام اعظم کے
نزدیک نجس حرام شراب وہی ہو جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون
نشے کے حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہو چنانچہ نہایہ اور تبیین اور زیلعی اور عینی اور قاضی خان
اور درالمختار اور اشباہ و نظائر مین مذکور ہو چنانچہ مولانا عبد الحی لکھنوی نے تاڑی اور نارجیل کی حرمت پر جو رسالہ لکھا ہو اس مین اس
مطلب کو خوب بیان کیا ہو اور پچاس ساٹھ علما نے حنفی اور شافعی نے اسپر دستخط کیے ہین جو چاہے اسکو دیکھے ۞ ابن عباس ۱۲۲۳
کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ
مین ہو ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہو ۞ جابر کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ ۱۲۲۴

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے ف یعنی اسمین خیرات کے برابر ثواب ہے **فصل** اس فصل مین حدیثین ابن جنگے سرے پر یہ ہرف

۱۲۲۵ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِی طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ قَالَہٗ لَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اُسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۶ قَدْ جَابِرٌ فَلَکَ اَخَذْتُ جَمَلَکَ بِاَرْبَعَۃِ دَنَانِیْرَ وَلَکَ ظَهْرُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجھکو مدینے تک اُسکی سواری کی اجازت ہے یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ف جابرؓ سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نتھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو چار سے یا تجھ پر ڈال مین نے اُسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہونچے تو مین حضرت کے پاس اُس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جَو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجھکو دیے ف جب چیز بیچی تو بائع کو اسمین کچھ شرط کر لینا درست نہین اور جابرؓ نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ حضرت کا خاص تھی اور ظاہر احضرت کو جابرؓ سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نہ تھا

۱۲۲۷ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اُسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اُسکو دیا اُسپر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اُسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین ذلیل و حقیر کر دیتی ہے شعر ای قناعت تو نگرم گردان ☆ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ☆ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے خلاف نہین بلکہ زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام حرص ہے

۱۲۲۸ اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ قُلْتُمْ فِیْ اُسَامَۃَ وَاِنَّہٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمنے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہے ف اسامہ کو حضرت نے آخر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعض لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بہت بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۹ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَکَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ قَالَہٗ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قِیْلَ لَہٗ لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْکَبُہٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ کَانَ لَا تُخْطِئُہٗ صَلٰوۃٌ مَّعَ بُعْدِہٖ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ یُّکْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَهْلِیْ مسلم مین اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہے خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اُس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور نہ رہے گا اور گرمی کے

وقت نماز کے واسطے اُس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اُس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اُس سے چھوٹتی نہ تھی باوجود
وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اُسنے جواب دیا کہ مجکو اِس بات کی خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ
مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے ف
معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہے یعنی اگر گھر دور ہے تو قدم زیادہ تو اتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے ۱۲۳۰ م ابن مسعودؓ
قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَّاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ شَيْئًا
عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ قَالَهٗ
لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ مسلم
مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور
بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اُسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلا اور نہ ہر کسی چیز کو اُسکے وقت معین سے
تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت
نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اُنکو یون دعا کرتے سُنا کہ الٰہی مجکو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ
ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص
خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہے وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ
یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے
ق ابو ہریرۃ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ ۱۲۳۱
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آجکی رات تمھارے کام سے جو تم دونون
نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اُسکی مہمانی کرے ابو طلحہ
انصاری اُسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اُسنے کہا کچھ نہین ہے مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہے ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو
بہلا کر سلا دے اور حضرت کے مہمان کی توقیر کیجیو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے
اُٹھکر چراغ کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب
کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اُنکی بی بی سے
یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان کو
اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اُنکی تعریف مین حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اُنکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے
کیا ممکن ہے کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کر لیں حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے ۱۲۳۲ م ابو ہریرۃ
قَالَ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُّكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہو چکے ہین جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے مگر

دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہے تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لفظ ہے ١٢٢٣ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ قَالَہُ لِامْرَاَةٍ قَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ لِیْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے گرد بڑا مضبوط گھر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اُسنے اُنکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت یوجہی تھی کہ بدقسمتی سے اسکی اولاد مرگئی اسواسطے اُسنے حضرت سے دعا کو کہا حضرت نے اُسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر اُنکے سبب سے تو بلاے عظیم سے بچیگی

١٢٢٤ عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر انکا غم دور ہوجاوے

١٢٢٥ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ یَعْنِی الْمُطْرِیْ فِی الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیجد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہے اور آپکو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے

١٢٢٦ م عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَہُ لِلْجُهَنِیَّةِ الَّتِیْ اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰی مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر انکو بھی کفایت کرے اور بھلا اُسنے راہ خدا مین اپنی جان نثاری سے بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے اس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرامکاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف** حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اُسنے کہا یا حضرت مینے حرامکاری کا گناہ کیا مجھکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اُسکے والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جبکہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اُسکو لایا حضرت نے اُسکے کپڑے اُسکے بدن پر مضبوط بندھواے تاکہ بدن نکھل جاوے پھر وہ پتھرون سے ماری گئی حضرت نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اُسپر نماز پڑھی حالانکہ اُسنے حرامکاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی حرامکاری کسیکو معلوم نتھی اُسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگارون کی مغفرت کے لائق ہے

کفایت کرتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اُسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اُٹھانا اُسکو ڈرواتا تھا کہ اپنی جان دینا اُسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اِسکا نام ہو

۱۲۳۷ خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہو سارے جہان کے گنہگارون کو کفایت کرتی ہو تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہے

۱۲۳۸ م اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اُسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اُنمین کون سا فرشتہ اُسکو اُٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اُسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہیں ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑ کے ہانپتے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اُسکو اُٹھا لیجاتے ہین

۱۲۳۹ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا سبب ثواب اُس درخت کے جسکو اُسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اُس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہونچاتی ہو

۱۲۴۰ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجھکو خوب یاد نتھین اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اُس مکان کی صورت اُٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اُسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اُنکو بتلاتا تھا اُسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسیٰ کو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھونگر والے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو اُس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہو اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو سب لوگون مین سے زیادہ تر اُسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہو صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا

وقت آیا تو مین نے اُن پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی
دوزخ کا داروغہ سو تو اُسکو سلام کر تو مین اُسکی طرف متوجہ ہوا سو اُسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج
ہوئی اُسکی صبح کو حضرت نے اُسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش
بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اُن لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اُسکی صورت
سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہ گئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت
نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا
جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سُنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین
کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر پہنچاتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اُسی دن سے
ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شنوآہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اُسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دُبلے ہوتے ہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اُس عالم مین عبادت فرض نہین ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ

١٢٢١

بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي أَحَدًا لِرَجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ دَجَعَا بِأَبِي بَصِيْرٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور
مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اُن دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو
مدینے سے پلٹا لیگئے تھے ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اُنمین سے ایک یہ بھی شرط
تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اُسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے
تو قریش اُسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اُسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اُنمین سے مسلمان ہو کر
آویگا خدا اُسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اُس ناپاک کو دفع کیا جب
حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت
پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اُنکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہنچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے
ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اُسکو
مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اُسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُس سے حال پوچھا
اُسنے بیان کیا اب اُسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالے
کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا
جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اُنھون نے مارنا شروع کیے قریش نہایت
عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اُس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے سو جیسا کہ
حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا فَهَرَّبَانَ لَقَدْ سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَ

١٢٢٢

مَا لِيْ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ سَأَلَهٗ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ
مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھا جو کہ پوچھا اور حال یہ کہ مجکو اُسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہانتک کہ

خدا نے مجکو اُنکا علم دیا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون
کا کون ہوگا اور کیا سبب ہو کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہو اور کبھی ماں سے ف مصابیح مین روایت ہو کہ جب حضرت مدینے
مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اُنکو سواے پیغمبر کے
کوئی نہین جانتا بتلاسیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہو اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہو کہ
لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہو اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی
آگ ہو جو لوگون کو پورب سے پچھم کیطرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا لٹکا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر
مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہو اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہو پھر عبد اللہ
بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین مشکٰوۃ ابی ھُرَیْرَۃَ ۱۲۴۳
لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَنْ لَّا یَسْئَلَنِیْ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْکَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَی الْحَدِیْثِ
اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ مین دیکھ چکا تیری
حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے
لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند
آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کے
بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اُنسے روایت ہو سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے
تو معلوم ہوتا ہو کہ حضرت کی شفارش چند طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اُٹھینگے حشر
کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اُسوقت حضرت بخشواوینگے اور حساب
کتاب کرواکے اُس مصیبت سے نجات دلاوینگے اس کا نام شفاعت کبرا ہو یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہو دوسرے کا اسمین دخل
نہین دوسری شفاعت اُسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اُنکی شفاعت کر کے راہ سے پھروا لینگے
اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچکر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین
نکالے جاوینگے جنکے بدن سواے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے
اور چھٹی شفاعت سے اُن کافرون کو جنہون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم مشکٰوۃ عَائِشَۃَ ۱۲۴۴
لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ اِلْحَقِیْ بِاَھْلِکِ قَالَہٗ لِابْنَۃِ الْجَوْنِ وَاسْمُھَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِی الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری
مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون
کی بیٹی سے کہا اور اُسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا
حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اُس سے یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے
باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہو کہ کسی بی بی نے اسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو کہیو

کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اُسکے پاس تشریف لائے اُسنے اسی طرح

١٢٤٥ خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا عَن جُوَيرِيَةَ بِنتِ الحَارِثِ لَقَد قُلتُ بَعدَكِ اَربَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَو وُزِنَت بِمَا قُلتِ مُنذُ اليَومِ لَوَزَنَتهُنَّ سُبحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمدِهٖ عَدَدَ خَلقِهٖ وَرِضَا نَفسِهٖ وَزِنَةَ عَرشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر انکو تولیے تیرے سب کہے کے ساتھ تو وہی اُنسے بھاری پڑین وے چار بول یہ ہین سبحان اللّٰه وبحمدہ عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اُسکی رضامندی اور خوشی کے اور اُسکے عرش کی تول کے برابر اور اُسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنے جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لاسے انکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کررہی ہو انھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی مین نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ

١٢٤٦ اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری عَن خَبَّابِ بنِ الاَرَتِّ لَقَد كَانَ مَن قَبلَكُم لَيُمشَطُ بِمِشَاطِ الحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهٖ مِن لَحمٍ اَو عَصَبٍ مَا يَصرِفُهٗ ذٰلِكَ عَن دِينِهٖ وَيُوضَعُ المِنشَارُ عَلٰی مَفرِقِ رَأسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثنَينِ مَا يَصرِفُهٗ ذٰلِكَ عَن دِينِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الاَمرَ حَتّٰی يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِن صَنعَاءَ اِلٰی حَضرَمَوتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُم تَستَعجِلُونَ بخاری مین خباب بن ارت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے وے لوگ تھے کہ اُنکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اُنکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اُنکے سر پر آرا رکھا جاتا تھا سو اُنکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کردیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اُنکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہانتک کہ سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سو آ خدا اسکے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر گرگ بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اُٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذری کہ اُنکے گوشت نوچے گئے اور چیرڈالے گئے پھر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا کہ تنہا اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا بجز خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر اُسکو خلاصی ہوگی

١٢٤٧ عَن عَائِشَةَ لَقَد لَقِيتُ مِن قَومِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنهُم يَومَ العَقَبَةِ اِذ عَرَضتُ نَفسِي عَلَی ابنِ عَبدِ يَالِيلَ بنِ عَبدِ كُلَالٍ فَلَم يُجِبنِي اِلٰی مَا اَرَدتُّ فَانطَلَقتُ وَاَنَا مَهمُومٌ عَلٰی وَجهِي فَلَم اَستَفِق اِلَّا وَاَنَا بِقَرنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعتُ رَأسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَد اَظَلَّتنِي فَنَظَرتُ فَاِذَا فِيهَا جِبرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَد سَمِعَ قَولَ قَومِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا

عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِیْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِیْ اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَاْمُرَنِیْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ
اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَّنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ
وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَ لَهٗ لَمَّا حِيْنَ قَالَتْ هَلْ اَتٰی عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ بخاری مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مین نے اُنسے
اُس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھے بیعت کی جسدم کہ مین نے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے
کیا سو مین نے جو چاہا اُسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مین سخت رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اُس مکان
مین میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہو سو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو ناگاہ مین نے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجھپر سایہ کرلیا
سو مین نے دیکھا تو اُسمین جبرئیل ہی سو اُسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری
بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے
حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا ای محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے
حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھپر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے
تو کافرون پر برابر دون اُن دونون پہاڑون کو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا اُن کافرون
کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگا دین یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ
سے کہا جبکہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جبکہ ابو طالب
اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر
زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود
اور حبیب سے . د چاہی اور اُنکو اسلام کی دعوت کی اُن کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو بہکا
دیا اُنھون نے بہت بے ادبی حضرت کی کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت نکلکر وہان
سے پھرے جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری
اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت
نے اُن کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا
الرسول خیرخواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ عن ابن مسعودؓ ۱۲۴۸
لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن
مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے
پھر مین اُن مردون کے گھر جلا دون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے نکلا تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا

ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہو کہ جو تین بار جمعہ کی نماز ترک کرے اُسکی عدالت ساقط ہو گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہو کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہو کہ ہر شخص پر فرض ہو فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہوا اور معلوم ہوا کہ آخر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہو

۱۲۴ عَنْ عَائِشَةَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلَى اَبِىْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ بھیجون کسیکو ابی بکر اور اُنکے بیٹے عبد الرحمن پاس بھیجون اور اُنکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکر کے سوا سے خدا کسیکی خلافت نہ چاہیگا اور مومنین بھی نہ چاہینگے یا کہ مین فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ چاہینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تا کہ مین اُنکو اپنی خلافت لکھ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ چاہینگے سوا ابی بکر کے ف دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت دل سے منظور تھی اور چاہا کہ اسیوقت اُنکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اُنکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوا سے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب اُنکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نہ سمجھا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث صحیح ہو

۱۲۵ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا ایسے پیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اُسکے ساتھ اُسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اُس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ اُسکو حلال نہین کیونکر اُس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اُسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہو کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اُسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ کسکی لونڈی ہو لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہو حضرت نے پوچھا کہ اُسکا مالک اُس سے صحبت بھی کرتا ہو لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکا پیٹ پھولا ہو اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اُسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اُسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اُسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اُسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اُسکو غلام بنایا اور اُس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہو کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہو سکے پاسے اُسکا پیدا ہو سکے صحبت کرنا نہین درست اگر نطفہ مین شبہہ نہ پڑے

۱۲۶ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت وہب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہانتک کہ مجھکو

یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں سو انکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہے ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا برا جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہیں اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم میں یہ معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا تو تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال پر کیوں جوان مرد لذت اٹھانے میں سیاہ اکہ حرام کاری میں گرفتار ہوں

الباب السابع

ساتویں باب میں چند مضامین ہیں اور کئی طرح کی حدیثیں ہیں اول قسم میں وے حدیثیں ہیں جنکے شروع پر الف لام ہے

۱۲۵۲ عن سلیمان بن صرد الآن نغزوهم ولا یغزوننا نحن نسیر الیهم قال في بيان احلى الاحزاب بخاری میں سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمیں آنے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہم انپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب میں گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نہ ہوا پھر حضرت ہی آٹھویں سال مکہ پر چڑھ گئے اور اسکو فتح کیا

۱۲۵۳ عن عائشة الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جمع ہوئے سو جو ان میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو انمیں سے وہاں نا آشنا اور بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور بیگانہ رہا ف یعنی روز ازل میں خدا نے روحوں کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی انمیں استعداد رکھیں سو جنمیں وہاں میں اس عالم میں مناسبت تھی وے اس عالم میں باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہاں بے میل تھے وے یہاں بھی بے میل رہے + کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ + اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم + ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بو العجبی ست

۱۲۵۴ عن ابی موسى وابي بن كعب الاستيذان ثلث فان اذن لك والا فارجع مسلم میں ابو موسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر میں جا اور نہیں تو پلٹ جا ف جب کسیکے مکان میں جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اس مکان میں جاوے اور نہیں تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہے تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا

۱۲۵۵ عن جابر الاستجمار تو ورمي الجمار تو والطواف تو واذا استجمر احدكم فليستجمر بتو مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہوں یا زیادہ اور کنکریاں مارنا طاق ہے یعنی سات اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب کوئی تم میں سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہیں صفا اور مروہ کہتے ہیں دو پہاڑ کا نام ہے

۱۲۵۶ عن عمر بن الخطاب الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت [illegible]

اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ لَهٗ يَا جِبْرَئِيْلُ حِيْنَ جَآءَهٗ عَلٰى صُوْرَةِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ
تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ
عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ
رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہہ ہے کہ تو
اسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے اور یہہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھے اور زکوٰۃ دیوے
اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہہ حضرت جبرئیل
سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آکے تھے سو انھون نے کہا کہ تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی
حقیقت بتلایئے حضرت نے فرمایا ایمان یہہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور اسکے پیغمبرون
اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی اور بری جبرئیل نے کہا تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت
فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھسے
نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہے جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمایئے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا
پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اسکے
نشانی ہی بتلایئے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان
جنین تو انکی اولاد ہی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہہ کہ قیامت کے قریب کنیزکزادون کی
کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ ایمان اور ننگ
عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے ف پوری روایت اس حدیث کی
یون ہے کہ عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اسپر کچھ
سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے
ملاکر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
عمر فاروق نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک چپ رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہے کہ یہہ پوچھنے والا
کون تھا مین نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے
کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام
ہے سب حدیثون کی یہہ حدیث جڑ ہے واسطے کہ جو مطالب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے
سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہے حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول
اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت
کی گواہی اور نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی

اخلاص کو احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور کا سپہ اسلام اور ایمان
کو ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری
کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور
کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نے تینون مقام کو بیان فرما دیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان
ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہی معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ
اور کلام اور تصوف کا جامع ہوا اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہوا اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش
بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح

۱۲۵۷

ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی گمراہی ق عمر
اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور
ثواب کے لایق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب
پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسکی طرف
ہوئی جسکے واسطے اسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے
جسکا نام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت
کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلا نماز کی نیت
دل مین کی زبان سے نہ نکلی یا زبان سے خلاف اسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہوجاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہنا اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن
بدون خالص نیت کے اسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض
خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات
مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت
کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے
مثلا مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور
کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات
بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے
محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول یہ حدیث لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سب سے نیت درست

ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھیں آمام شافعی سے روایت ہو کہ اس حدیث کو دین میں ستر جگہہ دخل ہو مراد کثرت ہو یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہو عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہیں واللہ اعلم ھ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ ۱۲۵۸
وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہو میرے دوستدار ہیں اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اُنکے دوست اور حمایتی ہیں ف حدیث میں ان چند قوموں کی فضیلت کا بیان ہو کہ ایمان کی سچی ہیں اور محبت کی پوری ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبْضَعٌ ۱۲۵۹
وَسَبْعُوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہو ایمان کی بخاری کی روایت میں ستر ہیں اور مسلم کی روایت میں شک ہو راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخیں فرمائیں یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہو اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اُسکی شاخیں ہیں اور حیا اُنمین بڑی عمدہ شاخ ہو اسواسطے کہ شرع میں حیا اُس حالت کو کہتے ہیں جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخیں ہیں یا ساٹھ سو کثرت مراد ہو اسواسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد نہیں سواے خدا اور رسول کے اُنکو کوئی نہیں گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیوں اور خوبیوں کی جڑ ہو ویسے ہی کفر سب گناہوں اور برائیوں کی جڑ ہو سو اگر کافر میں کوئی نیک بات ہو تو آخرت میں اُسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہیں رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہو ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ۱۲۶۰
اور حکمت بھی یمنی ہو ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اُس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث میں بڑی تعریف اہل یمن کی ہے فرمایا حضرت نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں ق اِبْنُ عَبَّاسٍ ۱۲۶۱
اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہو بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اُسپر جبر نہیں پہونچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اُسکا چپ رہنا بھی اجازت ہو ق اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ ۱۲۶۲
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں ف مصابیح میں انس سے روایت ہو کہ میں بکری کے دودھ کی لسّی بنا لایا حضرت نے اُسکو پیا اور آپ کے بائیں طرف صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اُس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہو کہ اول اُسکو دیجیے اگرچہ بائیں طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم میں نواس بن سمعان سے روایت ۱۲۶۳

۱۲۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے

۱۲۶۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہی اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اتارا ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

۱۲۶۶ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا اختیار مین ہین جبتک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ انکو اختیار ہی یہان تک کہ جدا ہوئے پھر اگر وے سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو انکو اس خرید و فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو انکی خرید و فروخت کی برکت جاتی رہی ف یعنی جبتک کہ بائع اور مشتری اسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکی تو دونون کو اختیار ہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونون مین سے اٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہی کہ اب سوداگرون اور دوکان دار کے مال مین برکت نہین رہی کہ جھوٹھ اور دغا بازی بہت رائج ہوگئی

۱۲۶۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جبکہ اسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوٰۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اسکی جسنے تمکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا وے آیتین اتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل آتے ہے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اترین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہون انکے پاس سواے اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہی اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہی کہ تم دونون سے ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہی پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اسنے اسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اسکو روکا اور کہا کہ

کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اُسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مست کہ سودہ عورت تھم گئی اور ہتی رہا تنک کہ ہم سمجھے کہ شاید
پھر پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اُسنے پانچوین گواہی بھی دی
حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور بھری پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین
شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اُسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اُتر چکا ہوتا تو مین اس عورت کو
۱۲۶۸ حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اُسکے قرینہ موجود ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جمھائی شیطان کے اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمھائی لیوے تو چاہیے کہ اُسکو دباوے جتنا کہ اُس سے ہو سکے
۱۲۶۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک
عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اُسکو خبردار کر دے
۱۲۷۰ اور مرد سبحان اللہ کہے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ
اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد سے فرمایا جب
اُسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت
نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف
اُنکی وارث ایک لڑکی تھی تب اُنھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ
۱۲۷۱ وصیت درست نہین ہی خ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابو رافع
سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جبتک
۱۲۷۲ بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اُسکو نہین مول لیسکتا اُسکا حق شفعہ کہتے ہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن
مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی اور عورت کے گھونگھرو دار زیور اور پیڑے بھی اسی مین داخل ہین کہ اُسکی
۱۲۷۳ آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اُسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ نزدیک
دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہوا اور نیک عمل ہین تو بہشت
۱۲۷۴ متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے
۱۲۷۵ شعر کار ہا راست کند عاقل بکامل سخن ہو کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ہو لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین خ اَبُوْ سَعِيْدِ
بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اُسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اُسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دوبار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اُسکا نزول بھی دوبار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اس مین مجمل سو بود ہین

۱۲۷۷ ق عَائِشَةُ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اُسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اُس تپ کو خاص ہی جو دھوپ یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طبیب اُسکو حمّی یومی کہتے ہین

۱۲۷۸ ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین انسؓ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی

۱۲۷۸/۱ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوائے خوبی کے کچھ نہین لاتی ف یعنی حیاے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی

۱۲۷۹ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اُسکے سبب آدمی برے کامون سے بچتا ہی جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اُتنا ایمان کم

۱۲۸۰ م اَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھول کر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اُسمین داروغہ اور خان سامان بھی شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کُڑھتا ہی وہ ثواب سے بےنصیب ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور یہ ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اُسکے یہ دوسرا بخیل نہین

۱۲۸۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کہ کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہو مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سوا اسکے اور کسی کی شراب حرام نہین

۱۲۸۲ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے سے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون

۱۲۸۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْ اَنَّهَا انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑا خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر انکو لنبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو جو اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہانتک کہ پہونچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اوتنے احسانات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دوبار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے انکی ٹاپون کی مٹی اور انکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر گذرے سو اوس مین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے انکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ انکی سوداگری سے فائدہ اٹھاوے اور لگانے سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہی نہ بھولا یعنی انکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفون کو انکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوس مین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور اترایان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی

۱۲۸۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین اسکی آگ تو باغ ہی اور اسکا باغ آگ ہی یعنی اسکا نظر بندی کا کارخانہ ہی

۱۲۸۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکا بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بےقید رہتا ہی بلاخوف عیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہی

۱۲۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ الْقَنَاعِي وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قناعی کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف نیکبخت

عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہو کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہو اُسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہو اپنے آرام پر خاوند کی آرام کو مقدم رکھتی ہو تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہو شعر زن خوب و خوش سیرت و پارسا ٭ کند مرد درویش را بادشاہ ٭ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہوگئی شعر زن بد در سرای

۱۱۸۷ مرد نیکو ٭ ہم درین عالمست دوزخ او ٭ ترجمہ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ مسلم مین تمیم داری سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہو دین خیرخواہی کا نام ہو دین خیرخواہی کا نام ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہو حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اُسکے رسول کی اور اُسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اُسکا ایمان لاوے اور اُسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اُسکے حکمون کو بجالاوے اُسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اُسکی تصدیق کرے اُسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اُسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اُسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اُسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اُنکی اطاعت کرے اُنکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اُنکو فائدہ پہونچاوے اُنکو

۱۲۸۸ نیک بد سے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور اُنکے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہو ترجمہ اَلذَّہَبُ بِالذَّہَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَہُوَ رِبًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلے سونے کے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اُتنا دوسرا اور چاندی بدلے

۱۲۸۹ چاندی کے تول مین برابر برابر جتنی ایک اتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہو ترجمہ اَلذَّہَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَیُرْوٰی اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ وَالذَّہَبُ بِالذَّہَبِ رِبًا اِلَّا ہَاءَ وَہَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہو مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہو مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہو مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہو مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہو کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہو مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہو مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایکہی جنس کو بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس مین شرط یہ ہو کہ اُسی وقت دست بدست ہو لے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہو اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اس مین شرط یہ ہو کہ دست بدست ہو اس مین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہو اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل

۱۲۹۰ لیوے تو یہ بیاج ہو ہرگز درست نہین ترجمہ اَلرُّؤْیَا الْحَسَنَۃُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ

نصیحت الدین ودر بیان سود
بیان سود وربا
رویا

بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے
ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا
کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیس حصے ہونے کی وجہ سابق مین گذری

١٢٩١ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے

١٢٩٢ ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا
مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس
دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان جس سے ہم اور رنج بڑھے یا خدا سے
بدگمانی ہو تیسری قسم جو آدمی کو اپنے خیالات نظر آتے ہین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی
نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ
خود ظاہر تھی کچھ اسکے بیان کی حاجت نہین

١٢٩٣ ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ
مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لگا ہی
کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اُس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اُسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے
اسکو ادا کیا تو اُسپر خدا کا رحم ہوا اور جسنے اُسکو توڑا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا

١٢٩٤ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ
لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اُسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہوا اور جو سواری
کرے اور دودھ پیے اُسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اُسکا دودھ پینا دانے گھاس
کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اُنکے نزدیک رہن کا نفع اپنا بقدر خرچ کے لینا چاہیے خرچ سے زیادہ نہین
درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروی
ویسے ہی اُسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے نہ تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اُسکا مالک پر لازم ہی

١٢٩٥ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ
لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی
کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اُسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہ رضی نے کہا مجکو گمان پڑتا ہی کہ
حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نچھوٹے اور جیسے روزہ
رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوٰۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کرے یا خود اپنی کمائی سے
انکی خبر گیری کرے اور انکا کام کاج کر دیوے اُسکو نمازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور دائمی روزہ دار کے برابر ثواب ہی اس
حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

١٢٩٦ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ

نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہو کہ باز رکھتا ہو تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اُس طرف سے
کہ جدھر گیا ہو اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والوں پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت
سفر کرنا مکروہ ہو کہ اُس میں سراسر تکلیف ہو اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہاں نہ ٹھہرے کہ اس میں
گھر کی بے بندوبستی ہو اس حدیث میں وطن میں رہنے کی ترغیب ہو تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہوا ور جورو لڑکوں کے حق نہ تلف
۱۲۹۷ | ہوں ق ابْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ نحوست اور نامبارکی عورت میں ہو اور گھوڑے اور گھر میں ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں جیسا جاہلوں کا
اعتقاد ہو بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہو یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث میں موجود ہو جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو عورت میں نامبارکی یہ ہو کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ
۱۲۹۸ | شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اُسکا ہمسایہ بد ہو ق اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِي ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى وَاَبْرَأُ
وَاَبْرَأُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم میں پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہو یعنی گرانی نہیں کرتا
اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہو ف اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم میں پینے کی حکمت بتلائی کہ
۱۲۹۹ | اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہو اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہو خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ
شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا پاکر
سے تین چیزوں میں ہو سینگی کے کھنچنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح چھٹے باب میں ہو چکی ہر چند اس حدیث میں داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی
۱۳۰۰ | تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہیں تو درست ہو خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ
الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اُس میں ہو جسمیں تقسیم
نہیں ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدیں پڑ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہو شفعہ شرکت کا جیسے
ایک گھر کے دو شریک ہوں اور اُنمیں سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اُسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہیں لے سکتا
اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اُسکے لینے میں اُسکے ہمسایے مقدم ہیں امام شافعی کے نزدیک شرکت میں تو
شفعہ ہو اور ہمسائگی میں شفعہ نہیں اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہو کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اُسکی جدا ٹھہری
تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونوں صورت میں ہو شرکت میں بھی اور ہمسائگی میں بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب
۱۳۰۱ | کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہیں کہ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نرہا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوےگی
قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت
۱۳۰۲ | نرہی اور دوسری وجہ یہ ہو کہ تا اُنکے پوجنے والے شرمندہ ہوں اُنکا زوال اور نقصان دیکھکر ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشِّتَاءُ

فِيهِ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی
مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث
کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا یہ کہ بالخاصیت گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون
کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو
دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح خوب کلان تپ کو مفید ہی
گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہی کہ
شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور چھیپون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہی اور
سرکے کے ساتھ چھیپون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو گھٹاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی
اور اگر اسکو پیون کے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد کو دور کرے اور اگر سرکے
کے ساتھ اوٹاکر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھیس کے اسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزلا
یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو بعض ابتدا بخاری ہو جاوے
اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ پینا اور گردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اسکے دھوئین سے
کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے فائدہ ہین بہانتک تو طبیبون کی عقل پہونچی باقی اسکے فائدے خاص نبی
خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَ
صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین
ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر
دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی انکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی
قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے ھر سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم مین
سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف
صحیح بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا
ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا
انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اٹھا کر تین بار اشارہ کرکے
فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس بھی
ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس
دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا
کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو ھم اَبُوهُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ
اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ طُولِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیز کی

کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیجا آدمی ہے کہ ٹلتا نہیں ہیں کہان سے اسکو کھلاؤن آپہین سے
حرام مال لیکر اسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہے سوا ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا
تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ
خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ بخاری مین اسامہ ١٣١١
بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ١٣١٢
لِكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہے ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین
وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے
نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہے ق مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ١٣١٣
اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے
یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہوگا ق اَبُوْ مَالِكٍ ن الْاَشْعَرِىُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ ١٣١٤
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ
ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ
دونون کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل
ہے اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین ثابت رہنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اسپر عمل کیا
یا تجھپر الزام کی حجت ہے اگر اسپر عمل نکیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہے
سو اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اگر نیک عمل کیا یا اسکو ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا
کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی
صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز گنہ چھپاتی اور بُرے کام سے جو دل کی سیاہی کا
سبب ہین روکتی ہے یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچیگا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے اور نہ
تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا ہے اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے
نگھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ١٣١٥
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت
مین ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِىْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ بخاری ١٣١٦
اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے
ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا موجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک کہ وہ ہے ہر ستقل ہے ١٣١٧

اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ کَهِجْرَةٍ اِلَیَّ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین
ایسا ہو جیسے میری طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اُسوقت کی عبادت کا
۱۳۱۸ ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہو اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین
اور گاڑون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہو بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی
کرے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے
۱۳۱۹ مر جاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہین ہے ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ
لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اُتارہ ہو درمیان کے
گناہون کا اور پاک حج کا تو سواے بہشت کے کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہو جسمین گناہ اور فسقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی
۱۳۲۰ مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہو کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہو ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مین نے
تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہو اگر اُسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اُسکے مر جانے کے اُسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور
۱۳۲۱ یہی مذہب ہو امام اعظم کا ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی
۱۳۲۲ چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہو جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ہو ملک کا ق اَبُوْسَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہو اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس
حدیث کے کہتے کہ جمعے کا غسل واجب ہو لیکن اکثر امامون کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہو
اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے
حال آنکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہو یعنی ثابت ہو
۱۳۲۳ اور نہایت بہتر ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِی الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ
فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون
مین ہو جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اُنکی
عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہو کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہو اور بکری
۱۳۲۴ غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی
کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے

بال اُکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان میں کہ آدمیت ہی وہ ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ پیدا ایشی بات ہی تعلیم کی
اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اُسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنہ مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا
پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت
کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹک رہے
اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نرہے اور وہان کی گندگی
دور ہوتی رہے ہرچند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اُسترے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اُکھیڑنے
کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال ۔۔ بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدا ایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو وہی
جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک
کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی
قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا
کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے
کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے
چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت
لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا
تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے
متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہون سے
نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی
جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہی عن ابی ذر ۱۲۲۶
اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے
کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا
قتل کرنا درست ہی عن ابی ھُرَیْرَۃَ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۱۲۲۷
کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی ف یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اسکو دعا دیوے کہ خدا
تجکو اور کہین سے دلاوے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کر دے
بشرطیکہ خلاف شرع نہو عن سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ اَلْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید ۱۲۲۸
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی قسم من سے ہی اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسیٰ کے

وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہوکر

۱۳۳۹ اُسکا فائدہ فرمایا کہ اُسکا پانی آنکھ کی دُھند کا مٹاتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہو خ م اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جس طرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ اسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی

۱۳۴۰ م اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن اٹھا کر تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے

۱۳۴۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اُسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی

۱۳۴۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوی ایماندار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کر تو اُس پر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو یہ ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اُسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل الیقین کے سبب دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کیا کرتا ہی نیک کام بتلاتے اور برے کام کے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اُس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اُسکا ایمان قوی ہی اور اُسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر رغبت دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اُسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا اسواسطے اسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیفات مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر لینا

شیطانی کام ہو کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہو اور ناحق پچتا کر غم پر غم اُٹھاتا ہو ق ١٢٢٣ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار
دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہو جیسے عمارت کی بنیاد کہ اُسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہو ف یعنی جیسے عمارت مین
مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہو اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہو کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ
ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہو ق ١٢٢٤ جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ
اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہو اور کافر
سات انتڑیون مین کھاتا ہو ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اُسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اُسکا پیٹ بھرا دوسرے
دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا
مقتضا ہو تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہو کہ جانور کی طرح اُسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی
ق ١٢٢٥ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا
اور خدا زیادہ غیرت دار ہو ف باقی روایت یون ہو کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بدکاریون
طیش آنا ایمان کا مقتضا ہو بے غیرتی ایمان کی شان نہین ق ١٢٢٦ عَائِشَةُ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ
وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہو اور جو کہ قرآن پڑھتا ہو اور اُسکی زبان رُکتی
اٹکتی ہو اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہو اُسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف یعنی
جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہو اور اُسکو بے تکلف پڑھتا ہو اُسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہو کہ وہ ثواب مین اُن فرشتون کے
ساتھ ہو جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین چلتی باوجود محنت کے اُس سے دو ثواب ملتا ہو تو
توکیا رحمت ہو خدا کی کہ اُسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہو تو پہلا
کہ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہو ق ١٢٢٧ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسما بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہو تو مجھپر اس بات مین
کچھ گناہ تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اُس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے تو مجھپر کیا ہو
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہو ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ
ق ١٢٢٨ عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ
فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا
وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فِيْ رِوَايَةٍ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہو ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور
سو جو اُسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہو
خدا نہ قبول کریگا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہو ادنی مسلمان بھی امان دینے
کو شش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہو نہ قبول کریگا خدا
اُس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بدون اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور
دوسری روایت مین یون ہو اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو
اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہو نہ قبول کریگا خدا اُس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ف یعنی
جیسے مکے کی حرم مین زیادتی اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر
کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر اُسکی رعایت واجب ہو گئی جو اُسکی امان کو توڑے اُسپر لعنت ہو اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور
آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو اُنکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست
١٣٣٩ نہین کہ شاید اُنکو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً
عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا
اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اُنکے واسطے بہتر ہو اگر اُنکو بوجھ ہو
نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو بُرا جان کر مگر کہ خدا اُسکے عوض اُس سے بہتر کو اُسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی گرمی بھوک
پر اور اُسکی تکلیف پر مگر کہ مین اُسکا شفیع یا اُسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث یون ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو مدینہ
چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اُس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا
پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اُسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی
١٣٤٠ اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہو عَنْ اَنَسٍ اَلْمَدِيْنَةُ يَاْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو
١٣٤١ فرشتون کو پاویگا کہ اُسکی چوکیداری کرتے ہین سو اُسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ طاعون بھی نہ آویگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اُسی کے ساتھ ہو جس سے کہ محبت
رکھتا ہو ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہو اُسنے
کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اُسکے رسول کی محبت
١٣٤٢ رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہو یہ حدیث بشارت ہو اہل محبت کو عَنْ اَنَسٍ
وَّاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے

فضیلۃ المدینہ [illegible] ترجمہ [illegible]

نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اُسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے ف
یعنے اگر وہ شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اُسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے
کہ اسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک
ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت

١٣٤٣ افضل ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اُسپر ظلم کرتا ہی نہ اُسکو بلا کی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا
تو اُسپر ظلم کرنا یا اُسکو بلا مین پڑا رہنے دینا اُسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین

١٣٤٤ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا
سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی
کہ سواے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمدؐ خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون
کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارون کو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت
بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی

١٣٤٥ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کامل
مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق
مارے نہ چراوے

١٣٤٦ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ مَا نَہَی اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اُسکو چھوڑے جسسے خدا نے منع کیا ف ہجرت اُسکو کہتے ہین کہ مسلمان
کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی
اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی

١٣٤٧ ق عُمَرُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا نِیْحَ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحہ سے میت پر
عذاب اُس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اُسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ
باوجود قدرت کے منع نکرے

١٣٤٨ م جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ
بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

١٣٤٩ ق ابو ہریرۃ
اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِیْ ہٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُہُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِہِمْ وَکَافِرُہُمْ تَبَعٌ لِّکَافِرِہِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُہُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ
خِیَارُہُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِہُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ کَرَاہِیَۃً لِّہٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
اُنکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر اُنکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو آن

لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اسکو پاؤ گے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اسمین نہ آجاوے ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت انمین پیدا ایشی ہوتی ہو جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہو بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نوراً علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروقؓ اور خالدؓ اور عکرمہؓ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہو وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہو مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہو اسواسطے کہ اسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہو

١٣٥٠ | قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلنَّاسُ كَاِبلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً وَّاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اُن مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب

١٣٥١ | م ابو موسیٰ اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِىْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِىْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِىْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِىْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِىْ اَتٰى اُمَّتِىْ مَا يُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اُنکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری اُمت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اُنکو وعدہ ہو یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اُنکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہو کہ جیسے آیندہ باتکی خبر دی ویسا ہی ہوا

١٣٥٢ | ق ابن عمر اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہو پچھلی رات سے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہو اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہو اور امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہو علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہو عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ اور جامع الاصول مین

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

(ابوہریرہ)

بخاری اور مسلم کی حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب
ہے جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو ق عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ١٣٥٣
نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اُسی کا ہے جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اسکا
وارث آزاد کرنے والا ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ١٣٥٤
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اُس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفہ سے ہے تو اسکی قسمت میں پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا
ہو تو اسکو سنگسار کرنا چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے ١٣٥٥
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے ف یعنی تجارت میں
جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اُسکی سوداگری میں ٹوٹا پڑتا ہے کہ
خدا اُسکی برکت کو دور کرتا ہے اور لوگ بھی اُسکو جھوٹا جانکر اُس سے خرید فروخت کم کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت
راستی میں ہے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ ١٣٥٦
پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اُس صورت میں ہے جبکہ مدعی کو گواہ نہ ملیں م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ ١٣٥٧
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے ف یعنی قاضی نے جس مطلب
کی قسم لی وہی معتبر ہے پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ میں نے قاضی کی نیت پر قسم نہیں کھائی میں نے دل میں کچھ اور ارادہ کر لیا
تھا تو اسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اُس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے فصل
اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ایما کی لفظ ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا ١٣٥٨
الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی
نماز میں نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت میں خوشبو سونگھ کے جوان مردوں کو بد خیال نہ آئے
معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت کا نکلنا درست نہیں ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ ١٣٥٩
اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو
چھڑا دیگا اللہ اسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے م جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَ ١٣٦٠
بِرِوَايَةٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اُس
سے اُٹھ گئی اسلام کی پناہ اور آیا ہے روایت میں یوں ہے کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکوں سے سو البتہ کافر ہو گیا جبتک کہ انکے نہ پلٹ آوے
ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہیں جانتا تو کافر نہیں ہوا اُسنے کفران نعمت کیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ ١٣٦١
اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ
ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اُسی میں ہے

اور جس بستی والون نے خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اُسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اُس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اُسکو فی کہتے ہین اُسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اُسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین

١٢٦٢ عَنْ عُمَرَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خاص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اُنگا ہی

١٢٦٣ عن ابن مسعود اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اُسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اُسکا مال تو وہی ہی جو اُسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اُسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی جو اپنے کام مین آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان سے بند کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اُسکو اُسکے وارث اوڑاوینگے اُسکے کچھ کام نہ آیا

١٢٦٤ عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اُسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسی طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار

سکتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہیں اسواسطے اُنکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہو اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہو اور دنیا کا فانی ۱۳۶۵ جابرٌ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ یعنی جدیًا اسک میتًا فتناولہ فاخذ باذنہ فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیًا کان عیبًا فیہ انہ اسک فکیف وھو میت فقال فواللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تم سے کون چاہتا ہو کہ یہہ بکری کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا ایک درہم کے بدلے ملے پھر اُسکا حضرت نے کان پکڑا تو انہنے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہہ ہمکو کوئی چیز دیکے ملے اور ہم کیا کرینگے اُسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اُسمین عیب تھا کہ اُسکے کان نہایت چھوٹے ہین سوا ہو بھلا کیونکر نا چیز ہو کہ اُسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اُس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہو ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہو ۱۳۶۶ ابو ھریرۃ ایکم یذکر حین طلع القمر وھو مثل شق جفنۃ قال انا ذاکر ذا لیلۃ القدر رحمتہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہو وہ وقت جبکہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھرے کا کنارہ یہہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپسمین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہو جیسا کہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہو فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انس ہو ۱۳۶۷ انس اتی رجل عبد اللہ فیلم یعنی عبد اللہ بن سلام قال للیھود بعد اسلامہ فقالوا اخیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد اللہ قالوا اعاذہ اللہ من ذلک فخرج عبد اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا رسول اللہ فقالوا اشرنا وابن شرنا وانتقصوہ فقال ھذا الذی کنت اخاف یا رسول اللہ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہو تم مین عبد اللہ بن سلام یہہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد اللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہو اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہو اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اُسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہود نے کہا کہ یہہ شخص ہم مین نہایت برا ہو اور برے کا بیٹا اور اُنکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ ف عبد اللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوے تب تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال اُنسے دریافت کیجیے تو سچ بتلا دینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا اول اُنھون نے اُنکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہو گئے تو اُسیوقت بدل گئے یہی معمول ہو اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جبکہ اُسنے راہ حق اختیار کی تو فورًا اُسپر طعن اور

۱۳۶۸ تسبیح کرنے لگتے ہین ھ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَیُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی هَابِطًا
مِنَ الثَّنِیَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِیَّةٍ هَرْشٰی فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِیَّةُ هَرْشٰی قَالَ کَاَنِّیْ
اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَیْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَهُوَ یُلَبِّیْ مسلم مین
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہو اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہو حضرت نے فرمایا کہ
گویا مین دیکھتا ہون موسیٰ کو کہ اترتا ہو ٹیلے سے اور اُسکی بلند آواز ہو خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی اے میرے
رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلی پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہو اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی
ٹیلا ہو حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متّٰی کو سرخ اونٹنی گنجان رویئن والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہو اُنکی
اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہو اور وہ بھی اللہم لبیک کہ رہا ہو ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی
راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اُنکی روحونکو واقعی دیکھا **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
۱۳۶۹ سر پر استفہام کا ہمزہ ہو ق مَالِکُ بْنُ بُحَیْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالکؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہو کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہو ف صحیح مسلم مین عبداللہ
بن مالک سے روایت ہو کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہو اور موذن اقامت کہتا ہو
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا چاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ
۱۳۷۰ بن مالک ہو اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہو ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ
اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہو کہ غیبت کیا
چیز ہو اصحاب نے کہا خدا اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اُسکو برا لگے
اُسیکا نام غیبت ہو لوگون نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین نے کہی حضرت نے
فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہو جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اُسکی غیبت کی اور اگر اُسمین وہ بات نہین جو
تو نے کہی پھر تو تو نے اُسپر بہتان باندھا ف یعنی سچی ہی بات کا نام تو غیبت ہو اور اگر جھوٹی بات ہو تو اُسکا نام بہتان
ہو خلاصہ یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہو خواہ اُسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اُسکے قول اور فعل
کا خواہ اُسکے دین کا خواہ اُسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہو لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو
۱۳۷۱ اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہو اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہو ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ
مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَهُوَ یَهْوِیْ فِی النَّارِ
اَلْاٰنَ حِیْنَ انْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا قَالَ لَنَا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو
کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو
دوزخ مین ابتک اترتا جاتا تھا یہانتک کہ اُسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا ف

لطیفۃ الاحیاء ... صادق ...

ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو
گرتی ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے ستر برس کی راہ ہو ١٣٧٢ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ
قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّ
زَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ
حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہو اصحاب نے
کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہو کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری اُمت سے حقیقت مین مفلس وہ ہو
جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال اُسکا یہ کہ اُسکو گالی دی اور اُسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اُسکا
مال کھا گیا اور اُسکی خونریزی کی اور اُسکو مارا سو اُسکی نیکیوں سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اُس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا
سو اگر قصور ادا ہونے کے قبل اُسکی نیکیاں ہوچکینگی تو اُن مظلوموں کے گناہ لیے جاوینگے سو اُس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر
وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیاں
کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیاں چھن گئیں اور لوگون کے گناہ گردن
پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ ہو کہ مسلمان حقوق العباد
اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ١٣٧٣ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا
جانتا ہو کہ یہ پوچھنے والا کون ہو مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس
آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہوچکا ١٣٧٤ ق ابن مسعودؓ
اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّمَا اَنْتُمْ
فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی
ہو ہمنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ قسم
اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہو کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اُسکا سبب
یہ ہو کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی
کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین
اور پیغمبرون کی اُمتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کریں اور درجہ بدرجہ [illegible]
١٣٧٥ ترقی ہو ق عمرؓ اَتُرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ

بِوَلَدِهَا قَالَهُ بِوَلَدِهَا قَالَهُ حِيْنَ رَاٰی امْرَأَةً مِّنَ السَّبْیِ تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ
فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت
پھینکنے والی ہو اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہو خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکیگی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر
بہت زیادہ ہو اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ
دوڑی جاتی ہو جب اُسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اُسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اُسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث مین
بیان ہو وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہو ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا ۱۲۷۶
كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
قَالَهُ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ
فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تم سے پہلے کتاب والون نے
کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سُنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سُنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین
اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہو یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اتری کہ خدا ہی کا ہو
جو کہ آسمانون اور زمین مین ہو اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہو یا اُسکو چھپاؤ اُسکا حساب خدا تم سے کریگا تو صحابہ نے
کہا کہ ہمکو اول اُن کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اتری
اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب
ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے
حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اُتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اسی قدر جتنا اُسکو اختیار ہو یعنی اب خیالات
اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہو کہ سب علما کا یہی مذہب ہو کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہو عزم اُس
ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو ھ اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِی الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ ۱۲۷۷
قَالَهُ لِامْرَاَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَی الْبُكَاءِ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہو کہ شیطان کو اُس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ
کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مرگئے تب کوئی عورت انکو
رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہو اب رونے اور پیٹنے
سے شیطان کو پھر اس گھر مین نہ داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی
مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہاے ہاے مچاے ق عَائِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهُ ۱۲۷۸
وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَاَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر لپٹ جاوے یہ نہیں درست نہیں ہو جبتک کہ تو اُسکا
دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہیں درست ہی حضرت نے رفاعہ کی
عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت
میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیئے سو میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو میں نے اُسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ
یعنی نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہیں درست جبتک کہ دوسرا
خاوند اس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ ۱۳۸۹
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو
اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو
ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اُسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس
لایق نہیں کہ اُسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو
خدا ہی جانے کیسی عمدہ ہوگی ق أَبُوْ بَكْرَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَبَنِي ۱۳۹۰
عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْأَقْرَعِ
بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور
بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اُنکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اُس
ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ وے قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہیں ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے
اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اُسنے حضرت سے یوں کہا تھا کہ تجسے تو حاجیوں کے چوروں نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور
غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم مکے کی راہ میں رہتی تھی عرب میں کم ذات تھی
اور کفر کی حالت میں حاجیوں کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ
مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان
جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہی جو دین پر چلے
اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہیں شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
جامی کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ق أَنَسٌ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيْهِ بخاری اور ۱۳۹۱
مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے مال کو
حلال کر لیگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب میں ہو چکا کہ حضرت نے کچھ پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
بیچ ڈالے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا سنہ أَبُوْ أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ ۱۳۹۲
فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ

فَإِنَّ عَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے
نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اُسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین حاضر
ہوا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارئیے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت نماز مین
مشغول ہوتے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئیے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی شاید کہ اسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرت نے اسکی
مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اُس
نہ پوچھا کہ بد کام کا تفصیل بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اُسپر حد مارتے **ق**

۱۳۹۳ ابْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون ہی
کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہ ہوگی مطلب حدیث کا
یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی
کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعوی غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ

۱۳۹۴ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدّٰى عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِي عَنْ أُمِّكِ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اسکو تو ادا کرتی بھلا اسکے اوپر
سے ادا ہوتا اُس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ما کی طرف سے **ف** ایک عورت نے
حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ما مرگئی اور اُسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اُسکی طرف سے ادا ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا
بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین
کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مرجاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکا وارث اُسکی طرف سے مسکین
کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکی بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ

۱۳۹۵ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ
شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسیکی دروازے پر ندی ہو کہ وہ اُسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اُسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب
نے کہا کہ کچھ اُسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اُنکے سبب سے حق تعالی گناہون کو

مشاو دیتا ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے
لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل و اپنے
رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیئے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے ق جابرٌ اَرَکَعْتَ رَکْعَتَیْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ
فَارْکَعْهُمَا وَیُرْوٰی قُمْ فَارْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَتَجَوَّزْ فِیْهِمَا قَالَہٗ لِسُلَیْکِ نِ الْغَطَفَانِیِّ حِیْنَ جَاءَ یَوْمَ
الْجُمُعَۃِ وَھُوَ قَاعِدٌ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَیْکٌ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اُسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اور اُنکو پڑھ لے اور دوسری
روایت یون ہی کہ اٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اُنمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جبکہ
وہ جمعہ کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت
تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیے
ق ابو ہریرۃ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ
کہتا ہی ف صحاح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے
اٹھ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کرسکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام
اُسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اُسکے ہاتھ لنبے تھے اُسنے کہا یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اُسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوتی یا آپ بھولے ہین تب
حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے
آگے بڑھ کے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر
امام کو شک پڑے تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا
کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی نے کہا ہی کہ اُس وقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ
ہوگیا عینی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی
پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ
کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جبکہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ
اُس وقت کا ہی جبکہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم ق کعب بن عجرۃ اَیُؤْذِیْکَ ھَوَامُّ
رَاْسِکَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ اَوِ انْسُکْ نَسِیْکَۃً لَا اَدْرِیْ
بِاَیِّ ذٰلِکَ بَدَاَ قَالَہٗ لَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
تجھکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے مین نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ
یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ ان تینون چیزون سے کون چیز اول حضرت

فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئین تکلیف

١٣٨٩ دیوین تو بالون کو منڈاوے اور کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہو م اَبُو هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى

اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ

لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہو

کہ جب اپنے گھر لوٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قد والیں موٹین گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا

١٣٩٠ تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اُسکے حق مین بہتر ہوتین گابھن اونٹنیون بڑی قد والی موٹیون سے خ اَبُو سَعِيْدٍ

اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک

تم سے عاجز ہو اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کے

١٣٩١ پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہو یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہو م سَعْدُ بْنُ

اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ

اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَيُرْوٰى

وَيُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہو اس سے کہ ہر روز ہزار

نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے

ہزار نیکیان حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اُسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر

وہ نیک ہو یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہو ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے

ہوتین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہو تو سو کا دہ چند ہزار ہوا فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے

١٣٩٢ سرے پر الا ہو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ

بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم

مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی

وہ بات یہ ہو کہ دجال کانا ہو اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہو اور

١٣٩٣ مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ہو م اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے

١٣٩٤ بہت پیارے کلام کو سو بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان وبحمدہ ہو یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا ق عَلِيٌّ اَلَا

اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ

اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہو سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار اور الحمد للہ

پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے لونڈی خدمتگار مانگی

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار [illegible]

ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہؓ حضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو
انکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اُسوقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہؓ سے پیغام
کہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عایشہؓ نے یہ پیغام پہونچایا اُسیوقت حضرت اُنکے گھر تشریف لیگئے تو علیؓ
اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھا اُٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی
طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرت نے حضرت فاطمہؓ کو لونڈی
نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی کام مین تھکا جاتا ہو اور
١٣٩٥ سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اُسکی ماندگی رہے ہ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ان مین تمکو بتلاؤن
جسمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر کے چلے یہ حضرت نے ان
دونو منافقون کی طرف کہا ف مسلم مین سلمہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اُسکو تپ تھی مین نے اسکے
بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مین نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے
١٣٩٦ روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ
لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہبؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے
پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُسکی قسم کو سچا کر دیوے ان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اُجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت
غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرورون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار
١٣٩٧ کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے ھ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُّسْأَلَهَا مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ان
مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اُس صورت مین
افضل ہی جب اسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اُسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت معاملات
مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اُنکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وے لوگ پیدا ہونگے
١٣٩٨ جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق اَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى
اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو واقدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو انمین ایک نے تو خدا کی
طرف رجوع کی تو خدا نے اُسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اُس سے شرمایا یعنی اُسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے
تو منہہ موڑا تو خدا نے بھی اُس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقدؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے
اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اُن مین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو لگے آنے سو اُن مین سے ایک نے

حلقہ مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اسکو
عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ بھی جیسا حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہ نہ دیکھی
تو غرور کے سبب چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہے
اور دور بیٹھنا بھی جائز ہے لیکن ثواب مین کمتر ہے اور وہان سے جا کر چلے آنا گناہ ہے
١٣٩٩ عن ابی ھریرۃ الا ادلکم علی ما یمحو اللہ
بہ الخطایا و یرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء فی المکارہ و کثرۃ الخطی
الی المساجد و انتظار الصلٰوۃ بعد الصلٰوۃ فذلکم الرباط مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹا دے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ
بتلائیے ضرور حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے
وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر
چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین
کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا
کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا
یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا
١٤٠٠ عن عائشۃ الا استحیی ممن تستحیی منہ الملائکۃ یعنی
عثمان بن عفان بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماؤن جس سے فرشتے
شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفانؓ سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیق اور فاروق
روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ
١٤٠١ عن ابی بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین و کان
متکیا فجلس فقال الا و قول الزور و شہادۃ الزور الا و قول الزور و شہادۃ الزور الا و قول الزور و
شہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا
اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی
خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہانتک کہ مین نے کہا
کہ حضرت نہ چپ ہونگے
١٤٠٢ عن ابن مسعود الا انبئکم ما العضہ ھی النمیمۃ القالۃ بین الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے ف
١٤٠٣ عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ و صالح المؤمنین و ذا د

اَلْجَنَّادِيِّ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا اللہ مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہو اور بخاری مین اتنی روایت
زیادہ کی ہی مگر انکو میرے ساتھ قرابت ہی مین انکو تر و تازہ کیا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص
کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اسکو معین کرتا کہ اسکا فلانا نام ہی پس کچھ ضرور نہین
ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی انکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور

١٤٠٤ فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم ق اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو اَلْاَنْصَارِيُّ اَلَا اِنَّ الْاِيْمَانَ هٰهُنَا وَ
اِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ
فِي رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ
ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کڑا پن اور دلون کی سختی ان لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پونچھون کے جڑ پاس جدھر
شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے انکی تعریف کی
اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لاتے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور انکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے
پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے
١٤٠٥ کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اسی کی طرف واقع ہو ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ
اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَاَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ
مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد
تیر اندازی ہی یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تم سے ہوسکے ف
قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا انکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا
دور کا ہتھیار ہی یہان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح انکی بھی مار ہی دور سے ق
١٤٠٦ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُّنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا
اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ
فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح
کر دیوین سو مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابو طالب کا بیٹا
یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج
دیتی ہی جو اسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے
نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی

اُسکا نکاح موقوف کردیا اگر کوئی کہے کہ شرع میں تو چار نکاح مرد کو درست ہیں پھر حضرت نے کیون منع کیا اُسکا جواب یہ ہی
کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اُسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے
نکاح جائز نہوا ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهَا ۱۴۰۷
لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہراؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی
سردار ہے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہراؓ آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے
اُنکو بٹھلایا اور اُن سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہؓ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اُنکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی
کی پھر تو وے ہنسنے لگین مین نے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کرسکتی
پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اُسکی بابت مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اُس سرگوشی کا حال مجھے
بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضائقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل
ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اِس سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی
پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو
تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار
ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوتی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ ۱۴۰۸
الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اِسکے سبب یعنی زبان کے
کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو گئے اور حضرت
کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ سعد بن
عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت رونے اور لوگ بھی حضرت کا رونا
دیکھکر رونے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے نوحہ کرنا
اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا
سبب ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ ۱۴۰۹
يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت
کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی سراپا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی آثار ابرائی والا سو قریش عداوت
کے سبب حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو

۱۴۱۰ تدبیر سے خدا نے مجکو انکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہیں تو مجکو کیا میرا نام تو حقیقت میں محمد ہے ۞ حذیفۃ
بْنُ الْیَمَانِ اَلَا رَجُلٌ یَاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَهَا ثَلٰثًا لَیْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم
میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہیں جو ہمکو قوم کفار کی خبر لادیوے خدا اسکو قیامت
میں میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات میں فرمایا ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق میں قریش وغیرہ
کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اس وقت حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافروں کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت
نہوئی پھر حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اٹھ اور انکی خبر لا تو مجکو اب کچھ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور
حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لاو ان کسیکو نہ چھیڑ سو جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ میں حمام میں
ہوں جب میں وہاں پہونچا تو میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہے میں نے چاہا کہ ایک تیر اسکو ماروں لیکن حضرت
کی بات یاد کر کے میں رک رہا پھر میں پلٹ آیا اور حضرت کو انکی خبر پہونچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا میں
گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اٹھ او بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت
۱۴۱۱ ہوئی ۞ جابر اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اس عورت پاس نہ رہے جو کواری نہیں مگر یہ کہ اسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی
عورت پاس اکیلے رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث میں کواری
۱۴۱۲ عورت پاس رہنے سے صاف منع نہیں فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یوں ہے کہ کواری پاس اجنبی مرد نہیں رہتا ۞ ابن عمر
اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سواے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر میں عادت تھی کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادوں کی قسم کھاتے
۱۴۱۳ تھے سو انکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اسکے نام کی چاہیے جو سب کا مالک ہے مخلوق کی قسم کھانا درست نہیں ۞ جندب بن
عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْهَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو
لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبروں کو مسجدیں
نہ بنائیو میں تمکو اس سے منع کرتا ہوں ف قبرستان میں نماز پڑھنا اسواسطے منع ہے کہ اسمیں شبہہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی
بلکہ اول شرک عالم میں اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر
۱۴۱۴ عبادت کی نیت ہے تو صاف کفر ہے فصل اس حدیث میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر الم ہے ۞ عبداللہ بن عمرو اَلَمْ اُخْبَرْ
اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنِکَ حَظًّا وَلِنَفْسِکَ حَظًّا وَلِاَهْلِکَ حَظًّا فَصُمْ
وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَیُرْوٰی فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ
هَجَمَتْ عَیْنَاکَ وَنَفِهَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کیا

مجکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون
آنکھون کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور
سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اُس دن کے سواے نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت
یون ہی کہ البتہ جو تو یون ہی کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف
عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے انھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو کی
خبر نہ لیتے ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا
اُس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین لیتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اُنکے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرت
سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی
۱۴۱۵ طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے ه عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ
لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کیا تو نے نہین دیکھا ان آیتون کو جو اس رات کو اتری ہین انکے برابر کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ف لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اتریں تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ
۱۴۱۶ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین ه اَبُوْ هُرَیْرَةَ
اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مر جاتا ہی تو اُسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہی لوگون نے کہا کیون
نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اُس وقت ہوتا ہی جب کہ اُسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی
۱۴۱۷ نکل جاتی ہی اس سبب سے آنکھ کھلی رہتی ہے ه عَائِشَةَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِیْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ
قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ
بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم
یعنی قریش نے جب کعبہ بنایا تو انھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اُسکو پھیر کے
بناے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانے مین
کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جو حطیم ہی سات ہاتھ کم کر دیا
حضرت نے اُسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اُنکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام
۱۴۱۸ پھر جاتے ق اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ قَالَ اَلَیْسَ بَعْدُ خُرُوْجِنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبرؓ سے کہا اپنے نکلنے کے بعد

مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار میں پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے **فصل** اس فصل میں
وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر افلا ہے ق ابو ہریرۃ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ ۱۴۱۹
تَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا
رَسُولَ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ مَرَّةً بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز نہ بتلاؤں جس سے تم اپنی اگلی لوگوں کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے
پچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز
ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار ف
محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے
زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہیں اور ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عایشہ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۱۴۲۰
قَالَهُ حِينَ قِيلَ لَهُ أَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ بخاری اور مسلم میں
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہوں یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگوں نے
کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپ کی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہے ف حضرت
شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے
اتنی مشقت اور تکلیفیں اٹھاتے ہیں آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہیں ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا
وعدہ کیا مجھے افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہیں ہو سکتا
اگر مغفرت ہوئی تو اسکی شکر گزاری واجب ہے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اسکو
عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ
کون ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو ق عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي ۱۴۲۱
مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ دَخَلَ حَائِطَهُ
فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تو
تجھ سے گلہ کرتا ہے کہ تو اسکو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ اس سے محنت لیتا ہے حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اسکے
احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو آہستہ آواز کی اور اسکی دونوں آنکھوں سے
آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے محبت سے اسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ

سیرا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں
۱۴۲۲ پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نکرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق ق اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا
فِيْ اِبِلِهٖ تُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَهُ لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم میں انس رضے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اُسکے اونٹوں میں تو پاؤ اُنکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت
نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا ف آٹھ آدمی اُس قوم کے مدینے میں بیمار ہوئے اُنکو جلندر تھا حضرت کے
اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے اُنکو وہاں چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہو
تو چرانے والے کو مارکے اونٹوں کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اُنکے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور آنکھوں میں سلائیاں
پھروائیں اور اُنکو میدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ہمزہ
۱۴۲۳ اور واو ہے ق اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری اور مسلم میں انس رضے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے اُسکو دنیا میں اُسکے دونوں پاؤں پر چلایا وہ قادر نہیں اسپر
کہ قیامت کے دن اُسکو اُسکے منہ کے بل چلاوے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں
کافر منہ کے بل چلینگے یہ کس طرح سے ہو سکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں
۱۴۲۴ بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں ق اَنَسٌ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری اور مسلم میں انس رضے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ
اِسکی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن دخشم ہے
اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اُسکے دل میں اُسکا اعتقاد نہیں یعنی وہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ میں پہنچے یا یوں فرمایا کہ اُسکو دوزخ کھاوے ف حضرت کے اصحاب
منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے
توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور اگر اُسکے دل میں اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اُسکو سمجھ لیگا ہمکو اُسکی تفتیش
۱۴۲۵ کچھ ضرور نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہے ہم اَبُوْذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَّا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً
وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ
وَنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ
لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ لَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ
لَهٗ اَجْرٌ قَالَهٗ لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ
وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم میں ابوذر رضے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
خدا نے تمکو وہ نہیں دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور

ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا صدقہ ہے اور
تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اُسمیں بھی اُسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت
تو اپنے نفس کی کیا وجہ ثواب تو عبادت میں ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ
اُسپر عذاب ہوگا تو اُسی طرح جب اُس شہوت کو حلال میں رکھا تو اُسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے
کہ اُسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا چند شخصوں نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ
مالدار لوگ تو ثواب لیگئے سب نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں سے
صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف یعنی صدقات اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس
آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب ہے اور جماع میں ثواب اُسی وقت ہے جب
نیت بخیر ہے یعنی حکم خدا جان کرے یا کہ اولاد کی اُس سے امید رکھے ٥ م اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَخَلَّفَ ١٤٢٦
رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَا لَهُ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاویں خدا کی راہ میں غازی ہو کر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانوں کے جوروؤں
میں اُسکی آواز ہے جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو میں
اُسکے سبب سے ضرور اُسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہو جاوے ف بعضے لوگ جماع کے شوق
جوروں کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یوں
آیا ہے کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اُسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد میں جانا اور گھر
رہنے کا یہی انجام ہے کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اُسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے
کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ قَالَهٗ لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ١٤٢٧
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں یہ حضرت نے
اُس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر
لوگوں کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہیں ہوتے ه عَائِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتِ يَا ١٤٢٨
اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ
الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو
سمجھا کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہیں یعنی اُسپر عمل نہیں کرتے یہانتک تو صرف مسلم کی روایت ہے
اگلی روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ
نہ ہانک لاتا یہانتک کہ مکے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اوتارتا جیسا لوگوں نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع میں
حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتار
حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اوتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا

کہ میں قربانی ساتھ لانے سے لاچار ہو گیا اگر میں یہ حال جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے احرام اتارا میں بھی اتارتا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر آمَا ہو ق جابرؓ اَمَا اِنَّکَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر میں آنے والا ہے تو جب تو اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ف جابرؓ سے روایت ہے کہ میں تازہ نکاح کر کے جہاد میں حضرت کے ساتھ آیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے فقط اپنی شہوت پوری کرنی منظور نہ ہو اور تو سفر سے آتا ہے فرصت سے جماع کرنا کہ نادانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہوں تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے

۱۴۳۰ تا لیکہ ہو ق مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّکِ لَوْ اَعْطَیْتِہَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ قَالَہٗ لَہَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِیْدَۃً بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تیرا ثواب اس میں بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ سے فرمایا جب انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھیں انہوں نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی جب یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر برادری کا آزاد کرنے سے زیادہ ہے

۱۴۳۱ ھو اَبُوْ قَتَادَۃَ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلْیُصَلِّہَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَہَا فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّہَا عِنْدَ وَقْتِہَا قَالَہٗ غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ بَعْدَ مَا صَلَّی الْفَجْرَ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ نہ البتہ سونے میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو اس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سو رہے اسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یوں نہ کرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھی کل بھی اس نماز کو اسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد ف حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے تو اترے اور چند اصحاب کو چوکی پر مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیں ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہاں سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

لفظ التعریس (رات کے آخر میں سفر سے اترنا)

۱۴۳۲ ق ابن عباسؓ اَمَا اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَسْتَنْزِہُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ یہ دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا ان دو میں سے ایک تو چغلی کے واسطے عذاب کیا گیا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرتا تھا ف حضرت دو قبروں پر گذرے اور ایک ہری کھجور کی چھڑی کے دونوں قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیگی تو خدا کی تسبیح کرینگی اسکی برکت سے انکے عذاب میں تخفیف رہیگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب سے پرہیز کرنا لازم ہے

۱۴۲۳ صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں واللہ اعلم ❊ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پورے تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اُسنے مجکو رات کو کاٹا ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے

۱۴۲۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِيْكَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہوا ور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہونچے اُس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم میں اما وابیک کی روایت ہے ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ کروں اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال دینے کو جی بچتا ہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اس وقت نہ کسیکو دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیروں کو یعنی وارثوں کو

۱۴۲۸ ق اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ قَالَهٗ لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جبتک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر خدا نے یہ آیت اُتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعا کریں مغفرت کی اگرچہ اُنکے قرابتی ہوں حال آنکہ اُنپر ظاہر ہو چکا ہے کہ مشرک دوزخی لوگ ہیں یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا ف ابو طالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو میں خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرلونگا ابو جہل نے کہا کہ ای ابو طالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑنا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابو جہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابو طالب نے کہا کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابو طالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہوتے تھے اسواسطے حضرت کو اُنکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

۱۴۲۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ڈرتا نہیں جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کہ خدا اُسکے سر کو گدہے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اُسکی صورت کو گدہے کی صورت کر ڈالے ف یعنی جو مقتدی

اپنے امام کے قبل سر اٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت میں گدھا ہے اور ظاہر میں آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہیں کرتا
یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت میں ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اپنے امام کی اطاعت واجب ہے

١٤٢٠ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر مثل ہے ق ابوہریرۃ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ
أَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى
صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ وَيُرْوَى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردوں کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں لوہے کی
جب کہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اسپر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو جاتی ہے یہانتک کہ اسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہے
اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اسکے دونوں ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہیں اور ہر ایک حلقہ
دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو سو نہیں کر سکتا اور دوسری روایت یوں ہے کہ زرہ نہیں کشادہ
ہوتی ف یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہیں دینے کے وقت
خوب پھیلتے ہیں بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اسکا دل تنگی کرتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا کہ اسکے ہاتھ کھنچے رہتے
خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے ق ابوموسیٰ

١٤٢١ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم میں ابوموسیٰ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس گھر کی مثل جسمیں خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اس گھر کی جسمیں خدا کی یاد نہیں ہوتی جیسے زندہ
اور مردے کی مثل یعنی جس گھر میں خدا کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جسمیں خدا کی یاد نہیں وہ بے برکت ہے ق جابر

١٤٢٢ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو وہ
پانچ بار ہر روز اسمیں نہاوے یعنی ایسا شخص گناہوں سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہے ق

١٤٢٣ نعمان بن بشیر مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ
فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى
مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا
وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسکی مثل جو خدا کی حدوں پر ٹھہرا ہے یعنی گناہ نہیں کرتا اور جو ان حدوں میں گر پڑا یعنی گناہوں میں ڈوبا اس قوم کی مثل ہے جنہوں نے
قرعہ ڈالا کشتی میں اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضوں نے اسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضوں نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ
تلے رہتے جب انھوں نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والوں پر گذرے تو تلے والوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے
واسطے توڑ پھاڑ لیویں اور اپنے اوپر والوں کو ایذا نہ دیں کی تکلیف سے بچا دیں تو اچھی بات ہے سو اگر اوپر والوں نے تلے والوں

انکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع کیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہو جاتے یعنی ڈوب جاتے اور اگر انکے ہاتھ پکڑ لیتے تو اوپر والے
خود بھی بچتے اور تلے والے بھی سب بچتے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے انمین سے گناہون سے
اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون
سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے
راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر
یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہو اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہونگے تو اسمین سبکی بربادی ہو ق

۱۴۴۴ اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہو کہ اگر اسکے مالک نے باندھ رکھا تو اسکو اپنے قابو مین
بند رکھا اور اگر اسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہو کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا

۱۴۴۵ ق ابی موسی مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ
لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا
طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور
مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہو ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہو کہ اسکی
بو بھی اچھی اور اسکا مزہ بھی اچھا اور اس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے
کی سی مثل ہو کہ اسمین بو نہین اور اسکا مزہ میٹھا ہو اور اس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہو دونا مروے کی سی مثل ہو کہ اسکی بو
اچھی اور اسکا مزہ کڑوا اور اس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہو کہ اسمین بو نہین اور مزہ اسکا
کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا
اثر لوگون کو پہونچتا ہو اسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہوا اور جو مومن کہ قرآن خوان
نہین اسکا باطن ایمان کے سبب اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہو مگر باطنی نہین کہ اسکا اعتقاد
۱۴۴۶ درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اسکا اچھا نہ باطن ق جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ مَرَّةً وَتَسْتَقِیْمُ
مَرَّةً وَتَقَعُ اُخْرٰی وَمَثَلُ الْکَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰی تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہو کہ اسکو ہوا ہلاتی ہو تو کبھی اٹھتی ہو اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہو کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہو
یہانتک کہ جڑ سے اکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہو ہوا سے کم جھکتا ہو اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہو
جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا و مصیبت مین گرفتار رہتا ہو تو اسکے گناہون مین تخفیف ہو جاتی ہو
اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہو اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہو یعنی مومن کو لازم ہو کہ بلا و مصیبت سے نہ گھبراوے اسکو خدا کا احسان
۱۴۴۷ سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ جانے م النُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا
اشْتَکٰی بَعْضُهٗ تَدَاعٰی سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندارون کی

مثل اپنی آپس کی محبت اور رحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ
مین شریک ہو جاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اُسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین
اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور با وجود قدرت کے اُسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اُسکے ایمان مین نقصان ہی ١٤٤٨ ابن عمرؓ مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً رواہ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اُس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اُسمین ف یعنی منافق شک اور شبہ مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات
سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اُدھر کا ١٤٤٩ جابرؓ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ
وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل اُس مرد کی سی مثل ہی
جسنے آگ جلائی تو اوس مین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمھاری کمرگاہ کو دوزخ
سے اور تم چھڑا لیکے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ پر گرتے
اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث
سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی ١٤٥٠ جابرؓ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا
فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
زاد مسلم فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
مثل اور پیغمبرون کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اُسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا
اور لوگ اس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ
کی ہی سو مین اُس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مین نے پیغمبرون کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے
ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے
ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اُسکا جلوہ گر ہوتا فصل اس
فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر آیاکم اور ایاک ہی ١٤٥١ ابی سعیدؓ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ
اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ
السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہون
کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کرتے ہین تو
حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہان کی بغیر نشست کے نہین رہتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ

حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا
یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ مین
بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عُقۡبَةُ بۡنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمۡ وَالدُّخُوۡلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ ١٤٥٢
رَجُلٌ مِّنَ الۡاَنۡصَارِ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیۡتَ الۡحَمۡوَ قَالَ الۡحَمۡوُ الۡمَوۡتُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے
رشتہ دارون کا حال تو بتلایئے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتہ دارون کا
عورت پاس جانا موت ہو یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ دارون کو جیسے
دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین خ اَبُوۡ هُرَیۡرَةَ اِیَّاکُمۡ ١٤٥٣
وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکۡذَبُ الۡحَدِیۡثِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے
کہ بدگمانی بڑی جھوٹھی بات ہو ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہو
ق اَنَسٌ اِیَّاکُمۡ وَدَعۡوَةَ الۡمَظۡلُوۡمِ وَاِنۡ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم ١٤٥٤
کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہو م اَبُوۡ قَتَادَةَ ١٤٥٥
اِیَّاکُمۡ وَکَثۡرَةَ الۡحَلۡفِ فِی الۡبَیۡعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمۡحَقُ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ
قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہو پھر برکت کو گھٹاتی ہو ف یعنی بیچنے والا بازار جھوٹی قسم
اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہو اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مین نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہرچند آدمی
دھوکا کھاتا ہو اور چیز بک جاتی ہو لیکن اُس مال مین برکت نہین رہتی ق اَبُوۡ هُرَیۡرَةَ اِیَّاکُمۡ وَالۡوِصَالَ خ اِیَّاکُمۡ ١٤٥٦
وَالۡوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے درپے اور طے کے روزون سے صرف
بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہو یعنی دوبار حضرت نے فرمایا کہ بچو طے کے روزون سے بچو طے کے روزون سے ف
وصال اور طے کا روزہ اُسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ طے کا روزہ
مکروہ ہو اور اگر طاقت نہو تو حرام ہو م اَبُوۡ هُرَیۡرَةَ اِیَّاكَ وَالۡحَلُوۡبَ قَالَهٗ لِاَبِی الۡهَیۡثَمِ بۡنِ التَّیِّهَانِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے ١٤٥٧
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف
ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو
انھون نے کہا کہ بھوک کے سبب حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت اور اصحاب
ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے انکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم
آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے
ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوگئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ

تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حاجت
میں بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہے یہ سوال میں انکل نہیں حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہو اسکا ذبح کرنا مناسب نہیں اور یہ مطلب نہیں کہ اسکا ذبح کرنا شرع
میں حرام ہے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر انا ہے ق البراء بن عازب انا النبي لا كذب
انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں الٰہی اپنی مدد اتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا
ف کسی شخص نے براء بن عازب سے جو اس حدیث کے راوی ہیں پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین میں کیا بھاگ گئے تھے
تب انھوں نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگوں کے قدم اکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید
خچر پر سوار تھے پھر جب کافروں نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اترے اور کافروں پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے
اس کلام میں باپ دادا کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافروں نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی
اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا ص انس انا اول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الانبياء ما صدقت وان
من الانبياء نبيا ما يصدقه من امته الا رجل واحد مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش
کرنے والا میں ہوں پیغمبروں میں کسی پیغمبر کی تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبروں میں ایسا بھی پیغمبر ہے جسکے ایک مرد
کے سوا اسکی امت میں کوئی تصدیق نکریگا ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہوئی کسی پیغمبر کی نہیں ہوئی اسواسطے اول میں ہی سفارش
کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی ق ابو هريرة انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني
وبينه نبي بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی بہ نسبت قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریم سے پیغمبر سوتیلے
بھائی ہیں اور میرے اور انکے درمیان کوئی نبی نہیں ف سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف
ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائیں کئی غرض اس حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر ٹھہرے
تو عیسیٰ کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ سے قریب تر ہوں میرے اور انکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں
یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت انکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیٰ نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت کی
بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا ق ابو هريرة انا اولى بالمؤمنين من انفسهم
فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں انکی ذاتوں سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور اپنے
اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اسکے وارثوں کا حق ہے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت کا ابتدائے اسلام میں یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہے
سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرت اسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی
تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وسے قرض ادا
۱۴۶۲ کرنے مین غفلت نکرین م ابو ھریرۃ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین
پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہوکے نکلینگے سو اول میری
قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰ نے ہمارے حضرت کی سرداری
کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی
وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت
دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اسکا یقین نہین اور قیامت مین
جبکہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکرسکینگے اس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت
۱۴۶۳ مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاویگی م جابرؓ اَنَا شَہِیْدٌ عَلٰی
ھٰؤُلَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے
دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین
دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص
۱۴۶۴ شہادت کا گواہ ہون ق جریرؓ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
۱۴۶۵ تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر م ابو موسیٰ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ
وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَفِیْ اَطْرَافِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ وَلَمْ یَذْکُرْ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ مسلم مین ابو موسیٰ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ
ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہون اور اسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرت نے
اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے
لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے پیچھے آنے والا اور حاشر یعنی سب کا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اسکے ہاتھ
پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی
اور نبی الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلا دے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے
بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاریٰ ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور
آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی نہین کی اسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد
چیز ہین اور عدل اور ایمان نہایت عمدہ چیز ہی جو ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک
معیوب نہین تاکہ اور لوگ اسکی صحبت سے خراب نہون چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین
علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ

اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم میں مشہور ہی جسکو شک ہو توریت میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل میں ہمارے
حضرت کی بشارت میں داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر اقبالمندی سے
پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل میں حضرت کے حق میں خدا یون فرماتا ہی کہ وہ
میرے بندون میں صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک آفتاب باقی رہیگا اسکا
دین اور مبارکی اور اسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی
اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند ہوا اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰ کے حق میں ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے
کہ عیسیٰ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا انہیں پہلوان اور جبار صادق ہونے آتا لکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی
١٤٦٦ نبوت پر صاف دلیل ہین ۞ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى
مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا متکفل اور پرورش کرنے والا بہشت میں ایسے ہین
جیسے یہ دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف ف اپنی یتیم کے پرورش
کرنے والے اور اسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہوگا کہ میرے درجہ سے ایسا اتصال ہوگا جیسے
١٤٦٧ آپسمین ان دو انگلیون کو فصل اس فصل میں وے حدیثین ہین جنکے ہر اسم فعل ہو ق عَائِشَةَ دُوْنَكُمْ
يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ قَالَهٗ يَوْمَ عِيْدٍ لِلسُّوْدَانِ وَكَانُوْا يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون
کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکے وے سب اولاد ہین روایت ہی
کہ عید کے دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن میں ڈھال اور برچھیون سے کسرت کرتے تھے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھیری گدکے کی کسرت اور ایسے
١٤٦٨ مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہو ق عَائِشَةَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ
قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے
کہ مین امیدرکھتا ہون کہ مجھکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت
سے پہلے سب اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے میں آئے
اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سواے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا
١٤٦٩ ق صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم میں حضرت صفیہ بنت حیی سے روایت ہی
کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی ف صحیح بخاری میں پوری روایت
یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان میں اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے
بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اُن سے یہ حدیث فرمائی

یعنی یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہیں ہے بگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین
بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمھارے دل مین

۱۴۷۰ کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر
کر دیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار ہوں ق أَبُو مُوسَى عَلَى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي
هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَهُ حِينَ أَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ بخاری و مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا تم پر احسان ہے کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی
نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی مین کسی نے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اُسوقت
فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے

۱۴۷۱ کہ اس وقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اُسوقت تمھارے شریک نہین ھر أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْكَ السَّمْعَ
وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے
اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کرے اُسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش
اور اس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اُسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین

۱۴۷۲ اطاعت حاکم کی نہین ھر ثَوْبَانُ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَهُ لَهُ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی
کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اُسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اُسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹا وے یہ
حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اُنھون نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلایئے

۱۴۷۳ جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھر جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ
فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا
قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہے کہ اول حضرت
نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہانتک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اُسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے

۱۴۷۴ کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ أَكُنْتَ
تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابرؓ نے کہا پھر مین نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے
حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریان نہین چرائین ف جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اُترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کالے پھل کھاؤ

۱۴۷۵ اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو اُست کا انتظام کر سکین ھر أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا

يَزِيْدُ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہوچکا جو تو نے نیت کی ای یزید اور تیرا ہوچکا جو تو نے پایا ای معن ف یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اُسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ یا بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہی دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہین

۱۴۸۳ خ عَائِشَةُ لَكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہی ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین اگر فرمایئے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اُنکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول حج وہ ہی جسمین گناہ نہین

۱۴۸۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلام نیکو کار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

۱۴۸۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا اسپر واجب ہی اور اُس سے کام نکروا‌ئے مگر جتنی اُسکو طاقت ہی

۱۴۸۶ ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگ اُنکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون فـــصـــل اس حدیث مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہی

۱۴۸۷ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوا‌ے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ نیک خواب ف نبوت کا علم غیب آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا‌ے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

۱۴۸۸ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جو بولے اور گود مین بولا سوا‌ے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرے لڑکا اُس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیر خوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اُنکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اُسکی ماں وہاں آئی اُسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب نہ بولا نماز مین مشغول رہا اُسکی ماں پھر دوسرے دن پھر اُسکی ماں اُسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اُسکے پکارنے سے نہ بولا تو اُسکی ماں نے یون بد دعا دی کہ الٰہی یہ نمرے جبتک حرام کار کسبیون کا منھ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا

حسن مشہور تھا اُسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اُسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اُسکے روبرو گئی اُسنے
اُسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانہ کے پاس چرایا کرتا تھا سو اُسنے اُس سے بدکاری کی
جب لڑکا پیدا ہوا تو اُس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہوگئے اُسکو عبادتخانہ سے نکال لائے
اور عبادتخانہ گرا دیا اور اُسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا
لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اُسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑ دو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے
پاس آیا اور اُسکے پیٹ مین اُنگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ
جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو
سو اُسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اُسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اُس
لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکرنا پھر اُسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے تو اُسنے
کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بیقصور تھی
اسواسطے مین نے یہ ماں کے خلاف کہا ق عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ ١٣٨٩
قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِیْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچ ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سواے تین بار کے دو بار تو
خدا کے مقدمے مین ایک اُنکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول کہ اُنکو اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین
ف حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اُنکی عید کا جب دن آیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین
حضرت ابراہیم نے موجب اُنکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اُٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی موجب تمہارے
اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اُنکا قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانہ
مین جاکر سب بتونکو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم نے
کہا اس بڑے بت نے توڑا ہو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وے لوگ بڑے بت کی نہایت
تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم نے
اُسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا حکم یہ
تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اُسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اُسکو ستاتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارہ
کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلا دے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین
سچ تھین اور ظاہر مین جھوٹ تھین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ یَکُنْ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ کَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِیْهِ یَعْنِیْ لِاَهْلِ مَکَّةَ
حِیْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نتھا اُن پاس اُن دنون
اناج اور اگر ہوتا اُنکے پاس تو دعا کرتے اُنکے لیے انہون یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اُنکے لیے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بی بی سے اُنکی

گذران کا حال پوچھا اُنھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپ نے یہ شکی دعا کی الٰہی اللہ برکت دے اُنکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کہ اُن دونون مین اُن پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اُسمین بھی دعا کرتے

١٤٩٠ ق اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اُسکا عمل نہین داخل کرنے کا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجھکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف یعنی بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اُسکا اثر اور نتیجہ ہی

فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر لکھا ہی

١٤٩١ اَنَسٌ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَّا يَتَمَالَكُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پُتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اُسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اُسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اُسکے گرد گھومنا اور اُسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اُسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا خلق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوک مین بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پُتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پُتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پُتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین بہشت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نہ تھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اُسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سب کو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پُتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوک مین اسکو اپنی جان پر قابو نرہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجھکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کرڈالونگا

١٤٩٢ ق جَابِرٌ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مجھکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین نے اُنکو اُسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اُسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر لکھا ہی

١٤٩٣ ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَّا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَّمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اُتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلّاش ہی کہ اُسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ جب اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث

فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے کیونکہ صلاح پوچھنے والا دھوکا کھاوے یہ غیبت میں داخل
نہیں ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ قَالَهُ ۱۴۹۴
لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام
تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہے کہ مجھکو اُس سے کچھ مطلب نہیں یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جبکہ وے مسلمان
ہوئے ف کفر کی حالت میں مغیرہ کافروں کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اُنکو مار ڈالا اور انکا مال لیکر حضرت
پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہیں ہر چند کہ کافروں کا مال مباح
مگر اُسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جنگ فریق روا تھی اور کوئی اختیار کرے یا اُسکی امان میں رہے تو اُسکا مال حرام ہوا اور
دغا بازی ہر گز درست نہیں ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ ۱۴۹۵
وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ
تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهَا
حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہیں جو تو نے اپنے بائیں دیکھیں
سو وے کافروں کی راہیں تھیں جنکے نامہ اعمال بائیں ہاتھ ہونگے اور وے راہیں جو تو نے اپنے داہنے دیکھیں سو وے نیکوں کی
راہیں تھیں جنکے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہیدوں کا مقام ہے اور تجھکو نہیں ملنے کا یعنی تیری
قسمت میں شہادت نہیں اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہے تو اُسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک
ف عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد نے مجھے کہا اٹھ سو اُسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اُسکے
ساتھ چلا تو میں نے اپنے بائیں طرف کئی راہیں دیکھیں میں نے اُنہیں چلنے کا ارادہ کیا اُسنے کہا انہیں مت چل کہ یہ کافروں کی
راہیں ہیں پھر میں نے داہنی طرف راہیں دیکھیں تو اُس مرد نے کہا کہ ادھر چل میں ادھر چلا تو ایک پہاڑ میں نے دیکھا اُسنے کہا
اسپر چڑھ سو میں نے کئی بار اُسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار میں کھسک پڑتا تھا پھر میں اُسکے ساتھ آگے چلا تو میں نے ایک
ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اُسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اُس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ میں نے
کہا کیونکر میں اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہے تو اُسنے مجھکو چڑھا دیا میں نے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی
میرے ہاتھ میں تھی رہی پھر میں نے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ ۱۴۹۶
بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ
بِالْجِعِرَّانَةِ وَقَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا
كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم میں یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہے اُسکو تو دھو ڈال تین بار اور
جبہ کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اپنے حج میں کرتا ہے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے
مقام میں آیا اور اُسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اُسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اُسپر جبہ تھا سو اُسنے
کہا کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں

ف راوی سے روایت ہی کہ مین نے عمر فاروق سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اُترنے کے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہی اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور پوچھا کہ یا حضرت اُس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہوا ور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اُترنا شروع ہوا عمر فاروق نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مین نے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرا نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُترچکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اُسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرہ اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

١٤٩٧ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا قَالَهُ حِينَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اَغْسِلُ رَأْسِي بِكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین لَپ اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی اور اکثر تکرار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے ایک لَپ کو ذکر کیا

١٤٩٨ وَعَنْ عَائِشَةَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو بُرا لگا کہ لوگون پر فساد اُٹھاؤن ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اُسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اُسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے لطف و کرم سے بدلا نہ لیا

١٤٩٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهُ بِهَا حِينَ سَاَلَهُ عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لے جاویگی اور پہلا کھانا تو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہو گی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اُسوقت جواب دیا جب اُنھون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا ف عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سواے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی

اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں باپ سے مشابہ ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو گئے ۱۵۰۰ م ابو سعید ۔ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا
وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا
فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا
عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں وہ تو اسمیں نہ مرینگے نہ جئینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ انکو دوزخ کی
آگ لگیگی انکے گناہوں کے سبب سے یا یوں فرمایا کہ انکی خطاؤں کے سبب سے آگ نے انکو بیدم کر دیا یہانتک کہ جب جل کے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو بہت سے لائے جاوینگے بندھے بندھے گٹھڑی کے تو بہشت کی نہروں پر بکھیرے جاوینگے
پھر حکم ہوگا اے بہشتیو ان پر پانی ڈالو تو وے ہم اوگینگے جیسے نکل خود رو دانہ جمتا ہے پانی کے کوڑے کرکٹ میں ف یعنی جو
جو دوزخ کے لیے بنے ہیں نہ انکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاویں نہ زندگی اچھی ہوگی جسمیں چین ہو لیکن گنہگار مسلمان دوزخ
میں پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت میں داخل ہونگے
م زید بن ارقم ۱۵۰۱ ۔ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا
تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَ
اَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ
كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم میں زید بن ارقم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ میں آدمی ہوں
قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو میں اسکا کہنا مانوں یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال
ہو اور میں تم میں دو بڑی بھاری عمدہ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ان دو میں اول تو خدا کی کتاب ہے جسمیں نور اور ہدایت ہے
سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب مضبوط اسکو پکڑ لو یعنی اسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہیں
میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدمہ میں میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدمہ میں میں تمکو
خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدمہ میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسکو
چمٹ گیا اور جسنے اسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ قرآن خدا کی
رسی ہے یعنی اسکے ملنے کا وسیلہ جسنے اسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہے کہ
ہجری نویں سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھرے اور مکہ مدینہ کے درمیان اس مقام پر پہونچے جسکا نام غدیر خم
تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ تھے
اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہاں سے ہر ایک اپنی راہ میں چلے گئے تب حضرت نے سب عرب کو قرآن اور

اہل بیت کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑیگا قرآن کے معنوں سے لوگ غفلت
کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہاں عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی
سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا کہ تمسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے
کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اسمیں سراسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز مجمل و مفصل اسمیں موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا
کہ دوسے قرآن کی تفسیر میں اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو سو حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل
ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں بی بی کو اہل بیت میں نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بارے
الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے سوا
کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور ناصبیوں کے کہ اکثر
اہل بیت سے عداوت رکھتے ہیں اور شیعہ کا تو عجب حال ہے اپنے تئیں اہل بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن حضرت کی
بیبیوں کو اہل بیت میں نہیں داخل کرتے صرف حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو اہل بیت میں گنتے ہیں سو انمیں بھی بہت اماموں کو
برا کہتے ہیں تو حقیقت میں وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے
قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے ہیں
کہ سوا اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں سمجھتا تو گویا انکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے

١٥٠١ تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہیں ق المسور بن مخرمة ومروان ان
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِیْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْهِمْ سَبْیَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ
اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ عَلٰی حَظِّهٖ حَتّٰی نُعْطِیَهٗ اِیَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ
اللّٰهُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ یعنی اخرجہ البخاری اور مسلم نے مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت کی کہ حضرت
نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے یہ بات تو یہ ہے کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہو گئے ہیں اور البتہ میں نے یہ
ٹھہرایا ہے کہ انکے جورو لڑکے جو قیدی ہیں انکو پھیر دوں سو جس شخص کو تم میں یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم میں چاہے کہ اپنے حصے پر قائم رہے تو اسکا ہم بدلا دیویں
اس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے
ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی انکی شکست ہوئی انکے جورو لڑکے اور مال اصحاب میں تقسیم
ہو گیا جب وے لوگ مسلمان ہو گئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو
اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے آخر

١٥٠٢ سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے م جریرؓ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِیْ کِتَابِهٖ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ

رَقِيبًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۝ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے
اپنی کتاب مین آیتین اُتاری ہین کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اُسی سے اُسکی جورو
پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اُن دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے
وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی اے ایماندارو
ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ کسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے
مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے
کپڑے سے گیہون کے صاع سے جو اور کے صاع سے یہانتک حضرت نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریرؓ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو اُنکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے
فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ
بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے
مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ
اول درمین لاے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لاے تب حضرت نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو
اُس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اُسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اُسپر پڑیگا ۝ عَنْ جَابِرٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ ۱۵۰۴
كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۝ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہی اور نہایت
بُرے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ
قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین
مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اُسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو ۝ عن ابن عباس ۱۵۰۵
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ
أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ ۝ بخاری مین ابن
عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انکے
سوا سے اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہووے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اُسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت
ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اُنکے بدکارون سے درگذر
ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ میری امت کی سلطنت بیگانون پر زیادہ ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے انکی

دن کے بعد انکی توبہ قبول کی اور آیت اتاری اور جھوٹے منافقوں کی فضیحتی میں اور آیتیں اتریں معلوم ہوا کہ راستی کا انجام
نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی میں خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھویں باب میں کئی فصلیں ہیں فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سننے پر مقدم ہوئی شمائل کی فضیلتیں ہیں

١٥١٠ المقداد احدى سوآتك يا مقداد فقال ما اضحك المقداد الى ان وقع الى الارض بشربه حفظة النبي صلى الله عليه وسلم سؤر من اللبن وشاربه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم میں مقداد سے
روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوئیوں سے ایک بدخوئی یہی ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا کہ جب مقداد
ہنستے ہنستے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودہ کا حصہ پی جانے کے سبب اور دوسری بار تینوں بکریوں کے دودہ کی [illegible]
ف اس حدیث کا قصہ پانچویں باب میں فصل گذرا [illegible] کے بیان میں ہر ابو هريرة اثنتان في الناس

١٥١١ هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خصلتیں
لوگوں میں ایسی ہیں جو انکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمیں ہیں
اور اگر انکو روا جانکر کرے تو صاف کفر ہی والاشعري جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب

١٥١٢ آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن
بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتیں ہیں انکے برتن اور جو چیزیں ان میں ہیں سب چاندی
کی ہی اور سونے کی دو بہشتیں ہیں انکے برتن اور جو چیزیں ان میں ہیں سب سونے کی ہی اور اس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے
کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہا سوائے جلال کی چادر کے کہ اسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت میں ف اس حدیث میں

١٥١٣ ولمن خاف مقام ربه جنتان ومن دونهما جنتان کا بیان ہی و ابو هريرة صنفان من اهل النار لم ارهما قوم
معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن
كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ انکو میں نے نہیں دیکھا ایک قوم کہ
انکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلوں کی دمیں کہ انسے لوگوں کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور
ننگی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکاتی ہیں آپ مردوں کی طرف جھکتی ہیں سر انکا جیسے اونٹوں کے کوہان لیکن وے عورتیں
بہشت میں نجاوینگی اور اسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے [illegible] ف یعنی
حضرت کے وقت میں ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوتوال مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ [illegible]
جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں یعنی ایسا
لباس ہی کہ بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹا اور جالی کی کرتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی
اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا [illegible]

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْعَظِيمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
۱۵۱۰ نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم خ م ابْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ
الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر لوگون کو زیان
اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو
عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمّے کامون مین غفلت اور ہوا
۱۵۱۶ مین اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس رہ جاتے ہین م اَبُو هُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اُس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اُن نشانیون
سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم
سے نکلنا دوسری نشانی دجّال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یہ نشانیان ظاہر ہوین تو قیامت نزدیک
۱۵۱۷ ہوگئی ایمان بالغیب باقی نرہا اسواسطے اُس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق اَبُو هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ
بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ
إِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اُنکو نہ دیکھیگا اور نہ اُنکو گناہ سے پاک کریگا اور اُنکے لیے
عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پہ ہووے اور مسافر کو اُس پانی سے روکے اور دوسرا وہ مرد
جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اُس سے خدا کی قسم کھائی کہ مین نے اُس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو
مول لیا سو اُسنے اُسکو سچا جانا اور حال اُسکا یہ کہ اُسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اُسنے جھوٹھی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے
ایک امام سے بیعت کی اور اُسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اُسکو کچھ دیا تو اُسنے عہد پورا
کیا اور اگر اُسنے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اُسنے عہد نہ پورا کیا ف بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ
۱۵۱۸ گناہ ہی کہ اُس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین م اَبُو هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ
إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اُنکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اُنکی طرف
رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اُنکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو درویش کہلا
یعنی غرور سے بیت المال سے اپنا حق اپنے نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے ف ہر چند حرام کاری
اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بُرا ہی کہ باوجود پیری کے حرام کاری

سر اسر شقاوت ہو اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بیفائدہ ہو اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت
نامناسب ہو وعن ابی ذر ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیٰمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم قال ۱۵۱۹
فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قال ابو ذر خابوا وخسروا من ہم یا رسول اللہ قال
المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب رواہ مسلم ابوذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص
ہیں جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکی طرف نظر رحمت نہ دیکھیگا اور انکو گناہوں سے پاک نکریگا اور انکو عذاب
دردناک ہو ابوذر نے کہا کہ پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہو گئے وے لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہیں وے لوگ
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک تو [illegible] اپنا ازار ٹخنے سے نیچے [illegible] دوسرا خیرات کرنیوالا جو
احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھا کر وعن ابی موسیٰ ثلثۃ لہم اجران ۱۵۲۰
رجل من اھل الکتاب اٰمن بنبیہ واٰمن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق موالیہ
ورجل کانت عندہ امۃ یطؤھا فادبہا فاحسن تادیبہا وعلمہا فاحسن تعلیمہا ثم اعتقہا فتزوجہا
فلہ اجران بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنکو دوہرا ثواب ہو ایک مرد تو
اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور
اپنے مالکوں کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اسنے اسکو ادب سکھلایا
سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلائے سو اسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اسکے
اس سے نکاح کر لیا تو اسکے واسطے دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا وعن ابی قتادۃ ۱۵۲۱
ثلثۃ من کل شہر ورمضان الی رمضان فہذا صیام الدہر کلہ صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ
ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ وصیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر
السنۃ التی قبلہ مسلم میں ابوقتادہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا
روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہو عرفہ کے دن کا روزہ میں امید رکھتا ہوں خدا سے یہ کہ گناہ مٹادیگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پیچھے کا اور محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں خدا سے امید رکھتا ہوں کہ پہلے برس کا گناہ مٹادیگا
ف مصابیح میں ابوقتادہ سے روایت ہو کہ عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہو حضرت نے فرمایا
کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہو نہ بے روزہ یعنی درست نہیں پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا
شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روزوں کا ثواب ملیگا وعن ام سلمۃ ثلث للثیب ۱۵۲۲
وسبع للبکر مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتیں بیوہ عورت کو اور سات راتیں کواری
عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتیں برابر اسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتیں رہے
اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا وعن انس ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب ۱۵۲۳
الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ

أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی
وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک تو وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ
محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاو نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو برا لگتا ہو آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے
جیسے آگ سے ڈرتا ہو ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہو کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی
رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ١٥٢٤ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَرْبَعٌ
فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ
وَالنِّيَاحَةُ مسلم مین ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین مانند کفر کی رسمون کے ہین جنکو نہ چھوڑینگے
ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینہ کو چاہنا ستارون سے یعنی نحوست
کی تاثیر سے مینہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور
نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہو اللہ پناہ مین رکھے ١٥٢٥ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ
مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ نرا منافق ہو اور جسمین ایک
خصلت ہوگی ان چارون سے تو اسمین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہانتک کہ اسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اسکے پاس امانت
رکھیے تو اسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسرے یہ کہ جب قول و قرار کرے تو اسکے خلاف کرے
چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف
زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین لایا اسلام
لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لایق تو یہ تھا کہ ادنی
ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اسکو منافق فرمایا
١٥٢٦ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ
هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ
لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ
تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ وَفِي رِوَايَةٍ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین
طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اس مرد سے کہا
جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے

فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اُسنے کہا کیا
مجھپر اور اسکے سوا بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اُس سے زکوۃ کا
ذکر کیا تو اُسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سوا بھی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یونکہ تو بطور نفل دیوے پھر پیٹھ پھیرا
وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر
سچا ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ مراد کو پہونچا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے یا یون فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اُسکے
باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے ف حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ اُنکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا
اور یہ جو اُسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور
نہیں کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اُسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق
حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اُسکے بعد منع ہوئی ق عائشة خمس من الدواب
كلهن فاسق يقتلن في الحرم الغراب والحدأة والعقرب والفأرة والكلب العقور بخاری اور مسلم نے
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں سب بدذات اور موذی ہیں مار ڈالے جاوین حرم مین
ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کاٹنے والا کتا جب حرم کے بیچ مین انکا مار ڈالنا درست ہوا تو
اور جگہ بطریق اولی انکا مار ڈالنا درست ہو ق ابو هريرة سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله
امام عادل وشاب نشأ في عبادة الله ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تحابا في الله
اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله و
رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت
عيناه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا
جس دن اُسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُٹھا
جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہے یعنی بار بار جماعت کے واسطے
مسجد مین جاتا ہے اور مسجد کے باہر جاوے تو وہین لگا رہتا ہے چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس مین محبت رکھتے ہین
تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار با عزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے
سو اُسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اُسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ
کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اُسکی دونون آنکھین یعنی
خوف الٰہی سے رویا ق عائشة عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق
الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء قال الراوي
ونسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین
پیدائشی سنت ہین ایک تو لب کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک

صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اُکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلّی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہو کہ دسوین چیز شاید کلّی کرنا مراد ہو

۱۵۲۰ خ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاھَا مَنِیْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ یَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْھَا رَجَاءَ ثَوَابِھَا وَتَصْدِیْقَ مَوْعِدِھَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰہُ بِھَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اُن سب سے اعلیٰ اور عمدہ بکری کو بکری عاریت دینا ہو کہ اُسکا دودھ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اُن چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اُسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اُن چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح کی فائدہ رسانی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہو بلفظ والذی

۱۵۲۱ م اَبُوْ ھُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ وَّلَا یُؤْمِنُ بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ نہ سنیگا مجکو کوئی اس اُمت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اُسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیون سے ہو ف اُمت دو قسم ہو ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لاے کہ اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہو ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولیٰ ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہونچی ہو تو وے لوگ معذور ہین اُن سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا

۱۵۲۳ م اَبُوْ ھُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰٓی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَّلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَھُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو میرا دیکھنا اُسکے نزدیک زیادہ پیارا ہوگا اُسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ وسیدھم لقاہین کامل ہوتا تھا آداب دینی اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل وعیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہو کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین

۱۵۲۴ م حَنْظَلَةُ الْاُسَیْدِیُّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖٓ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہو اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ اگر تم سدا رہو اُسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین رہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین ولیکن

اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح میں حنظلہ سے روایت ہے کہ مین
اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مین نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کیونکر ہے مین نے کہا
کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم
حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتون کا
عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر
غفلت بنیان اگر نبودے بر از عم دے لیک نبودے ق اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ ۱۵۳۴
ثَلٰثَ مِرَارٍ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے
کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا خ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةُ ۱۵۳۵
بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ
بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی
کے م اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ۱۵۳۶
اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ
لَمْ يَظْمَاْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ قَالَهٗ لَهٗ
حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین
میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چمکتے ہوئے ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان
رکھو جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اس سے پیئے پیاسا نہو آخر زمانے
اپنی ہمیشہ جسکا سیے اس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اس سے پیئے پیاسا نہو اسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہے
جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اسکا زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب کہ
ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي ۱۵۳۷
نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین ہانکونگا کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے
حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی آوارہ منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ ۱۵۳۸
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا
فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین
میری جان ہے کہ بہشت مین نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جبتک آپس مین محبت نہ پیدا کروگے کیا
تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اسکو کروگے تو آپس مین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو اپنے مسلمان لوگون مین ف

یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیکم کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعا ہے خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اُس سے محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب الٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیکم کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتے ہیں محبت اور

۱۵۳۹ خیرخواہی کی چیز اُن الٹوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی ہے حم اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ تم میں سے کوئی پورا ایمان دار نہیں ہونے کا جبتک کہ میں اُسکے نزدیک اُسکے بیٹے اور اُسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہوں

۱۵۴۰ ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے صر اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ پورا ایمان دار بندہ نہو گا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یوں فرمایا کہ

۱۵۴۱ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتویں باب میں گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث

۱۵۴۲ فرمائی یعنی پوچھ ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی میں صرف کیا یا معصیت میں م اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ تم اُسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اُسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹوں پر تھا ف جنگ بدر میں جب حضرت کا لشکر اُترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹوں میں تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اُسکے لوگ کہاں ہیں اُسنے کہا کہ میں اُنکو نہیں جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہیں تو اصحاب اُسکو مارنے لگے اُسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہیں تو اصحاب نے اُسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہیں لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب نے اُسکو پھر مارا اور حضرت

۱۵۴۳ نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ

أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو میں ہے میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اتریگا تم میں اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور دُور کریگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اُسکو قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا وینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہیں جیسے یہ شکل ہے + نصاریٰ اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اسواسطے کہ انکے گمان میں حضرت عیسیٰ سولی پر کھینچے اور ہر چند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت میں نصاریٰ سے جزیہ قبول نکرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے

۱۵۲۴ ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هَذِهِ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا قَالَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو میں ہے میری جان ہے کہ نہیں ملتا تجھے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہے اور راہ میں جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہے اور ابوہریرہؓ کی روایت میں قط کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہے لیکن معنی میں کچھ فرق نہیں یہ حدیث حضرت نے عمر فاروقؓ کے حق میں فرمائی ف مصابیح میں روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتیں چلا چلا کر باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروقؓ آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے میں ہو گئیں جب عمر فاروقؓ اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کر رہی تھیں جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے میں ہو گئیں عمر فاروقؓ نے عورتوں سے کہا اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی تو عورتوں نے کہا کہ ہاں تم سخت ڈرانے والے ہو کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑاپن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہیں سکتے حرام کام ہونا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروقؓ کو حضرت کے وقت میں محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اُن سے لوگ ڈرتے تھے اور معلوم ہوا کہ چھوٹے کام سے ڈرتے ہیں جیسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہیں ہو سکتی

۱۵۲۵ ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو بلاوے اپنی جورو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اسپر خفے رہتا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اس سے راضی ہو وے ف یعنی جورو کو خاوند سے اس کام میں انکار کرنا درست نہیں کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر قسم ہے بلفظ واللہ

۱۵۲۶ ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ

مَرَّۃً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

1547 ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھدے محمد بن عبداللہ یہ حضرتؐ نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرتؐ عمرہ کرنے کو چلے جب مکہ کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اسکے سال بے عمرہ کیے حضرتؐ پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرتؐ صلحنامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکہ جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کے لفظ کو کاٹکر محمد بن عبداللہ لکھا

1548 ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اُسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل

1549 ق اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَ اَبُوْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیُّ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے اور ابوشریحؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرتؐ نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایے لوگ رنج رسانی اور ایذا دہی سے نڈر نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے فرض ہی اور اسکو رنج دینا حرام ہی

1550 ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا وَالْمُشْرِکُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا بخاری اور مسلم مین برا بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جمادے اگر کفار سے ملین یعنی لڑائی کے وقت نہ ہٹین اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب وے فتنہ فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم انکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم مین کافرون نے حضرتؐ پر ہجوم کیا حضرتؐ نے بنا ہونے کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرتؐ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے مرسے پر سین ہی

1551 س عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمْ اَرَضُوْنَ وَیَکْفِیْکُمُ اللّٰہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْھُوَ بِاَسْھُمِہٖ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ

فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت ف
یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت سے
جہاد کرنے سے غافل ہوجاؤ اس حدیث مین خبر ہو اُن فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہو جہاد کی ترغیب کا

۱۵۵۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ
مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اُسمین کھڑا بہتر ہو چلنے والے سے اور چلنے والا
بہتر دوڑنے والے سے جو اُسکو جھانکیگا تو اُسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اُسمین جا مین
آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہو اُن فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی
اُس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین تو کم کوشش کرنے والا اُسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے
اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی

۱۵۵۳ ق اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ
فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ قَالَهٗ بِتَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہو کہ ایک سخت آندھی چلیگی تو اُسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اُسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین تشریف لے گئے
سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اُسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اُسکو آندھی نے اڑا کر طے کے
پہاڑ پر ڈالا کہ طے اور تبوک مین کئی دنون کی راہ ہو

۱۵۵۴ ق عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ
الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ
كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر
ناقص العقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اُتریگا اُنکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر دل کو
نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہو شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اُن سے ملو تو اُنکو قتل کرو سو البتہ اُنکے قتل
کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہو قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضیٰ
نے قتل کیا مر

۱۵۵۵ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُّحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ
مسلم مین ابوہریرۃ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور
وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہو تم اُن سے ف اس حدیث مین اہل بدعت
کا ذکر ہو جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع سلف کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ دلیل اپنے
طرف نسبت کر کے خواہ امامون کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو ماننا چاہیے کہ اسمین
دین بگڑتا ہو اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین

فصل فی المضاع

اس فصل مین وے حدیثین ہین

۱۵۵۶ جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہو مر آتِی بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَلَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہو سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجاد حکم ہو کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے

۱۵۵۷ ق ابْنُ عَبَّاسٍ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ قَالَهٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہو اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اُسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اُس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اُسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہو

۱۵۵۸ م ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْكِیْ لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَهٗ لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اُس سبب سے جو پیش آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اُنکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق سے جنگ بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اُن کے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجئے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور اُنسے فدیہ لیجیے چھوڑنے کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپکو جھٹلایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن مارئیے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اُتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی رووٗن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہو کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اُنکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین وحی نہوتی تھی تو حضرت اُسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اُسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا

۱۵۵۹ ق ابْنُ عُمَرَ اَرٰی رُؤْیَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

یعنی لیلۃ القدر

بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابون کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو
شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب
مین دیکھا کسی نے تیئیسوین کسی نے چوبیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر
ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے انہین آخر کی کوئی تو ہو گی سخ

١٥٦٠ اَبُو هُرَيْرَةَ اَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ وَ خَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو ای حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینہ کی حرم سے پھر حضرت نے انکی طرف
التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس تک گرد
کے گرد حرم اَبُو هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا ١٥٦١
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے
لایق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل
ہوگا اگرچہ بعد گناہ کے سزا پاوے سخ اَنَسٌ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ١٥٦٢
وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے
ادا کر چکے جو انپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہی انکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو انکے نیکو کا سے اور بحال جانے دو
بدکار سے ف یعنی سوا سے حدود کے انکی خطاؤن کو نہ پکڑو ق عَائِشَةُ تَاْخُذُ اِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ ١٥٦٣
فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ
ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْهُ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ بخاری اور مسلم مین
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنا پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین جوش
کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی جڑون تک پہنچے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اس سے پاکی حاصل
کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ انہون نے
غسل کی کیفیت پوچھی ف بیر کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جابر ١٥٦٤
تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يعنی عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اسکو روبا نہ رو ہمیشہ اسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہانتک کہ
تمنے اسکی لاش کو اٹھایا مراد عبداللہ بن جابر کے باپ ف جابرؓ کے باپ عبداللہ جنگ احد مین شہید ہوئے کا ذکر ہے

اُنکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اُنکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اُٹھا کر دیکھنا
ارادہ کیا اُنکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبداللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اُس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم
کر شہید پر جاتی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اتنی ہی اُنکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی

۱۵۶۵ م ابی ہُرَیْرَۃَ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا مومن کا زیور جہانتک پہونچتا ہی
وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہانتک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی

۱۵۶۶ م ابی ہُرَیْرَۃَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِہَابَ اَوْ یِہَابَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون
فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینہ کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہانتک جاویگی

۱۵۶۷ ق ابی ہُرَیْرَۃَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْہَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاۗءِ بِوَجْہٍ وَّھٰؤُلَاۗءِ بِوَجْہٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دورُخی آدمی کو جو آوے اِن لوگون پاس ایک منہ لیکر اور جاوے اُن لوگون پاس دوسرا منہ لیکر ف
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سُنیون مین تقیہ
کرکے سنی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اُسکے آگے اُسکی سی

۱۵۶۸ ق فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَّلَا لِرَھْبَۃٍ وَّلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ
تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاۗءَ فَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَّافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ
الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَّعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِّنْ لَّخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی الْبَحْرِ
ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فِی الْبَحْرِ حَتّٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْھُمْ دَاۗبَّۃٌ اَھْلَبُ
کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَۃُ
قَالَتْ اَیُّھَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا
مِنْھَا اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَۃً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْہِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاہُ قَطُّ خَلْقًا
وَّاَشَدُّہٗ وِثَاقًا مَّجْمُوْعَۃٌ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ مَا بَیْنَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی کَعْبَیْہِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَکَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ
عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَکِبْنَا فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ
فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَھْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِکَ ھٰذِہٖ فَجَلَسْنَا فِیْ اَقْرُبِھَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْنَا دَاۗبَّۃٌ اَھْلَبُ
کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یُدْرٰی مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قُلْنَا وَ
مَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَیْکَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا
مِنْھَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَۃً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِھَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ
اَسْئَلُکُمْ عَنْ نَخْلِھَا ھَلْ یُثْمِرُ قُلْنَا لَہٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّھَا یُوْشِکُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَیْرَۃِ طَبَرِیَّۃَ
قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِھَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ ھَلْ فِیْھَا مَاۗءٌ قَالُوْا ھِیَ کَثِیْرَۃُ الْمَاۗءِ قَالَ اِنَّ مَاۗءَھَا یُوْشِکُ اَنْ یَّذْھَبَ
قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَیِّ شَاْنِھَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ ھَلْ فِی الْعَیْنِ مَاۗءٌ وَّھَلْ یَزْرَعُ اَھْلُھَا بِمَاۗءِ الْعَیْنِ

قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ
خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ
مِنَ الْعَرَبِ فَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ
عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا
هَبَطْتُهَا فِي الْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا
اِسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ
فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا
اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَ
اَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں نے تمکو کس واسطے
جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہیں میں نے جمع کیا خوشی سنانے
کو نہ ڈر سنانے کو و لیکن میں نے جمع کیا تمکو اس واسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور
مجھسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اس بات کے جو میں تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اسنے مجھسے یوں بات کہی کہ وہ
شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو انسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا
سمندر میں یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے
پلوار یعنی چھوٹی کشتی میں بیٹھے سو ٹاپو میں داخل ہوئے تو ملا انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا کہ اسکا آگا پیچھا دریافت
نہوتا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اسنے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اسنے
کہا اے لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر میں ہے اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اسنے مرد کا نام لیا تو ہم
اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی بڑا
قد آور آدمی نہ دیکھا ہوا کہ جیسے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا جکڑے ہوئے ہیں اسکے دونوں ہاتھ گردن کے
ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے ہمنے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اسنے کہا تم تو قابو پا گئے
میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں سوار
ہوئے تھے سمندر کے جہاز میں تو پہنچے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش میں تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے تیرے
اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں پھر داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ جانتے
اسکا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے ہمنے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اسنے کہا میں جاسوس ہوں ہمنے کہا جاسوس کیا اسنے
کہا چلو اس مرد پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ
کہیں بھوت پریت نہو پھر اس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا اسکا حال تو پوچھتا ہے اسنے کہا

میں اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہو ہمنے اُس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہو اُسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ
نہ پھلیگا اُسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اُس دریا کا تو پوچھتا ہو اُسنے کہا کہ کیا اُسمین پانی ہو لوگون
کہا اُسمین بہت پانی ہو اُسنے کہا البتہ اُسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اُسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون
حال اُس چشمے کا پوچھتا ہو اُسنے کہا اُس چشمے میں کیا پانی ہو اور وہان کے لوگ اُس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے
اُس سے کہا ہاں اُسمین بہت پانی ہو اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اُسکے پانی سے اُسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے
کہ اُسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اُترا مدینے میں اُسنے کہا کیا اُس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہاں اُسنے کہا
کیونکر اُسنے اُنکے ساتھ کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد و پیش کے عرب پر سو اُنھون نے اُسکی اطاعت کی اُسنے
اُن سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہاں اُسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اُنکے حق میں بہتر ہو کہ اُسکے تابعدار ہون اور
البتہ میں تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ میں مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب ہو کہ مجکو اجازت ہو
نکلنے کی سو میں نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانؤن کو مگر کہ میں اُسمین اُترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے
اور مدینے کے کہ اُنکا جانا مجھپر حرام ہو یعنی منع ہو جبکہ میں چاہونگا کہ اُن دو بستیون سے کسی میں داخل ہون تو میرے آگے
بڑھ آویگا ایک فرشتہ اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اُسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اُسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اُنکی
چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہو خبردار ہو بھلا میں تمکو اس حال کی خبر
دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اُس چیز کے جو مین تمکو دجال
اور مدینہ اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن میں ہو نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہو
وہ پورب کی طرف ہو وہ پورب کی طرف ہو اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام
دریاے شام یا دریاے یمن میں فرمایا پھر شاید اُسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہو اسی واسطے تین بار اُسی
مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اُسکے آگے گیارہوین حدیث میں صاف حضرت نے فرمایا ہو کہ دجال مشرق سے آویگا بیسان
اور زغر دو شہرین شام کے کنارے مین اور طبرستان شام کے پاس ہو معلوم ہوا کہ دجال موجود ہو بالفعل اور قید ہی ہو قیامت کے
قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا ۔ ١٥٧٩ ۔ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا
مَا يُرْضِي رَبَّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم نے انس سے روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہو آنکھ
اور غم کرتا ہو دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم
ہم تیری جدائی سے غمناک ہین ف مشکوۃ مین انس سے روایت ہو کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم
نکلنے لگا تو حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور
روتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابن عوف یہ تو رحمت کی نشانی ہو پھر حضرت نے دوسری بار آنسو بہائے پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ رحمت اور رحم دلی کی نشانی ہو نوحہ گری اور شکوہ
کرنا البتہ صبر کے مخالف ہو اور حرام ہو ف ۔ ١٥٨٠ ۔ [illegible] تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

قَالَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا
کھلاوے اور سلام کرے اسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا
حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خاصۂ اسلام ہے اور
معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے میں آشنائی ضرور نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق اسلام
کا اور محبت کا سبب ہے عن نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ ١٥٧١
تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ مسلم میں نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم لڑوگے عرب سے تا پوست سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والوں سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے
سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اسپر فتح دیگا ف جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اسکے بعد ایران اسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آپ نے خبر مطابق دی عن
أُمِّ سَلَمَةَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ ١٥٧٢
قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر ملا کر یہ حدیث فرمائی جبکہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان
میں جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا
لشکر باغی تھا اور اس وقت میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا عن أَبِي هُرَيْرَةَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ ١٥٧٣
اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ
يَلُوطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور
حال یہ کہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو منہ تک پہنچا ہوگا برتن اسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی
سو وہ خرید فروخت نہ کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کر سکے نہ پاویگا
کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اس سے غافل نہ رہیں اسواسطے کہ قیامت ہونے کی
کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے
بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جبکہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے عن الْمُسْتَوْرِدِ ١٥٧٤
تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ مسلم میں مستوردؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اس حال میں
کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین
کے حاکم ہوجاوینگے عن أَبِي هُرَيْرَةَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ ١٥٧٥
الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا
قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلدیگی
زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کانیں [illegible]
میں زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا

سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں مین نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا
پھر اس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لینگے اسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان
جو آدمی مال کو لیوے ق اَبُوْ سَعِیْدٍ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا | ١٥٧٦
يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی
زمین قیامت کے دن ایک روٹی اسکو الٹیگا پلٹیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی
الٹتا پلٹتا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذا کی صورت ہو جاویگی بہشتیون
کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب مزے دار میوے نکلتے ہین اگر
تمام زمین کو شیرین میوہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَازِلٌ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ | ١٥٧٧
تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترینگے کل انشاء اللہ
بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین ہم قسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل
ہجرت کے جب حضرت مکہ مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب
سے شادی بیاہ نکرین اور انسے کسی چیز کا خرید و فروخت نکرین یہانتک کہ وے تنگ ہو کر حضرت کو انکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین
برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ
نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے ان مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اسکے
حضرت نے ہجرت کی مدینہ کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکہ
کے قریب پہونچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکہ مین اتریگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس مکان مین
اترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون کو خدا نے کیا غالب
کیا اور تا کہ کا فر شرمندہ ہون ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى | ١٥٧٨
يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر
جب شیطان یہانتک اسکو پہونچاوے تو اسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور ترک کرے ف یعنی جب اسکو ایسا خیال فاسد
آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اسواسطے کہ
ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَاْتِي | ١٥٧٩
الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ
وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اسکا
ہوگا مدینے کا یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اتریگا پھر فرشتے اسکا منہ پھیر دینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہو جاویگا
ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ | ١٥٨٠

خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ فِيهَا
خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ
خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے
بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش روزی کی طرف اور حال آنکہ مدینے کا رہنا بہتر ہے اُنکے واسطے
اگر وے ہوویں بوجھ والے اُسکی قسم جسکے قابو میں ہماری جان ہے کہ نہ نکلیگا مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اُسکے
عوض اُس سے بہتر کو مدینے میں بدل لا دیگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیا
مت یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے برے لوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملکوں میں
کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھربار کو لیجاوینگے حال آنکہ اُنکے حق میں یہ بہتر ہے کہ حضرت کی ہمسایگی
چھوڑیں دنیا کے واسطے ق ابی سعید يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ ۱۵۱۱
مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ
صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ
رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آویگا لوگوں پر ایسا
وقت کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اُنسے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ
ہاں تو فتح ہو جاویگی اُنکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو اُن سے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم میں سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحابی
کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اُنکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اُنسے پوچھا جاویگا کہ کوئی تم میں وہ ہے
جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اُنکی فتح ہو جاویگی ف اس حدیث سے
بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اُنکی برکت سے فتح نصیب ہوگی عن عمر يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ ۱۵۱۲
عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا
بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہوں کے ساتھ مراد کی قوم سے اور تھا مراد کے قرن کے گروہ سے
اُسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہے اُسکی ایک ماں ہے کہ اُسکا وہ بڑا بھلا
اور نیکوکار ہے اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اُسکو سچا کر دیوے سو اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ وہ تیرے
واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو ف اس حدیث میں اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین میں
ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر
ہوتے اپنے سال وفات میں عمر فاروق حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں ایک
پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اُسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ
شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروق نے کہا کہ تو بتا اُسنے دو لگا اسکو کہاں ہے

کہ عرفات کے پہلو کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اُسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرداونٹ چرتے ہیں عمر فاروق نے انکو سلام کیا انھون نے جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب تو عبداللہ ہیں اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہے عمر فاروق نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمھارا نام بتلایا ہے سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مین نے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمھارے روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیونکا کیا نام ہے علی مرتضیٰ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہے اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ اے امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مین نے سنا ہے کہ دوزخ میں بڑے بڑے غار ہیں انکو سوائے دُبلے اور بھوکے لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اُسکے عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اُنسے رخصت ہوئے **ف** اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰ پر فضیلت نہین ثابت ہو سکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے افضلیت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچون وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے

١٥٨٣ مر جابر يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کرینگے نہ پاخانہ جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن آگا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت انکو الہام ہوگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا انکو سانس کا الہام ہوتا ہے **ف** یعنی بہشت عالم پاک ہے وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسی طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا

١٥٨٤ مر أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم میں ابو مسعود انصاری جنکا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اُنمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات میں برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اُنمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اُنمین بڑی عمر والا امامت کرے ورنہ

صفت اہل جنت

بیان امامت

امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام میں اور نہ بیٹھے اسکے گھر میں اسکی مسند پر بدون اسکی اجازت کے
ف فقہ میں لکھا ہی کہ امامت میں افضل عالم ہو اسکے بعد قاری اسکے بعد متقی اسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث میں
قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت میں جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے میں اکثر لوگ
قاری ہوتے ہیں اور عالم نہیں ہوتے اسواسطے فقہ میں عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے
فقہ میں پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا م ١٥١٥ اِنَّهٗ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا
خَلْقًا مِّمَّا يَشَآءُ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا
باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہی
کہ باوجود بہشتیوں کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا
م ١٥١٦ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم میں انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے شہر کے ستر ہزار یہودی اوپر انکے چادریں ہونگی ق ١٥١٧ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ
ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مردے کے تین چیزیں اسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو
پلٹ آتی ہیں اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہیں اور اسکا عمل اسکے ساتھ رہجاتا ہی ف اس حدیث کا
مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلا ایک شخص کے تین دوست ہیں ان میں سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا تھا دوست
جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اس سے کم لیکن تیسرے سے زیادہ محبوب اور تیسرا
دوست دونوں سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو پہلے اول اپنے بڑے معتقد دوست پاس گیا کہ میری اس
مصیبت میں ساتھ دیوے وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور آنکھ سامنے جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط
دوست پاس گیا اسنے کہا کہ چل میں تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک جاتا ہوں مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا
جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اسنے کہا خاطر جمع رکھ میں تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے
بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر میں رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہیں جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہیں اور کمتر
دوست اعمال ہیں جو میت کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں اور اسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہیں جوان السعجب حیرت کا مقام ہی
کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چرا دیں اور صورت آشنا مصیبت میں کام آویں آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن
کو نہیں پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کر بے وفاؤں کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو برباد کرتا ہی شعر مال اولاد تری قبر میں
جانے کے نہیں تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہیں [illegible]
[illegible] ق ١٥١٨ [illegible]
[illegible]
عَلٰى وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم میں [illegible] روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا [illegible]

پر رہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونے والون مین دو گڈریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر ہانکی بکریان ہانک لیجا دین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہانتک کہ جب ثنیۃ الوداع پہونچینگے تو دسے دونون منھ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے ف اس حدیث مین خبر ہی قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس

١٥٨٩ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ روایت کی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تو خدا اُنسے پوچھتا ہی حال انکا وہ تمھارا حال اُن سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم انکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا انکو ہمنے نماز پڑھتے ف معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہی اور بندون کا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر تعین ہو تو اسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کر سکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب یہی جو غفلت اور چین مین عمر گذر رہی ہی شعر گر روز بر از خدا بترسید ے ہمچنان کز ملک ملک بودے

١٥٩٠ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائی ہین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

١٥٩١ ق اَنَسٌ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا

اٰنا رأيته وقعت ساجدًا فيدعني ما شاء الله أن يدعني فيقال يا محمد ارفع رأسك قل تسمع وسل
تعطه اشفع تشفع فأرفع رأسي فأحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم أشفع فيحد لي حدًا فأخرجهم من النار
وأدخلهم الجنة ثم أعود فأقع ساجدًا فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقال لي ارفع رأسك يا محمد
وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأرفع رأسي فأحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم أشفع فيحد لي حدًا فأخرجهم
من النار وأدخلهم الجنة قال فلا أدري في الثالثة أو في الرابعة قال فأقول يا رب ما بقي في النار إلا
من حبسه القرآن وفي رواية ثم آتيه الرابعة أو أعود الرابعة وذكر موسى الذي تقدم هو في بعض روايات
البخاري بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک
ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواوین اپنے رب کے پاس تا کہ ہم اس مکان سے راحت پاوین
تو خوب بات ہو سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تمکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت
اور تمہین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو انہون نے تمکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تا کہ ہمکو راحت
دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی اس خطا کو جو اس سے ہوئی سو
شرماویگا اپنے رب سے اس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ خدا نے اسکو بھیجا سو وے
لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی تو شرماویگا
رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے
کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو ان سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ
موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا مین اس
مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی
روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کہ نہ اسکا باپ تھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ
پاس آوینگے تو عیسی کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص بندہ ہے کہ مقرر اسکی اگلی
پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو
اجازت ملیگی سو مین جبکہ اسکو دیکھونگا تو سجدہ مین گر پڑونگا سو مجھکو خدا سجدہ مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم
ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھا اور کہہ سنا جاویگا مانگ تجھکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اٹھاؤنگا تو
مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور
مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا
پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجھکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجھکو کہ اپنا سر اٹھا اے
اے محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجھکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اٹھاؤنگا سو
تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجھکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو پھر میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی

تو مین امت لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہو کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار
مین حضرت نے فرمایا کہ پھر مین کہونگا اے میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی
جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی مشرکین اور کافرین آور ایک روایت مین یون ہو کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار
اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسیٰ کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعض روایات مین ہو ف معلوم
ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے
اور ہم گنہگارون کو اُس قہر کے مقام سے بچاوینگے اُس وقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور
شفاعت کبریٰ کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہو دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت
نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سواے حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہین ہر چند انبیا
اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہو لیکن وہ شفاعت جزئی ہو شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سواے
ہمارے حضرت کے کوئی قدم نرکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور
پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اُس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہو ؛ دلبر بھی ہین پر مرا
دلبر کچھ اور ہو ؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ❊ اَبُوْ مُوْسٰى
١٥٩٢ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَ
النَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ آوینگے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اُن گناہون کو اُنکے معاف کردیگا اور اُن گناہون کو
یہود اور نصاریٰ پر رکھ دیگا راوی کہتا ہو کہ میری دانست مین یون ہو ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف
ہو یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور
١٥٩٣ نصاریٰ سے محنت اور تکلیفات پہونچے اور اُنھون نے صبر کیا واللہ اعلم ❊ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ
مِنَ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا ہو دودھ پینے
سے جو نکاح کہ حرام ہو رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ اور پھوپھی سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے
١٥٩٤ رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ❊ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ
ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا
کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ خدا کے بندے نرہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقہ
١٥٩٥ کے ہاتھ سے کعبہ شریف خراب ہوگا اُسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہو کہ کیا ہو ❊ جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری
مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل
١٥٩٦ ہونگے ❊ اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ

مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ اِيْمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ بخاری اور
مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اسکے دل میں ایک جو کے برابر
نیکی پھر نکالیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اسکے دل میں ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکالیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ
کہا اور ہوگی اسکے دل میں ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت میں انس سے بجاے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی
یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل میں ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا
ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہیں جیسے بیدنیت اور بے بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی اور
۱۵۹۷ برادر پروری اور ترک حسد اور غرور وغیرہ ذلک عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِی الدُّنْيَا حَتّٰی اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ
دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰی بِمَنْزِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِی الدُّنْيَا بخاری
میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اُس پل پر جو دوزخ اور
بہشت کے درمیان ہے تو وہاں بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اُن حق تلفی اور ظلمون کا جو اُنکے درمیان دنیا میں
ہوئی تھی یہانتک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اُنکو حکم ہوگا بہشت میں داخل ہونے کا سو اُسکی قسم جسکے قابو میں
محمد کی جان ہے کہ اُنمیں سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف
اس حدیث میں وے ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ میں نہیں پڑے اور حق العباد کے سبب درمیان میں روکے گئے
پھر سبب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت میں داخل ہونگے
۱۵۹۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ داخل ہونگے بہشت میں وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہیں ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو خدا سے ڈرتے
۱۵۹۹ ہیں جیسے چڑیاں آدمیون سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِیْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اُنکے
۱۶۰۰ منھ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھوین رات کو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةً وَّاحِدَةً
مِنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار
وے ایک ہی گروہ ہیں میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے
۱۶۰۱ ہیں اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں یہ مضمون صاف آیا ہے ق اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ
كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو

بہشت میں اور دوزخیون کو دوزخ مین پھر اٹھیگا ایک پکارنے والا انکے درمیان مین پھر پکاریگا اے بہشتیو اب تکو موت
نہین اور اے دوزخیو اب تکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان مین کہ ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے
١٦٠٢ ہوگی تاکہ بہشتی بیدھڑکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیرے غضب سے پناہ ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَدْخُلُ مِنْ
اُمَّتِی الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین
میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنی انکے نامۂ اعمال صرف انکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید
١٦٠٣ نہوگی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَیْنًا مَّعِیْنًا
بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ما پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم
کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور
حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبہ پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر
اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ نے اس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے
اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ما اسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ
١٦٠٤ خزانۂ غیبی سے جاری ہوا تھا ف اِبْنِ مَسْعُوْدٍ یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهُ حِیْنَ
سَمِعَ رَجُلًا قَالَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِیْهَا وَلَا اُرِیْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترایذا دیا گیا تھا
پر انہنے صبر کیا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ
انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضا مندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرت
نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد بیدین نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا
حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ انھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا
زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو انکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ
١٦٠٥ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو تہمت سے چھوڑتے ہین نہ انکے آل اور اصحاب کو ق عَائِشَةَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ
لَقَدْ اَذْكَرَنِیْ كَذَا وَكَذَا اٰیَةً كُنْتُ اُنْسِیْتُهَا وَیُرْوٰی اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ حِیْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
یَزِیْدَ الْخَطْمِیَّ الْاَنْصَارِیَّ یَقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
اسپر رحمت کرے البتہ اسنے تو مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلا دی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس
آیت کو مین نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ عبداللہ بن یزید
١٦٠٦ انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی
الْكَثِیْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو

١٦٠٧ اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو ہو۔ ق ابو ذر يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ
تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ
صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کو
ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ
اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور لوگوں کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان
سب کے عوض دو رکعتیں پہر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہیں ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر
اسکی شکر گزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہیں بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے
١٦٠٨ برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتیں تو اس شکر گزاری میں کفایت کرتی ہیں ق ابو ہریرہ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوا فَلَكُمْ
وَاِنْ اَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز
پڑھتے ہیں سو اگر انھوں نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر انھوں نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے
اور انپر بے اتفاقی کا عذاب ہے ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہیں درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب
شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہو گئی اور اگر انھوں نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہے اسواسطے
کہ تمکو اسکی خبر نہیں مگر انپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے اور مقتدیوں کو انکی
١٦٠٩ خبر نہو تو انکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اسکا وبال پڑیگا ق ابن عمر يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ
الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ
اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا
آسمانوں کو قیامت کے دن پھر انکو داہنے ہاتھ میں لیویگا پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہان گردن کش
کہاں ہیں گھمنڈ کرنے والے پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لیویگا پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہاں ہیں گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائیں ہاتھ سے پاک ہے یہ اسکی قدرت کی
تمثیل ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سرداروں اور بادشاہوں کو غرور کرنا لازم نہیں کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے
١٦١٠ جینے میں اختیار نہیں تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے ق ابو ہریرہ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ
عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگوں کے قیامت کے دن یہاں تک کہ انکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگوں کے
منھ میں داخل ہوگا یہاں تک کہ انکے کانوں تک پہنچیگا ف آفتاب قیامت میں بہت پاس آجاویگا کوس بھر اسکی
گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کسیکے بعضوں کے ٹخنے تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک اور بعضوں کے منھ تک پسینا پہنچیگا
١٦١١ ق عمران بن حصین يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چبا لیتا ہے اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہے جا تو دیت نہ پائیگا

ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اُسنے اپنا ہاتھ اُسکے مُنہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اُسنے اپنے دانت گرانیکی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اُسکو الزام دیا کہ ایک تو اُسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہی اُسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت مین کچھ بدلا نہین ق

۱۶۱۲ اَبْنُ عَبَّاسٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَّقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اُسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اُسکو اُتار لیا اور اُسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اُسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اُسنے کہا خدا کی قسم مین اُسکو کبھی نہ لونگا اور حال آنکہ حضرت نے اُسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق

۱۶۱۳ عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اُنکے اگلے پچھلون کو زمین مین دھنسا دیویگا اور قیامت مین اُٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اُنکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا

۱۶۱۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ

۱۶۱۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدہا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدہا آجا تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے گاڑ دیوے تو اُسکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی

۱۶۱۶ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا کہ تو نے پہنا سو گلایا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا

ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہے جو تیرے کام آوے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کہانے پینے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہے جو آخرت میں کام آویگا تو عاقل کو لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا میں مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اسکا وبال اوٹھاوے ہیں ۔

۱۶۱۷ عن ابی ہریرۃ یقول العبد مالی مالی وانما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور اسکو تو اپنے مال میں سے تین ہی چیزین ہین جو کھایا اسو مٹا دیا یا کہ پہنا سو گلا یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اسکے سوا ہے تو وہ جانے والا ہے اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہے یعنی باقی سب مال سے اسکو کچھ فائدہ نہین ۔

۱۶۱۸ عن ابی ذرؓ یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا مغفرۃ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اسکو اسکا دس گنا ثواب دیا جاتا ہون تو اس سے بھی بڑھاتا ہون اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہے جو اسی کے برابر دیا جاتا ہون تو سب بدلا لیتا بخش دون اور جو مجھسے نزدیک جاویگا ایک بالشت برابر تو مین اسکا قریب ہاتھ بھر جاونگا اور جو میرا قریب ہاتھ برابر جاویگا تو مین اس سے دونون ہاتھ کے لنبا و برابر قریب ہو جاونگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اسکی طرف مین دوڑتا آونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شریک نکیا ہو تو مین اس سے ملونگا اسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہے جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ۔

۱۶۱۹ عن ابی سعیدؓ یقول اللہ یا آدم فیقول لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک حین یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید قال فاشتد ذلک علیہم فقالوا یا رسول اللہ اینا ذلک الرجل فقال ابشروا فان من یاجوج وماجوج الفا ومنکم رجل ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا شطر اھل الجنۃ ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالرقمۃ فی ذراع الحمار بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہے سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالنے جاوینگے انکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہے دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے یعنی ہزار آدمی مین ایک جنتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اسی وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیوگی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور وہ

اور حال انکا وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانیکی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہو کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمھاری مثل اور امتون مین جیسے بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا اک جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہو دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہو اور پچھلا مضمون تسلین بخشتا ہو ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے **ق**

۱۶۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی یَغِیْبَ اَحَدُھُمْ فِیْ رَشْحِہٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہانتک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک **ق**

۱۶۲۱ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ یَکُوْنُ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ کَلِمَۃً لَمْ اَسْمَعْھَا فَقَالَ اَبِیْ اِنَّہٗ قَالَ کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مین نے نہ سُنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہو کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی کی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہو اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہو اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضی اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہو لیکن یہان حکومت کا بیان ہو

۱۶۲۲ ابْنِ عُمَرَ یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا **ف** وہ مال مراد ہو جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی

۱۶۲۳ جَابِرٍ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّہٗ عَدًّا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اسکو نہ گنیگا شمار کرکے **ف** اس حدیث مین فتح اسلام و کثرت مال کی خبر ہو یا کہ عمر فاروق مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھون نے ہاتھون سے لپ بھر بھر بے شمار بانٹا یا کہ امام مہدی

مراد ہون واسداعلم ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ١٢٢٤
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ
آگے ہوچکا ھر اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا ١٢٢٥
اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَنُوْدُوْا
اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنے والا
کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش و چین مین رہوگے سو کبھی تکو غم اور تباہی نہوگی سو یہی مطلب ہو اس
خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہو جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے
ف فرشتے بہشت مین یہ پکارکے بہشتیون کو سنادیویگا کہ سب رنج و غم ہوجاوین ق حُذَیْفَۃَ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ ١٢٢٦
فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا
مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَّلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ
اَحَدٌ یُّؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا اَظْرَفَہٗ
مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ سو ویگا مرد ایک نیند سو اٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سے تو ہو جاویگا اسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
تاسم داغ پھر سو ویگا ایک نیند تو اٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سے تو ہو جاویگا اسکا نشان آبلے کی طرح جیسے
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکا دے سو اسپر آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دکھائی پڑیگا حالانکہ اسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید و فروخت
کرینگے یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہو یہانتک نوبت
پہونچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہو کیا لطیف و ظرافت ہو کیا خوب عقلمند ہو اور حال یہ کہ
اسکے دل مین ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہو
کہ امانت داری دم بدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے انکی بھی نیت
بدل جاویگی کچھ امانت داری انکے دل مین نہ رہیگی حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت سے مین نے دو باتین سنین سو ایک تو مین
دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردون کے دلون کے اندر اتری
سو انھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری بات حضرت نے
ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ ١٢٢٧
یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اترتا ہو ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جبکہ

پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہو تو فرماتا ہو کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہو تاکہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہو
تاکہ مین اُسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہو کہ مین اُسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اُسکی رحمت کا نزول ہو
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہو اس وقت کی دعا مستجاب ہو پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت
خواب غفلت مین کٹتا ہو شعر ہر شبے از ہر تو ای بو الفضل میکند از اوج جاری نزول تو زجای خود چو مرد سجادہ
بنگیری کام ازروز وز شب ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَأْخُذْ
مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جاوے
سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا
اُسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہو اُس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہو دنیا لیکر

۱۳۲۹ کیا کریگا م اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ
فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہو اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ انکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین
اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور پہرہ دار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین

۱۳۳۰ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ
مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہو کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے
پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیان پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف
یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیر بہتر ہو کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھا

۱۳۳۱ بسر ہو ق اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہو آدمی اور جوان ہوتی ہین اُس مین دو خصلتین ایک مال
پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہو ق

۱۳۳۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک
کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہو حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اُنسے گوشہ گیری کرین
تو بہتر ہو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اُنکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف
اس حدیث مین حکومت بنی اُمیہ کے فسادون کی خبر ہو چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینے مین
یزید کے لشکر نے شہید کیے

۱۳۳۳ ق اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ
وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین
مدینے والے ذی الحلیفہ اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان

تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سیغے پر مضارع مجہول ہو ق ابن عمر اُرَانِيْ فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ ۱۶۲۴
فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک ان مین دوسرے سے بڑا ہو
سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجھسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث
سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی ق ابن عمر أُرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ ۱۶۲۵
مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا
عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا
أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ
الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کعبے
کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اسکے کندھون
تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اس مرد نے ان بالون مین کنگھی کی ہو تو ان سے
پانی ٹپکتا ہو دو مردون پر تکیہ دیئے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دیئے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہو
سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہو تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہو مریم کا بیٹا پھر مین نے دیکھا یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھونگر
بال والا داہنی آنکھ کا کانا اسکی کالی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہو کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہو ف
حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انھون نے کوڑھین بیمار اکثر چنگا بھلا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ لگانے سے
بیمار چنگے ہو جاتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر جاویگا عیسیٰ علیہ السلام
اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے ان دونون شخصون کی نشانیان بتلا دین کہ مسلمان پہچان لیوین یہ ہو کہا
ہین ع المقداد تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى ۱۶۲۶
قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ
إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا مسلم مین مقداد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل
کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ ان سے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے
مین ہونگے سو انمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور انمین سے بعضے کے دونون
گھٹنون تک ہوگا اور انمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور انمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منہ مین گھس جاویگا
ف میل سے مراد یا کوس ہو یا سرمہ لگانے کی سلائی ع حذیفہ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا ۱۶۲۷
عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى
قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ

مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ اَلْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت
ایک ایک لکڑی پے درپے سامنے آتی ہو سو جو دل کہ اُن فتنون کو پایا گیا تو اُسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اُن
فتنون کی انکار کی تو اُسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہو تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اُسکو
کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہو اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہو جیسے اوندھا
کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سواے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہو
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہو لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہو ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا
دلون پر ہجوم رہتا ہو سو جو دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اُسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین
پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اُنکا کچھ دھیان نکیا اور آپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہو اُسکو نیک بد
کی تمیز ہوتی ہو وہ گناہ سے بچا رہتا ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ ۱۴۴۸
لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى
يَصْطَلِحَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے
کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے
درمیان اور اُسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہو سو حکم ہوتا ہو کہ مہلت دو ان دونون کو یہانتک
کہ آپسمین صلح کر لیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہو کہ مغفرت کو روکتا ہو تین
دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ ۱۴۴۹
قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ
فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ
الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک
قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین
بہتر ہو اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو
اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین بہتر ہو اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک
تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے
حق مین بہتر ہو اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق
مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اُنکے حق مین بہتر نہین
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ ۱۴۵۰

بِسَدَ اكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے
اُسکے مال کے سبب سے اور اُسکے حسب نسب کے سبب سے اور اُسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اُسکی دینداری کے سبب
سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف یعنی دستور ہی کہ عورت سے نکاح کی غرض
انھین چار چیزون کے سبب ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال
اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکا ہوتا ہی اور اُسکی بدخوئی کے سبب زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دیندار کے
۱۶۲۱ کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورٌ علیٰ نور ق اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ یُؤْتیٰ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
فَیُلْقیٰ فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِہٖ فَیَدُوْرُ بِھَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحیٰ فَیَجْتَمِعُ اِلَیْہِ اَھْلُ النَّارِ
فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَا لَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھیٰ عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلیٰ کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ
وَاَنْھیٰ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے
دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اُسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو انکو لیکے گھومتا پھریگا جیسے گدھا چکی کے گرد
گھومتا ہی تو جمع ہونگے اُسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بدکامون سے
نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اُسکو نکرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود
۱۶۲۲ کرتا تھا ف اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی ق اَنَسٍ یُؤْتیٰ بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ
لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتیٰ بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ
بُؤْسًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیاداروں مین آسودہ تر اور خوش عیش تر
تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اُس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا
کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے
سخت تر تکلیف مین رہا تو اُس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور
رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف
یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اُسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین آرام
۱۶۲۳ کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد رہیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو ق ابْنِ مَسْعُوْدٍ یُؤْتیٰ بِجَھَنَّمَ
یَوْمَئِذٍ لَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَھَا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اُس دن یعنی قیامت کو اُسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ
ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچتے ہونگے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوے کرور اور چار ارب ہوئے
۱۶۲۴ باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ ق جابرٍ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ

عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اُٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا
ف یعنی کفر یا ایمان یا اخلاص یا نفاق پر ق ١٦٤٤ اَنَسٌ یُجَاءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ اَرَاَیْتَ لَوْکَانَ لَکَ
مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّکَ کُنْتَ سُئِلْتَ مَا ھُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اُس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ
اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اُس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے
بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا
آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہو ق ١٦٤٥ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ وَرَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی
بَعِیْرٍ وَثَلٰثَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَ
تَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار
اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک
اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیجلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پہر کو آگ اُنکے ساتھ ٹھہر جاویگی
جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اُنکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اُنکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اُنکے ساتھ جہان وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام
ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق ١٦٤٦ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ
یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِیْلَ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ
مِنْ حَدِیْثِ سَھْلٍ اَوْ غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے
دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل
میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہو کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہو
اُنکے سوا یا کسی اور شخص کا ہو ق ١٦٤٧ اَنَسٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ
اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَلَا تُعِدْنِیْ فِیْھَا فَیُنْجِیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اُنمین سے ایک شخص منھ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جب کہ تو نے
مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اُسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اُسکو نجات دیگا ق ١٦٤٨ اَبُوْسَعِیْدٍ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ
وَسَعْدَیْکَ یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیَقُوْلُ
مَنْ یَّشْھَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَتَشْھَدُوْنَ اِنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا
لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا اے میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا

تو نے اپنی امت کو پیغام پہونچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سنا دیا ہی تو انکی اُمّت سے
کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہونچایا تھا تو اُنکی اُمّت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا
نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوی کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اُنکی اُمّت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی
دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پہونچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل
اُمّت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہو وے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب
امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت
شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمّت کہیگی کہ اُمّت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی جو دیکھے انکی گواہی کیونکر
ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہم پیغمبر تمھارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام
زیادہ تر سچے کلام کی سند نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِنَبِيٍّ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي ۱۶۵۰
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اُس وقت تک مقبول ہوگی جب تک
کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مین نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اُسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح شتابی کرنا
ایسی بے ادبی ہی کہ اُسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد دعا
قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اُسکا اظہار ہوتا ہی
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اُسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اُسکے عوض آخرت مین
ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ ۱۶۵۱
مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہین سواے قرض کے **ف**
یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علما نے کہا ہی کہ قرض
مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خم** اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۶۵۲
يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَلَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَلَا مَوْتَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو
ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خم** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ ۱۶۵۳
مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اُسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا
حج مین **ف** نوین سال حضرت حج کو چلے مدینہ سے جب اس نالے مین پہونچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کرا اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع سے

حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے ف

۱۶۵۴ اَبُوْذَرٍّ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آیا سو اُسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا مین نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے ق

۱۶۵۵ اَبُوْھُرَیْرَةَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرٰىةَ بِیَدِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے سو کہا موسی نے اے آدم تو ہمارا باپ ہو تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نکھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسی ہو کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھدی کیا مجکو ملامت کرتا ہو اور الزام دیتا ہو اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسیٰ سے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہو کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسیٰ نے تو وہی آدم ہو کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو وہی موسی ہو کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہو اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی سوچ مین کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہو اُس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدایش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپکو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپکو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہو اور بے ادبی شیطانی کام ہو شعر بندگی نبود بجز عجز و ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب ٭

۱۶۵۶ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا قَالَهٗ لِبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِیْنَ سَقَوْهُ النَّبِیْذَ عَلٰی ذَمْزَمَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبدالمطلب کی اولاد سے یہ فرمایا کہ جب اُنھون نے حضرت کو

تحفة الاخيار ترجمه مشارق الانوار

زمزم پر کھجور کو پانی میں گھول کے پلایا ف روایت ہو عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت حجۃ الوداع میں زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہمنے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اسپر ترغیب دلانا مستحب ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ ١٦٥٧
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم میں ف قدوم ایک مکان کا نام ہو شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہو کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہو قدوم سے مراد بسولا نہیں بلکہ مکان مراد ہو روایت ہو کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھیں سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ میں ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہو کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہو میرے عہد کا تمھارے بدنوں میں عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہوگیا اُسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حال آنکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں چنانچہ متی کی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہو کہ میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو موجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی بالکل جدا ہوگئے انھوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ والا ق اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ١٦٥٨
ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اُسکو فتح نصیب کی ف حضرت نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اُسکے بیچ میں سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہو چنانچہ جب جنگ ہوئی تو تینوں سردار شہید ہوگئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کرکے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر اُسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینہ میں لوگوں کو فرمائی پھر اُسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اُنکو سردار نہیں بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اُنکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہو صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ ١٦٥٩
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں نہ ہو پھر اُسنے کہا کہ الٰہی

میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اُسنے جانا کہ اُسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو
معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اُسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی
کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اُسنے جانا کہ اُسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو اُسنے
گناہ کیا تو اُسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اُسنے جانا کہ اُسکا
ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مین نے تجکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے
کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے ف یعنی جو بار گناہ کر کے آدمی توبہ کرے تو
اُسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی نظم
باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ✽ گر کافر و زندی و بت پرستی باز آ ✽ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ✽ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✽ لیکن
شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اُس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اُس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف
زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ کی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو
۱۶۶۰ نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے ق عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ
الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَلَا یُشْرَكَ بِهٖ شَیْئًا قَالَ لَهٗ حِیْنَ سَاَلَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَكَ نَبِیُّ اللّٰهِ
مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور
اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا
جب کہ اُسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی ف ابتدائے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف
تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اُسنے کہا پیغمبر کیا
حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہو اُسنے کہا کس واسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُسنے کہا کسنے تمہارا
ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیق اور بلال نے پھر اُسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھ
دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر لیجا
۱۶۶۱ جب تو ہماری فتح سنیو تو آیو ق حَكِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اُس نیکی پر جو تجسے آگے ہوئی ف حکیم بن حزام سے دایت ہی
کہ مین نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مین نے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور
گردن آزاد کرنا سو اُسکا اُسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب
۱۶۶۲ ضائع نہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رض کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت شرف ہی
۱۶۶۳ کمال ہی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ

يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا
اُس قوم پر جنھوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت تند غضب
خدا کا اُس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں ف جنگ اُحد میں کافروں نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرہ شریف پر کھرونچا لگا اور ہونٹھ پر زخم آیا علی مرتضیٰ پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اُسی لڑائی میں حضرت نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے میں جا کر اسی زخم کے صدمہ سے مر گیا
۱۲۲۰ ق ابوہریرہ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ
فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي
اشْتَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اُسکی
زمین میں ایک گھڑا پایا جسمیں سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھ سے لے میں نے تو تجھ سے
زمین مول لی تھی اور تجھ سے میں نے سونا نہیں مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ میں نے تو تجھے زمین بیچا
اور جو اُسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں سو دونوں اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے
پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اُسنے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے دوسرے نے
کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے تو اُسنے کہا تم دونوں اس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اُس مال کو اُن دونوں پر خرچ کرو
اور اُن پر خیرات کرو ف اس حدیث میں خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جیسا اُنکو خوش نیت دیکھا تو
آنمیں رشتہ داری مناسب جانی اور اُس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا ۱۲۲۵ ق ابن عباس أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ
بَعْضًا قَالَ لَهُ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے
بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکرؓ سے فرمایا ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُسنے
کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اُسکو اپنے انجلون میں لیتے ہیں بعضا زیادہ لیتا
اور بعضا کم اور میں نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اُسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اُسکو
پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے
کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو میں اس خواب کی تعبیر کہوں حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہو صدیق اکبرؓ نے
کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے سو قرآن ہے اور اُسکی شیرینی اور جو لوگ انجلون میں لیتے ہیں سو قرآن خوان
ہیں کسیکو بہت قرآن یاد ہے اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہے سو وہ دین حق ہے جسپر تو قائم ہے سو خدا تجھکو اسکے سبب سے
اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپ کے بعد آپ کا خلیفہ اسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ
کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا نہیں

مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف بعضے علما نے کہا کہ ہرچند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

۱۶۶۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے انکو جو ہم سے پہلے تھے تو یہود کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتہ اور یکشنبہ پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم ان لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدایش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام انکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن انکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی انپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پا جاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہو جاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہو جاوینگی

۱۶۶۷ ق جَابِرٌ مر اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے تھے انکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین

۱۶۶۸ ق اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهِ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی ف اُمِّ سُلَيْمٍ ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا انھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ انکی چیز دینے مین کچھ عذر نہ چاہیے تب ام سلیم نے کہا تمہارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے انکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اسکا عبد اللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی سمجھ بوجھ اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی

۱۶۶۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ

تَحَاجَّتْ وَيُرْوٰى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي
الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ
بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آپس میں
حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں
غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب عذاب دونگا جسکو چاہونگا
اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب جسپر کہ چاہونگا اور تم دونوں میں ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے
(ف) دوزخ اور بہشت میں اختلاف ہے کہ کون افضل ہے دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے
نافرمانوں کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب
اور جزا دیگا حق تعالی نے فیصلہ کر دیا کہ دونوں برابر ہیں دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے عن ابْنِ مَسْعُوْدٍ ۱۲۶۰
تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَهٗ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے
ہاتھ خاک میں ملیں کیا تو اسکی گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا (ف) اسکا قصہ ہو چکا
کہ ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جو دن سے اسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اس سے یہ حدیث
فرمائی اسنے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ تم عرب کے رسول ہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ ۱۲۶۱
اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ
فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منہ کے
بھل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو
اوندھا گر گیا اور الٹا ہو گیا اور اگر اسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہے واسطے اس بندے کے جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا میں تھامے
اسکے سر کے بال بکھرے اور اسکے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اسکو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں رہے اور اگر اسکو
لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہیں رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اسکو اجازت نہ ملے اور اگر
کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو (ف) اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے
لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب اس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی
شب و روز اسکی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل
دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگوں میں بے قدری خدا کو نہایت پسند ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ ۱۲۶۲
لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا
نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اسکا جسنے اسکی راہ میں جہاد

گیا نہ نکالا ہوا اسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اسکو بہشت میں داخل کریگا یا اسکو اسکے وطن میں ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا ف یعنی خالص اللہ کے لیے غازی کا خدا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا دونوں صورت میں اسکا بھلا ہے ق

۱۲۷۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا تو اُسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اُس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو اُسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اُسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اسکی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ تو زندگی چاہتا ہے سو اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالوں کو ڈھانک لیگا تو جتنے بال ہونگے اتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہے موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہے تو ابھی سہی اے میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اُس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہے سرخ ٹیلے کے پاس ف اس حدیث میں بے دین لوگ طعنہ کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ نے کیوں مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اُسکا جواب یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اُسپر ظاہر ہوا چاہیں تو اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہیں اور حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہے روح نکالنے کا جھوٹھا دعویٰ کرتا ہے کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہیں اسواسطے اُسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہے کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ق

۱۲۷۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین میں اتارا سو اسی ایک حصے کے سبب مخلوقات آپس میں رحمت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہیں یہانتک کہ جانور اپنا کھر اُٹھا لیتا ہے اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہیں اسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندوں

یہ باب ہے اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہے سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہے

۱۶۷۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اسپر جسکا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہ ہے سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ سے خصی ہونے کو ف ابو ہریرہ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہے وہ قلم تقدیر اسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی

۱۶۷۶ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِیَّهٗ قَالَہٗ لَہٗ سَحَرَ لَیْلَةِ التَّعْرِیْسِ حِیْنَ دَعَمَهٗ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حفاظت کرے اسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی حفاظت کی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلة التعریس کی صبح کو جب کہ ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو تھاما ف لیلة التعریس وہ رات ہے کہ حضرت نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب تھوڑا سا جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت جو تکے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہین تب حضرت نے انکے حق مین یہ دعا کی

۱۶۷۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ حَتَّی الْاٰنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور انکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم کو کہ جا سوان فرشتون کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمة اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمة اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمة اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہے کہ اسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی یا جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین

۱۶۷۸ عَنْهُ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْهَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِیْهَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِیْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اسمین پہاڑون کو یکشنبہ کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا

رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبہ کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو
پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر
حاضر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت میں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ
اسوقت میں دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہے ١٤٨٩ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ
طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اُسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور
مصیبت میں اُسکا گلہ شکوہ نہ کرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے
کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت
رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں اُسکو ایمان کے مزے سے خبر نہیں ١٤٩٠ عَنْ اَنَسٍ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری
میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح میں انس سے
روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر میں تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے
موسم گرمی کا سبب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے
اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون
کو نصیب ہوا ١٤٩١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا
وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اُس سے
کہا کیا تو نے چوری کی سو اُسنے کہا نہیں صاحب میں قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے سواے کوئی معبود نہیں تو عیسی نے کہا کہ
میں اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مین نے جھوٹا جانا ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی
سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک
پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان نہین ہوتے جب اُسنے خدا کی قسم کھائی کہ چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام
یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اُس مال میں اُسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اُسنے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیدیگا یا
بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے
واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے ١٤٩٢ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ
ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملا پھر خاک میں ملا پھر خاک میں ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے میں

پایا ایک کو یا دونوں کو سو بہشت میں نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کرکے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور انکو تکلیف رسانی اور بے ادبی دوزخ کا سبب ہے خم ابو بکرۃ زادک اللہ حرصا ولا تعد قالہ بخاری میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۱۶۹۳ فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرت نے ابو بکرہؓ سے فرمایا ف حضرت رکوع میں تھے ابو بکرؓ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نجا تا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کیونکہ صف میں ملنا افضل ہے اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے ۱۶۹۴ خم ابو ہریرۃ سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحق فاذا جاؤہا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیہا الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینما ہم یقتسمون الغنائم اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون مسلم ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم نے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ کو حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑینگے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحق کی اولاد سو جب اس شہر کے پاس آوینگے تو اتر پڑینگے سو ہتیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر ماریںگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اس شہر میں گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث میں قسطنطنیہ کی فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتیار صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ ہتیار بھی وہاں چلینگے تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ق علیؓ شغلونا عن الصلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملأ اللہ قبورہم وبیوتہم ۱۶۹۵ نارا قالہ یوم الخندق بخاری اور مسلم میں علی مرتضیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق میں کافروں نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نپائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف میں بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہے

اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشاء کے بیچ مین پڑھی ہو خ أَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ
مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہو عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ
حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے
خیرات کرنے کو فرمایا سو مین نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہو کہ مین اور میرا بیٹا اور
محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج
۱۶۸۷ ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہو ق أَبُوْ سَعِيْدٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہو تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹھا ہو ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُسنے کہا
کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہو حضرت نے فرمایا اُسکو شہد پلا اُسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اُسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے
پھر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اُسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہو یعنی خدا نے جو قرآن مین
خبر دی ہو کہ شہد مین صحت اور شفا ہو سو سچ ہو یا اُس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال
مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کے
۱۶۸۸ اُسکا بھائی نجانتا تھا دست آنے سے گھبرا تھا ق عَائِشَةُ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا
يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلَىٰ عَائِشَةَ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقبرہ مردون پر ایسی مار پڑتی ہو کہ اُسکو
سب جانور سنتے ہین یہود مدینہ والون کی دو بڈھیان مراد ہین جو حضرت عائشہ پاس آئین سو اُنھون نے کہا کہ قبر والون کو
اُنکی قبرون مین عذاب ہوتا ہو ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیان آئین اُنھو مجھکو عذاب
قبر کی خبر دی مین نے اُنکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
۱۶۸۹ فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون خ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عجیب معاملہ کیا خدا نے اُن
لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پا کر
بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الہی کی زنجیر مراد ہو یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا
۱۶۹۰ ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَأُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهُ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہو کہ اُسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے
نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہو اُس قوم کا ایک آدمی

حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ میں اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے
پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج
زکوٰۃ کچھ نہیں کیا صرف گھڑی بھر جہاد سے بہشت میں داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم
بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہیں ہے اَلْحَدِیْثُ غَارَتْ اُمُّکُمْ بخاری میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ۱۶۹۱
کہ غیرت کیا یعنی جھل کی تمھاری ما نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر میں تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے میں
کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اُس کھانے کو پیالے میں سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے
اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اُسکے عوض میں دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہو کہ حضرت عائشہ کے
گھر میں حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون میں پیدائشی چیز ہو خصوصاً سوتون میں
شرع میں اسپر گرفت نہیں اسی واسطے حضرت نے بھی اپنر کچھ غصہ نکیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ ۱۶۹۲
لَا يَتْبَعُنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ
سَقْفَهَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا
مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ
فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ
اَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا
فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون میں سے ایک پیغمبر نے
تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اُسنے
صحبت نہیں کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اُسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے
ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اُنکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے
وقت یا قریب عصر کے اُس گانون میں پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو
میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی غنیمت
پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلا دے تو اُسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون میں چوری ہو تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اُن لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ میں
چوری ہو تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے
چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون میں چوری ہو تمنے چرایا ہو سو انھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اُسکو غنیمت کے مال میں رکھا
اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اُسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہو گئی کہ

خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کردیا ف یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے
حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے انکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح
ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیانے والے جانوروں کے
مالکوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو انسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال سے تعلق لوگوں
سے خوب ہوسکتا ہے اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونیکی
غنیمت کا مال لینا انکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہوگیا عن جابر قال قال اللّٰہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو انھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ف
ابن عباس قاتلھم اللّٰہ اما واللّٰہ قد علموا انھما لم یستقسما بھا قط بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ انکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیروں سے
فال نہیں لی ف مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا
تیسرا تیر خالی تھا سو جب انکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو ان تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ میں
آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی دو تصویریں ہیں اور انکے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہے کہ دونوں بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ
اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آتے اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون ڈاڑھی کی بناتے ہیں امام قاسم کی
سانچی اور غوث الاعظم کی مہندی نکالتے ہیں حال آنکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہے وے بزرگ ان خرافات سے پاک تھے
ق ابوھریرۃ قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون
تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی
فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا
فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق
فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلھا تستعف بھا عن زناھا ولعل الغنی یعتبر فینفق
مما اعطاہ اللّٰہ ولعل السارق یستعف بھا عن سرقتہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اسکو حرام کار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ
گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات
کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اسکو مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس مرد نے
کہا الٰہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اسکو چوٹٹے کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کو لوگ
ذکر کرنے لگے کہ چوٹٹے کو صدقہ ملا تو اس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار اور مالدار اور چوٹٹے کی خیرات پر تو اس سے خواب میں

کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرمائے سو وہ بھی خیرات کرے اُس مال سے جو خدا نے دیا ہو اور شاید کہ چور اُسکے سبب چوری سے باز رہے ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے ق

1696 اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اَذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اُسکو جلا ڈالیو پھر اُسکی آدھی راکھ خشکی میں بکھیریو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اُسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اُسپر ایسی مار پڑیگی کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اُسکے لوگون نے وہی کیا جو اُسنے اُنسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اُسمین خاک تھی اُسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اُسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اُس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اُسنے کہا ای رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہو سو خدا نے اُسکو بخش دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہو ق

1697 اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰى لِحَاجَتِهٖ وَيُرْوٰى تِسْعِيْنَ وَيُرْوٰى سَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون کے گھر جاؤنگا یعنی اُنسے صحبت کرونگا کہ اُنمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنیگی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اُس سے کہا کہ کہہ کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اُن سو عورتون پر گھوما سو اُنمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اُسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار زیادہ ہوتا اور ایک روایت مین سو عورتون کے بدلے نوّے عورت کا ذکر ہو اور دوسری روایت مین ستّر ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد وغیرہ دینی کام کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہوسکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ق

1698 اَبُوْبَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا بخاری اور مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اُسکو قتل کیا یہ میرا ہو مین اسکا ہو میرا ہو مین اسکا ف جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اُنکی لاش پڑی ہو تب حضرت نے اُنکی فضیلت مین یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اُنکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اُسکے قبر مین دفن کیا ق

1699 اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ

اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے
کسی پیغمبر کو کاٹا تو اُسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اُس پیغمبر سے فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے
ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہی
حال آنکہ اُنمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک
درخت کے سایہ مین جا کر بیٹھے وہان ایک چیونٹی نے اُنکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹون کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا

١٧٠٠ کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا ع عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَ
لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران
بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اُسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اُسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اُسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس تھا
اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اُنھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے
پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی
اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سواے ذات پاک کے
کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اُسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو کہ اس
عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اُسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین
کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے

١٧٠١ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا
ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ
دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اُنکے ساتھ اُنکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک
عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے
کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤدؑ کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اُنھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو
دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اُنسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تا کہ مین اس لڑکے کو
آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اُس بڑی عورت کا ہی
یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا ف حضرت سلیمان نے چھوٹی
عورت کو اسواسطے دلایا کہ اُسکو درد آیا اُسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا
ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر

١٧٠٢ عمل کرے ع ابو سعید کَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ

مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا
فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم نے ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں
ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اُسنے لکڑی کی دو کھڑاؤں بناکر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی
بنائی پھر اُسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے سو چلی دو عورتوں کے درمیان تو لوگوں نے اُسکو نہ پہچانا سو اُسنے
ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہے اُسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اُس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال
دی ف عورت نے کھڑاؤں اسواسطے پہنی تاکہ لنبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگوں کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اُسکی
طرف متوجہ ہوں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہیں خ ابو ہریرہ كَانَتْ ۱۴۰۲
بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ
قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مسلم نے ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اُن میں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا
پیغمبر اُسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا
سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اُنکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اُنسے پوچھنے والا
اُنکی رعیت کے حال سے ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہیں ہو سکتی اگلی امتوں میں تو پیغمبروں سے انتظام ہوتا تھا
اس امت میں خلیفوں سے ہوگا اسواسطے اُنکی اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا تو
اُس سے خدا سمجھ لیگا ق ابو ہریرہ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى ۱۴۰۴
يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى
حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ
مُوسَى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم نے
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا
نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتا ہے کہ اُسکو باد خصیے کی بیماری ہے حضرتؐ نے فرمایا
تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دئے تو لے بھاگا پتھر اُنکے کپڑے کو تو موسیٰ علیہ السلام اُسکے پیچھے دوڑے کہتے
میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کوئی
عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہانتک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرتؐ نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اُسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا
عادت بد ہے ق ابو ہریرہ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً وَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ ۱۴۰۵
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ
يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ

بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت
له فلم يلتفت اليها فاتت راعيا كان يأوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما
ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم فقالوا
زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف
اتى الصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج يقبلونه
ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا
صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل
هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال
وكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها
قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث
فقالت امه حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا
بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم
اجعلني مثلها قال ان ذلك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت
ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اُسنے ایک عبادتخانہ بنایا اُسی مین رہتا تھا سو اُسکے پاس اُسکی ما آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا
سو اُسکی ما نے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو
اُسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اُسکی ما پاس اُسکے آئی اور وہ نماز مین سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا ای رب
میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اُسکے پاس پھر آئی
سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی
ما نے یون کہا کہ الٰہی اُسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مُنہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اُسکی
عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُسنے بنی اسرائیل سے
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اُسکے سامنے آئی تو جریج نے اُسکی طرف
کچھ التفات نکیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اُسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اُس عورت نے اُسکو
اپنی ذات پر قادر کیا سو اُسنے اُس سے صحبت کی تو اُسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اُس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج
کا ہی تو لوگ اُسکے پاس آئے اور اُسکو اُسکے عبادتخانے سے اُتارا اور اُسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اُسکو مارنے لگے
سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اُنھون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے

لطف الاحیاء در حدیث مشارق الانوار

نطفے سے لڑکا جنی ہو تو اُسنے کہا وہ لڑکا کہاں ہو سو اُسکو وے لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ مین نماز پڑھ لون پھر جب
وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اُسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا
کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے
تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اُسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اُنھون نے بنا دیا اور
کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اُسکی ماں نے کہا کہ الٰہی
میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اُسکو دیکھا تو یون کہا کہ
الٰہی مجکو ایسا نکیجیو پھر اپنی ماکی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت
اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے منھ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا
اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ
کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اُس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اس لڑکے نے دودھ
پینا چھوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہ ماں اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُسکی ماں نے
کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی
کو لیکر نکلے اور وے اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو تو تو نے
کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین
کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اُسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اُسنے چوری نہین کی تو اسواسطے
مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین
١٥٠٦ نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا ق سَلَمَةُ بْنُ
الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَهُ مُنْصَرَفًا مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین
سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر
پیادہ سلمہ ہی یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا ف ذی قرد ایک چشمہ ہی یا گانون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ اکابر
١٥٠٧ صحابی ہین حضرت نے انکی سپہ گری اور اُستادی کی تعریف فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُوْلُ
لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس
جانا تو اُس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو
خدا نے اُس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اُسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا
١٥٠٨ خدا اُسکو نہین تنگ کرتا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی
کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیغمبری مرد سے کے

حق میں شہید ہو تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے ق عَائِشَةُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ
عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِي بَلْدَةٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ
مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ قَالَهٗ لِعَائِشَةَ
حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا خدا
اسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اسے باکو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ
کسی شہر مین ہو اور اسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہان ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے
جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الہی کے اسکو نہ پہونچیگا تو اسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت
عایشہ رضی سے فرمائی جب کہ انھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی
رحمت ہو جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمہ سے وہ مرجاوے تو وہ شخص
شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اس شہر
مین آنا منع ہے ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ
فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین
جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا
تو اسنے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مین نے اسپر بہشت حرام کی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً
وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا
فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ
اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ
بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا
نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ
جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ
اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ
اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى
هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اسنے لوگون سے پوچھا کہ روئے زمین
پر بہت بڑا عالم کون ہو سو اسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہو تو اسکے پاس گیا سو اسنے
کہا کہ اس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہو کیا اسکی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو

اُسنے اُس درویش کو قتل کیا سو اُسنے اُسکو قتل کر کے سو کو پورا کیا پھر اُس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اُسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اُسنے کہا کہ اُس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اُسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہی تو اُس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا سو وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اُنکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بُری زمین ہی سو وہ شخص اس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اُسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اُسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کر کے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اُنکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اُسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اُسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہی سو اُسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اُسکو اُسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اُسنے ارادہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل توبہ کی زمین کی طرف سرکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے کھسک کر اُدھر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوتے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اُس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بد یارون کی صحبت پھر اُسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اُنکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریائے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا

مَر صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

فاخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ
الاكمه والابرص وتفعل وتفعل قال فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه
حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق راسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه فقال
اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه
فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى
الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه
في قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت
فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله
فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني
على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك
ان فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده
في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام
فاتي الملك فقيل له ارأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فامر بالاخدود
بافواه السكك فخدت واضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاقحموه فيها او قيل له اقتحم ففعلوا
حتى جاءت امراة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع فيها فقال لها الغلام يا امه اصبري فانك
على الحق مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا سو
جب وہ بڈھا ہو گیا اُسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اسکو میں جادو سکھلاؤں
تو بادشاہ نے اُسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اُس لڑکے کی آمدرفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے
دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اُسکے پاس بیٹھتا اور اُسکا کلام سنتا سو اسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا
تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اُسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر
مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے
مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ
وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گزرا کہ اُسنے لوگوں کو آمدرفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں
جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اُسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلیں پھریں پھر اسکو مارا سو اسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے

پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اس سے کہا اے بیٹا تو مجھ سے افضل ہے مقرر تیرا امر یہانتک
پہونچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے
اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ
اندھا ہوگیا تھا تو اسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ میرے یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کردے تو
لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرونگا تو وہ
تجکو چنگا کردیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اسکو چنگا کردیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اسکے پاس
بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ
نے کہا میرے سوا تیرا کوئی اور بھی مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اسکو پکڑا اور ہمیشہ اسکو
مارا کرتا تھا یہانتک کہ اسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ درجہ پہونچا کہ
تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا
نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ
درویش پکڑا آیا اور اس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش
کی چاندپر رکھا اور اسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین سے
پھر جا سو اسنے نمانا سو اسکی چاندپر آرہ رکھا اور اسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اس سے کہا کہ
اپنے دین سے پلٹ جا سو اسنے نمانا سو بادشاہ نے اسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف
لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اسکو
ڈھکیل دو سو وے اسکو لیگئے اور پہاڑ پر اسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الہی مجکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو
پہاڑ نے انکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اس سے کہا کیا حال ہوا تیرے
ساتھیون کا اسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ
اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے ورنہ اسکو دریا میں ڈالدو سو وے
لوگ اسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو انکو لیکر ناؤ الٹی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے
اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا
پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے لڑکے نے
کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک تختے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لیکر تیر کو کمان کے
اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کریگا سو بادشاہ
نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک تختے پر سولی پر دیا پھر اسنے اسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے
اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اسکو تیر مارا سو اسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا

ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے
ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب میں بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جس کا تجھکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا یہ
اور تیرا ڈر گرپڑا البتہ لوگ تو ایمان لاچکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہوں کے ناکوں پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی
اور آگ اسکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اسکو خندق میں ڈھکیل دو یا کہ یوں کہا جائے
کہ اسمیں گر پڑ سو لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اسکے ساتھ اسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تاکہ
خندق میں نہ گرے تو لڑکے نے اس سے کہا اے ماں تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہے **ف** اس حدیث میں اہل حق اور اہل باطل
اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورہ والسماء ذات البروج میں مجمل بیان
١٦١٣ | فرمایا ہے حضرت نے اسکو مفصل بیان کیا ہے معاویہ بن الحکم السلمی کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ
فذاک مسلم میں معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر تھے کہ لکیریں بناتے تھے سو جسکی
لکیر انکی لکیر سے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہے **ف** معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی
حالت میں علم غیب بتانے والوں پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب انکے پاس مت جایا کرو پھر میں نے کہا کہ بعضے
لوگ لکیریں کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا
دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیریں بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیریں ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو
لکیریں رہ جاتیں تو اس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اسکو بد جانتے علماء حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہیں اسواسطے کہ خط کشی اس پیغمبر کا معجزہ تھا تو انکے موافق اور لوگوں سے ہونا محال ہے بعضے
نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہوسکتی
تاکہ اس خط اور اس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات
بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور
١٦١٤ | نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں عبد اللّٰہ بن عمرو کتب اللّٰہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض
بخمسین الف سنۃ قال وعرشہ علی الماء مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
مخلوقات کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی
پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اسکو اول لوح محفوظ میں لکھا پھر اسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود
١٦١٥ | آسمان زمین سے مقدم ہے جابر کذبت لا یدخلھا فانہ قد شھد بدرا والحدیبیۃ قالہ لعبد لحاطب بن
ابی بلتعۃ جاء یشکو حاطبا فقال یا رسول اللّٰہ لیدخلن حاطب النار مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ میں جاویگا
ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ میں موجود تھے انپر دوزخ حرام

۱۶۱۶ مقرر بہشتی ہیں جنگ بدر میں تین سو تیرہ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ میں چودہ سو تھے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَذَبَ
سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا
قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ وَتُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط
کہا سعدؓ نے ولیکن یہ دن تو وہ ہو جس میں خدا کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن میں کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی
سعد بن عبادہؓ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہو آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرتؐ
کی یہ حدیث مرسل ہو یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت میں نہیں ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہؓ تک ہو
وہ حضرتؐ سے روایت کرتی ہیں قصہ بخاری میں یوں لکھا ہو کہ جب حضرتؐ نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے
کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنیکو نکلے حضرتؐ کے چوکیداروں نے انکو
پکڑ لیا پھر ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباسؓ سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو کہ وہ
مسلمانوں کی فوج کو دیکھے تو عباسؓ انکو لیکر کھڑے ہوے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا اور
عباسؓ بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجھکو ان لوگوں سے کیا کام ہے پھر ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون
لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں انکے سردار اور علمبردار سعد بن عبادہؓ تھے سعدؓ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب
خونریزی کا دن ہو آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا اور حضرتؐ کا علم زبیرؓ کے پاس تھا ابوسفیان نے حضرتؐ سے
کہا کہ آپ نے سعدؓ کا قول نہیں سنا حضرتؐ نے فرمایا کیا اُسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
اور نو مسلم لوگوں کو دلاسا دیا ق ۱۶۱۷ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ
قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری
اور مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا قرار اُسکے واسطے تو دو ثواب ہیں اور
حضرتؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اُسکے برابر لڑائی میں ملا پھر حضرتؐ نے
یہ حدیث عامر بن اکوعؓ سلمہ کے بھائی کے حق میں فرمائی اور انکی تلوار کا پیلا اُن کے زانو پر لگ گیا تھا سو وہ اُسی سے
مرگئے ف جنگ خیبر میں عامرؓ نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اُس تلوار کا پیلا اُلٹکر اُنکے زانو پر آ لگا اُسی صدمہ سے وہ
مرگئے بعضے لوگوں نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اُنکو جہاد کا ثواب نملیگا جب حضرتؐ نے یہ کلام سنا تب
یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
۱۶۱۸ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن میں زخم لگ جاوے اور اس سے آدمی مر جاوے تو اُسکی موت حرام نہیں ہے اِذَا حُمَّ رَجُلٌ
بِالْمُؤْمِنِ اَنْ يُّصِيْبَ ... وَرَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ اِنَّمَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو
اتنا جھوٹ کافی ہے کہ جو سنے اُسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت میں یوں ہو کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہو کہ جو

انسان بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی
مقرر دروغگو ٹھیرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہرگز
زبان پر نہ لاوے

١٦١٩ ق اَبُو مُوسٰی کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاۗءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةَ امْرَأَةِ
فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے
مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہین ہوئی ف یعنی اگلی امت مین یہی دو عورتین
باکمال ہوئین اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہی

١٦٢٠ هر اَبُو هُرَیْرَةَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِیْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَهَا وَدِیْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِیْنَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ شَهِدَ عَلٰی ذٰلِكَ لَحْمُ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَدَمُهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا
ملک اپنے مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکیگا اور ہو جاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤگے
تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤگے تم جیسے آگے تھے پھر ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابو ہریرہؓ کا گوشت اور
خون یعنی اسمین کچھ شک نہین ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہی جسمین اناج کو ناپتے ہین اور اردب چوبیس سیر کا ہوتا ہی اس
حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہی کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام
سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا

١٦٢١ هر اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِیْهِ رَبِّیْ عَلَیْهِ خَیْرٌ كَثِیْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْهِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰنِیَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ
فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی
مجھپر ایک سورت اتری ہی پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر
مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی سو ہمنے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی
خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت
گذریگی اسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا اے میرے رب یہ تو میری
امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہو گیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد
مرتد ہو گئے صدیق اکبرؓ نے انکو مارا وے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہین

١٦٢٢ ق اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ
نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ بخاری اور
مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اترا سو اسنے میری امامت کی تو مینے
اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مینے اسکے
ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین

١٦٢٣ مرۃ بُرَیْدَۃ بْنُ الْحُصَیْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّي بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مین نے اپنی ماکو لونڈی صدقہ دی تھی اور میری ما مر گئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب

١٦٢٤ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِي حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اُسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اُسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب پر منا کے مقام مین نکلا تھا ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ ہم منا کے غار مین تھے حضرت پر وہان سورۂ مرسلات اتری ہم اُسکو یاد کرتے تھے اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہو

فصل فیما لم یسم فاعلہ

١٦٢٥ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہو ق عَائِشَةُ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُنْ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہو مین نے تیرا چہرا کھولا تو کیسا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہو تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا

١٦٢٦ مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِي بَعْضُ اَهْلِي فَنُسِّيْتُهَا وَيُرْوٰى فَنَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجکو جگا دیا تو مین اُسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت یون ہو کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اُسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو ف یعنی طاق راتون مین

١٦٢٧ ق جَابِرٌ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِي اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوئی دعا کے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہو سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نہ تھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا ف یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا

یہود و نصاریٰ کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا اُمت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرت کے سوائے کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہیں ہوا بجز حضرت کے ق

۱۲۲۸ اِبْنُ عَبَّاسٍ أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز میں کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون ف نماز میں بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی ق

۱۲۲۹ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَجَابِرٌ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک کہ وے لا الٰہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اُسکا حساب خدا کے ذمے پر ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کر لیگا دلون کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ق

۱۲۳۰ اَبُوْهُرَیْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو اُس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اُسکو یثرب کہتے ہین اور اُسکا عمدہ نام تو مدینہ ہی بُرے لوگون کو مدینہ نکا دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا ق

۱۲۳۱ اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِیُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ کَهَاتَیْنِ یَعْنِیْ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی بخاری اور مسلم میں انس اور سہل بن سعدؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یے دونون حضرت نے اپنی دونون انگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا ق

۱۲۳۲ اَبُوْهُرَیْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون سے یہانتک کہ مین اُن زمانے والون سے ہوا جن سے ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے

۱۲۳۳ جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہونچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینہ میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہی

کہا بندہ کی خبر دی ق اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ
رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ اَلْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسلام کی بنیاد [illegible]
ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ [illegible]
کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرت سے سنا [illegible]
اول روزہ بعد اسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اسکی گواہی کہ سوا خدا کے کوئی معبود
نہیں اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے [رکھنا]
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھانپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی
اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے
خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہیں
ثم اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام [کیا گیا]
میری زبان پر مدینہ کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے کہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ یہ حدیث انکی دلیل [ہے]
م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ
يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا
عَنْهُ مسلم میں ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اسکی نیکی کچھ نہ پائی
مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے میں درگذر کریں خدا نے
فرمایا کہ ہم اسکی نسبت زیادہ کریم اور احسان کے سزاوار ہیں سو اے فرشتو اس سے درگذر کرو خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ
الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریوں کے کسنے کا حکم [illegible]
تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد [illegible]
زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے [illegible]
خُلِقَتِ الْمَلٰۤئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوا اس سے جو تم سے کہا گیا [illegible]
میں بیان ہوا یعنی مٹی سے ثم اَنَسٌ دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ

فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَ
قَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو
نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک
پیالے مین شراب تو مین نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تو نے پیدایشی دین پایا ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل
١٤٤٢ | بیان ہوچکا ھ ابوھریرۃ عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ
الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اُسنے بلی کو باندھ
١٤٤٣ | رکھا تھا نہ اسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اسکو چھوڑا کہ زمین سکے جانور کھاتی ھ ابوذر عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَ
سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ
تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے
لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مین نے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے
اور امت کے بد اعمال مین مین نے پایا کھکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے ف راہ مین تکلیف کی چیز
١٤٤٤ | جیسے کانٹا اور ہڈی وغیرہ ق ابن عباس عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَ
النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهٗ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ
هٰؤُلَاءِ اُمَّتِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ
اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے
ساتھ دس بارہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ پانچ آدمی تھے
اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مین نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مین نے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے
کہا نہین ولیکن آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مین نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین
اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین نہ انپر حساب ہی اور نہ عذاب مین نے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تھے
نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی
لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی ف جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لاتے ہونگے وہی قیامت مین اُسکے ساتھ ہونگے اور
بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اُسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا
توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی
١٤٤٥ | علاج داغنے کے سواے باقی نرہے تو اُسوقت مین داغنا بھی درست ہی ھ جابر عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى

ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ
بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ
نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ مسلم میں جابرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا میں نے
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہو اور میں نے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہو یعنی خود حضرت اور میں نے جبرئیل علیہ السلام کو
دیکھا تو میرے دیکھے لوگوں میں جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہو ص اَبُوْهُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ
اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا
وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو فضیلت عطا
ہوئی اور پیغمبروں پر چھ چیزوں کے سبب مجھ کو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجھ کو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمتیں
حلال ہوئیں اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور میں تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مجھ پر پیغمبری ختم ہوئی
ف جوامع الکلم اسکو کہتے ہیں جسمیں تھوڑے لفظ اور مطالب بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہیں جنکے
معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں جتنا غور کیجیے اتنے مطالب کھلتے ہیں باقی مفصل مضمون اس حدیث کا اوپر حدیث میں
گذرا لیکن اسمیں چھ چیز کو فرمایا اور اسمیں پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہو کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پیچھے چھٹی چیز
عنایت ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ
لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سواے چوہے کے کوئی نہیں جانتا میں انکو کیا
جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اسکے آگے بکریوں کا دودھ رکھیے تو پی جاوے ف یہ تو آپ نے
اونٹ کا دودھ نہ پینے کے قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ یہود اونٹ کا
دودھ نہیں پیتا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا
الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے میں سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں کہ ہم تمکو بخشیں پھر انھوں نے حکم
بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو کھسلتے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے ف بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے میں داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے چوتڑوں کے بل
کھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوئے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا
وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح نصیب ہوئی
پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے ص اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ

مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اُسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا
ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اُنکا ابراہیم نام رکھا اٹھارہ مہینے کے بعد اُنکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ماضی متکلم کی لفظ ہین

۱۷۵۱ ق اَنَّ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اُسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مین نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی

۱۷۵۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو مجکو اجازت نہ دی اور مین نے اجازت مانگی کہ اُسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اُسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہر چند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابوطالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

۱۷۵۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے اُسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اُسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین

۱۷۵۵ خ اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انسؓ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمسے مسواک کرنے کی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک مین غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو

۱۷۵۴ ق جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِيْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مین نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب مین اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو مین نالے کے اندر اترا تو مجکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مین نے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مین دیکھنے لگا سو مین نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہی سو مجکو سخت کپکپی نے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مین نے کہا مجکو اوڑھاؤ تو اُنھون نے مجکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اتارا یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اُٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے خوف دلا ف حضرت پر اول اقرا کی سورت اتری

پھر تین برس وحی بند رہی اسکے بعد سورہ مدثر اُتری ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ جَاءَتْ هٰذَا لَكَ جَاءَتْ هٰذَا لَكَ قَالَهُ لِاَبِيهِ ۱۷۵۶
مَخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا
مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی
قبا ہو جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا
یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین ہ اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ ۱۷۵۷
بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے
جوتی کی چپ چپی سنی مین نے پوچھا یہ کون ہو فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا ہو ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں سَمُرَةُ رَاَيْتُ ۱۷۵۸
اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا
هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے آج کی رات دو مردون کو
دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو انھون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مین نے اس سے
بہتر کبھی نہین دیکھا اُن دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہو ف یہ حضرت نے خواب مین دیکھا ع ابْنُ عُمَرَ ۱۷۵۹
رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ اِلٰى
مَهْيَعَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے
سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ مین جا کر اُتری سو مین نے اسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین اُٹھ گئی
ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہو وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے
دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی ع عَائِشَةُ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۱۷۶۰
وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اُسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور
اُسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی
اُسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا م اَنَسٌ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِي ۱۷۶۱
دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ
دِينَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی
دیکھتا ہو جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہو
تو مین نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی ہو دنیا مین اور نیک انجام ہو آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہو ف
حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی
ایک طریقہ ہو کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھیے ق اَبُو هُرَيْرَةَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ ۱۷۶۲
كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو

۱۶۶۳ دیکھا کہ اپنی آنتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ مین اُسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا ق اَبُوْمُوْسٰی رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَ رَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْنَدَہٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَہُ الْبُخَارِیُّ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اُس زمین کی طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہے اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اُسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ اُحد مین پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اُسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہے لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہے

۱۶۶۴ خم اِبْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبْطٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگر والے بال والا سینہ کشادہ ہے اور موسیٰ تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگ کو معراج مین دیکھا یا خواب مین

۱۶۶۵ ق جَابِرٌ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ ھٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے جوتی کی چپ چپ سنی تو مین نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک مین نے محل دیکھا کہ اُسکے صحن مین ایک عورت ہے تو مین نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہے سو مین نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤن تو اُسکو دیکھون پھر مجھکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو مین پھر آیا پیٹھ دیکر تو عمر فاروق رو دئیے اور عرض کی کہ یارسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا

۱۶۶۶ ف اس حدیث مین اُم سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہے م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ فَمَنَعَنِیْھَا مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو مجھے

[illegible]

قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مین نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مین نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مین نے یہ کیا کہ انکے آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہو گئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہو ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا

۱۲۶۷ ابْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاۤءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اس مرد کا قول مراد ہی جو آپ کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اسنے الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مین نے حضرت کو یہ کہتے سنا ف یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے

۱۲۶۸ ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَآءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین سو انھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین ہو گئین یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ اقتضوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین جب عمر فاروقؓ آئے تو انکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۶۹ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاۤءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اسکی داخل ہونے والی عورتین تھین ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے روکے جاوینگے

۱۲۷۰ ق عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَهٗ لَهَا وَخَبَرُ اَبِيْ زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَّلَا قُرٌّ وَّلَا مَخَافَةَ وَلَا سَاٰمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِيْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِيْ

عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ
أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ
مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ
الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ
أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ
فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ وَ
يُرْوِي أَفْيَحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا
وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا
تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ
تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا
ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ
مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا
ہوں جیسے ابوزرع تھا امّ زرع کے حق میں یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہؓ
کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں اٹھیں سو انھوں نے آپس میں اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندوں کی خبریں کچھ بھی نہ
چھپاویں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دُبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے کہ
اُسکو لے آئے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی میں ڈرتی ہوں
خبر کے چھوٹ رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہے جیسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کروں تو اُسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کروں
تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا دُبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھیر ڈالی جاؤں نہ روٹی کو
نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب میں اُس
زمین کا نام ہے جس میں مکہ ہے وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو چیتے کی طرح سو رہے
اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا مواخذہ نہیں کرتا چھٹی عورت نے
کہا میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور
نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ
خبر نہیں ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کر جانتا
سب جہان بھر کے عیب اُسمیں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے آٹھویں
عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے میں نرم جیسے خرگوش اور اُسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی

میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا یعنی پرتلے والا یعنی قد اور بڑی
راکھ والا یعنی سخی ہی اسکا بار چیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہی اسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافر خانے سے یعنی سردار
اور سخی ہی اسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک افضل ہی میری
اس تعریف سے اسکے اونٹون کے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح
ہونے کا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح
ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہی سو وہ کیا خوب ابوزرع ہی اسنے زیور سے
میرے دونون کان جھلا دئے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجکو موٹا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان
بہت چین مین رہی مجکو اسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور
کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اسکے پاس مین بات
کرتی ہون تو مجکو برا نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون
مان ابوزرع کی سو کیا خوب ہی مان ابوزرع کی اسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع
کا اسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب
بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کے رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی
اسواسطے اسکی سوت اس سے جلتی ہی لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے
اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا
گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اسکی گود مین دو انارون سے
کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پھر مین نے اسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا
عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اسنے مجکو چوپائے جانور بہت دیے اور اسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اسنے
مجسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے
چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہی ف جب حضرت
عایشہؓ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع ام زرع کا

محسن تھا ق ابو موسیٰ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ قَالَهُ لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ ۱۷۷۱
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعریون کے
چند لوگون سے فرمایا ف ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ
واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرت نے
پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیئے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی

کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر اُسکے خلاف کو بہتر
۱۷۷۲ جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہون چاہو مین نے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی ف ابن عمر لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ یعنی الضَّبَّ بخاری) اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین اور نہ اسکا حرام کرنے والا ف بچّہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اُسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہو جو حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین
۱۷۷۳ امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہین مکروہ ہو امام شافعی کے نزدیک حلال ہو مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسیٰ پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس کا
۱۷۷۴ ایک منزل ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید مر بُرَيْدَةَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین تو اب سب برتنون مین پیو اور مست ہو نیوالی چیز کو ف ابتدا سے اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوتے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیثون مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اُس سے دنیا سرد ہوتی ہو موت اور آخرت یاد پڑتی ہو حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا کہ شراب نہ یاد پڑے جب کہ اسکی برائی دلون
۱۷۷۵ مین بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہو کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہو اور ہمارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اُن لوگون کو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پنج کلیان گھوڑے ہون یکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو

ہونگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وسے لوگ بھی قیامت مین آوینگے منہ اور ہاتھ پانون
روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر انکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا ف اس حدیث مین حضرت نے
اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ نزکون فخر ہوگا
کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست ۔ فصل ثالث اس فصل مین وے
حدیثین ہین جنکے سرے پر لکہا ہے ق ۱۴۷۶ جَرِيْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ اَيِ الْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ الشَّامِيَّةِ بُخَارِي
اور مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے
کعبہ سے ف جریر سے روایت ہی کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اسکے ڈھانے کا
حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑہ سو سوار سے وہان گیا اور اسکو ڈھایا اور اسکے پاس جن کا فرون کو پایا مارڈالا پہر آکر اسکی
حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعا ے خیر کی ۱۴۷۷ اَنَسٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ
قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى
نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا فَيُخْتَمُ
عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ
وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون
سو ہمنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہی
بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہی ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب
دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پہر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی
مجپر اسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو
اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہی اور تجپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہی
حضرت نے فرمایا پہر مہر ہوگی اسکے منہ پر پہر حکم ہوگا اسکے ہاتھ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اسکے عملکی باتون کو ظاہر
کرینگے پہر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پانون سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پہٹکار ہی مین تو تمہارے ہی طرف سے
جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو ۔ ۱۴۷۸ اُسَامَةُ بْنُ
زَيْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَّنْزِلًا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے
عقیل نے گھر چھوڑا ہی ف اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مین نے
عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اترینگے اپنے مکان مین یا علی کے یا جعفر کے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نے مکے سے مدینہ مین ہجرت کی
تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہوچکے تھے اور عقیل اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے
اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا

درست ہو اور یہ حدیث انکی دلیل ہو ۱۷۰۹ عن ابی هُرَیْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ
وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِیْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا
ادھر ہی ہو خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پشت سے ف جماعت مین
بعضے نومسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی تا کہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے
یہ معجزہ تھا حضرت کا ۱۷۱۰ عن اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ
کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَهٗ لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر
فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی
قلعے سے جھانکا تھا ف اس حدیث مین اُن فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت
اور یزید کے وقت کا قتال ۱۷۱۱ عن اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ
وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہو جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے
اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلایئے جو جہاد کے برابر ہو
ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے
یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن ۱۷۱۲ عن اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ
قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَعْمٰی حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَسَاَلَهٗ اَنْ یُّرَخِّصَ لَهٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ
فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہو سائل نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی
لانیوالا آدمی نہین جو مجھکو مسجد مین لے آوے اور اُسنے چاہا کہ حضرت اُسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے
اُسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اُسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت
واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت
سنت مؤکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہو اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی ۱۷۱۳ عن اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ
فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ
فَاِنَّکُمْ تَرَوْنَهٗ کَذٰلِكَ یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْهُ فَیَتَّبِعُ مَنْ کَانَ
یَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَیَتَّبِعُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَیَتَّبِعُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ الطَّوَاغِیْتَ الطَّوَاغِیْتَ وَتَبْقٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ
فِیْهَا مُنَافِقُوْهَا فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ فِیْ صُوْرَةٍ غَیْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَ فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ

هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ
مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ
مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْحَمَهُ مِمَّنْ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُوْنَهُمْ
بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا
فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ
فَاِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ
تَسْاَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِيْ رَبَّهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا
اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَيْسَ قَدْ
اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ
يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ
مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهُ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا
مِنَ الْخَيْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلَيْسَ
قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيْقَكَ اَلَّا تَسْاَلَ غَيْرَ مَا اَعْطَيْتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ
رَبِّ لَا اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ
اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ تَمَنَّهْ فَيَسْاَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اَنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ فَيَقُوْلُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى
اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین اصحاب نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا
بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو صحابہ
نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسیطرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس
چیز کی بندگی کرتا ہو تو اُسکا ساتھ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب
کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اُنکے ساتھ جاویگا
اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اُسمین منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اُس صورت مین جو اُنکے

اعتقاد کے مخالف ہی سو فرماویگا آمین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھسے پناہ مین رکھے ہم اس
مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اُس
صورت مین ظاہر ہوگا جو اُنکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی
سو اُسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سبسے پہلے عبور کرینگے اور سواے
پیغمبرون کے اُس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اُس دن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین
جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی اُسکے کانٹے سیکج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے
کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی
طرح ہین مگر یہ کہ سواے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر کھینچ
لیوینگے اُنکے بد اعمال کے سببسے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعضا اُدھڑ کر نجات پاویگا
یہانتک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے
جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اُسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ
کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اُنکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اُنکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا دیگی
مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اُنپر آب حیات
چھڑکا جاویگا تو اُس سے وے جسم اُٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خود رو دانہ جم اُٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا
فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوسئے اور وہ اہل بہشت مین سے سبسے پیچھے بہشت مین داخل
ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اُسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اُسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا یہانتک کہ خدا اُسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کردون تو تو
اُسکے سواے تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سواے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول
قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اُسکے منہ کو دوزخ کی طرفسے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اُسکو دیکھیگا
جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ
کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سواے مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد
کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہانتک کہ حق تعالی اُس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کردون تو
اُسکے سواے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا
تو خدا اُسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اُسپر نمود ہو جاویگی سو
اُسکو نظر آویگا جو کچھ اُسمین نعمت اور فرحت ہی تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب اب مجھکو بہشت
مین داخل کر تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو
دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہانتک

کہ خدا اس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو مشتاق
اس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہانتک اُسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اُسکو
یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اُسکی سب ہوس اور خواہشین ہو جاوینگی حق تعالی فرماویگا
تیرے لیے سب سوال پورے ہوئے اور اُسکے ساتھ اتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الٰہی قیامت
مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار
کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہے اُسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح
کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہے اور جہت کا محتاج نہین اُسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہے ہر چند آدمی کی عقل
یہان حیران ہے لیکن اُسکی قدرت سے سب آسان ہے **م** اَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ ۱۴۸۴
فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا
كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ
وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى
قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ
يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ
وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي
أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَ
بِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَهُنَا إِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ
الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ
لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ
وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے
دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے
دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہے اُسکی جسکے قبضے مین
میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج
کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے
بندے بھلا مین نے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے
فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہین

جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مین نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرما دیگا دیکھ یہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجپر گواہی دیگا پھر اوسکے منھ پر مُہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے

۱۷۱۵ ق أَبُو بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ بخاری اور مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ان کے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جُلیبیب کو تلاش کرتا ہون سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیزا ور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جُلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اوسکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہی اور مین اسکا ہون

۱۷۱۶ خ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو

۱۷۱۷ ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ

على رأسه بفهر او بصخرة فيشدخ به رأسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه ليأخذه فلا يرجع
الى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
الى نقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع يتوقد تحته نار فاذا اوقدت ارتفعوا حتى كادوا
يخرجون واذا اخمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى
اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل الذي في النهر
فاذا اراد ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما
كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا الى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي اصلها
شيخ وصبيان واذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فادخلاني
دارا لم ار قط احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم اخرجاني منها
فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن وافضل لم ار قط احسن وافضل منها فيها شيوخ
وشباب فقلت لهما انكما قد طوفتماني الليلة فاخبراني عما رأيت قالا نعم اما الرجل الذي
رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيامة
والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل
به الى يوم القيامة والذي رأيته في النقب هم الزناة والذي رأيته في النهر آكل الربوا والشيخ الذي رأيته
في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار
الاولى التي دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا
ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فاذا فوقي مثل السحاب ويروى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك
منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتيت منزلك

بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم مین سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین پھر حضرتؐ
نے فرمایا لیکن مین نے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو انھون نے میرے دونون ہاتھ
پکڑے سو مجھکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اُسکو
بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اُسکی گُدّی تک پہونچ جاتا ہی پھر اُسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُن دونون مردون نے
کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہانتک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اُسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اُس سے اُسکے سر کو
کچلتا ہی تو اُسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اُسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہانتک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی
کہ اُسکا سر جُڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اُسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون
نے کہا آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اُسکا منھ تنگ اور اندر کشادہ ہی اُسکے نیچے آگ جل رہی ہی

سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اُسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہانتک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو
اُسکے اندر ہو جاتے تھے اور اُسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہانتک کہ خون کی نہر پر پہونچے اُسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اُسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین
سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اُسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اُسکے مُنھ مین پتھر مارا سو اُسکو ہٹایا
جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اُسکے مُنھ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ
یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اُسمین ایک بڑا درخت تھا اور اُسکی جڑ مین
ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اُسکے آگے آگ ہی وہ اُسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون
مرد مجکو اُس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا
اُسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اُنھون نے اُس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے
سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اُسمین
بڈھے اور جوان ہین سو مین نے اُن سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مین نے دیکھا ہی اُنھون نے
کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اُس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹی باتین
بناکر لوگون سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھکر اوروں سے نقل کرتے تھے یہانتک کہ سارے جہان مین جھوٹھ
مشہور ہو جاتا تھا تو اُسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکا تو نے دیکھا تھا کہ اُسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی
جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو اُسپر عمل نکیا یہی
عذاب اُسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا
وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اُنکے گرد ہین سو
لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایماندارونکا
مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اُٹھا سو مین نے اپنے سر کو اُٹھایا
تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مین نے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اُنھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے
ابھی اُسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا **ف** اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی
غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد مین اور
اُسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین
اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سواے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی ١٧٨٨ عَنْ اَنَسٍ هَلْ فِيكُمْ مِّنْ اَحَدٍ
لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی ہو

سو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں حضرت نے فرمایا تو اُسکی قبر میں اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر میں ف انس سے روایت ہے
کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر میں داخل ہونا اسکا افضل ہے جسنے
اُس رات کو صحبت نکی ہو ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَهُ لِرَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ (١٦٨٩)
الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اُس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے
چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اُس عورت کو نہ قبول کیا پھر اسکا نکاح دوسرے
شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے ق الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ (١٦٩٠)
أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَهُ مسلم میں شرید بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت
کے شعر یاد ہیں یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح میں شرید سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے
پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہیں میں نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا
اور پڑھ میں نے دوسرا شعر پڑھا فرمایا اور پڑھ میں نے تیسرا پڑھا اسیطرح سو شعر میں نے پڑھے معلوم کیا چاہیے کہ امیہ
زمانہ جاہلیت میں ایک شاعر تھا اسکے شعروں میں حمد الہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے انکو سنا پھر فرمایا کہ اسکی
زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر و محبت دنیا نگئی اور یہی حال ہے
اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں انکے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ شعر کو زبانی کی
وا ایمان ہوتی اسپر دل کی سیاہی نگئی ق ابو هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهُ (١٦٩١)
لِرَجُلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ
أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَ
لَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ وَبَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب ہے یعنی چھوٹی
یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اُسنے
کہا میں اُس عورت کو دیکھ چکا ہوں حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اُس سے نکاح کیا اُسنے کہا ایک سو ساٹھ درہم
پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درہم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس
تو نہیں جو ہم تجکو دیویں لیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی دوڑ میں بھیجینگے وہاں تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی
قوم پر دوڑ بھیجی اور اُس مرد کو اُسمیں بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اسکو دیکھ لیوے تاکہ آخر کو
افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنی حیثیت
مقدور سے زیادہ مہر باندھے اسی واسطے حضرت نے اُسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اسکا بناؤ کر دیا ق ابن عمر ہشل (١٦٩٢)

وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اَنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ قَالَهٗ لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ بدر کے کوئین پر
کھڑے ہوئے ف جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے
انکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی فَصْلٌ فِیْ فِعْلِ الْاَمْرِ اس فصل مین وے حدیثین ہین
جنکے سرے پر فعل ہی امر کا ۱۶۹۳ تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین جو تمہارے بعد ہین ف بعضے اصحاب صف
پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور
دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا لوگون
کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین ۱۶۹۴ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ
خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا قَالَهٗ لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوٰى اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى
تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ وَاَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفا لوگ کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اسکے پاس خط ہی سو اس سے اس خط
کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور زبیر اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور
ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہانتک کہ شفا لوگ کے باغ مین جاؤ ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکے لیے جاتی تھی
حضرت کو وحی سے معلوم ہوا تھا اسلیے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا ۱۶۹۵ اِئْتُوْنِيْ
بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا قَالَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دون تاکہ اس تحریر کے بعد تم کبھی بہکو
یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا ف بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی
بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اسکے بعد تم ہرگز گمراہ اور حیران
نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے زبان کیا بند تو
ہو گئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین
اب مین مشغول ہون اس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے انکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو
عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد
نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے
دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے
پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ ف

شبہہ اس مقام میں عمر فاروق پر طعنہ کرتے ہیں کہ انھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن
کفایت کرتا ہی اُسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا قصور ہی عمر فاروق پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اُس وقت
حضرت کی کوٹھری میں اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰ بھی انمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے
کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ نہ لاتے تھے تو علی کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوا قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا
دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہوچکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن
حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسواسطے
کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو
دوسرے وقت اُسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی انہین کو لکھنے
اور یہ جو عمر فاروق نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اُسکو یہ مطلب نہین کہ سوا قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت
نہین بلکہ اُسکا یہ مطلب ہی کہ جسکے بعد قرآن مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اُتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی
تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہوچکی اسواسطے عمر فاروق نے حضرت کو علالت
بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیرخواہی ہی اسواسطے کہ
دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کو
بلاوے تو شاگرد بخیال اُسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین ہی سراسر محبت اور دلسوزی ہی شعر چشم بداندیش
کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ ق عَائِشَةُ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ اِبْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ و ق
یُوَدِّیْ بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یعنی رَجُلاً اِسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی
کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اُسکو آنے دو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم میں برا
آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی ف حضرت
عایشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اُسکو اجازت دی
اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اُس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
مین نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اُسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اُس سے اخلاق کیے تو حضرت نے
فرمایا کہ اے عایشہ مجکو تو نے بدخلق و فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن
جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اُسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت
اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ
اُسکا حال سنکر عبرت پکڑین ق عَائِشَةُ اِئْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یعنی اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور
مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھے فرمایا کہ اُسکو آنے دے
اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا اگر تو حکم نمانے ف حضرت عایشہؓ سے

۱۴۹۶ ۱۴۹۷

روایت ہو کہ مین نے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے
دروازے آیا اور اُسنے گھر مین آنیکی اجازت مانگی مین نے کہا واللہ مین اُسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت
دینگے اسواسطے کہ مجھکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ اُسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مین نے یہ حال
حضرت سے عرض کیا اُس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عایشہؓ فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہو وہ
وہ شیرخوارگی سے بھی حرام ہو معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اُسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین
۱۷۹۸ کہ وے محرم ہوگئے ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہو اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے
۱۷۹۹ مقدم ہو چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہو ق جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهٗ لِاَبِيْ مَذْكُوْرٍ
الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنی ذات سے شروع کر سو اُسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے
رشتہ دارون کو دے سو اگر تیرے رشتہ دارون سے بھی بچے تو اس طرح اور اُس طرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے
یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اُسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اُسنے یون کہا تھا
کہ جب مین مر جاؤن تو میرا غلام آزاد ہو ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہو کہ ایک انصاری نے
اپنے غلام کو مدبر کیا اور اُسکے پاس اُس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے اُسکا
آزاد کرنا درست نہ رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہو ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وہ درم اُس
انصاری کو دیے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہو اول خویش بعدہ
۱۸۰۰ درویش ق اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهٗ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَّلْنَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ
زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ اُسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اُن عورتون سے فرمایا جو حضرت
کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اُنکا نام زینب تھا ابوالعاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے
بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہو اور داہنی طرف مین وضو کے
۱۸۰۱ مقامون کو یعنی مُنھ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ قَالَهٗ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری
اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈھا ہونے دے ٹھنڈھا ہونے دے یا کہ یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر
یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے
۱۸۰۲ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی جوش سے ہو ف یعنی گرمی کی موسم مین ظہر کی

نماز مین تاخیر مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہوا اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین ق کَعبُ بْنُ
مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجھپر گذرا جبسے کہ تجکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک
مین حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس دن عتاب رہا جب اُنکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہی جس دن اُس سے خدا راضی ہو ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَ
اَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین
عمرو بن عوف سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی تو قسم
خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین ولیکن مین تمپر خوف کرتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر
کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اُنھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے اُنکو ہلاک کیا اور دوسری
روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اُنکو غفلت مین ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے پاس
مال آیا اُسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر
سنکے آئے ہو انصار نے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت
مال کا فساد ارشاد فرمایا ق عَائِشَةُ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کر دی ف جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور
اُنکی پاکدامنی مین قرآن اترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سخ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ
بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین اُس سے
استنجا کرون اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہی اور ہڈی
اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسی طرح کوئلے سے م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ
الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اُس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال بہوے
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگر والے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک
بن سحما کا ہی ف ہلال بن اُمیّہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا تھا چنانچہ حضرت نے اُن دونون مین جدائی کر دی
اُسکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما
مشابہ ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اُسپر جاری نہو گیا ہوتا تو مین اُس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اُس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور
حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ

١٨٠٣ ١٨٠٤ ١٨٠٥ ١٨٠٦ ١٨٠٧ ١٨٠٨

ثمّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی ثُمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کے بیٹی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے ف اُم خالد سے روایت ہو کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے انمین ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسیکو پہناؤنگا اصحاب

۱۸۰۹ چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا ق

۱۸۱۰ عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہو ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا

۱۸۱۱ اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جاے ضرور پھرے یا اُنکے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جاے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہو اسواسطے لوگ اُسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین

۱۸۱۲ خر اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرٰکُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے

۱۸۱۳ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خر اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ وَیُرْوٰی فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے احد تجھپر تو پیغمبر ہو اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہو تجھپر تو سواے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اُسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہو کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان

۱۸۱۴ شہید ہوے چنانچہ مشہور ہو جنبش پہاڑ کی ازراہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اُسکو مشرف کیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اُسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے

۱۸۱۵ حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اُسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ

آسودہ ہوگیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوتے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا ۱۶۲۲ خ جابرٌ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَهٗ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهٗ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ بخاری میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد میں شہید ہوئے اُن پر بہت قرض تھا جتنا خرما اُنکے باغ میں ہوا اُنھیں چاہا کہ قرض خواہوں کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اُنھون نے نہ قبول کیا جابرؓ نے حضرت سے سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اُنھون نے نمانا حضرت نے جابرؓ سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابرؓ نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اُسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابرؓ سے فرمایا کہ قرض خواہوں کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہاں تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابرؓ سے روایت ہو کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اُسی طرح پر تھا کچھ کمی اسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابرؓ نے عمر فاروق کو خبر دی اُنھون نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اُسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی ۱۶۲۳ ق عَائِشَةُ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ مین اُنکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر یا اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہو کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اُنھین کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہو اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ۱۶۲۴ ق عَائِشَةُ اُذْكُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اُنھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے ۱۶۲۵ فَاِنْ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ۱۶۲۶ ق عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ یعنی نِسَاءَ جَعْفَرَ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین

حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اُنکے مُنھ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتون کے جب کہ اُنھون بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہمپر غالب ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اُنکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کر کے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اُنکو جاکر باز رکھ اُسنے جاکر منع کیا عورتون نے نہ مانا اُسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرت نے اُسکو بھیجا اُسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصّہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلاکر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی ق اَبُوْھُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اُن کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین نے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اُسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اُسنے کہا مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اُسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجورون کا آیا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اُسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علما نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اُسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکی محتاجی دیکھکر اُسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اُس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کروانے کے سبب سے یہ ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا یہی اُسکا مہر ہوا باقی قصہ مفصل ہو چکا ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اُسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا ف ابوجہم نے بارنگ سیاہ کملی چوکھونٹی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اُسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اُسکو پھیر دیا اور اُسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اُنکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹادے اُسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ مقرر دھیان بٹاتا ہی ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاَعْطِيْ

۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰

اَتَمْنَا الْكِبَرَ نَا وَمِنْ مَّآئِكِ نَادَا الْيَبَارِيْ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا قَالَ لَهُ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ اِنْزَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ
بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں کو کھلا اور
دریافت کرلے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی نہیں کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے
دو پکھال والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر میں تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگوں پر غالب ہوئی پانی
کہیں نہ تھا اصحاب نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا انھوں نے دیکھا
کہ ایک عورت اشتر سوار پانی کی دو پکھالیں لادے چلی جاتی ہے اسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر
لوگوں کو پلانا شروع کیا یہانتک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وے پکھالیں اسی طرح پانی سے لبریز تھیں پھر حضرت نے فرمایا
۱۸۴۱ کہ اس عورت کو کچھ دو کسی نے کھجور کسی نے آٹا کسی نے ستو اسکو دیے تب حضرت نے اس عورت سے یہ حدیث فرمائی وعن الْمِسْوَرِ
مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً قَالَ لَهُ مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اسکو لے لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہے کہ میں
بھاری پتھر اٹھا کے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا میں اسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اسکو لے گیا تب حضرت نے یہ حدیث
۱۸۴۲ فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے عمر اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ قَالَ لَهُ لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ
مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهِ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی
طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا
۱۸۴۳ سو اسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی ذرا سی خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہے ق ابن عباس
اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ قَالَ لَهُ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰى اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِيْ حَاجَّةٌ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت
نے اس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں ق ابو ہریرۃ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہیں
ہوئی ف حضرت مسجد میں تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور
فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا
پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اسی طرح تین بار اسنے نماز پڑھی پھر اسنے کہا خدا کی قسم مجھکو اس سے زیادہ بہتر نہیں پڑھنا آتی
تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجھکو قرآن سے یاد ہے پھر رکوع کیا کر آرام
اور اطمینان سے پھر سر اٹھایا کر یہانتک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اٹھایا کر اطمینان سے
پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے نہایت جلدی کی
۱۸۴۵ یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ ق عائشۃ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ قَالَ

لِسَہْلَةَ بِنْتِ سُہَیْلِ بْنِ عَمْرٍو حِیْنَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْہِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ
اَرْضِعِیْہِ قَالَتْ وَکَیْفَ اُرْضِعُہٗ وَھُوَ رَجُلٌ کَبِیْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ
اَنَّہٗ رَجُلٌ کَبِیْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو تاکہ تو
اُسپر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہو یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو
کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے منھ پر کچھ کراہت سے دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے
تب حضرت نے فرمایا تو اُسکو اپنا دودھ پلا دے اُسنے کہا اور کیونکر اُسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہو یعنی اپنی جوانی
جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین نے جانا ہو کہ وہ جوان مرد ہو یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہیں
جو تجکو حیرانی ہو کسی برتن مین کرکے پلا دے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا آنکو اُسکا اندر جانے سے کراہت آتا
اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیرخوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہو جوانی مین نہین جیسا اوپر احادیث سے
ظاہر ہو تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہو یا یہ حکم منسوخ ہو ۱۸۳۶ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِرْکَبْ اَیُّھَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکَ
وَعَنْ نَذْرِکَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اے بوڑھے اسواسطے کہ خدا تجھسے اور
تیری نذر سے بے پروا ہو ف حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہو اور دونوں طرف لڑکے دونوں بیٹے
اُسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اُسکا کیا سبب ہو لوگون نے کہا کہ اُسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہو خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جو بات
طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین ۱۸۳۷ جَابِرٌ اِرْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْھَا حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا یَعْنِیْ اَلْبُدْنَةَ
قَالَہٗ حِیْنَ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اپنے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اُسکو تکلیف مت دے سوار ہو تو اُس وقت درست ہو جب کہ تو مضطر
ہو اُسکی طرف یہانتک کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ بیت اللہ جانے والی قربانی
کا مسئلہ پوچھا ۱۸۳۸ اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَھَا فَاِنَّ بِھَا النَّظْرَةَ قَالَہٗ حِیْنَ رَاٰی جَارِیَةً فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ
فِیْ وَجْھِھَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک
کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہو یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی کے منھ پر زردی
دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہو اور قرآن اور اسماے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہو
اگر اُن مین شرک کا مضمون ہو یا اُسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین ۱۸۳۹ جَابِرٌ اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ
فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو
اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہو سوار بنا رہتا ہو ف عرب مین دیہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت
تھی اسواسطے حضرت نے اُنکو یہ تعلیم کی خصوصاً اُنکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہنے سے
آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہو ۱۸۴۰ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ

مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا
بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین
اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہو پسلی سے اور بیشتر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہو سو اگر تو اُسکا سیدھا کرنا چاہیگا
توڑ دیگا اور اگر اُسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوّا حضرت
آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ
ہونا اور اُسکی سب عادتین بدلنا محال ہو اسواسطے حضرت نے اُنکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہو کہ عورت
سے اپنا مطلب نکالے اور اُسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اُس سے بالکل غافل ہوجائے
کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری
مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اُسکی رعایت ہرگز نچاہیے ق

۱۱۴۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا
تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے
کہ اگر مردہ نیک ہو تو اُسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے
شر کو اُتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہو

۱۱۴۲ ق اَلزُّبَيْرُ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ
اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے
پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے
اُسکے بعد جو اُسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۱۴۳ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ
اُهْدُ اُحُدُ وَعَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
ٹھہر جا اے حرا اسواسطے کہ تجھپر تو سوا نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اُس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ
اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص تھے اور دوسری روایت یون ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اسپر ابوبکر اور عثمان
اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہو باقی بزرگوار شہید ہین سوا سعد بن ابی وقاص کے
کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوئے چنانچہ اور یہ حدیث مین آیا ہو کہ جو اسہال
سے مرے وہ بھی شہید ہو

۱۱۴۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ
مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول
مقررہ وہ غیرت دار ہو اور مین اُس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہو سردار سے مراد سعد بن
عبادہ ہو ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اُنھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے
پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اُسکو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اُسی وقت

ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہوں اُس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر
اُس حالت میں ہوں تو تلوار ہی ماروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہوا غیرت
خدا اور رسول کو پسند ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہیں لیکن اگر گواہ نہوں
تو حاکم قصاص لیگا ۱۸۴۵ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهُ لِسَلَمَةَ بْنِ
يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ مسلم میں وائل بن حجرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہوں کی سوا
کہ اُن پر فرض ہو جسکا بوجھ اُنپر ہو اور تمپر فرض ہو جسکا تمپر بوجھ ہو یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ
یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہوں کہ ہمسے اپنی اطاعت لیویں اور ہمارا حق نہ دیویں تو اُس وقت میں ہم کیا کریں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وے ظلم کریں تو بھی تمپر اطاعت واجب ہو اگر وے عدالت نکرینگے تو خدا اُن سے
سمجھ لیگا ۱۸۴۶ ق اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ بخاری اور مسلم میں
ام الحصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا اسکا سر انگور
ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہیں تو اس حدیث میں ریاست جزئی مراد ہو یعنی اگر حبشی تمہارا عمدار
یا صوبہ دار ہو تو اُسکی بھی اطاعت ضرور ہو اگرچہ بظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اُسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت
جسنے اُسکو سردار بنایا ۱۸۴۷ ق عَائِشَةُ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُس لونڈی کو مول لے پھر اُسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی
وارث ہوتا ہو جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ مول لیویں اور آزاد کریں اُسکے مالکوں نے کہا
کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اُسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنیوالیکو
چاہیے اُسکے مالک ناحق شرط کرتے ہیں ۱۸۴۸ ق اَبُوْ مُوْسٰی اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ
مَا اجْتَمَعَ مِنْ وُضُوْئِهِ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهُ لِاَبِيْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں اس پانی کو پیو اور اپنے منہہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اُس پیالہ کا پانی جسمیں
حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسیٰ اور بلالؓ سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی
متبرک ہوگیا اور یہ قسمت ابو موسیٰ اور بلال کی جنکے پیٹ میں گیا ۱۸۴۹ ق اَبُوْ مُوْسٰی اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا بخاری میں ابو موسیٰ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت
کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہو ۱۸۵۰ ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيَرْوِيْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهُ
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا لوگوں
گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یوں ہو کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ ہم منیٰ میں تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اُدہر پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے
تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری میں انسؓ سے روایت ہو کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو

تو حضرت نے انکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعودؓ سے روایت ہو کہ کفار قریش نے کہا کہ یہہ محمدؐ نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہو ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہو تو سارے جہان کو تو نہیں سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہو شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہو بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہو چنانچہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور علی مرتضیٰؓ اور حذیفہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایت ہو اور قرآن میں بھی اسکی خبر ہو چنانچہ سورۂ قمر میں حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آگئی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کفار کوئی معجزہ تو ٹال جاویں اور کہیں یہہ تو دائمی جادو ہو حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہہ امر ہوچکا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہو بعضے جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے پیش نظر ہوجاتا ہو اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہو اُسکا جواب یہہ ہو کہ اہل زمین سے یہہ بھی منقول نہیں کہ اُس رات کو سب لوگ بتامل دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہیں بعضے ملک میں قبل طلوع ہوتا ہو اور بعضے ملک میں گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہیں بلکہ کرّی شکل ہو یعنی گول صورت ہو سب روے زمین پر ایک وقت میں طلوع غروب کیونکر ہوسکے اور یہہ بھی ہوتا ہو کہ بعضے وقت بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہو انھیں وجہوں سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہیں کسی ملک میں کسوف جزئی معلوم ہوتا ہو کسی ملک میں کلی اور کہیں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہہ حال ہوا تو اگر انپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہیں حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اُنکے وقت ٹھہرے ہوئے ہیں بخلاف شق القمر کے کہ اُسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نکبھی کسینے دیکھا نہ سنا اگر اُس رات کو کسی ملک میں کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطاے نظری سمجھکر اُسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہو اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں آسمانی حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہیں اور اکثر یہہ ہوتا ہو کہ معتد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حالانکہ اکثر عالم ایسے غافل رہتے ہیں غرض کہ شق القمر ہمارے حضرتؐ کا معجزہ عظیم الشان ہو قرآن اور حدیث اور اُن لوگوں کی روایت سے جو اُس وقت میں حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہو عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہیں بعضے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل میں نہیں آتا اُسکا جواب یہہ ہو کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی و کدامت پر و بال ست ✤ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہو کہ عقل ناقص سے باہر ہیں عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام میں آتا ہو جو شق القمر میں متردد ہو بلکہ حقیقت میں معجزہ اُسیکا نام ہو جہاں عقل حیران ہو مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں عجیب رسالہ

کہا ہو جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اُنکو تلاش کرکے دیکھے خ المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم اشیروا ۱۱۵۱
ایها الناس علیّ اترون ان امیل الی عیالهم و ذراری هؤلاء الذین یریدون ان یصدونا فان یأتونا
کان الله قد قطع عینا من المشرکین والا ترکناهم محروبین بخاری میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ میں انکے اہل و عیال کی طرف جھکپڑون
اور ان لوگوں کے لڑکے بالوں کو گرفتار کروں جو ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہیں پھر اگر وے ہم سے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے
مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم انکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونوں صورتیں انکا نقصان ہو ف
حضرت جنگ حدیبیہ میں پندرہ سو آدمی سے احرام باندھکے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوس نے
حضرت کو خبر دی کہ اہل قریش نے بڑا مجمع کیا ہو حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا میں عمرہ کرنے نجانے دینگے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اپنے اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے
نکلے ہیں لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم انکو مارینگے حضرت نے
فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافروں نے حضرت کو روکا حضرت ان سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال
عمرہ قضا کیا م انس اصنعوا کل شیء الا النکاح یعنی بالحائض مسلم میں انس سے روایت ہو کہ ۱۱۵۲
حضرت نے حیض والی عورت کے حق میں فرمایا کہ صحبت کے سوائے سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت میں صحبت
حرام ہو بوسہ اور سوا اس کے درست ہو ق انس اعتدلوا فی السجود ولا یبسطن احدکم ذراعیه انبساط الکلب ۱۱۵۳
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ درستی اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدوں میں اور تم میں سے کوئی
اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے میں کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلو سے
علیحدہ رکھے ق ابو هریرة اعتقیها فانها من ولد اسمعیل قاله لعائشة فی سبیة من بنی تمیم بخاری و ۱۱۵۴
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل
کی اولاد سے ہو یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق میں فرمایا خ عوف بن مالک الاشجعی اعدد ستا ۱۱۵۵
بین یدی الساعة موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یأخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتی
یعطی الرجل مائة دینار فیظل ساخطا ثم فتنة لا یبقی بیت من العرب الا دخلته ثم هدنة تکون بینکم
وبین بنی الاصفر فیغدرون فیأتونکم تحت ثمانین غایة تحت کل غایة اثنا عشر الفا بخاری میں عوف
بن مالک سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا گن رکھو چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا
فتح ہونا پھر تم میں مری کا پڑنا جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہو پھر مال کی بہتایت ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیاں دیجاوینگی
پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھیگا پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمیں وہ داخل نہوگا پھر تمہارے اور روم والوں کے
درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو تم سے لڑنے آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنی نو لاکھ
ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف عمر فاروق کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام میں پڑی کہ ستر ہزار آدمی مرگئے

مرگئے اور مال کی کثرت حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد
حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیوں سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث
۱۱ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ اِعْدِلُوا فِي اَوْلَادِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ اِعْدِلُوا بَيْنَ
اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد میں اور اپنے بیٹوں کی بیچ
یوں ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکوں میں ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دینا شفقت پدری کے منافی
۱۸۵۷ نہیں ع عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اَلَا تجحي اَعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ مسلم میں عوف بن
مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہیں منتروں میں جب تک کہ اس میں شرک کا
مضمون نہو ف مالک نے کہا اپنی حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہیں بلکہ صاف کفر ہیں کہ انمیں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا کہ
اور لونا چماری اور پاسکہ دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہے اور اسیطرح وے منتر بھی حرام ہیں جنکے معانی نہ معلوم ہوں کہ شاید
۱۸۵۸ انمیں بھی شرک ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا
وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری او
مسلم میں زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمہ میں فرمایا کہ اسکی تھیلی اور باندھنے
کے تاگے کو مشہور کر پھر اسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ میں لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے
پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اسکا مالک طلب کرتا آوے تو اسکو دے ف یعنی جو شخص
روپیہ یا اشرفی پاوے تو اسکی تھیلی اور تاگے کو بجنسہ یاد کر رکھے اگر مالک ملے تو اسکو حوالے کرے اور نہیں تو سال بھر کے بعد
۱۸۵۹ اپنے خرچ میں لاوے لیکن اسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ع اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذَى عَنْ
طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ قَالَهُ حِينَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم میں ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اسنے کہا کہ یا حضرت
مجھکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانوں کو آرام ہو
۱۸۶۰ تجھکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے ع جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيهَا
مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیٰحدہ
ہو جایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اسکے مقدر میں ہے سو ہونا ہے یعنی اگر اس سے اولاد ہونی ہے تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی
ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ اس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے
وقت اس سے علیٰحدہ ہو جایا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اسکے وہ شخص پھر آیا اور آپ سے کہا کہ یا حضرت
۱۸۶۱ اسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے تو یہ پہلے ہی کہہ دیا تھا ع جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ

بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس ان جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہانتک کہ حضرت کی چادر اتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سواے نبی کے بشر سے ممکن نہیں

١٨٦٢ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰہَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰہِ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اُس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو مین نے کہا یارسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضاے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مین نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر مین نے غصے کے سبب سے خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مین نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اُسکا انجام دوزخ ہی

١٨٦٣ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَهٗ لِلْيَهُوْدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جانو کہ تمھاری زمین اللہ اور اُسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اُسکے رسول کی ہی ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اُنھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اُنکو چند روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اُٹھا سکنے کا اسباب اُٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اُنکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے

١٨٦٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اُترتا یہانتک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباسؓ زمزم کی لوگ حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اُسپر ہجوم کرینگے پھر تکو پانی پلانا مشکل پڑیگا

١٨٦٥ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز بتقدیر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے

کریں تو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اُنسے جزیہ مانگ تو اگر وے مانیں تو اُنسے قبول کر اور اُنکے قتال سے
باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بھی نہ قبول کریں تو خدا سے مدد مانگ اور اُنکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والوں کو گھیرے اور وے
تجھسے چاہیں کہ تو اُنسے خدا کا اور اُسکے رسول کا عہد کرے تو اُنسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر لیکن اُنسے اپنا قول
اور اپنے ساتھی لشکر والوں کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تجھسے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا اور
خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر اور آسان تر ہوا اور جب کہ تو کسی قلعے والوں کو گھیرے سو وے تجھسے چاہیں کہ تو
اُنکو خدا کے حکم پر اُتارے تو اُنکو خدا کے حکم پر نہ اُتار و لیکن تو اپنے حکم پر اُتار اسواسطے کہ تو نہیں جانتا کہ اُنکے مقدمے میں
تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہیں ف) حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اُسکے سردار سے یہ حدیث
فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہو اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی
نہیں معلوم ہو سکتی ق) أُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ١٧٦٩
ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے
جسکا نام نسیبہ بیٹی کعب کی ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم
اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل میں کافور ڈالو یا حضرت نے یوں فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت
پاؤ تو مجھکو خبر کرو ف) حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتیں اُنکو غسل دیتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں جہاں تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہو اور اخیر غسل میں کافور ڈالنا
سنت ہو ق) ابْنِ عَبَّاسٍ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ ١٧٧٠
يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی
اور بیری کے پتوں سے اور اسکو دو کپڑوں میں کفن دو اور اُسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اُسکے سر کو نہ ڈھانکو اسواسطے کہ خدا اسکو قیامت
میں اُٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف) ایک مرد حضرت کے ساتھ حج میں تھا احرام باندھے مرگیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم کہ مرجاوے تو اسکے خوشبو لگانا اور اُسکا سر چھپانا درست نہیں اور یہی حدیث
اُنکی دلیل ہو لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں خ) ابْنِ عَبَّاسٍ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَ ١٧٧١
طَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً قَالَهُ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ قبول کرلے باغ کو اور اسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف) ثابت بن قیس کی
جورو نے کہا کہ یا حضرت میں ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں خاوند کو تکلیف دینا
برا جانتی ہوں یعنی میرے اور اُسکے موافقت نہیں ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُسنے تیرے مہر میں دیا ہو اُسکو پھیر دیگی
اُسنے کہا ہاں تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہو یعنی عورت کو
طلاق دینے کے عوض میں مال لینا د) ابْنِ عُمَرَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا الْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ ١٧٧٢

فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو
دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین
ف یعنی اُن دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اُنکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے
اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے

۱۸۷۳ ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مین نے سورۂ نساء پڑھا یہانتک کہ مین جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اُس وقت جب کہ ہم ہر امت سے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مین نے اپنا سر اٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مین نے سر اٹھایا سو مین نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور فرط شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ اُنکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کر کے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی

۱۸۷۴ م اَبُوْ اُمَامَةَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشوا ویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون کو یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اُسکا لینا برکت ہی اور اُسکا چھوڑنا پچھتاوا ہی اور اُسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اُسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا

۱۸۷۵ ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اُس سے اُٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرارت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھجاوے

۱۸۷۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین

۱۸۷۷ فرق نہو خ حُذَيْفَةُ اَلسَّبْقُ اِلٰى مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ وَكَانُوْا خَمْسَ مِائَةٍ وَّيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ

إلى سبع مائة ونحن ما بين الست مائة إلى سبع مائة وفي رواية فوجدناهم خمس مائة بخاري مين حذيفہ سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ لكھو لاؤ ميرے واسطے انكو
جو اسلام كا كلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روايت يون ہے كہ شمار كرو كتنے لوگ اسلام كا كلمہ كہتے ہين تو پانچ سو نكلے اور ايک روايت
يون ہے كہ چھ سو اور سات سو كے اندر تھے اور ايک روايت يون ہے كہ پندره سو تھے ق أنس التمس لنا غلاما من غلمانكم يخدمني ۱۸۷۸
قاله لأبي طلحة بخاري اور مسلم مين انس سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا تلاش كر لا ايک لڑكے كو اپنے لڑكون مين سے تاكہ
ميری خدمت كيا كرے يہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمايا ف مكے سے مدينے مين آكر يا خيبر كے جانے كے وقت يہ حديث فرمائی
ق ابن عباس ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فهو لأولى رجل ذكر بخاري اور مسلم مين عبد الله بن عباس سے ۱۸۷۹
روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ ملاؤ فرائض كو فرائض والون سے پھر مال باقی رہے سو قريب تر شخص وارث كا ہے ف فرائض
مقرری حصون كو كہتے ہين جو قرآن مين مفصل مذكور ہين جيسے آدھا حصہ لڑكی كا اور چھٹا حصہ ماں كا اور آٹھوان حصہ جورو كا سو
فرمايا كہ ميت كے مال سے اول فرائض والون كو ديجيے اور انكو دے كر اگر كچھ مال باقی رہے اسكو عصبہ پاويگا چنانچہ اسكی تفصيل
علم فرائض مين موجود ہے خ ميمونة ألقوها وما حولها وكلوا سمنكم بخاري مين حضرت ميمونہ سے روايت ہے كہ حضرت نے ۱۸۸۰
فرمايا كہ نكال كے پھينک دو چوہے كو اور اسكے پاس كے گھی كو اور اپنے باقی گھی كو كھاؤ ف چوہا گھی مين گر پڑا اور مر گيا
حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے يہ حديث فرمائی يہ اس صورت مين ہے كہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہے تو تمام گھی
ناپاک ہو گيا ق كعب بن مالك أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك قاله له بخاري اور مسلم مين كعب بن مالك ۱۸۸۱
سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ ركھ لے اپنے تھوڑے سے مال كو يہ تيرے حق مين بہتر ہے يہ حضرت نے كعب سے فرمايا ف
كعب جنگ تبوک مين حضرت كے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول كا انپر پچاس روز نہايت عتاب رہا جب انكی توبہ قبول
ہوئی تو خوشی كے مارے انھون نے چاہا كہ اپنا تمام مال خيرات كرين تب حضرت نے يہ حديث فرمائی خ أنس أميطي عنا ۱۸۸۲
قرامك فإنه لا تزال تصاويره تعرض في صلاتي بخاري مين انس سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ دور كر اپنے
نقش دار پردے كو ہمارے آگے سے اسواسطے كہ اسكی تصويرين ہميشہ ميرے سامنے آيا كرتی ہين نماز مين ف حضرت عائشہ
رنگين پردہ جسمين تصويرين تھين گھر مين لٹكايا تھا تب حضرت نے يہ حديث فرمائی م ابن عباس انحرها ثم اصبغ ۱۸۸۳
نعليها في دمها ثم اجعله على صفحتها ولا تأكل منها أنت ولا أحد من أهل رفقتك يعني ما أبدع
من البدن مسلم مين عبد الله بن عباس سے روايت ہے كہ جو قربانی كا اونٹ راہ مين تھک جاوے اور بيت الله
نہ جا سكے اسكے حق مين حضرت نے فرمايا كہ اسكو ذبح كر پھر اسكے خون مين جوتيون كو رنگ پھر اسكو اونٹ كے كوہان پر ركھ دے
اور تو اسكا گوشت مت كھا اور نہ كوئی تيرے ساتھيون سے كھاوے ف حضرت جب حج كو چلے سولہ اونٹ قربانی كے
ايک شخص كو حوالے كيے كہ انكو لے چلے اسنے كہا كہ يا حضرت اگر كوئی اونٹ راہ مين ماندہ ہو جاوے اور چل نسكے تو مين كيا كرون
تب حضرت نے يہ حديث فرمائی يہ تدبير حضرت نے اسواسطے بتائی كہ اور لوگ اسكو قربانی جان كے كھاوين اور محتاج
لوگ كھاوين م جابر انزعوا بني عبد المطلب فلولا أن يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم مسلم مين ۱۸۸۴
جابر سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ پانی كھينچو اے عبد المطلب كی اولاد سو اگر مجھكو يہ خوف نہوتا كہ لوگ تمہاری سقايہ

غالب اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباسؓ سے فرمایا تھا

۱۸۸۱ | انس انصر اخاك ظالما او مظلوما فقال رجل يا رسول الله انصره اذا كان مظلوما افرايت ان كان ظالما كيف انصره قال تحجزه او تمنعه من الظلم فان ذلك نصره بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اسکو ظلم سے روک یہی اسکی مددگاری ہو م

۱۸۸۲ | حذيفة انصرفا نفي لهم بعهدهم ونستعين الله عليهم قاله له ولابيه مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم ان کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور انپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور انکے باپ سے فرمایا ف حذیفہؓ سے روایت ہو کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوتی تھی اسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نلڑینگے ہمنے ان سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہو اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق

۱۸۸۳ | ابو هريرة انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو انکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو انکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہو کہ نہ حقیر جانو خدا کی نعمت کو جو تمپر ہو ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون انکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون انکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور ناحق رنج ہوگا ق

۱۸۸۴ | سهل بن سعد انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہانتک کہ جب تو انکے ڈانڈے پر پہونچے پھر انسے اسلام درخواست کر اور بتلا انکو جو انپر خدا کا حق واجب ہو دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی ق

۱۸۸۵ | عمر اوف بنذرك قاله له حين قال يا رسول الله اني كنت نذرت في الجاهلية ان اعتكف ليلة وفي رواية في المسجد الحرام بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہو کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہو بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق

۱۸۸۶ | انس اولم ولو بشاة بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہو انھون کہا کہ مینے نکاح کیا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر

میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہی ۞ عَنْ عَائِشَۃَ اُھْجُوا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ مسلم مین حضرت ١٦٩١
عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پہ ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہی
ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسّان اور عبد اللہ بن رواحہ ۞ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اُھْجُھُمْ اَوْ ھَاجِھِمْ ١٦٩٢
وَجِبْرِیْلُ مَعَکَ قَالَہٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہو یعنی اُنکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابتؓ سے
فرمایا ۞ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا ١٦٩٣
کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی ۞ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بَادِرُوْا ١٦٩٤
بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ
بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کر لو فسادون سے پہلے
ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت
مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا
دنیا کے مال سے ف اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوے اسمین
ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین سو کر لیوے ۞ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بَادِرُوْا ١٦٩٥
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّۃَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَاَمْرَ الْعَامَّۃِ وَخُوَیْصَّۃَ
اَحَدِکُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کر لو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرا
دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیریگی چھٹے اپنی موت
جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم میں
دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ۞ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِکَیٍّ فِیْ ظُھُوْرِھِمْ یَخْرُجُ مِنْ ١٦٩٦
جُنُوْبِھِمْ وَبِکَیٍّ مِّنْ قِبَلِ اَقْفَائِھِمْ یَخْرُجُ مِنْ جِبَاھِھِمْ ق وَیُرْوٰی بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْہِ فِیْ نَارِ
جَھَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَۃِ ثَدْیِ اَحَدِھِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ کَتِفِہٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفِہٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ
حَلَمَۃِ ثَدْیَیْہِ یَتَزَلْزَلُ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے
کی اُنکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلیگا اور اُنکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اُنکے ماتھون سے نکلیگا
اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم
کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے
مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہانتک کہ اُسکی دونون چھاتیون کی نوک سے نکل جاویگا اور ہلتا پھرا کریگا ف
یہ عذاب مالدار بخیل زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہوگا ۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ١٦٩٧
وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچا دو لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی

آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین انکی نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہو اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ انکی روایات پر اعتماد نہین مبادا تو مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہو کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون انکو خرافات جاننا چاہیے

1898 | ھ ابن عمر تَحَرَّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ مین

1899 | ھ عائشۃ تَحَرَّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین ف یعنی طاق راتون مین

1900 | ھ ابن عمر الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین

1901 | ق ابن مسعود تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحری کھانے مین برکت ہو یعنی ثواب اور قوت صوم

1902 | ق حارثۃ بن وھب الخزاعی تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہو کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اسکی حاجت نہین تو پھر نہ پاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

1903 | ق ابو موسی تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہو اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہو کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہو ان اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے ہین ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے

1904 | ق ابو ھریرۃ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاۗءِ وَدَرَكِ الشَّقَاۗءِ وَسُوْۗءِ الْقَضَاۗءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت

1905 | ھ ابو موسی تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہو

1906 | ق ابن عمر تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق نے کہا کہ اگر
غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اس وقت غسل نہ ہو سکے تو نجاست کو دھو کر
وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے مر اَبُو هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم میں ابو ہریرۃؓ 1907
اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہو اول یہی حکم تھا
اب اسپر حکم نہیں اسواسطے کہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز
پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا مر اَبُو هُرَيْرَةَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے 1908
فرمایا کہ خوب کترا و مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو ف مونچھ کترانا اور ڈاڑھی رکھنا واجب ہو اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی منڈانا
یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہو مسلمانوں کو خدا توفیق غیرت دے مر ابْنِ عَبَّاسٍ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ 1909
أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا
کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہو ف ایک عورت نے کہا کہ میری ماں نے حج
کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظمؒ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور میت نے
حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اسکی طرف سے واجب ہو اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہو
مر عَائِشَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي قَالَهُ لِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ لَمَّا أَرَادَتْ أَنْ 1910
تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور یوں کہ
الٰہی جہاں تو مجکو روک دیویگا یعنی جہاں بیماری غالب ہو جاوے گی وہیں میں احرام اوتار دونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیرؓ کی
بیٹی سے فرمایا جب کہ اسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھکے حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہو جاوے
یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے مر عَائِشَةَ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا 1911
دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ قَالَهُ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اتار ڈال اسواسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد پڑتی ہو اور وہ پردہ تھا
جسمیں چڑیوں کی تصویریں تھیں یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ف یہ پردہ اُس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا
حرام نتھا مر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ 1912
هُوَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصوں
سے سیکھو عبداللہ بن مسعود سے اور سالم سے اور معاذ سے اور ابی بن کعب سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام تھے
ف حضرت کے وقت میں یہ چاروں اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے انکی منادی کر دی تھی
تاکہ لوگ ان سے سیکھیں مر عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ 1913
وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو

مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اُن عورتون کی راہ کردی کوارے کو کوارے کیے ساتھ سَو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا
اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سَو کوڑے اور سنگساری ف قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو
یہانتک کہ مر جاوین یا اُنکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی کے
اور امام احمدؒ کے مذہب مین یہی ہوکہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اُسکی حد یہ ہو کہ کوڑے بھی مارے اور
شہر بدر بھی کیجے اور امام اعظم رحمہ کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہو کوڑون کے
ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اُنکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہو

۱۹۱۴ اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حال آنکہ اُنکو کوڑے نہین مارے ق عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا
عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اُس اونٹنی پر ہو
اور اُسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہو ف حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سُنی پوچھا کہ یہ کیا ہو لوگون نے کہا کہ فلانی
عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اُسپر چڑھنا کیا ضرور اُسپر سے
اُسکا اسباب اُتار لو اور اُسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اُس عورت کو تنبیہ کی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے

۱۹۱۵ معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین ق اَبِيْ سَعِيْدٍ تَصَدَّقُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِيْ مَا تَصَدَّقَ
بِهٖ عَلٰى مُصَابٍ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اُسکے سوا تمکو کچھ نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچے
اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ سب تلف ہو گئے پھل لینے والون نے اپنی مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے
کہا کہ اُسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہو تب حضرت نے
قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہو کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض

۱۹۱۶ دلواکے باقی قرض کو معاف کرا دیوے ق عَائِشَةَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اتنے کرو جتنے تمسے ہو سکین اسواسطے کہ خدا ثواب
دینے سے نہین اُداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو ف یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے

۱۹۱۷ دل نہ اُداس ہو ق زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ
يَعْنِيْ ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہو کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے
حق مین فرمایا کہ لے اُسکو سو وہ تیرے واسطے ہو یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہو یا بھیڑیے کے واسطے
ف یعنی اگر تو اُسکو نہ پکڑیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جَابِرٍ
خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَاءً كَانَ فِيْ شَجْبٍ لِاَنْصَارِيٍّ بخاری اور مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہو جو انصاری کی چھوٹی

۱۹۱۸ مشک مین تھا ق عَائِشَةَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَوَضَّئِيْ بِهَا فَتَطَهَّرِيْ بِهَا بخاری اور

مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اُس سے پاکی حاصل کر
ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض سے کیونکر کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد
لے مین مشک لگا کر رکھ دیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو دفع ہو ق عایشۃ خذی من مالہ بالمعروف ما یکفیک
ویکفی ولدک ویروی خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف قالہ لھند بنت عتبۃ امرأۃ ابی سفیان
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو
اور تیری اولاد کو کفایت کرے حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی ابو سفیان کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا تھا کہ یا حضرت
سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر ہو سکتا ہی کہ اُسکی بے اطلاع مین لے
لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر
بقدر حاجت ضروری کے بدون اُسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اُسکا حق خاوند پر فرض ہی ق ابن عباس ۱۹۲۱
دعونی فالذی انا فیہ خیر واوصی بثلاث اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت
اجیزھم قال وسکت عن الثالثۃ او قالھا فانسیتھا ھذا من قول سلیمان بن ابی مسلم بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو کیونکہ جس حال مین کہ مین ہون بہتر ہی اور مین تمکو تین چیزکی وصیت کرتا ہون
کہ نکال دو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرو ایلچیون کو جس طرح مین انکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے
حضرت نے سکوت کیا یا اُسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی ف اسکا پورا
قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا ق ابو ہریرۃ دعونی ما ترکتکم انما اھلک من کان قبلکم سؤالھم ۱۹۲۲
واختلافھم علی انبیائھم فاذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ واذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑ دون اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی
امتون کو اُنکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اُس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اُسکو بجا لاؤ جتنا کہ تمسے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ
پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے
یہانتک کہ اُسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمہارے حق مین بہتر ہی اُسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اُسکی کاوش کرنا کیا ضرور ہی
ق جابر دعوھا فانھا منتنۃ یعنی دعوی الجاھلیۃ ای قول الانصار یا للانصار وقول المھاجری یا للمھاجرین ۱۹۲۳
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اس بات کو وہ بات گندی ہی ف حضرت کے سفر مین
ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کو ایک لات ماری انصاری نے پکارا کہ اے انصاریو
دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کیا جاہلیت کا قول
یعنی کہانسے آیا اسواسطے کہ اصحاب نے اُن دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ختم

۱۹۲۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ دَعُوْهُ وَاَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اور اُسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا
بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین
پیشاب کر دیا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہو یہان
پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا بیجا ہے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے
۱۹۲۵ دور ہوجاتی ہو ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَآءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَآءِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اُسکو چھوڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہو یہ حضرت نے اُس مرد سے
فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہو ہر حالت مین بہتر ہو اور بیجا کی طرح
۱۹۲۶ سیو بیجا ہو ق اَبُوْ سَعِيْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ
يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ
فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ
ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ
ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری اور
مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اُسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی اپنی نماز کو اُنکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے
اُنکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر
پار ہو جاتا ہو اُسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اُسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اُس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے
پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اُس قوم
مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اُس قوم کی پہچان یہ ہو کہ اُنمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت
کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰؓ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہو کہ وے
لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اُسنے
حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کا فر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیٰؓ نے اُس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اُسی نشان کا
۱۹۲۷ آدمی اُس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا ق جَابِرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ
مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ قَالَهٗ لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہو یہ
حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی عبداللہ

بن اُبی کی ف مدینے مین عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اُسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رضؓ نے اُسکے
قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جان کے مسلمان ہونے
1928 وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ
يَعْنِي الْخُفَّيْنِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے دے اور مت اتار کیونکہ
کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزی کو یہ حضرت نے مغیرہؓ سے فرمایا ف مغیرہؓ سے روایت ہو کہ مین سفر مین حضرت کے
ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہو مین نے کہا کہ ہان پھر سواری سے اُترے مین نے پانی ڈالا حضرت نے وضو
کیا منھ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اتاردون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
1929 یعنی اتارنے کی کچھ حاجت نہین مین نے وضو کرکے انکو پہنا تھا ق عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ
وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهٗ مسلم مین حضرت
عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب اور جب غالب ہوتی
عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہو اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا
اپنے چچون سے ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہوا اور منی کا پانی دیکھے
تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ نے اس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام
ہوتا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا ق
1930 سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ تیراندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون
نہین تیراندازی کرتے انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اُس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے
ساتھ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد
1931 ہین تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہو ق جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبدالرحمن نام رکھ ف جابرؓ سے روایت ہو کہ ہماری قوم مین ایک
شخص کے بیٹا پیدا ہوا اُسنے قاسم نام رکھا پھر اُسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق
1932 عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہؓ سے
روایت ہو کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
1933 کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہو ق اَنَسٌ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اُسکو کہتے ہین جسکے اول لفظ ابو

ابوالقاسم اور ابوالحسن حضرت کی کنیت ابوالقاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابوالقاسم انکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہو
کہ حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اُسکی طرف متوجہ ہوئے اُسنے کہا کہ یا حضرت مین نے آپکو
نہین پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح
قول یہی ہو کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہو لیکن کسیکو ابوالقاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین
۱۹۳۴ موجود ہو ق اَنَسٌ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو
۱۹۳۵ کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ سِيْرُوْا هٰذَا
جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہو بڑھ گئے آگے اصحاب نے کہا یا حضرت آگے کون ہین حضرت نے فرمایا
کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکہ کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمود ہوا جسکا
جمدان نام ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اُس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہو اسی طرح خدا کی
یاد کرنے والے بھی اُسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ
وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی اُنکے گناہون کے بوجھ کو اُتار ڈالیگی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے
۱۹۳۶ آوینگے م عَلِيٌّ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكَيْدِرُ
دُوْمَةَ قَالَهُ لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ
حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اُن عورتون مین
تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہو جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی
سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین تھین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ما تیسری فاطمہ
امیر حمزہ کی بیٹی ف ہرچند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہو لیکن اگر کوئی تحفہ دیوے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ انکو حلال
۱۹۳۷ ہو م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ
بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ
بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ
حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ
لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب کہ آفتاب نکلے
یہانتک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہو تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہو اور اُس وقت
کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر
ہوتے ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نرہے پھر اُس وقت نماز موقوف
کر اسواسطے کہ اُس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہو پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُس وقت

عبادت والے نماز میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہانتک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں ف عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے میں تشریف لاے تو میں نے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہو لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقتا تو اسواسطے منع ہی کہ اسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو انکی مشابہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی

۱۹۳۸ خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ قَالَ لَهُ بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہوکر اور اگر تجھسے نہو سکے تو بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھکے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی میں نے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے

۱۹۳۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار میں فرمایا کہ جو چاہے نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اسکو سنت مؤکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادا سے فرض میں تاخیر ہوگی

۱۹۴۰ ق خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْهَا مِمَّا يَلِيْ رَاْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ يَعْنِيْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور مسلم میں خباب بن ارتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس کملی کو انکے سر کی طرف ڈالو اور انکے دونون پانون پر گھاس رکھو یعنی مصعب بن عمیر کے جبکہ وے جنگ احد میں شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سواے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلے رہتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی

۱۹۴۱ م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ لَهُ يَعْنِيْ سَيْفًا اسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکھدے جہان سے تو نے اسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال میں سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے

۱۹۴۲ م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ لَهُ مسلم میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن میں درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنی میں پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اسکی قدرت کی اس چیز کے شر سے جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصابیح میں عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ میں نے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی میں نے اسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی

۱۹۴۳ ق اُمُّ سَلَمَةَ

مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَہُ لَھَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ انھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف
معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہی ١٩٤٤ ابوھریرۃ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو
خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے ١٩٤٥ جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَّنْزِلُ فِیْھَا وَبَاءٌ
لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ
فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ کَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اسمین وبا اترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا
پاتی ہی اسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا
بچاو کرتے ہین ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اس رات کو
معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اس فصل مین ہو اگر ہو جاتی ہی
لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہر رات بند رکھنا چاہیے ١٩٤٦ جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ
وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ
عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ بَیْتَھُمْ بخاری اور مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے
کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے
اور بسم اللہ کہدے تو چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ
لگ جاتی ہی ف حضرت نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے
فائدے ہین ١٩٤٧ جابر غَیِّرُوْا ھٰذَا الشَّیْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو
اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے مین ابو قحافہ صدیق اکبر کے باپ مسلمان ہوئے انکی ڈاڑھی اور سر کے بال
نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا
کہتے ہین کہ وسمہ کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ
درست نہین واللہ اعلم ١٩٤٨ ابوھریرۃ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ یَتَّصِلْ سَنَدُہٗ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ بخاری مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند
نہین بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اسکی صحبت منع فرمائی ختم
١٩٤٩ ابوموسیٰ فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ بخاری مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ

قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی ف یعنی مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور طعام
اور عیادت فرض کفایہ ہے ھ ابو ہریرۃ قاتِلْهُمْ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا
فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قَالَهُ لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وے گواہی دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے پھر جب انہوں نے یہ کیا تو بچیہ اپنے خون اور مال بچا لے مگر حق بات پر اور حساب انکا
خدا پر ہے یہ حضرت نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اسکی جان مارنا اور مال
لوٹنا درست نہیں لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیا جاویگا اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے
کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا ان سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے ھ ابو ہریرۃ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا مسلم
میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت میں بہت سی
میں افراط اور تفریط سے بچو عبادت میں ایسی کثرت بہتر نہیں جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکا کچھ اثر
نہو ھ جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ... فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ
مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ ... مسلم میں حضرت جویریہؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس گوشت کو میرے
پاس لاؤ اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی ف حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرت اس وقت
کچھ حاضر نہیں لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہے وہ حاضر ہے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور
خیرات ہمکو درست نہیں لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اسکو درست ہوگئی ھ طارق
الاشجعی قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ مسلم میں طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنی الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین میں رکھ اور مجھکو روزی
دے سو مقرر یہ لفظیں تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہیں یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ میں
کیونکر کہا کروں جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کروں ھ سعد بن ابی وقاص قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ
لَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ
لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ
جَاءَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہا کر
کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفیں
بہت سی خوبیاں خدا ہی کے واسطے ہیں پاک ہے خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو
سب پر غالب حکمت والا ہے اس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفیں ہیں پھر مجھکو کیا یعنی میرے واسطے کی چیز کچھ
فرمایئے حضرت نے فرمایا یوں کہا کر کہ الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ہمیشہ راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو

عافیت مین رکھہ راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت

۱۹۵۵ پاس آیا تو اُسنے کہا کہ ای خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون هر حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَهُ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھہ ای حذیفہ اس قوم کی ہمارے پاس

۱۹۵۶ خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا هر حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھہ او سونے والے یہ حضرت نے حذیفہ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا انکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جو تھے

۱۹۵۷ باب مین گذرا هر أَبُو سَعِيدٍ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑہو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے

۱۹۵۸ برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اُسکی بیبیون پر اور اُسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اُسکی بیبیون پر اور اُسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک

۱۹۵۹ تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہی هر أُمُّ سَلَمَةَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَهُ لَهَا حِينَ مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اسکو یعنی خاوند کو اور اسکے بعد مجکو اُسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے انکو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے انکا نکاح ہوا

۱۹۶۰ ق أَبُو سَعِيدٍ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہود تیری تجویز پر راضی ہو کر اُترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اُنھون نے عہدشکنی کی تھی حضرت نے انکا قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت نے انکو مدینہ سے بلایا جب وے آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اُنکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اُس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اُنکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے کے واسطے

نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہو کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہو اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہو ھ أَنَسٌ قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَهُ حِينَ دَنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اُس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہو یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی انکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہو کہ اُسکا عوض بہشت ہو ق ابْنُ عَبَّاسٍ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ وَيُرْوٰى عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہو کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین فصل ... ہو چکا ق أَبُو هُرَيْرَةَ كِخْ كِخْ ارْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوٰى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہو کہ ہمکو زکوۃ حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن سے فرمایا جب کہ انھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منھ مین رکھ لی ف حضرت امام حسن اُس وقت مین لڑکے تھے اُس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہو ق جَابِرٌ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوخَ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اُس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت کے روبرو پکا ساگ آیا اُسمین لسن کی آئی حضرت نے اُسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے تو اُسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لسن کھانا ہر چند حلال ہو مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہو اور اُنکو اُسکی بو سے نفرت ہو ق ابْنُ عُمَرَ كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہو ولیکن وہ ہماری خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حلال ہو لیکن قریشی لوگ اُسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہو امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہو اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہو اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اُنکے نزدیک حکم ابتداے اسلام مین تھا ق ابْنُ عُمَرَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِي ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہو چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہین ق ابْنُ عُمَرَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَصْحَابِ الْقُبُورِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ ف عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی

۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷

اور عبد اللہ بن عمرؓ یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی
حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین
موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا
اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرا سے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر
اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور
تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہوا اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہو شعر جو آہنگ رفتن کند جان پاک
چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک ۱۲ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے

1968 آمین مع ای انی آیوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج
تمہارے لیے اسمین برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے

1969 اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم ھ ای سعید
لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ ف
یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یون نہ اُس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید

1970 بدحواسی سے انکار کر بیٹھے ھ ابو ھریرۃ لیاخذ کل رجل براس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قال ہ
غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو
سو منزل یہ منزل ہو کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہو شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان پھر

1971 اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عایشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد و فی روایۃ فلیقعد
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور
چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہو کہ اسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انسؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہو لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہو کہ جب تہجد کی
نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہو

1972 ھ جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم

1973 ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہو ھ ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین
یلونھم ثم الذین یلونھم وایاکم وھیشات الاسواق مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر اُنکے بعد وہ لوگ ہوا کرین جو اُن سے میل رکھتے ہون پھر
وہ لوگ جو اُنسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھوں کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف نہو نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑجاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تاکہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اسکو خبردار کریں اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا

۱۹۷۴ م اَبِیْ سَعِیْدٍ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَھُمَا یَعْنِیْ فِی الْجِھَادِ قَالَہٗ لِبَنِیْ لِحْیَانَ حِیْنَ بَعَثَ اِلَیْھِمْ بَعْثًا مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا چاہیئے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونوں میں برابر ہے یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاویں اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکوں کی خبرگیری کرینگے ثواب دونوں کو برابر ملیگا

۱۹۷۵ ق عَایِشَۃَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن انسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب میں گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات میں ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمیں صاف اشارہ ہو خلافت کا گویا حضرتؐ نے انکو اپنا ولیعہد کیا

۱۹۷۶ خ اِبْنِ عَبَّاسٍ مُرْہُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ یَعْنِیْ اَبَا اِسْرَائِیْلَ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں چپکا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگوں نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہو کہ روزہ رکھے دھوپ میں کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیئے

۱۹۷۷ م اِبْنِ عُمَرَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیَدَعْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی فَاِذَا طَھُرَتْ فَلْیُطَلِّقْھَا قَبْلَ اَنْ یُّجَامِعَھَا اَوْ یُمْسِکَھَا فَاِنَّھَا الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ تُطَلَّقَ لَھَا النِّسَاءُ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اسکو اپنی جورو بناوے پھر اسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اسکو طلاق دیوے اور چاہے اسکو اپنے گھر میں رکھے سو مقرر یہی عدت ہو جسکا خدا نے حکم کیا ہو کہ عورتوں کے طلاق میں ہوا کرے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ میں نے اپنی جورو کو حیض میں طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بشدت مکروہ ہو اسکو فقہ میں طلاق بدعی کہتے ہیں سنت یہ ہو کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اسکو طلاق دیوے

۱۹۷۸ ق سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ مُرِیْ غُلَامَکِ النَّجَّارَ یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا اُکَلِّمُ النَّاسَ عَلَیْھَا بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیوں کا منبر بناوے کہ اسپر میں لوگوں سے کلام کیا کروں ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اس سے منبر کی فرمایش کی

چنانچہ اُسنے بنایا تھا حضرت اُسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اُسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر بنوا لیجیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہو تب حضرت نے منبر بنوایا

1979 عَائِشَةَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ چٹائی لا دے مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اُسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اُس وقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اُٹھا لیوے تو درست ہو حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہو

1980 عَائِشَةَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَ لَهَا حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِي بَيْتِهَا الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اُس بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اُن مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا

1981 ق أَنَسٍ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

الباب العاشر

1982 یہ دسوان باب ہو اسکے اول مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہو م عُمَرَ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اُسمین کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدا اسلام ہو تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوا مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظمؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا

1983 ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اُس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہو اور خدا اور رسول اُسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب نے چرچا کیا کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اُنکی آنکھین آئی ہین حضرت نے اُنکو بلایا اور لب مبارک اُنکی آنکھ پر لگائی اُسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے اُنکو علم دیا خدا نے اُنکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس

۱۹۸۴ حدیث سے علی مرتضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ؏ م اَبُو سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ
فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی سے روایت ہو کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورت
سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہو ف مراد سورۂ فاتحہ ہو چنانچہ ساتوین باب مین مذکور

۱۹۸۵ ہو چکا ؏ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا
طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ کا کہنا
میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہی جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہو

۱۹۸۶ ؏ م اَلزُّبَيْرُ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ
يَاْتِيَ الْجَبَلَ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا
خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے
پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اُسکو بیچے تا کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی
کہ اُسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اُسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہو اُسکو دیوین یا نہ دیوین ف یعنی لکڑیان
بیچ کھانا سوال سے بہتر ہو اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہو دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا نہ ملے

۱۹۸۷ ؏ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اُسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہو اُسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہو

۱۹۸۸ ؏ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ
لَاَنْ يَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِیَ شِعْرًا مسلم مین ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہانتک کہ اُسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اُسکے حق مین بہتر ہو اپنے پیٹ کو
شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم توجہ ہونا سخت قبیح ہی
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور بیہودہ ہجو اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش
ہو اور پریشان خاطری تو لقد وقت ہو کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جوہ آنکے پیشِ نظر ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر
سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سُنے ہین لیکن حق
مضمون کے

۱۹۸۹ ؏ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہو اُسکے
حق مین اُسپر معین محصول لینے سے ف باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

۱۹۹۰ ؏ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ
يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہو تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ
اونٹ عمدہ مال ہو یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہو وے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہو اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور
دنیا کو فنا ہو یہ حضرت نے علی مرتضیؓ سے فرمایا جب کہ اُنکو جنگ خیبر مین علمدار کیا

۱۹۹۱ ؏ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتُّؤَدَةُ اَلنَّفَقُ ف

إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر حق داروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانوروں کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا
۱۹۹۲ کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لیوے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى
قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت با
بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی انکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ
کہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرتؐ نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یہود نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پہ
جاوگے ف فی الحقیقۃ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج
ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے
۱۹۹۳ ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی ہرگز نہین سوجھے ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ
لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو
خدا پھوٹ ڈال دیگا تمھارے دلون مین ف یعنی جماعت کی صف برابر نہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین اختلاف پڑجاویگا اور تکرار
۱۹۹۴ ہوگی تو رنج ہوگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُّهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ
عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ
الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ
لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا
بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اُس مرد سے بھی زیادہ تر فرحناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اترا اُسکے ساتھ سواری تھی اُسپر
اُسکا کھانا اور پانی تھا سو اُس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال مین جگا کہ اُسکی سواری جاچکی تھی سو
اُسنے اُسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اُسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اُسنے کہا اے دل پلٹ چل اُسی مکان مین جہان
مین تھا سو وہین سو رہون تا اینکہ مرجاؤن سو اُسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اُسکی
سواری موجود ہی اُسپر اُسکا زاد راہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش
ہوتا ہی جو اپنی سواری اور زاد راہ پا کر خوش ہوگیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضاے الٰہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے
۱۹۹۵ کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین نیز عذاب سے بچ جاتا ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا
اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِّنْ حَرَامٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ
آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اُسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حلال

کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال و حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ فریب
خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانہ کا حال ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت
سے خبر نہیں ہے (۱۹۹۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ
قُتِلَ روایت ہے مسلم میں ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات میں اسنے
قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ
لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر سبب ہوجاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بانکوں میں صرف آنکھ ملانے پر تلوار
چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو مارتے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں (۱۹۹۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
لَیُحَجَّنَّ الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
کعبے کا حج اور عمرہ ادا کرینگے یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا
حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہے کہ انکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم (۱۹۹۸) عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ اَلشَّكُّ مِنْ اَبِیْ حَازِمٍ مُتَمَاسِكُوْنَ
اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا یَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى یَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہونگے میری امت سے
ستر ہزار یا یوں فرمایا کہ ستر لاکھ (یہ شک ابو حازم تابعی کو ہے) جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وے لوگ
بہشت میں جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے ہوئے انکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ انکے پچھلے نہ داخل ہونگے
یعنی ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہونگے (۱۹۹۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
لَیُرْفَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَیْتُ لِاُنَاوِلَهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ
اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے
سامنے لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب میں انکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی انکو دوں تو وے
لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو میں کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا
کہ انھوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں ف عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر
نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث میں مراد ہیں (۲۰۰۰) عَنْ اَنَسٍ لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا
عُقُوْبَةً ثُمَّ یُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَیُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہوں کے سبب سے جو ان سے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا
پھر خدا انکو بہشت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو انکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ
یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور
کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ انکے ماتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے ھر ابو ھریرۃ ۲۰۰۱ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہیں لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو انکی نظر چھین لی جاویگی ف نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانا درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالی مکان سے پاک ہے

ھر ابو ھریرۃ ۲۰۰۲ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا انکے دلوں پر مہر کردیگا پھر البتہ وے غافلوں میں ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اسکا ترک کرنا ہرگز درست نہیں

ھر ابو ھریرۃ ۲۰۰۳ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّهُمَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسی بن مریم روحا کی راہ میں خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کبھی کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے اور مکے کے درمیان

فَصْلٌ فِیْ اَنْوَاعٍ شَتّٰی

اس فصل میں کئی قسم کی حدیثیں ہیں

ق ابو ھریرۃ ۲۰۰۴ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھیے تو چرا دے

ق انس ۲۰۰۵ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے ف یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے

ف ابن مسعود ۲۰۰۶ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ حِیْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِیْدًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہے یہ حضرت نے اپنی بیماری میں فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکو تپ میں نہایت شدت اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہے اتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ بیماری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب زیادہ

ق ابو ھریرۃ ۲۰۰۷ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں

ق عائشۃ ۲۰۰۸ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَیَّ فَیُفْصَمُ عَنِّیْ وَقَدْ وَعَیْتُ مَا قَالَ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَیُكَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ مَا یَقُوْلُ قَالَهٗ حِیْنَ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَیْفَ یَاْتِیْكَ الْوَحْیُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد

کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ مجھسے
کہتا ہی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری
مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے مین وحی اُترتے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا
پھوٹ نکلتا تھا م ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ۲۰۰۹
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اُٹھادے اور میرے
بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خادم
تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی
تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہو اجازت کی ہو
جب کہ مین تجکو منع کرون اُس وقت آنا درست نہین م اَيُّوْبُ اَرَبٌ مَالَهٗ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّ ۲۰۱۰
تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُّدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب سے اسی روایت ہی کہ حضرت نے
جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو
فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اُسکے
ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قایم کرے اور زکوٰۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے
اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلایئے جو بہشت سے مجکو قریب
کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اُسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے پر ایسی
بات کو اس دلیری سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے
دوری حاصل ہوتی ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا ۲۰۱۱
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ خُفَافِ بْنِ اَيْمَاءَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی
ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف
بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی
الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے سبسے پہلے ایمان لائے حضرت نے
اُنکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اُنھون نے حضرت کے
اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اُنکو بددعا دی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ ۲۰۱۲
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب کچلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی ف یعنی
جس جانور کے نوکدار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شیر اور چیتا

اور چیتیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک
کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جنکے نوک دار دانت ہوں لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ

۲۰۱۳ سو حلال ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهَا
مسلم میں عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تک اور کس لیے کوڑے
مارےگا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر میں اسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعا اور عقلا مناسب نہیں کہ جسکو اپنے

۲۰۱۴ پاس لٹاوے اسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اِلَامَ
يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم میں عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کب تک ہنسیگا آدمی
جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اسپر کیا ہنسیے

۲۰۱۵ معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ
تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَهُ لَهُ حِيْنَ اَتَاهُ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ مسلم میں ابو حمید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیوں
نہ ڈھانک دیا اگرچہ اسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا ف
حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اسمیں نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اسپر لکڑی کو رکھ دیوے

۲۰۱۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمَّتِیْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
میری امت کے ماتھے اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا

۲۰۱۷ سو قیامت میں روشن ہو جاویگا اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهُ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم میں

۲۰۱۸ براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ
اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَهُ لِاَبِیْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ
مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے فرمایا
جب کہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہوں یہ حدیث
اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے ہے
وہ حضرت سے نقل کرتے ہیں ف ابی بکر صدیق نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی
فرمایا کرتے ہیں سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہے اس سے

۲۰۱۹ حرمت نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
وَكَانُوْا اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے
یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اس روز اصحاب نے موت پر
بیعت کی تھی یعنی میدان میں کٹ مرے ہو جاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت میں

۲۰۲۰ اٹھایا کرے اسواسطے کہ اُسکا پیدا ہونا صرف اپنے آپکو کھانے پینے بنانے سنوارنے ہی کیواسطے سمجھا ہے ق اَنَسٍ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُسکے
ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے ف انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اُسنے کہا کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن میں خدا اور اُسکے رسول کی
محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی فرماتے ہیں
یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی محبت اور
محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شقاوت کی علامت ہے اسواسطے کہ آدمی کا
۲۰۲۱ حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ق اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَہٗ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور
مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضیٰؓ سے کہ تو میرا ہے میں تیرا ہوں ف یعنی کمال اتحاد اور
۲۰۲۲ یگانگی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی م اَنَسٍ اَنْتِ ھِیَہٗ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ
قَالَہٗ لِیَتِیْمَۃٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَیْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہے والله
تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جبکہ حضرت نے اس یتیم لڑکی سے فرمایا جو اُم سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت سے
۲۰۲۳ خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچویں باب میں ہوچکا م ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی
بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیوں کے
درمیان قیامت کے دن خونوں میں ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ
قیامت میں پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہو کر فیصلہ ہونگے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خون کا
۲۰۲۴ فیصلہ ہوگا ق اَبِیْ سَعِیْدٍ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ التَّمْرَ فَبِعْہُ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِہٖ
قَالَہٗ لِبِلَالٍ حِیْنَ جَاءَہٗ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ اَوَّہْ اَوَّہْ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ واہ یہ تو عین سود ہے ایسا نکیا کرو لیکن جبکہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارہ خرموں کو بیچ کے دوسری بیع سے جو اُسکی قیمت ہو اسکا
بیچ کر عمدہ خرید کر حضرت نے بلالؓ سے فرمایا جبکہ وے حضرت کے پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہیں اور بلالؓ نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارہ خرمے
سو میں نے اُسکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے دوبار واہ واہ
فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کر کے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اُسکی یہ تدبیر ہے کہ
ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہیں اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت میں زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہیں
۲۰۲۵ م نُبَیْشَۃَ الْھُذَلِیِّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰہِ مسلم میں نبیشہؓ سے روایت ہے کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے
دن ہیں ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں کو ایام تشریق کہتے ہیں یعنی کھانے پینے کے دن ہیں
۲۰۲۶ ان میں روزہ رکھنا درست نہیں سال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید الضحیٰ اور ایام تشریق میں ق عَائِشَۃَ اَیْنَ اَنَا الْیَوْمَ
اَیْنَ اَنَا غَدًا قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کل

کہان ہون گا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اُس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عائشہ کو سبسے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہو کہ حضرت عائشہؓ کے گھر مین رہین سبنے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہؓ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوتی ہے

۲۰۲۷ اَبْشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضیؓ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضیؓ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام برحق علی مرتضی تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

۲۰۲۸ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْكِذْبِ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہو کہ جو بات سنے اسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہو کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اسکے کہنے لگے اسوسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اسکی تحقیق لازم ہو بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسواسطے علما ءاہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہو اور خوب چھانٹ پھٹک کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہو حق تعالی اُنکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہو کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اُسکو تب مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اسکی سند پاوے

۲۰۲۹ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِيْنَ قَالَهٗ لِاَبِیْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہو شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہو اور مین نے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہو کہ تو اُسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کر سکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہو اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اُسکو مین نے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اسکو جہان چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اُس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینہ مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اسکا پانی نہایت شیرین تھا حضرت اکثر اُس مین تشریف لیجاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہو کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

۲۰۳۰ بَلٰی فَجُدِّیْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ اَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا قَالَهٗ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طُلِّقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو تو اپنے خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اسکو طلاق ملا تھا

سو اُسنے چاہا کہ اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے باہر نکلنا درست ہی

۲۰۳۱ م عَایِشَۃَ بِنْتُ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر مین خرما نہین اُسکے لوگ بھوکے ہین اُنکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اُنکی غذا اکثر خرما تھا

۲۰۳۲ م جَابِرٌ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اُسمین کچھ فاصلہ نرہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اُسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہرصورت ترک نماز کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اُسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے

۲۰۳۳ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین

۲۰۳۴ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ رَوْضَۃُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَصَّ رُؤْیَاہُ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اُنھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اُسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا

۲۰۳۵ ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کَانَتْ تَسْمَعُ لَکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاھَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْھُمْ قَالَہٗ لِاُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ حِیْنَ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ بِاللَّیْلِ وَعِنْدَہٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَیْنِ فَتَغَشَّتْہُ سَحَابَۃٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُہٗ یَنْفِرُ مِنْھَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اُنسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اُسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ وے سورہ کہف پڑھتے تھے اور اُنکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اُسید کو ایک بدلی نے چھا لیا اور اُسمین چراغ سے تھے تو دمبدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اُنکا گھوڑا اُس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اُسید بن حضیر کا لڑکا اُنکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین مگر کسی کو نظر نہین آتے

۲۰۳۶ م عَایِشَۃَ تِلْکَ الْکَلِمَۃُ الْحَقُّ یَخْطَفُھَا الْجِنِّیُّ فَیَقْذِفُھَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّہٖ فَیَزِیْدُ فِیْھَا مِائَۃَ کِذْبَۃٍ

قَالَتْ لَمَّا حِيْنَ قَالَتْ إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن سن لیتا ہی سو اسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اسمین اور سو جھوٹ
زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عایشہ رضی سے کہا جب کہ انھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اسکو ہم
سچ پاتے تھے **ف** عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے ان سے دریافت کر کے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے
دین اسلام مین حکم ہوا کہ سواے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹے اور بے حقیقت ہین ان سے حال دریافت کرنا
درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہی کہ انکی بات سچ بھی ہوتی ہی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اسکی گفتگو کرتے ہین
شیطان اور جن وہان جا کر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ
ملا کر لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہین
۲۰۲۲۷ اور انکی اکثر جھوٹی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے هر اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهٖ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ
رَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُسْلِمٌ أَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو
محض ایمان ہی یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی
اپنے دل مین پاتا ہی اور اسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو
بھی صرف مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوۃ مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آ کر پوچھا کہ یا حضرت
ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم انکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نلانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین
کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے
دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے
شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی لیکن مومن پر سواے برے خیال ڈالنے کے
اسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اسکی طرف دھیان نکرے اور اللہ کی پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ
۲۰۲۲۸ کی کثرت کرے کا کسبِ هر رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ مسلم مین
رافع بن خدیج رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا
کسب پلید ہی **ف** امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک
حلال ہی تو انکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اسکی قیمت حرام ہی اور خرچی
بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے
۲۰۲۲۹ نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ نجاست سے خالی نہین هر أَنَسٌ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْإِخْلَاصِ

بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجھکو بہشت مین داخل کریگی ف ایک شخص نے
حضرت سے کہا کہ یا حضرت مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۲۰۲۰ عن
بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ
يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہو جیسے انکی ماؤن کی حرمت ہو اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر انہین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا مجاہد اسکے نیک عمل سے جو چاہیگا
لیلیگا پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہو ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہو
۲۰۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَهُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین
ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہو تم دونون مین ایک تو جھوٹا ہو تجھکو اس عورت پر کچھ
قابو نہین ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اسنے انکار کی دونون آپس مین قسم کھا چکے تو یہ حکم
جدا ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو مین ایک ضرور جھوٹا ہو اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹ ثابت نہو لیکن قیامت
مین خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھکو اب اسکے دیئے مال پر قابو اور اختیار
نہین اگر تو سچا ہو تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہو تو مال کا اپنا آدمیت سے ایسا ہو ۲۰۲۲ عن ابي هريرة
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار
پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا ۲۰۲۳ عن ابي هريرة
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا
اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین یا رسول اللہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو اس سے ملے تو اسکو سلام کر اور جب تجھکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھسے کسی کام مین
نصیحت چاہے تو اسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار
پڑے تو اسکو جا کر پوچھ اور جب کہ مر جاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث
مین چھ تو مطلب یہ ہو کہ پانچ یا چھ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اسکو فرما دیا کبھی پانچ
کبھی چھ یعنی کم و زیادہ ۲۰۲۴ عن ابي هريرة حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَلِلَّهِ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا
حق ہر مسلمان پر یہ ہو کہ ہر ہفتہ مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہو کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہو کہ

ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہی ھ جَابِرٌ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ ۲۰۴۶
فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اُسکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی گابھن
کرنے کے واسطے اور محتاجون کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب
لادنا یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہی ف
عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کوئین پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ۲۰۴۷
حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہی پانی
اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اُسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہی اور اُسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی
بیشمار جو اُس حوض سے پانی پیے کبھی اُسکو پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت
لذت کے واسطے اُسکو پیا کرینگے ھ اُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ ۲۰۴۸
مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ام الدرداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہی اُسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہی یعنی جو تو نے نیک چیز
اسکے واسطے مانگی اُسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِي اَنْفَقْتَ ۲۰۴۹
عَلَى اَهْلِكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن
چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والون پر
خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اسمین ہی جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال
کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ
کرتا ہی لیکن اگر اسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے ھ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ
شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلٰثًا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ اِنَّ
الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ وہ شیطان ہی اُسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اُسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اُسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار
تھتکار دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاصؓ سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرأت
کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ ڈالتا ہی ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اُسکا خنزب لقب ہی پھر اُسکی علاج
بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اُسکا ولہان لقب ہی ھ عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ ۲۰۵۰
فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُو لَكِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا

اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عایشہؓ نے عرض کی کیا حضرت

(۲۰۵۱) میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہو اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہو اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخواری بکری والون مین ہو ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہو ساربان اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ہو

(۲۰۵۲) اَبُوْ هُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان سوے غبار آلودہ دروازون پر سے ڈھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے بُرے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اُنکی خاطرداری منظور رہتی ہو اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر * تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد مگر یہ بھی نچاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہو

(۲۰۵۳) سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دارالاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہو تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہو تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہو تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہو اور آخرت عمدہ اور باقی ہو

(۲۰۵۴) سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہو ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اُسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اُسکی روزی اُسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا

(۲۰۵۵) عَايِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہترین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہو نماز فجر سے کمتر ہو ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہو حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے

(۲۰۵۶) اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اُنکا پچھلا ہو

پانی پینے میں ف یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پیاسے مسلمانوں کو پلا دے پھر سب کے بعد آپ پیئے اسی طرح ہر حاکم

۲۰۵۷ اور رئیس اور دارو غہ کو لازم ہے کہ جسمیں اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانوں کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہے ق) اِبْنِ مَسْعُوْدٍ

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو

گالی دینا گناہ ہے اور اسکو ناحق قتل کرنا ناانصافی اور ناشکری ہے ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریحا کفر ہے

۲۰۵۸ اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہے م اَنَسٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم

میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اٹھا سکیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تجھکو عذاب

خدا کی طاقت نہیں تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا لے دوزخ کے عذاب سے

یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اسکو شفا بخشی ف حضرت

ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو نے

کچھ دعا تو نہیں کی ہے اسنے کہا ہاں میں صحت میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو مجھکو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا میں جلد

مجھپر کرلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت میں دنیا کی تکلیف

۲۰۵۹ تو نے اپنے سمجھ سے کیوں مانگی پھر اسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی خ اُمِّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ

اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا

عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج از

ہیں اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھریوں والی عورتوں کو جگا دے یعنی تاکہ تہجد پڑھیں بہت عورتیں

دنیا میں پوشاک دار ہیں اور آخرت میں برہنہ ہیں یعنی دنیا میں باعزت اور آخرت میں گناہ سے فضیحت ف حضرت ام سلمہؓ

روایت ہے کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب میں

۲۰۶۰ نمود ہوئے تھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہریں ہیں ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور

فرات عراق میں اور نیل مصر میں یعنی ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہروں کی امداد وہاں سے ہوتی ہے

۲۰۶۱ خ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ

وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ

فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ

اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری میں شداد بن

اوسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں سوا

تیرے تو نے مجھکو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہوں اپنے مقدور کے موافق میں تیری

پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہوا اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو
مجکو بخش دے مقرر یہی ہو کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سواے تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اُسی دن شام سے پہلے
مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہوا اور جو اُسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہو ف اللہم سے
الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہو
اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین ق اَبُو بَکْرَةَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ ۲۰۶۲
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا مطلب
یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک اُنتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور بعضے
کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہو اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہو واللہ اعلم ھر
عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروق سے روایت ہو ۲۰۶۳
کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہو کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہو سو اُسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز
کا قصر سفر مین چاہیے ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہو یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہو
تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نہ لیجیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہو امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین
ھر زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ۲۰۶۴
صلوۃ الاوابین اُس وقت ہو جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنی چاشت کے وقت ریتیل گرم ہوتی ہو
بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بھاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چند رکعت
نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحیٰ اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہو اوابین اُن
عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہو ھر اَبُو هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ ۲۰۶۵
وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے
افضل ہو خ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُو سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ ۲۰۶۶
اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے اور ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہو یہ ابو سعید کی روایت ہو اور عبد اللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے
ذکر ہو ق اَبُو هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ۲۰۶۷
وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ
بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰٓى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
مرد کی نماز جماعت مین اُسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہو یعنی پچیس یا ستائیس اور اُسکا سبب یہ ہو کہ جب

آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد میں آیا اس حالت سے کہ سواے نماز کے اُسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ
نہ چلیگا مگر کہ خدا اُس ڈگ کے سبب سے اُسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اُسکی جہت سے اُسکا گناہ دور کریگا یہانتک کہ مسجد میں آوے
پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جبتک کہ اُسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں
شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اُسکو دعا کرتے ہیں جبتک کہ اُس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھا ہے
فرشتے کہتے ہیں الٰہی اُسپر رحم کر الٰہی اُسکی مغفرت کر الٰہی اُسکی توبہ قبول کر اُسپر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اُس شرط پر ہو جبتک کہ
مسجد میں کسیکو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد میں دنیا کی بات نکہے یا وضو نہ ٹوٹے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے
پچیس درجے افضل اور ثواب میں زیادہ ہوا اور اگر نیت زیادہ خالص ہووے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہو پھر حضرت نے اُسکا
سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف
اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد میں طاہر اور با ادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے
بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہو تنہا نماز پڑھنے میں یہ امور حاصل نہیں ق

٢٠٦٨ اِبْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى
فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین
ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت
افضل ہو اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہو

٢٠٦٩ م اَبُوْهُرَيْرَةَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہو اور زمین پر گرتا ہو شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہو

٢٠٧٠ م اَبُوْهُرَيْرَةَ
ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّ غِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کا دانت اُحد کے
پہاڑ برابر ہوگا اور اُسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ میں کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا
تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے

٢٠٧١ م جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ
وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہو اور
دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہو اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہو ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے میں دوسرے
بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کر لے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہو کہ اپنا تو
پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے

٢٠٧٢ م صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِّاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ
لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا
لَّهٗ مسلم میں صہیب بن سنانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہو مومن کا تو اُسکا ہر حال اُسکے واسطے بہتر ہو
اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سواے مومن کے اگر اُسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اُسکے حق میں بہتر ہو اور اگر اُسکو رنج اور
تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اُسکے حق میں بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی میں شکر گزاری سے نعمت
زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ
خوشی میں اُسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہو نہ غم میں

٢٠٧٣ م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ عَلٰى مَا تُوْمُؤُنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ

وَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے
شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہو ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہو کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے
پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اُٹھا کر داہنے بائین کے
لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اٹھانا منع کیا ق اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ ٢٠٧٤
مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا
ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
عورتون سے فرمایا کہ کیون تالوا اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماریون کی
شفا ہو انمین سے ایک ذات الجنب ہو یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے
ف عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی کھانٹی
دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہو دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون کو نہین ذکر
کیا ہو لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہو حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہو اور زہر کو دفع کرتا ہو اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہو
اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہو جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہو اور بخاری کے بخار کو شفا دیتا
لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہو اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا
عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر یعنی گرم و خشک ہو دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہو اور ریح کو تحلیل کرتا ہو اور کھانسی اور
دمہ اور غشی اور سر و خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہو ق اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ ٢٠٧٥
وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہو خواہ اسکو اچھا لگے یا برا مگر اس صورت مین کہ جب
گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نچاہیے ف خوشی اور
ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہو لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ ٢٠٧٦
لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر
فرشتے مقرر ہین اسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَةَ ٢٠٧٧
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہو ف یعنی خزاعہ
کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد مین ہے لوگ یعنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرت نے اسکو
بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا ف اَبُوْ اَيُّوْبَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ ٢٠٧٨
خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح
یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہو اُس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہو کہ اسکو ثواب باقی ہو اور دنیا

۲۰۷۹ | فانی م جابرؓ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ دلوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے ف مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت
سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے

۲۰۸۰ | م النواس بن سمعان غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ
إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ
شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ
خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ
قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي
كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ
اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ
عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ
قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ
فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ
الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ
مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى
يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ
بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ
عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى
جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ
بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ
خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ
فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ
إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ
فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى
يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ
بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِخْذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا

[illegible]

طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ مسلم مین نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر دجال کے سوا سے کا خوف مجکو زیادہ ہی یعنی دجال کے سوا سے مجکو تمھارے حق مین اور فسادون کا زیادہ خوف ہی اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تمسے پہلے مین اُسکو الزام دونگا اور تمکو اُسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اُسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگر والے بالون والا ہی اُسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اُسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اُسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اوسپر پڑھے وہ مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اُٹھاویگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اُسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اُنمین سے ایک دن ایک سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اُسکا یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اسی طرح اُس دن بھی اٹکل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اُسکی شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اُڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اُسکا ایمان لاوینگے اور اُسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اُنکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اُسکے قول کو اُسپر رد کرینگے یعنی اُسکی بات نمانینگے تو اُنکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اُنپر قحط اور خشکی پڑیگی اُنکے ہاتھون مین اُنکے مالون مین سے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اُس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اُسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑے مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اُسکو تلوار سے ماریگا سو اُسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسے نشانہ وہ ٹکڑے ... اُسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اُٹھاوینگے تو موتی سے بوندین ٹپکینگی سو کسی کافر کو اُنکی سانس اور اُسکو اُنکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مر جاویگا اور اُنکا دم پہونچیگا جہانتک اُنکی نظر پہونچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ اُسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اُسکو قتل کرینگے پھر عیسی بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے کہ خدا نے دجال سے بچایا تو شفقت سے اُنکے چہرون کو سہلاوینگے اور اُنکو اُنکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اُنکے لڑنے کی طاقت نہین پناہ دینا

بیجا میرے مسلمان بندون کو واد کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو انکے
پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اُسمین ہوگا اور اُنکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی
اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہانتک کہ اُس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ
تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا اُنکے
تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسی اور اُنکے اصحاب گھرے رہینگے یہانتک کہ اُنکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا
سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسی اور اُسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اُن
یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اُنکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایک جان کا سا مرنا پھر خدا کا رسول عیسی
اور اُسکے اصحاب زمین پر اترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اُنکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین
اُنکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسی اور اُسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان
بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اُنکو اُٹھا لیجاوینگے اور اُنکو پھینک دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی
برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالون کا اُس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور
اُسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اُسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو
کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک ادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک ٹبری لوگون کو کفایت کریگی سو اسی
حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اُنکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی
روح کو قبض کریگی اور بڑے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اُنپر قیامت قائم ہوگی ف
ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اُسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث
فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو
بچاویگا پھر اُسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کا
تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اُسکا حضرت عیسی کے ہاتھ سے قتل ہونا اُسکے بعد یاجوج
ماجوج کا نکلنا اور اُنکی کثرت اور شوکت پھر اُنکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد
کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اُسکے داؤ مین آتا ہے اور کون
ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اُسکا ہرگز اعتقاد نکرے
اُسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامت اُسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن
۲۰۸۱ سے ہو اور جو کافر اور بیدین فاسق سے ہو اُسکو استدراج کہتے ہین ق حَدَّثَنَا فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَ
نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ
بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اُسکے گھر والون کے حق مین اور اُسکے مال اور

جان اور لڑکے اور ہمسایہ مین اُسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتانا اور بُری کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہو ف یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایہ کے حق مین کچھ قصور یا نا انصافی ہو جاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی ھ

۲۰۸۲ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اُسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہو اور اگر مہمانون کے واسطے چار پانچ سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہو منع وہی ہو جو بے حاجت ہو

۲۰۸۳ ھ ابُو مُوسٰى وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسی اور انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر ف ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ نے علم اور آداب حضرت سے بہت سیکھا اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے انکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی

۲۰۸۴ ھ جَابِرٌ فَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهُ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اُسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اُسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہو

۲۰۸۵ ق اَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہو سوا موت کے ف یعنی سب سردار بیماریون کی کلونجی دوا ہو باقی اُسکی تفصیل ساتوین باب مین گذری

۲۰۸۶ ق اَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہو ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کوئی بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین اُسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہو آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر

۲۰۸۷ ھ جَابِرٌ فِيمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بادل سینچے اُسمین دسوان حصہ زکوۃ ہو اور جو کھیت اونٹ پر پانی لاد کر سینچا جاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہو ف جسمین کم محنت تھی اُسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اُسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہو

۲۰۸۸ ھ جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہو کہ امت محمدی ایسا نکرے

۲۰۸۹ ق اَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الْاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہو جتنا فرق ہو ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اُسمین آبخورے ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہو اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہو

۲۰۹۰ ق اَبُو هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ

وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلیٰ دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین انکا کوئی مددگار نہین سوا
خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے انکی فضیلت
۲۰۹۱ بیان کی خ ابْنُ عَبَّاسٍ کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین اُس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پھٹے کو دیکھتا ہون کہ اُسکے پتھر پتھر کو اکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک
۲۰۹۲ حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا م عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس محتاجون کو
۲۰۹۳ دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ
کِلَاکُمَا قَتَلَہٗ یَعْنِیْ اَبَا جَھْلٍ قَالَہٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن عوف سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اسکو قتل کیا یعنی ابو جہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے
فرمایا ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابو جہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث
فرمائی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ لَتَلْتَھِبُ عَلَیْہِ نَارًا اَخَذَھَا مِنَ الْغَنَائِمِ یَوْمَ خَیْبَرَ
لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ قَالَہٗ لِعَبْدٍ لَّہٗ اِسْمُہٗ رِفَاعَۃُ وَیُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِی الْقُرٰی مَقْفَلَہٗ مِنْ خَیْبَرَ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر کملی تو اُسکے
بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سی اُسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا
رفاعہ نام تھا اور لقب اُسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک
بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کر کے حضرت کا لشکر وہان پہونچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اُسکی
تعریف کی کہ اُسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین
جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا
۲۰۹۵ آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہ تسمہ تجکو جلاتا ہی م جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ کَمْ مِّنْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّی وَیُرْوٰی
مُدَلًّی فِی الْجَنَّۃِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک
رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اُنکا توڑنا نہایت
آسان ہی ف ایک یتیم اور ابو لبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ
اگر تو اُسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اُسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابو لبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ درخت
ابو لبابہ سے مول لیکر اُس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مرگئے حضرت نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس
۲۰۹۶ حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی م اَبُوْ ذَرٍّ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ
اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ قَالَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَّقْتِھَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا

فَاِنْ اَدْرَکْتَہَا مَعَہُمْ فَصَلِّ فَاِنَّہَا لَکَ نَافِلَۃٌ قَالَ لَہٗ بخاری مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اُس وقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مین نے کہا اُس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اُنکے ساتھ پاوے تو اُنکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاوےگی یہ حضرت نے ابوذر سے
ف) اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئے خم اِبْنُ عُمَرَ اَیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو کَیْفَ اَنْتَ

۲۰۹۷ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُہُوْدُہُمْ وَاَمَانَاتُہُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا ہٰکَذَا وَشَبَّکَ اَصَابِعَہٗ قَالَ فَکَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْکِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰی خَاصَّتِکَ وَتَدَعُہُمْ وَعَوَامَّہُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اُن مین پھوٹ پڑ جاوےگی تو وے لوگ اس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اُنکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھونکی انگلیان قینچی کر کے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اُس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اُسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیجیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اُنکو اُنکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور شیطان کے باعث سبب لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور دین کی کرے باز رہے اور عوام سے خبر نہ ہو خم عُمَرُ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِکَ قَلُوْصُکَ

۲۰۹۸ لَیْلَۃً بَعْدَ لَیْلَۃٍ قَالَہٗ لِاَحَدِ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ مِنْ یَہُوْدِ خَیْبَرَ فَاَجْلَاہُمْ عُمَرُ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ مسلم مین فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق نے اُنکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اُنکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالو گے حال آنکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا عمر فاروق نے کہا او دشمن خدا کے تو جھوٹ کہتا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اُنکو شام کی طرف نکال دیا اُن بستیون مین جا کر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی م عُقْبَۃُ بْنُ الْحَارِثِ کَیْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْکُمَا

۲۰۹۹ دَعْہَا عَنْکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ یَحْیٰی بِنْتَ اَبِیْ اِہَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَجَاءَتِ امْرَاَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اُس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اُسنے ام یحییٰ ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک

سیاہ عورت آئی اُسنے کہا کہ مین نے تم دونون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اُس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا
کہ مجکو معلوم نہین کہ مین نے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اُنھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت
ہو جاتی ہی لیکن اور امامون کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین

۲۱۰۰ | توانکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم ازراہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ ازراہ فتوی ق اَنَسٌ كَيْفَ يُفْلِحُ
قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اُس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا
اور حال آنکہ وہ اُنکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ اُحد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے

۲۱۰۱ | پوری سند بیان کی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اسکی دغابازی کے

۲۱۰۲ | ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو ھر اِبْنُ عَبَّاسٍ لِمَ اِلصَّلٰوةِ وَيُرْوٰى لِمَ اُصَلِّي فَاَتَوَضَّأَ وَيُرْوٰى اُرِيْدُ اَنْ
اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّأَ قَالَهُ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ اَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی
جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا
جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہی
کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کھانے کے
واسطے واجب نہین ہرچند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو

۲۱۰۳ | معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ
لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيْهِ يَعْنِيْ لِاَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اُس زمانے مین اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام
اُنکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوہجات کی

۲۱۰۴ | دعا کی اُس وقت وہان زراعت نتھی اگر ہوتی تو اُسکی بھی دعا کرتے ق عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ
يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے
آج کی رات میری نگہبانی کرے ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے
حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اُنکے حق مین

۲۱۰۵ | دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین ھر اَبُوْ قَتَادَةَ صَحَّ كَانَ هٰذَا اَمْسِيْنَ لِمِنِّيْ
قَالَهُ لِاَبِيْ قَتَادَةَ حِيْنَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے

یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جب کہ آپنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا

ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق میں یوں دعا کی کہ خدا تیری حفاظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی

۲۱۰۶ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالَہٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وین نہ شرمندے یہ حضرت نے عبد القیس کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ انسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں ف عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وے حضرت کی خدمت میں مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر انکی توقیر کی

۲۱۰۷ ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہے جہاں وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اسکی موت سے عالم کو آرام ہے

۲۱۰۸ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اتارے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ م جابرؓ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ انکے نرخروں سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے ف ذالخویصرہ ایک منافق تھا اسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں نہ انصاف کرونگا تو کون کریگا عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن اسمیں بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

۲۱۱۰ م سلمان بن عامر الضبی مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهٗ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم میں سلمان بن عامر سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اُسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اُسکے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

٢١ م کعب بن عجرۃ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم مین کعب بن عجرۃؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین اُنکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین ٣٣ بار سبحان اللہ و ٣٣ بار الحمد للہ اور ٣٤ بار اللہ اکبر

٢١١٢ ح المسور بن مخرمۃ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاؤُهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہی سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مین نے تمھاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اُنھون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دین ف جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اُنکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اُنکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو دین تو اُنکے مال اور آدمیون کو پھیر دیوین جب اُنکے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے اُنکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اُسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُنھون نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اُنکے جورو لڑکے پھیر دیے

٢١١٣ خ ابن عمر مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَّتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اُنکو کوئی نہین جانتا سواے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سواے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی بھی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینھ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین سواے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اُسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اُسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اُسکے ایمان مین خلل ہی

٢١١٤ م ابو ہریرۃ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت میں وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہونگے کوئی اُن میں سے چاہیگا کہ کاش مجھکو دیکھتا اپنے
اہل وعیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنا سے دیدار میں اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا
جب ایسا ہو سراپا ایمان ہو جان و مال اُسکی جمال پر قربان ہو ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ ۱۲۱۵
قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہوں سے ہے گناہ ہے اصحاب نے کہا
یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اُسکے باپ کو گالی
دیتا ہے اور یہ اور کسیکی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اُسکی ماں کو گالی دیتا ہے ف یعنی جب کسیکے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اُسکے ماں باپ کو گالی دیگا
تو حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا م أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ ۱۲۱۶
فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ
فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اچھی
لوگوں کی زندگانی سے اُس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے رہتا ہے دوڑتا پھرتا ہے اُسکی پیٹھ پر جب کہیں
شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگانی
جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کے کسی نالے میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز قائم
رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص خیر میں نہیں [illegible]
حضرت نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر [illegible]
ہزاروں فائدے ہیں غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہو سکتی ہے لیکن [illegible]
میں بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم میں شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہو تو لوگوں [illegible] رہنا
افضل ہے چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں میں رہنا اور اُنکی ایذا دینا سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے ق ابْنُ عَبَّاسٍ [illegible] ۱۲۱۷
مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ
الْإِسْلَامِ وَيُرْوَى بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ
إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ
شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ كَتَبَهُ إِلَى قَيْصَرَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف [illegible] سلام ہو اُس پر
جو راہ راست پر چلا بعد اسکے میں تجھکو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تا کہ دین دنیا میں [illegible]
تو مسلمان ہو جا خدا تجھکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی دین [illegible] کا اور اگر
تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعداروں کا گناہ پڑیگا یعنی [illegible]

تو انکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور
تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکریں اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراویں اور ہم میں سے بعضے آدمی بعضوں کو
خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناویں سو اگر اہل کتاب توحید سے منھ موڑیں تو اُنسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم
الٰہی کے مطیع ہیں ف صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرتؐ
حدیبیہ میں صلح ہوئی تو میں شام کے ملک میں تھا اسی زمانے میں حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا
سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اُسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اُس وقت میں آیا تھا
ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے
پوچھا کہ تم لوگوں میں سے اس پیغمبر کا رشتے میں کون شخص زیادہ تر قریب ہی میں نے کہا کہ میں تو مجکو لوگوں نے بادشاہ
کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیوں سے
کہ میں اس شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اُسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور
ہونے کا ڈر نہوتا تو میں حضرت کے حال میں کچھ جھوٹ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی میں نے کہا
ہم لوگوں میں نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے میں کوئی بادشاہ بھی تھا میں نے
کہا کہ نہیں بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ
نے کہا کہ سردار لوگ اسکے تابع ہوتے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب اُسکے تابع ہوتے ہیں بادشاہ نے کہا اُسکے ساتھی
بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی اُن میں سے اُسکے دین سے
پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہی میں نے کہا ہاں بادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیا ہی میں نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اُسپر غالب ہوتے ہیں بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا
بھی کرتا ہی میں نے کہا کہ نہیں لیکن اب ہمسے اور اُس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہیں معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے
کہا واللہ اتنی بات کے سوا میں کوئی اور بات کہیں نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں میں اس طرح نبوت کا دعوی کسینے
آگے بھی کیا ہی یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں پھر بادشاہ نے دو بھاشیے سے کہا کہدے کہ میں نے اسکا حسب اور نسب پوچھا
تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم میں شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے
ہیں میں نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے میں کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہیں سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص بہانے سے
پردے میں اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور میں نے اُسکے تابعداروں کا حال پوچھا کہ سردار ہیں یا غریب تو نے
کہا غریب ہیں سو یہی حال ہی پیغمبروں کا کہ انکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہیں یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے
ہیں اور میں نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اُسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو نے کہا کہ نہیں تو میں نے جانا کہ جو کبھی
آدمیوں پر جھوٹ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ باندھیگا اور میں نے تجھسے پوچھا کہ اُسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر
پھر بھی جاتے ہیں تو نے کہا کہ نہیں سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل میں رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی

کہ اُسکو تغیر نہین ہوتا اور مین نے تجہسے پوچہا کہ اُسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا
ہی کہ اُسکو ترقی ہوتی ہی یہانتک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مین نے کہا کہ اُسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی
اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مین نے
پوچہا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے پوچہا کہ
ایسا دعوی اُسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تہا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ
شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اُسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مین نے کہا کہ
ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکہلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچین ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر
اور مین آگے سے جانتا تہا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان تہا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ
جانتا کہ مین اُس تک پہونچ سکونگا تو مین اُسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو مین اُسکے قدم دہوتا اور البتہ
اُسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑہا جب وہ خط پڑہ چکا تو
اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا
اخراج ہوا تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہی سو جبسے مجکو یقین ہوگیا تہا
کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے
ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اُن سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری
چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے
اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اُنکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش
جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اُن لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ
نصرانی تہا اپنے دین کا بڑا عالم تہا اُسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہوا
ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی
کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس
اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تہا حضرت کے خط کا یون جواب لکہا کہ تمہارا کیا خوب دین ہی
تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تہا کہ
شاید کہین اور ہوگا اور اُسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تہا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو
تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے
اُسکے بیٹے نے اُسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور
نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے
کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے

نصرانی بادشاہوں نے عیسے کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا
اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں
تم کیوں پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور نا انصافی ہے

۲۱۱۸ م حُذَيْفَةَ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَ مِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَ مِنْهَا كِبَارٌ
یعنی الفتن مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے ذکر میں فرمایا کہ ان میں سے تین فتنے ایسے
کہ نہیں لگتا کہ کچھ بھی چھوڑیں اور ان میں سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی اُن میں سے چھوٹی ہیں اور بعضی بڑی
ف یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فسادوں سے کون فساد مراد ہیں
بعضے کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا

۲۱۱۹ تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم ق اَبُو هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ
نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہے
دوزخ کی آگ سے ستر حصے سے اصحابؓ نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ
البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ
کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی

۲۱۲۰ پناہ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا
عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑنے خدا کی راہ میں اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بنے تختوں پر یا جیسے
بادشاہ تختوں پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گھر میں سو کر ہنستے جاگے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں
ہنستے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازوں پر سوار ہوکر
جہاد کرینگے بادشاہوں کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیوں میں شریک کرے
حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیوں میں داخل تھیں پھر جہاز سے

۲۱۲۱ اُترکے سواری سے گر پڑیں اور مرگئیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ
تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ
وَ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہیں جبکہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردوں کو کیونکر
زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہیں ابراہیم نے کہا یقین کیوں نہیں ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہے کہ میرے دل کو

اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر آپنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھکو قیدخانے میں دیر
لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو میں بلانے والے کی بات مانتا یعنی تکرار نکرتا اُسکے ساتھ چلا جاتا ف حضرت نے
حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھی اسواسطے دیکھنے کی
درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجھکو تو مردہ زندہ
ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نتھی اور اگر اُنکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا
قصہ یہ ہے کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور کہا اُنے اور
یہ تمنا اُس وقت کی کہ کاش مجھکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی مضبوط مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف
اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی مضبوط مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نتھا اور حضرت یوسف کا
قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب برآری حضرت یوسف سے نہوئی تو اُسنے اُنکو قید کروا یا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے
جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اُنکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے
کے ساتھ نگئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قیدخانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ
پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق
قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا ١٢٢ عَنْ اَبِي ذَرٍّ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ قَالَ
حِيْنَ سَأَلَهُ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہے مین اُسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے
اُس وقت فرمایا جبکہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کیا دیکھا تھا ف یعنی اُسکی ذات پاک کہ نور جلال کے پردے
مین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان ١٢٣ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَيْحَ عَمَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ
بخاری مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اُنکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وے لوگ اُسکو
دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضیٰ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی
اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت و نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے ١٢٤ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ
شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلِبُهَا
يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ سَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ
بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واسطے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس
اونٹ ہین اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اُنکی زکوٰۃ دیا کرتا ہے اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اُنکو دودھ پینے کے واسطے
عاریت بھی دیتا ہے اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اُنکا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجون کو دیتا ہے اُسنے کہا
ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے وطن مین جو شہر دریاؤن کے پرے ہے سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ
نگھٹاویگا یہ حضرت نے ایک گانؤن والے عرب سے فرمایا جبکہ اُسنے ہجرت کا حال پوچھا ف قرآن حدیث مین مہاجرین کی
فضیلت بہت مذکور ہے اُسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اُسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیفین

اٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اسمین ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہو نماز روزہ کہ اسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہو بطریق اولی کرتا ہوگا

۲۱۲۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَهُ مِرَارًا بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہو کہ وہ غرور مین آجاتا ہو کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بےنصیب رہا

۲۱۲۶ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ يَعْنِي أَبَا بَصِيرٍ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی ماں کی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہو کاش اسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس آجاے تو حضرت اسکو حوالے کر دین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس چلا جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑا چاہتا ہو اور جنگ کروایا چاہتا ہو باقی قصہ ابو بصیر کا پیچھے باب مین گذرا ہو

۲۱۲۷ عَنْ جَابِرٍ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مین نے انصاف نہ کیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہین ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا ہے

۲۱۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ انھون نے وضو کیا اور انکی ایڑیان خشک رہ گئین تھین وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہنے پاوے

۲۱۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہو کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک رہینگی تو دوزخ مین جلینگی ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہو تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہو کہ اسکا انجام دوزخ ہو ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلط ہو قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہو

۲۱۳۰ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہو عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو کھلا یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور

حال آنکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہوجاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری کمال کثرت سے ہونے اور نیک لوگ کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوجاتے ہین ف حضرت زینب سے روایت ہو کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اُس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اسکی ترقی ہی یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہوجاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی ھ رابو سعید

۲۱۳۱ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِيْ يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہو رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے بحث کریگا ف صحیح مسلم مین روایت ہو کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اُسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اُس مومن کو خوب زد و کوب کرواکے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا سو مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اُسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اُسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا سو مومن کہیگا اب تو تجکو زیادہ تر یقین ہوگیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اُسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اُسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو ذبح کر سکیگا پھر اُسکو آگ مین ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہی اور حال آنکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہو عن ابن مسعود

۲۱۳۲ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا قَالَهٗ حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہوا اور یہ اسکی موت ہو جو اُسکو گھیرے ہو اور یہ خط جو باہر نکلا ہو سو آدمی کی امید و آرزو ہوا اور چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اُس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اُسنے کاٹا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب ایک چوکھٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اُسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہو اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہو کہ پچاس برس کی عمر ہو لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہو آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہو ق عائشہ

۲۱۳۳ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهٖ عِنْدَ نَقْلِهِ اللَّبِنَ فِيْ بِنَاءِ مَسْجِدِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اُٹھانا افضل ہو کہ خیبر کا بوجھ ہمارے رب یہ نیک تر اور پاکیزہ تر ہو حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت ف اسوجہ سے کہ لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہو کہ اسمین دنیا کی فلاح ہو اور اسمین آخرت کی

۲۱ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس
بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ
حضرت ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا مجکو اسمیں اختیار نہیں جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہیں یہ اونٹنی
بیٹھ جاویگی سو جہاں حضرت کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہاں سے قریب تھا
حضرت وہاں چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں گھر بنایا اور وہیں قبر مبارک ہوئی ۲۱۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ
فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے
ہوا اور اوپر لڑائی کے ہتھیار ہیں ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب میں گزرا ۲۱۲۶ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَهٗ يَوْمَ
حُنَيْنٍ مسلم میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا
بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور
فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست ہوئی ۲۱۲۷ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَ
هُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنْ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ
فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ ائْتِنَا لَكُمْ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
فلانا شخص ہے اور یہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں سو قربانی کے اونٹوں کو سامنے کر دو یعنی
قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو تو میں اسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس پھر
جبکہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن
حفص ہے اور یہ شریر بدذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو میں اسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے
پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ حضرت کے
ساتھ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام میں پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے میں داخل
ہونے سے روکا کفار سمجھے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے جھگڑا کرنے آئے ہوں تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار
سے کہا کہ میں حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہوں جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اسکے روبرو کروائے تاکہ اسکو
یقین ہو کہ سوائے عمرہ کے اور کچھ ارادہ نہیں پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو
آئے ہیں قربانیاں انکے ساتھ ہیں پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار ذکر
ہو چکا ۲۱۲۸ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ دار ہوں سو جو شخص کہ تم میں سے چاہے روزہ رکھے اور چاہے
چھوڑ رکھے اور جو شخص کہ تم میں سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے اسکا روزہ فرض نہیں ہے
حضرت نے اسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ
بنی تمیم بخاری میں اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جو ہے میری قوم سے یعنی بنی تمیم ف
جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے
مضر کی اولاد ہیں اور مضر حضرت کے اجداد میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت نے انکا مال اپنی قوم کو فرمایا
۲۱۴۰ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا میں برابر ہیں ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو
اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب
۲۱۴۱ انگلیوں کی برابر ہے چھوٹی ہو یا بڑی ق ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ يعنی شاة
مَيْتَةً بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے اسکی کھال کیوں نہ لی سو اسکو تم پاک
کرتے پھر اسکو اپنے کام میں لاتے یعنی حضرت میمونہ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اسکو لوگوں نے مع کھال پھینک دیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام میں لانے کے لائق ہو مرنے سے کھال حرام
۲۱۴۲ نہیں ہوتی ق أَبُو هُرَيْرَةَ هَلَاكُ أُمَّتِي وَيُرْوٰى هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ سے ہوگی ف بخاری میں روایت ہے کہ مدینہ میں
حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا انپر لعنت کرے کیا وے
لونڈے ہونگے ابو ہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو انکے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان
نادان بے عقل حاکم ہونگے مسلمانوں کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید و اکثر مروان کی اولاد و بعضے
عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا جیسا کہ اسکا مفصل حال تاریخ پڑھنے والوں کو ظاہر ہے
۲۱۴۳ أَبُو هُرَيْرَةَ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میری امت میں وے نہایت سخت ہیں دجال پر یعنی بنو تمیم یعنی جبکہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اسکا زور نہ چلیگا ف
۲۱۴۴ أَبُو ذَرٍّ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ
أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ
مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ [illegible]
تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری اور
مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور ٹوٹے میں ہیں قسم ہے رب کعبہ کی ابو ذر نے
کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیان کار کون ہیں حضرت نے فرمایا وے بڑے مال دار ہیں مگر جو کہ

جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک ہو اور انکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اسکو کو چھینگے اپنے سینگون سے اور اسکو روندینگے اپنے کھرون اور کھردن سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو نچار وند اکرینگے یہانتک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا ف ابو ذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین نہ زکوۃ دیوین نہ محتاجون کی خبر لوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب انکی زیان کاری ثابت ہوگی

۲۱۴۵ خ ابو هريرة هاتِ مِن أحجار الجن وإنّه أتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألوني الزاد فدعوت الله لهم ألا يمرّوا بعظم ولا بروثة إلا وجدوا عليها طعاما ما قال هو له حين قال له لا تأتني بعظم ولا بروثة فقال ما بال العظم والروثة بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہو اور اسکا حال تو یون ہو کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو انھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مین نے انکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین اسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا جب حضرت نے ان سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہو ف ابو ہریرہؓ روایت ہو کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مین نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہو وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرتؐ انکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہو اسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہو اسکو جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا

۲۱۴۶ م ابو عبيدة بن الجراح هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال أبو عبيدة فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه فأكل قاله في حوت ميت رماه البحر قال الصغاني حققت هذا الكتاب حقق الله آماله وصدق بيانه ابانه اقول الله أخذت مضجعي ليلة الأحد الحادية عشرة من شهر الربيع الأول سنة اثنين وعشرين وستمائة وقلت اللهم أرني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في المنام بأنك تعلم اشتياقي إليه فرأيت بعد هجعة من الليل كأني والنبي صلى الله عليه وآله وسلم في مشربة في نفر من أصحابي أسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله ما تقول في حوت ميت رماه البحر أحلال هو قال نعم فقال وهو يتبسم إلى نحره فقلت وأنا أشير إلى من بأسفل الدرج فقل لأصحابي فإنهم لا يصدقونني فقال لقد شتمني وعابوني فقلت كيف يا رسول الله فقال كلا ما ليس هو من قوله وإنما هو ما عرضت قولي على من لا يقبله ثم أقبل عليهم يلومهم ويعظهم فقلت صبيحة تلك الليلة وأنا أعوذ بالله من أن أعرض حديثه بعد ليلتي هذه إلا على الذين يحكمونه فيما شجر بينهم ثم لا يجدون في أنفسهم حرجا مما قضى ويسلموا تسليما مسلم مین ابو عبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ

فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہو کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے ساتھ اُسکے گوشت سے کچھ باقی ہو تو ہمکو کھلاؤ
ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اُسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اُس مردہ مچھلی کے حق میں
فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا ف جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر
حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے
کبھی نہ دیکھی تھی اُسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اُسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اُسکے اضطرار کے
سبب سے اُسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہان رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینہ مین آئے تو حضرت سے
یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوے اور پانی پر اُترا وے
تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہو ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اُنکی
امیدون کو اپنی قدرت سے برلاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اُنکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات
شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھ سو بائیس ہجری مین اور مینے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خواب مین دکھلاوے کہ اُنکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہو تو رات کو ایک نیند کے بعد مین نے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے
پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین
مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہو تو حضرت نے مسکرا کے فرمایا کہ ہان حلال ہو تو مین نے
عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اُنکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے
تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجکو گالی دی اور اُن لوگون نے مجکو عیب لگایا تو مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہو تو حضرت نے
کچھ کلام کیا کہ اُسکے لفظین مجکو یاد نہین رہین ولیکن اُسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اُن لوگون سے بیان کی جو اُسکو
نہین قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہو گالی دینے کے برابر پھر حضرت اُن لوگون
کی طرف متوجہ ہوئے اُنکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مین نے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اُس سے
کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اُنھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو
حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اُداسی نہین پاتے اور اپنا
کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر ف مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہو اور
ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون کے روبرو کرنا بے ادبی ہو مشتاق دیدار سے کہے نااہل کے روبرو ضایع نکرے ق

۲۱۴۷ اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يعنى اَبَا طَالِب
بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی
آگ مین ہو اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا ف ابو طالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار
رہے مگر اسواسطے دوزخ مین اُنپر کمتر کا عذاب ہوا ق

۲۱۴۸ اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يعنى لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اُسکے حق مین صدقہ ہو اور ہمارے واسطے

تھے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھی اُسکو زکاۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اُسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اُس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے

٢١٤٩ عن حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ ... هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم میں حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اُسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اُنہے کہا تھا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے

٢١٥٠ عن أَبِي مُوسَى هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ يَعْنِي سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اُسمیں مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اُن میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اُس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہانتک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح میں موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اُسکو دیکھے

٢١٥١ عن أَبِي هُرَيْرَةَ يَمِينُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْقَبْضُ أَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہے خرچ کرنا اُسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز انڈیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جب سے کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اُسکے داہنے ہاتھ میں سے کچھ نہیں کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اُس وقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہے یا یون فرمایا کہ فیض ہے کسیکو اُٹھاتا ہے اور کسیکو جھکاتا ہے ف یعنی کشایش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں

٢١٥٢ عن أَبِي هُرَيْرَةَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ وَفِي رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھا دے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

فِی الْکَلِمَاتِ الْقُدْسِیَّةِ الَّتِیْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ

گیارھویں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مصنف صرف قدسی حدیثیں لایا ہے قدسی حدیث اُسکو کہتے ہیں کہ حضرت یون کہیں کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ

قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب
بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن چھونا بے وضو درست نہین ہی اور حدیث قدسی کا چھونا
٢١٥٣ درست ہی ختم ﴿اَنَسٌ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِیْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ﴾ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مین نے اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اسکی جاتی رہین پھر اسنے
صبر کیا تو انکے عوض اسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین انکا جاتا رہنا یا انکی روشنی کا کم ہونا اسپر
نہایت شاق ہی جب اسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا ختم
٢١٥٤ ﴿اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِیْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ﴾ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اسکو میرا ملنا
برا لگا تو مجکو بھی اسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا
٢١٥٥ مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی ختم ﴿اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا
تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهٗ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهٗ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهٗ بِاَسْرَعَ﴾ بخاری مین ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون
اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے
دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی
طرف متوجہ ہوتا ہی اسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین
٢١٥٦ نیک کامون کی ترغیب ہی جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی ختم ﴿اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ
فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا﴾ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اسکے اوپر مت لکھو اور اگر اسنے اس کام
کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اسنے نیکی کا قصد کیا اور اسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف
سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندون پر جیسا ہی کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا
اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد ... نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی
قصد پر عزم مصمم ہوگیا یعنی اسکا کرنا بے تردد خوب ساحل مین ٹھن گیا ہو تو اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ ایسا عزم مصمم ہونے کے
اس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش
نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے کسی اور سبب ... تو یہ گناہ
لکھا جاویگا جیسے کسینے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اسی
رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی
٢١٥٧ ﴿اَبُوْهُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ﴾ بخاری اور مسلم مین

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نے تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور
نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ
۲۱۰ اُسکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✦ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ
عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے
غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اسکو اور اُسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے
واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا
۲۱۵۹ اُسمین کچھ بھی لگاؤ نہو ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور
مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جس دم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی
اُسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اُسکو اُس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اُسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اُسکا
ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے
حاصل ہو اور یہ نہین کہ گنا ہون پر تو اڑا جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین
۲۱۶۰ بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بڑن جوتے اور تخم کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا ق
اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ
میرے ہی واسطے ہی اور مین اُسکا بدلا دونگا یعنی اُسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف
اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود اری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار
ظاہر نکرے تو اُسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک
۲۱۶۱ نہین اسواسطے کہ اُنکو بھوک پیاس نہین جسکو روکین م اَنَسٌ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا کَذَا مَا کَذَا حَتّٰی یَقُوْلُوْا
هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ
کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہانتک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے
بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حال آنکہ اُسکے برابر کوئی نادانی نہین
اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اُسکا وجود نہو یعنی عدم سے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا
محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی
مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب ✦ حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے
۲۱۶۲ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَرِحَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جبکہ اُسنے روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف

روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہو کہ روزہ پورا ہوا اور کھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا خم اَبُو ذَرٍّ اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی عِبَادِیْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ مین نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہو اُسکی صفت عادل ہو اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہو م اَبُو هُرَيْرَةَ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج انکو سایہ مین رکھونگا اپنے سایہ مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایہ کے سوا ف یعنی جو آپسمین بمحبت رکھتے ہین انکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہو ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے انکی محبت پاک ہو وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایہ مین ہونگے خم اَبُو هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اُسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اُس سے پورا کام کروالیا اور اُسکی مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر م اَبُو هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ مین نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھ اور میرے بندے کے لیے ہو جو مانگے ف پوری روایت یون ہو کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہو خدا فرماتا ہو میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہو خدا فرماتا ہو کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہو خدا فرماتا ہو میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہو تو خدا فرماتا ہو کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہو یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہو خدا فرماتا ہو یہ میرے بندے کے واسطے ہو یعنی سورۂ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد وثنا دوسرے دعا تو حمد وثنا خدا کے واسطے ہو اور دعا بندے کے واسطے ہو سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہو خم اَبُو هُرَيْرَةَ كَذَّبَنِی ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اُسکو یہ لازم نہ تھا اور مجھکو گالی دی اور اُسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اُسکے اس قول مین ہو کہ کہتا ہو کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اُسنے اول بار مجھکو بنایا اور حال آنکہ اول بار کا بنانا کچھ بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجھکو برابر اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اس قول مین ہو کہ بندہ کہتا ہو کہ خدا نے بیٹا لیا اور

حال آنکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی
مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب لگوئی ہر نصاری
۲۱۶۶ کہتے ہین عیسی خدا کا بیٹا ہر اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے **ھ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ كُلُّ
مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ
وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت
ہر کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہر کہ جو مال کہ مین نے بندے کو دیا سو حلال ہر اور مین نے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل
دین پر نہ جھکے اور البتہ انکے پاس شیطان آئے سو انکو انکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور انپر حرام کیا جو مین نے انپر حلال کر دیا تھا
اور شیطانون نے انکو بتلایا کہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مین نے کوئی دلیل نہین اتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور
کفار کسیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا
معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے تھے اور اسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہر کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کے فاتحہ
۲۱۶۹ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہر کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي
لِعَبْدٍ لِي وَفِي رِوَايَةٍ لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا فرماتا ہر کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی
قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی انکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر
۲۱۷۰ نہین ہو سکتا **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہر مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے
منکر نہوتے ہون کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب پانی برسا **ف** یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہر
۲۱۷۱ اور نادان لوگ اسکو تارے اور نحست کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے **ھ** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ
بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي
يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہر کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہر یہانتک کہ مین اسکو چاہنے لگتا ہون تو مین
اسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہر اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہر اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہر اور
اسکا پانون ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہر اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اسکو پناہ
مین رکھون **ف** اس حدیث مین اس مقام کا بیان ہر جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ ہو جاتا ہر گناہ ہونے سے
انکو روکتا ہر اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی زیادہ تر

متوجہ ہوتا ہے لیکن تحقیقی مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اُسکو خدا کے سوائے کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی
نہیں رہتی اور بجز رضائے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اُسکے دل میں نہیں دخل پاتی تو کوئی کام جس میں خدا کی مرضی نہو اُس سے
نہیں ہوسکتا آنکھ کان ہاتھ پانوں مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہیں سب اُسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سُنے سوا ایسے
عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب
الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہیں تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہے اور عبادت دو قسم ہے فرض اور نفل
مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہیں ہوتی کہ اُسکے وقت مقرر ہیں تو مشتاق بندے سے اُن وقتوں میں جو فرض سے خالی ہیں
شغل اور خالی نہیں رہا جاتا اسواسطے اُن خالی وقتوں کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہے جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے
اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو موجب حدیث کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہوکر اُسکا یہ حال ہو جاتا ہے کہ شعر ہمہ گوشم
تا چہ فرمائی ٭ ہمہ چشمم تا نظر آئی ٭ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہیں میسر ہوتا ہے تو
معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیروں کو ایسا کمال ثابت کرتے ہیں سو اُنکا غلط گمان ہے اسواسطے کہ
نفل کا کیا ذکر ہے وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہیں خم اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ
صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بہشت کے
سوائے ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے اُسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اُسنے ثواب کے واسطے صبر کیا
ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا استاد مر گیا اور اُسنے صبر کیا تو اُسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر
کیا خم اَنَسٌ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِيْ وَيُرْوٰى مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِيْ
شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ
اِلَيَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری میں انس اور ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو میرے دلی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یوں ہے کہ جو میرے ولی
سے عداوت کرے تو اُسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز میں جسکا میں کرنے والا ہوں مجکو تردد نہیں ہوتا جیسے
اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اُسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہوں
اور حال آنکہ اُسکو موت سے کوئی چارہ نہیں یعنی اُسکو مرنا ضرور ہے اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہیں چاہی ترک دنیا کے
برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہے چنانچہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ کو
کچھ خوف اور غم نہیں اولیاء اللہ وے ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسے مجکو ایماندار کی موت میں
تردد ہوتا ہے کسی چیز میں ویسا تردد نہیں ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن اسمیں مزید رحمت کا بیان ہے یعنی ایمان کی برکت سے
اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں بیماری اور بھوک اور پیاس کو اپنی ذات
پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں پس جسے
جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اُنکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اُسکو لازم ہے کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت کے

کم بابندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی

٢١٧٤ جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے تبلانے کو دو دو پہر بیٹھین ھم جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو وہ کون ہو جو مجھپر قسم کھاتا ہو کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل اکارتھ کیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اسکے نیک عمل کو خدا برباد کرڈالتا ہو اور جسپر اسنے قسم کھائی اسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہو سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوا سے خدا کے کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی بخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے

٢١٧٥ کہ شاید اسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے ھم اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِیْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ اس سے بڑا کون ظالم ہو جو گیا کہ بنا وے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہو ذرہ یا جو برابر

٢١٧٦ بے جان حقیر چیز کو کبھی نہین بنا سکتے ھم اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہو یہی سبب ہو کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہو اور اسراف ناپسند سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اڑانا جیسے ناچ رنگ

٢١٧٧ مین یا لہو کے مقام مین ھم اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہو یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہو خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مین نے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہو خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے بیٹے تجسے مین نے

پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی خدا فرماویگا
کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا
ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ انکی احتیاط اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال انکہ
وہ مقدس ذات سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی م ر ابو ذرؓ يَا عِبَادِيْ ۲۱۷۸
كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ
يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ
اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ
اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ
لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ
ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا
فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مین نے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگا دون ای میرے بندو تم سب
بھوکے ہو مگر جسکو مین نے کھلایا تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین نے پہنایا تو مجھسے لباس
مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو
کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کر دو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ
پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے
برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھا دے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی
سے کچھ نہ گھٹا دے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور
اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اس سے کچھ نہ گھٹا دے جو میرے پاس ہی مگر
جیسے سوئی گھٹاتی ہی جبکہ اسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے
بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو ان اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا
پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سواے برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سواے
کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت
اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا کے تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا
مین راہ پائی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے

گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال میں لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس سے میری
سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہیں اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہیں پھر اپنی عطا کے
حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہاں کچھ کمی کا حرف نہیں پھر اپنی عدالت بیان
فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال میں ہماری طرف سے کچھ ظلم نہیں ق ۱۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا
قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ
سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ
بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمد میں جب کسی
چیز کا حکم کرتا ہوں تو اسکو کوئی نہیں پھیر سکتا اور البتہ میں نے تجھکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے تجھ پر احسان کیا کہ انکو میں
عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالونگا اور انکے سوا اور کسی دشمن کو انپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ انکی جڑ بیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ
انپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع کریں کافروں کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضوں کو ہلاک
کریں اور بعضے انکے بعضوں کو قید کریں ف یعنی قضا و قدر میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا
قحط پڑیگا جسمیں سب کے سب مر جاویں نہ ایسے کافروں پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالیں ہر چند چنگیز خان
اور ہلاکو کے وقت میں لاکھوں بلکہ کروروں مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست و نابود نہیں ہوگئے ہاں یہ البتہ ہے کہ اس
امت میں آپس کا اختلاف اور شر اور فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ

بارھویں باب میں حضرت کی دعائیں ہیں جو ہر ایک مطلب کی جامع ہیں افضل یہی ہے کہ حضرت کی دعائیں یاد کرکے عمل میں
لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہیں جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے
یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری بلاشک با برکت اور مقبول ہے تو ہوتے حضرت کی دعاؤں کے کیا ضرور کہ اور
دعاؤں کو سیکھے ق ۱۸۰ عَنْ عَائِشَةَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ إِذَا اشْتَكَى إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیوں کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہیں بدون تیری صحت کے ایسا شفا دے
جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اوپر
سے سناتے فرماتے ق ۱۸۱ عَنْ أَنَسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ قَالَهُ عِنْدَ إِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُودِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهِ
وَكَانَ يَخْدُمُهُ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے
یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت
کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا حضرت اسکے دیکھنے کو گئے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اسنے اپنے
باپ کی طرف دیکھا اسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث

معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر کی عیادت جائز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو خم ابو امامۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْہُ رَبَّنَا ۲۱۸۲

کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَہٗ بخاری میں ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے ای ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے یہ حضرت دعا کرتے تھے جب انکا دسترخوان اٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہے م ابن عمر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲۱۸۳

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَرَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسَ اَیْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ م مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا ہے خدا سب سے بڑا ہے خدا سب سے بڑا ہے بڑا پاک ذات ہے جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو میں نہ کر سکتے اور ہم ہر حال میں اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہیں الٰہی ہم اپنے اس سفر میں نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہیں اور وہ کام چاہتے ہیں جس مین تو راضی ہو جاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر میں تو ساتھی ہے اور گھربار کا خلیفہ ہے یعنی نگہبان الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال اور گھربار کی بری الٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہوا اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمر وَاِذَا رَجَعَ ۲۱۸۴

قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور جب حضرتؐ سفر سے پلٹے تو اس لگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگزار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے ف اسمین اشارہ ہے جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ ۲۱۸۵

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کَانَ ھٰذَا اَکْثَرُ دُعَائِہٖ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرتؐ اکثر کیا کرتے تھے ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطالب داخل ہیں اسواسطے حضرتؐ اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے م ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ ۲۱۸۶

مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اسکی

پرہیزگاری اور اُسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کرڈال تو ہی اُسکا بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اُسکا کارساز اور مددگار ہے
ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اُس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقویٰ ممکن نہیں اسواسطے
حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی خ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَھُمْ مِنْھُمْ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ بخاری
میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کردے ف انصار
نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو
٢١٨٨ لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ بخاری اور
مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اُسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت
ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینہ کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطن فیض ہے ق
٢١٨٩ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمدؐ کے
اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے
کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور
حضرت کے بعد حضرت کی بیٹیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی میں حضرت عایشہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین راتیں سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اُسی کتاب میں حضرت عایشہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ ابن عباسؓ
٢١٩٠ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ
نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے
دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی
اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کرڈال مجکو سراپا نور ف روشنی
سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلکہ شش
٢١٩١ جہت سے مجکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے خ عَایِشَۃُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عِبَادًا یَعْنِیْ
عَبَّادَ ابْنَ بِشْرٍ قَالَہٗ حِیْنَ تَھَجَّدَ فِیْ بَیْتِ عَایِشَۃَ فَسَمِعَ صَوْتَہٗ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ بخاری میں
حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عبّاد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت
نے حضرت عایشہؓ کے گھر میں تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی ف اس
حدیث میں ترغیب ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
٢١٩٢ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ
اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان تجکو سونپی اور منھ کو تیرے

سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہو مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اُتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا

ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے

ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر اُنکو صحت حاصل ہوئی

۲۱۹۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہو اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہو اور کر دے زندگی کو میرے واسطے بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب

ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہو

۲۱۹۵ م اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اُسکو جو مجھکو کھلا دے اور پلا اُسکو جو مجھکو پلا دے

ف جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا

ف جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اُنکو ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی

۲۱۹۷ م عَلِیٌّ وَّ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضیٰ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی

ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ ایک رات مین نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت مسجد مین یہ دعا کر رہے تھے

۲۱۹۸ م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہو جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے

۲۱۹۹ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهٗ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینھ کو برسا الٰہی ہم پر مینھ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف

ایکبار حضرتؐ کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے
اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہین
بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے پیچھے سے بادل اُٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب
نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوگئے
اور راہین بند ہوگئین دعا کیجیے کہ خدا مینھہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اُٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے
ہمپر آب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینھہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا
۲۲۰۰ ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا م اُمِّ سَلَمَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِی سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ
فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ
مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اُسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اُسکے
بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اُنکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہمکو اور اُسکو اے رب العالمین اور اُسکی قبر کو کشادہ
کر اور اُسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وے مرگئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے
۲۲۰۱ اُسکے واسطے یہ دعا کی م عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہی اس دعا مین بشارت ہی مغفرت کی
۲۲۰۲ اُنکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق اَبُوْ مُوْسٰی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ
مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَقُلْتُ وَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَ
اَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو
جسکا عبید نام ہی الٰہی قیامت کے دن اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا رکھ ابو موسیٰ نے کہا مین نے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اُسکو عزت والے
مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین
تیر لگا اُسی زخم سے وے مرگئے مین نے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھے کہا تھا کہ حضرت
میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی
۲۲۰۳ ق زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے
۲۲۰۴ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے
فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا

الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی
کترانے والون کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب
حضرت مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈاوے جب حج کا
وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کیے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی
اُنمین سے بعضون نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترانے سر منڈانا
وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوائے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ اُنھون نے حکم بجا لانے مین کیون تامل کیا
اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی عوف بن ۲۲۰۵

مَالِكٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ
اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَهُ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى
جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو بخش اور اُسپر رحم کر اور اُسکو عافیت اور آرام دے
اور اُسکا گناہ معاف کر اور اُسکی عزت سے مہمانی کر اور اُسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اُسکو دھو پانی سے اور برف
سے اور اولے سے یعنی اُسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اُسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے
چھانٹتا ہی اور بدل دے اُسکو گھر اُسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اُسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اُسکی
جورو سے بہتر اور ڈال دے اُسکو بہشت مین اور بچاوے اُسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے حضرت
نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اُس میت کے واسطے اس تفصیل سے
دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے اس میت کے ہوتا ق ابو موسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ ۲۲۰۶
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ بخاری اور مسلم مین
ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین
ہوئی ہی اور بخش دے اُس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول
چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہی ف ہرچند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک
اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے
یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے ق ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ ۲۲۰۷
اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش
دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے ق عائشہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ادعا بسا ۲۲۰۸

عِندَكَ وَفَاۃٌ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو عالی رتبہ رفیقوں میں یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہے ق اُمّ سُلَيم بِنت مِلْحَان اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيمَا اَعْطَيتَهٗ

۲۲۰۹ دُعَاءٌ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اُسکے مال اور اُسکی اولاد میں اور اُسکے لیے برکت کر جو تو نے اُسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی ف انس بن مالکؓ حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اُنکی ماں یعنی ام سلیم نے اُنکو حضرت کی خدمت میں دیا مصابیح میں روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت میں یوں ہے کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اُسکو بھر دیا جب حضرت نے اُسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اُنکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس اُنکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرے میں اُنکے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور اُنکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہیں ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلىٰ

۲۲۱۰ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرت کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اُسوقت میں نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اُسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا م

۲۲۱۱ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہے اور تیری ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے تو بہت برکت والا ہے جلال اور بڑائی والے ف یہ صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے و الیک یرجع السلام واحینا ربنا بالسلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہیں سو اُسکی حضرت سے صحیح روایت میں کہیں اصل نہیں پائی م عَلِيٌّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ

۲۲۱۲ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ كَانَ يَقُولُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ

بہٖ منّی انت المقدّم وانت المؤخّر لا الٰہ الا انت مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے
کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار
کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئیں نہیں ہدایت کرتا بہتر
خوؤں کو سوائے تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوؤں کو نہیں ہٹاتا بری خوؤں کو سوائے تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر
ہوں اور نیکی بالکل تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھسے قائم ہوں اور تیرے ہی طرف پھر آنے والا ہوں
تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرت بعد وجہت کے بھی
کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے انوب الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی
تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی تجھکو اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے
میرے کان اور آنکھ اور ہڈی اور گودا اور میری رگیں اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے
من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان میں
اندر ہے اسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہو اسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے
احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے
چہرے نے اسکو جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی اور اسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں
سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے
یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی
کی اور اسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے سوائے کوئی بندگی
کے لائق نہیں ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بد کام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ ہرچند نیکی اور
بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے کہ بدی کو اسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہیں لاتے اور حال آنکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعائیں نفل نماز میں کرے نہ فرض میں ۲۲۱۳ عن ابن عمر
اللھم انت خلقت نفسی وانت توفاھا لک مماتھا ومحیاھا ان احییتھا فاحفظھا وان امتھا فاغفر لھا اللھم
اسئلک العافیۃ امر بہ رجلا ان یقولہ اذا اخذ مضجعہ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسکو مار لیگا تیرے ہی واسطے اسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اسکو زندہ رکھا تو اسکو
اپنی امان میں رکھ اور اگر اسکو مارا تو اسکو بخش دیجیو الٰہی میں تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو
بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے ۲۲۱۴ وعن ابی ھریرۃ اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش
بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر اللھم اجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش
بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو الٰہی سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال

جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا اتفاق سے کہ میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے انکی خلاصی کی دعا کی آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں

۲۲۱۵ قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اُنپر بددعا کی عن عمرؓ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہو گی ف جنگ بدر میں حضرت نے دیکھا کہ با سامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہوا اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت پھر نہو گی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہو گا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون تیری عبادت کریگا عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی نہ مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اسمیں اضطراب کا کیا مقام تھا اُسکا جواب یہ ہے کہ حضرت بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے اسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا

۲۲۱۶ کہ اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے عن ابن عباسؓ اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ قَالَھٗ یَوْمَ بَدْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَسٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ قَالَھٗ یَوْمَ اُحُدٍ بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انسؓ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہو گی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمے میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابو بکر صدیقؓ نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے بہت سے کی التجا اپنے رب کی تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا

۲۲۱۷ بلا تفاوت عن عائشۃؓ اَللّٰھُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُہٗ اَوْ سَبَبْتُہٗ فَاجْعَلْہُ لَہٗ زَکٰوۃً وَّاَجْرًا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اس بددعا کو اُسکے واسطے گناہوں کی طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان کو بددعا کروں تو اُسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بددعا عین دعا سے خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی اُمت پر

۲۲۱۸ ثابت ہوئی عن انسؓ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وے انصار میرے

ذکر دعاء حضرت بر مسلمانان

نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین
الٰہی وے میرے نزدیک اُن آدمیون مین ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ
۲۲۱۹ اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَهُ مَرَّتَيْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ مِنْ بَنِيْ خُزَيْمَةَ بخاری
مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے
یہ حضرت نے دوبار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اُنکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام
لائے انھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین
کہتے تھے سو خالد نے انکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ
کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خالدؓ سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اُنکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہو اگر
خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین **شعر** ما درون را بنگریم و
حال را ٭ نی برون را بنگریم و قال را ٭ اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن نہین ہو کہ اُنکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام
نہ لاوین تو قتل کرو سو اُنھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہو
کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین
ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہو کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب اسلام کی لفظ نہ
۲۲۲۰ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ يعنى
الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اسکو چاہتا ہون
یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اُسکو چاہ اور اُسکو چاہ جو اُسکو چاہے ف حضرت نے ایکبار امام حسنؑ کو اپنی گود مین لیکر اُنکو
۲۲۲۱ چوما پھر یہ دعا کی خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون
سو تو بھی اُنکو چاہ اور دوسری روایت یون ہو کہ الٰہی مین مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی انپر رحم کر ف ان دونون
حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہو کہ حضرت نے اُنکی محبت اور اُنکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت
۲۲۲۲ مراد رحم اور کمال رحمت ہو م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ اندھی بھیجی گئی اُسکی بھلائی مانگتا ہون
اور اُسکی برائی اور اُسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہو اُسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے
۲۲۲۳ جب سخت ہوا چلتی تھی م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى مسلم مین عبداللہ

بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاک دامنی اور دل کی بے پرواہی
مانگتا ہوں ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی
خواہش غلبہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیا خ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری
پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بُری اور
نکمی زلیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری
سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اس وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں نکمے ہوتے ہیں نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہے

۲۲۲۵ ق انسؓ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم میں انسؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دیو بھوت اور بھتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے
میں داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسواسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اس سبب حضرت
۲۲۲۶ نے یہ دعا کی ق ابو سعید ق انسؓ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ الْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں
تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامرادی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے
غلبے سے ف مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو ھر
۲۲۲۷ ابن عمرؓ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ مسلم میں عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت
۲۲۲۸ اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے ھر عائشةؓ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ
مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے
فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت
مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا
ھر عائشةؓ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی سے اُسکی جو میں نے کیا اور بدی سے اُسکی جو میں نے نہیں کیا
۲۲۲۹ ھر انسؓ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم میں انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اُس دل سے جو تیرے حضور میں

نہ جھکے اور اُس دعا سے جو نہ سُنی جاوے یعنی قبول نہو اور اس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے

ف علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین دنیا و آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا کرنا

۲۲۳۰ م عَایِشَةُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی بُرائی سے اور محتاجی کے فتنے کی بُرائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اُنکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا

۲۲۳۱ ق اَبُوْبَکْرٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنی پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہی ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہی کہ مین نے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلا دیجیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب حضرت نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اُسکو پڑھنا چاہیے

۲۲۳۲ م اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَکَ اِذْ اَمَاتُوْہُ قَالَہٗ حِیْنَ مُرَّ عَلَیْہِ بِیَھُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَّجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَبِہٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وے اُسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اُسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ حضرت کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اُسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا مُنہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی تب حضرت نے اُنکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اُس سے فرمایا کہ مین تجکو اُس خدا کی قسم دلاتا ہون جسنے موسیٰ پر توریت اُتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مار دیے اور کالا مُنہ کر دیجیے اُسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اُسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور مُنہ کا لا

کر دیا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے انکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور انکو
سنگسار کر دیا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ
بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا
۲۱ عبد اللہ بن سلام نے انکا ہاتھ اٹھا کر اس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اسکو سنگسار کر دیا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ماکو الہی اپنے اس بندے کو اور اسکی ماکو پیارا
کر دے اپنے ایمان دار بندون کے نزدیک اور ایمان وارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہو کہ میری ما مشرک تھی مین اس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو اسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی
کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت میری ماکے واسطے دعا کیجیے
کہ خدا اسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پہونچا
اور میری مانے میرے جوتے کی چپ سنی تو کہا ای ابوہریرہ کھڑا رہ اور مین نے پانی کی آواز سنی سو اسنے غسل کرکے جلدی سے
کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ ای ابوہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین
خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہو
یہ حدیث معجزہ ہو کہ فورا حضرت کی دعا قبول ہوگئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی
یمن مین ابوہریرہؓ اسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر
۲۲۴۵ حضرت کی خدمت مین آئی م عَلِيٌّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ
وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ عَلَّمَهُ اِيَّاهُ مسلم مین علی مرتضیؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت یون ہو کہ الہی مین تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور
اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہی تو سیدھے
اسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو
پہونچا دے شرع پر چلا جا دے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے
یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے
۲۲۴۶ کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہو کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہوجاوے م سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ
مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الہی برکت دے مدینے کے لوگون کو انکے مد مین جو مدینے
سے برائی کا ارادہ کرے خدا اسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہو ف مد پیمانہ ہو صاع کی چوتھائی تخمینا لقدر

۲۲۳۷ حتی یاسکمہا انّ ہریرۃ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا أَخَذَ أَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہوا اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اُسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اُسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اُسکے برابر ساتھ اُسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اُسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہو حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہو کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہو

۲۲۳۸ خ ابْنِ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین **ف** پوری روایت یون ہو کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہو شام کا ملک مکے مدینے سے اُتر کی طرف ہو اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہو اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہو اور تہامہ یمن سے متعلق ہو

۲۲۳۹ م عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دَعَا بِهِ لِأَبِيهِ بُسْرٍ مسلم مین عبداللہ بن بسر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اُنکے واسطے اُسمین جو تو نے اُنکو دیا اور بخش دے اُنکو اور رحم کر اُنپر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جنکا بسر نام ہو **ف** عبداللہ بن بسر سے روایت ہو کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی

۲۲۴۰ خ م الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَى وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہو خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہمارے مرنے کے اور اسیکی طرف پھر کر اُٹھنا ہو یعنی قیامت مین **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند مین بھی رہتے پھر اُسکے بعد قیامت کا جی اُٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی

۲۲۲۱ مثال ہو یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہیں اسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونگے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہو میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہونکو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر

۲۲۲۲ ق جَرِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا دَعَا بِهٖ لَهٗ حِيْنَ شَكَى اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اسکو گھوڑے پر اور کر دے اسکو ہدایت کرنے والا اور راہ پایا یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جبکہ اسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا مین نے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گیا

۲۲۲۳ ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہو یا اس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اسکے مد اور صاع مین اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈال دے اسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعر مین پڑھنے لگے تو مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وباے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وبا مدینے سے چند کوس ایک مکان ہو وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی

۲۲۲۴ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینھ برسے ہمپر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب مین ہو چکا کہ اول حضرت نے مینھ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی

۲۲۲۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانون کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرکے اور اتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز تیرے قابو مین ہو الٰہی تو ہی پہلا ہو تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہو تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہو تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہو تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے

ف) دانہ اور گٹھلی چیرنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہو اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہو اور نیچے سے جڑ اُسکی
گھستی ہو جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہو یعنی نہ اُسکی ابتدا ہو نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہو اور انتہا بھی اول عدم
تھا اور آخر فنا ہو خدا ظاہر ہو اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اُسکا قائل ہو عالم ہو یا جاہل اور باطن ہو اپنی ذات کی
حقیقت سے کہ تمام جہان اُسمین پریشان ہو جیسے نادان اُسمین حیران ہو اُس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہو م عایشۃ ۲۲۷۶
اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ
عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای
آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین
پھوٹ پھٹک ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہو مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہو جسکو چاہتا ہو
سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباس اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ ۲۲۷۷
الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ
وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَآؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ
حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَ
بِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَیُرْوٰی
بَعْدَ ذٰلِکَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ کَانَ یَقُوْلُہٗ
اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَھَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے
رب تجھی کو حمد ہو تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہو اور جو اُنکے درمیان ہو اور تجھی کو شکر ہو تو ہی آسمانون اور زمین اور
اُنکے درمیان والون کی رونق ہو اور تیرے ہی واسطے شکر ہو تو ہی آسمانون اور زمین اور اُنکے درمیان والون کا بادشاہ ہو
اور تیری ہی واسطے شکر ہو تو سچ مچ ہو اور تیرا وعدہ سچ مچ ہو اور تیرا ملنا سچ ہو اور تیرا قول حق ہو اور بہشت حق ہو اور دوزخ حق ہو
اور پیغمبر حق ہین اور محمد حق ہو اور قیامت حق ہو یعنی یہ سب چیزین سچ مچ ہین اُنمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا
اور تیرا ہی ایمان لایا اور تجھ ہی پر مین نے بھروسا کیا اور تیری طرف مین نے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیری
طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مین نے آگے کیا اور پیچھے ڈالا اور جسکو مین نے چھپایا
اور جو ظاہر کیا اور بعد اُسکے روایت ہو کہ یہ فرماتے تھے اور اُس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہو تو ہی آگے کرتا ہو جسکو
چاہتا ہو اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہو جسکو چاہتا ہو کوئی عبادت کے لائق نہین سواے تیرے راوی کو شک ہو کہ حضرت نے لا الٰہ الا
انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اُٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو
م ابو سعید اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ ۲۲۷۸
اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُولُهُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے
ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہو آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اسکے برابر بڑائی
اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سو اسکا تو لائق تر ہو اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا
نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اسکا نصیبہ اور مال کچھ
فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے
۲۲۴۹ سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین م اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیُّ اَللّٰهُمَّ
صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا دَعَا بِهٖ لِجُلَيْبِيْبٍ وَامْرَاَتِهٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے انپر مال کو ڈالنا اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور
اُنکی جورو کے حق مین کی ف یے جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اُنکے واسطے فراغت کی دعا کی
۲۲۵۰ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابی اوفیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگونپر ف جب یہ آیت اتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور انکے واسطے
۲۲۵۱ دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے انکے حق مین یہ دعا کی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ
وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دَعَا بِهٖ حِيْنَ اسْتَسْقٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ
اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور
نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی
کی کثرت سے جانور مرگئے اور راہین بند ہوگئین سو خدا سے دعا کیجیے کہ اس مینہ کو روک ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین
۲۲۵۲ ہو چکا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَ
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ
قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّغَانِیُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید
بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پھر مجکو یاد نہین رہا
عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا قسم ہو اسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقررمین نے انکی پڑی لاشین دیکھین
پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص
جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہو ف روایت ہو کہ حضرت کے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار
قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو ان نابکارون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے
درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین

فلان نے کی اور حضرت اسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہراؓ نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئی آکر حضرت کی پیٹھ پر سے
اسکو اُتارا تب حضرت نے اُنکو یہ بددعا دی اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے
لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مکے مین جا کر مر گیا
اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہین تھی اس واسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے
ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابن عباس اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُو مَسْعُوْدٍ وَّعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ دَعَا بِهٖ ۱۲۵۳
لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو دین مین
فہم اور بوجھ دے ابومسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اُسکو قرآن اور حدیث کا بھید سکھا اسے یہ دعا حضرت
نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ اُنھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے
عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اُنھین سے روایت ہی ابومسعود اُس محدث کا نام ہی جسنے
مستدرک کتاب جمع کی ق انس اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین ۱۲۵۴
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف
جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھود رہے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اُنکے جواب مین
یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو الٰہی اُنکی مغفرت کر تو وہانکی زندگی کا لطف اُٹھاوین م ۱۲۵۵
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى ۱۲۵۶
اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اُتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب
کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اُنکو شکست دے اور اُنکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر
کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ
گئے م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ ۱۲۵۷
بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اُنپر سختی ڈالے تو اُسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو
میری اُمت پر کسی کام سے پھر اُنسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اُسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم کرنے سے بچے تاکہ حضرت کی اس بد دعا سے
ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اُس سے نرمی کرے جَابِرٌ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا جَرَحَ يَدَيْهِ هَاجَرَ ۱۲۵۸
مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اُسکے دونون ہاتھون کو بھی بخشدے یعنی اُس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم
تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اُسکو ناموافق پڑی تو اُسنے چوڑی کانسیون سے

اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے
مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اسی اضطراب مین اپنی
انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اسکا اچھا
مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے
میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود
بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اسکے سارے
بدن پر کرم کیا ہی تو اسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوتی اس شخص کو اپنے
مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت
۲۲۵۹ کی دعا سے اسکی مغفرت ہو گئی ھ سعد بن ابی وقاص اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَ
الْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ سب میرے اہلبیت ہین
یعنی علی مرتضیؑ اور فاطمہ زہراؑ اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت مین
بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاریٰ بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت
اُسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اتری کہ ای محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلا دین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی
عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت
ڈالین جب یہ آیت اتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؑ کو گود مین لیے اور فاطمہ زہراؑ حضرت کے
پیچھے اور علی مرتضیؑ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے
انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ
نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین انکے لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے کہ
رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے
علی مرتضیٰ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بے جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت
اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ
۲۲۶۰ پر خلیفہ ہونے مین مقدم ہوتین حالانکہ یہ کسیکا مذہب نہین ھ عایشہ اَللّٰھُمَّ ھَالَۃَ یَعْنِیْ ھَالَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ اُخْتَ
خَدِیْجَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَاذَنَتْ عَلَیْہِ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتِیْذَانَ خَدِیْجَۃَ بخاری مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی
بہن ہی یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جبکہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اسکی آواز سے حضرت
خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد انکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے
پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو انکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے

۲۲۶۱ پھر یہ حدیث فرمائی و عن ابن مسعود امسینا و امسی الملک للّٰہ و الحمد للّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک و لہ الحمد و ھو علیٰ کل شیء قدیر اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذہ اللیلۃ و خیر ما بعدھا و اعوذ
بک من شر ھذہ اللیلۃ و شر ما بعدھا اللّٰھم انی اعوذ بک من الکسل و سوء الکبر اللّٰھم انی اعوذ بک
من عذاب النار و عذاب فی القبر کان یقول لہ اذا امسیٰ و اذا اصبح قال مثل ذٰلک ایضاً اصبحنا
و اصبح الملک للّٰہ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے
شام کی اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سواے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسیکو
تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے الٰہی میں تجھسے اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں
اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی میں
تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی
تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للّٰہ کی بجاے اصبحنا و اصبح الملک للّٰہ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی
۲۲۶۲ اور خدا کے ملک نے صبح کی و عن عائشۃ بسم اللّٰہ اللّٰھم تقبل من محمد و اٰل محمد و من امۃ محمد ثم ضحّیٰ بہ
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہوں الٰہی اسکو قبول کر محمد کی طرف سے
اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے تھے ف حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ
۲۲۶۳ چھری لا اور اسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا و عن عائشۃ بسم اللّٰہ تربۃ ارضنا بریقۃ
بعضنا تشفیٰ سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال بیتاً باصبعہ
بالارض ثم رفعھا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللّٰہ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی
لپٹی ہوئی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی
حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اسکے پھوڑا یا زخم ہوتا یا کہیں لگا ہوا ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگا کے پھر اٹھا لیتے
اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسیواسطے مدینے کی مٹی کو خاک
۲۲۶۴ شفا کہتے ہیں و عن ابن عباس لا الٰہ الا اللّٰہ العلی العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللّٰہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللّٰہ
رب السمٰوٰت و الارض و رب العرش الکریم کان یقول ھن عند الکرب بخاری اور مسلم میں عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سواے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے
نہیں کوئی عبادت کے لائق سواے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہیں کوئی پرستش کے لائق سواے خدا کے جو آسمانوں
۲۲۶۵ اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال سختی میں فرماتے تھے و عن المغیرۃ بن شعبۃ
لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علیٰ کل شیء قدیر اللّٰھم لا مانع لما اعطیت
و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقول لہ فی دبر کل صلوٰۃ بخاری اور مسلم

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سواے خداکے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکا
ملک ہی اور اُسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی
۲۲۶۶ چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اُسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق سجانٗ لَا اِلٰہَ
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ قَالَھٗ عَلَی الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خداکے سواے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہی اور اُسیکو حمد اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خداکے سواے وہ اکیلا ہی پورا کیا اُسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی
یعنی حضرت کی اور تنہا اُسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جبکہ
فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکریہ ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ
الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سواے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہی اور اُسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز
کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے اور ہم اُسکی
بندگی نہین کرتے سواے اُسکے اُسکی نعمت ہی اور اُسیکا فضل ہی اور اُسیکو عمدہ تعریف ہی سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین
ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اُسیکے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ بُرا لگے یہ کلمے حضرت پڑھتے تھے
۲۲۶۸ ہر ایک نماز کے بعد ق اِبْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا
شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجِّہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون بیشک
حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ
فرماتے تھے ف تلبیہ اُس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ لاکر کہتے ہین حضرت اُس ذکر کو احرام
باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اُترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون
مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہی اُسمین اختلاف نہین امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین اسپر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ
نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم
کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اُنھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا
۲۲۶۹ اُسی پکارنے کا جواب ہی ق اَنَسٌ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا حاضر ہون تیری
خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی

ساتھی نیت کی اُسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ اتارے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ

وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر انجام کو پہونچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
پہنے کہ اردو کی یہین کر قبا — شاہد تازی ہوا جلوہ نما
دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
پیرو سنت ہی کا رہو بجان — دل مین نہ بدعات کو دو نیا مکان
نور کو ملے نار کی گم کر ہوس — عاقل و دیندار کو نکتہ ہے بس
خرم افسردہ کو پر درد کر — الغرض دنیا سے اُسے سرد کر

جو کہ مطالب تھے براوج فلک — ترجمے سے آ گئی تا ارض تک
گنج مخفی دست بدست آ گیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا
اسکو نہ خبر دان مین رکھ چھوڑیو — ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
اب بھی تو بدعت مین اگر پھنس گیا — منہ تو محمد کو دکھا دیگا کیا
یارب ان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے پر نور کر
تیری ہی دھن روح کو ہر دم رہے — تیرے ہی غم عشق مین تا دم رہے

یارب اس عاجز کی دعا کر قبول — خاتمہ بالخیر بحق رسول

تمت

خاتمۃ الطبع

مشارق الانوار روزگار، محمدت خالق لیل و نہار ہے، جسنے ظلمت عدم سے ہمکو نکالکر نورستان وجود کو پہونچایا، اور رفع تاریکی جہل و بیدانشی کے لیے آفتاب ہدایت روشن فرمایا، تحفۃ الاخیار اعصار، نعت رسول مختار ہے جسکے طفیل سے ہمنے خیر امۃ کا رتبہ پایا، قرآن رحمت نشان ہمارے واسطے آیا اسکے مضامین اسرار آگین کس کس طرح احادیث صاف مین ہمین سمجھا کے اسپر بھی جو کچھ ہماری سمجھ مین نہ آئے، آل اطہار اور اصحاب اخیار کے قول جمیل نے عیان فرمائی، ائمہ مجتہدین علمای دین نے انکی کھلی روایتون سے بتلانے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بعد اسکے مشتاقان کلام حضرت خیر الانام کو بشارت عمدہ تہنیت کہ اس ہنگام سمینت انجام مین کتاب مستطاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار حاوی احادیث صحیح نبوی رضی الدین حسن ابن حسن صغانی محدث لاثانی کی جمع اور جامع علوم عقلی و نقلی مولوی خرم علی کی اردو زبان مین ترجمہ کی ہوئی، علمای حدیث کا جسکی صحت پر اتفاق، مقبول آفاق مطبع نامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بمزید اہتمام وحسن انتظام بماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ع مطابق ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۷ ہجری بار سوم جان بخش قالب طبع ہو کر نور افزاے انظار اولوالابصار ہوئی بحسن صورت اور محاسن حقیقت مین مطبوع طبائع صغار و کبار ہوئی

قسطلانی ـ شرح صحیح بخاری مسمی بہ ارشاد الساری مولفہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب قسطلانی ـ یہ شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہے جو صحاح ستہ سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہے کامل دس جلد میں بہ تفصیل ذیل نہایت صحت کے ساتھ چھپی ـ

(۱) جلد مین احادیث کتاب ایمان سے تا باب السمر ـ

(۲) جلد مین احادیث کتاب الاذان سے تا باب شرار الموتے ـ

(۳) جلد مین احادیث باب وجوب الرکوع سے تا باب المتکف ـ

(۴) جلد مین احادیث کتاب البیوع سے تا باب مشروط فی الوقف ـ

(۵) جلد مین احادیث کتاب الوصایا سے تا باب قول اللہ تعالے ـ

(۶) جلد مین احادیث باب المناقب سے تا باب کم غزا النبی ـ

(۷) جلد مین احادیث کتاب تفسیر القرآن سے تا باب فضائل قراۃ القرآن ـ

(۸) جلد مین احادیث کتاب النکاح سے تا باب الاستلقا

(۹) جلد مین احادیث کتاب الادب سے تا باب توبۃ السارق ـ

(۱۰) جلد مین احادیث کتاب المحاربین سے تا باب واضع المواقیت ـ

دلائل الخیرات ـ با ترجمہ فارسی ـ مولفہ عالم صالح ولی فقیہ امام شیخ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ جسمین فضائل درود شریف و صد و یک اسامی متبرکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ـ

عناصر الخیرات ـ با ترجمہ اُردو ایک ذخیرہ درود شریف کا ہے صحت کامل کے ساتھ ـ جامع کمالات مولوی حکیم ناصر علی صاحب نے جملہ درود بے نقطہ مدون فرمائے ہین اور کتاب مین خوشنویس نے یہ التزام کیا ہے کہ آغاز سطر مین لفظ صلی اللہم علی ـ اور وسط مین لفظ محمد علی لکھا ہے فقط

ابو المکارم ـ شرح مختصر وقایہ از علامہ فقیہ ابو المکارم عبد اللہ بن محمد معروف و مستند ہے چار جلد مین بخط نستعلیق ـ

برجندی ـ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی برجندی ـ

جامع الرموز ـ شرح مختصر وقایہ از علامہ شمس الدین محمد قہستانی بہت مشہور و متداول ہے ـ

فتح القدیر ـ مع تکملہ نتائج الافکار اور ہدایہ عربی بر حاشیہ ہر صفحہ پر بالاستیعاب ہے ـ مصنفہ شیخ الاسلام کمال الدین بن الہمام چار جلد کامل ہین ـ

عینی ـ شرح ہدایہ ـ از مولانا قاضی القضاۃ بدر الدین محمود بن احمد العینی حنفی جو علما و فضلا کے نزدیک بہت مستند و نایاب ہے کامل چار جلد مین ـ بتفصیل ذیل ـ

(۱) جلد دو مجلد مین کتاب الطہارت سے کتاب الحج تمام

(۲) جلد ـ دو مجلد مین کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف

(۳) جلد مجلد واحد کتاب البیوع سے کتاب الغصب

(۴) جلد ـ مجلد واحد کتاب الشفعہ سے تا مسائل شتے

ہدایہ محشے ـ یہ کتاب فقہ حنفی مین مشہور ہے ـ نظیر مولفہ امام [illegible] علی بن ابی بکر معروف بہ برہان الدین مرغینانی تحشیہ مولانا محمد حسن صاحب [illegible] مرحوم ـ دو جلد مین ـ جلد مین اولین عبارات ہین ـ جلد مین آخرین معاملات ہین ـ

مستخلص الحقائق ـ شرح کنز الدقائق ـ

درمختار۔ شرح تنویر الابصار۔ معتبر فتاوی مولفہ محمد علاء الدین الحصکفی بن شیخ علی چار جلد۔

ہدایہ مع شرح الکفایہ۔ از سید جلال الدین کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد ہیں۔

اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہیں

فتاوے قاضی خان۔ مصنفہ قاضی امام حسن بن منصور بن محمود اوز جندی مع فتاوے سراجیہ حاشیہ پر ٹیسے رتبہ کا فتاوے بہت مقبول و متداول ڈیری کوشش سے بصحت تمام چھپا ہے۔ بہ تفصیل ذیل

(۱) جلدین اولین یعنے جلد اول و دوم کتاب الطہارت سے کتاب الوقف تک۔

(۲) جلدین آخرین یعنے جلد سوم و چہارم کتاب البیوع تا مسائل شتے۔

ذخیرۃ العقبی۔ حاشیہ شرح وقایہ از اخی یوسف بن جنید چلپی جو طلبا و علما میں متداول ہے۔

اشباہ و النظائر مع الحمویہ۔ از شیخ ابن نجیم مصری مع شرح سید احمد حموی طلبا و اہل علم و فضل کے نزدیک بہت قابل قدر ہے

ملا مسکین۔ حاشیہ شرح وقایہ مصنفہ ملا اخوند یوسف۔ کتاب البیوع سے تا کتاب الوصایا بہ تحشیہ جدید از مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم۔

شرح وقایہ۔ جلی قلم مع کامل حاشیہ ذخیرۃ العقبی از اخی یوسف بن جنید چلپی داخل درس۔

شرح وقایہ۔ متوسط قلم مع رسالۂ دائرہ ہندیہ جلدین اولین مصنفہ محمود بن صدر الشریعۃ۔

کنز الدقائق۔ محشی مصنفہ عبد اللہ بن احمد النسفی۔

مستخلص الحقائق۔ شرح کنز الدقائق۔

عینی شرح کنز الدقائق۔ جلدین اولین و آخرین مصنفہ ابا محمد محمود بن احمد العینی۔ مبسوط بلحاظ اعتبار کی ہی جامع مسائل کلیہ و جزئیہ فقہ حنفی۔

مختصر وقایہ محشی۔ از عبید اللہ بن صدر الشریعۃ

عمدۃ البضاعۃ فی مسائل الرضاعۃ۔ مصنفہ مولوی محمد تراب علی بن شجاعت علی بچوں کے دودھ پلانے کی حد میعادی از راہ شریعت۔

قدوری محشی۔ مصنفہ ابو الحسن بغدادی۔

شرح الیاس۔ مصنفہ محمود بن الیاس۔

اصول فقہ

نہایۃ التحقیق۔ شرح حسامی۔ از مولانا عبد العزیز بن احمد بخاری مقبول و متداول علما ہے۔

توضیح تلویح۔ از صدر الشریعۃ علامہ تفتازانی داخل درس مع سہ حاشیہ اول از حسن چلپی دوم از شیخ الاسلام ہروی علامہ تفتازانی و سوم از ملا خسرو بن فراموز کمال جستجو و تلاش سے محشے طبع ہوا۔

شرح مسلم الثبوت۔ یعنے مسلم الثبوت جو داخل درس ہے اسکی شرح از مولانا عبد العلی بحر العلوم جسکے علما و طلبا بہت خواہشمند ہیں۔

حسامی۔ از مولانا حسام الدین۔

اصول الشاشی۔ مع تعلیق حصول الحواشی کمال خوبی سے بہ تحشیہ مولوی محمد حسن سنبھلی مرحوم۔

مبادی الاصول۔ مصنفہ جمال الملۃ والدین ابی منصور الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر الحلی۔